(جسمیں مختصر تاریخ جین مفصل جیون چرتر بہگوان مہاویر جی کرن بیل گول کی کتنو نکا مفصل حال اور انکا لفظ ترجمہ درج ہے)

جسکو

پنڈت پربھودیال جین دہلوی تحصیلدار انبالہ

نے

بہت سے پراکت سینسکرت ـ بھاشا اور انگریزی گرنتھوں سے اور ان یادداشتوں سے

جو مؤلف نے خود بمقام شرون بیلگول تحریر کی تھیں تالیف کیا

در مطبع ست بھوشن انبالہ شہر باہتمام

پنڈت رکھی کیشن مالک مطبع طبع گردید
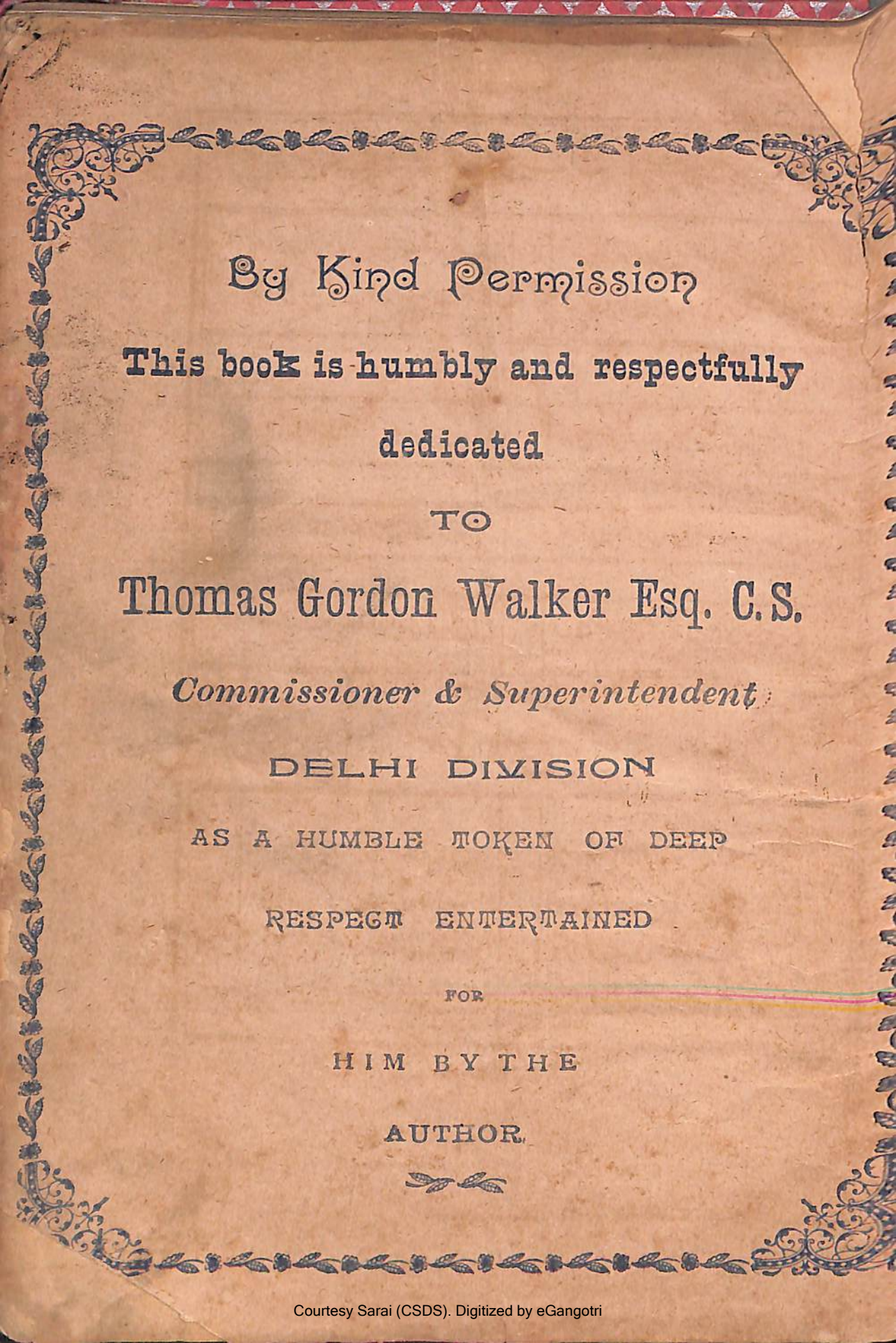
قیمت ۸ عہ　　بار اوّل　　تعداد جلد ۱۰۰۰

By Kind Permission

This book is humbly and respectfully

dedicated

TO

Thomas Gordon Walker Esq. C.S.

Commissioner & Superintendent

DELHI DIVISION

AS A HUMBLE TOKEN OF DEEP

RESPECT ENTERTAINED

FOR

HIM BY THE

AUTHOR.
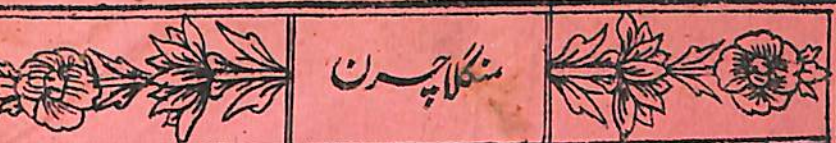
منگلاچرن

موہ مہاتم ولن دن تپ لکشمی بھرتار
بامانندن کلب تزو جیو جگت ہت کار

سو پارس پرینش مجھ - ہو وسمت داتار
منی جن جا کی آس کر - یاچین شبھ پھل سار

دوہا

ایڈورڈ مہاراج کا چرنجیو ہو راج
روی شسی کرتے رہیں جب تک اپنا کاج

اندر پرستھ استھان کے مالک جو نر سیان
گارڈن والکر صاحب کو دھینیاد سر آن

شبھہ انبالہ شہر کے صاحب منیجر ڈوالیش
تن کی شکھیہ سمپت بڑھے نس دن بنا کلیش

سوّیا - تاریخ خاتمہ

ناتھ - نیتر - بید - جمبا ہمبت نربان بیر
ادنی صد دو سن عیسوی دسمبر ماہ
کری ہے تمام سکھ دہام کی کتاب آج
دہلی دگمبر جینی مکند لال شت

بکرم - نو - بان - انک - چندرمان سو جانکو
مارگسر شکل شبھ گھڑی دوادش تتھہ ملنکے
چہنچ کو ہیجدی صحیح کر چھپا کے
پربھو دیال تحصیلدار سیوک بھگوان کے

॥ ॐनमः सिद्धेभ्यः ॥

خلاصہ تاریخ جین حصہ اوّل

मोक्षमार्गस्य नेतारं भेत्तारं कर्मभूभृताम्
ज्ञातारं विश्वतत्त्वानां वंदे तद्गुणलब्धये ॥

" کال چکر کا حال "

جس طرح سے کہ ایک مہینے میں بدی شدی دو پکش ہوتے ہیں اوسی طرح جین مذہب کے عقیدہ کے مطابق ایک کالپ میں اپسرپنی اور اوت سرپنی دو کال ہیں۔ اوپ سرپنی کال میں اوّل سکہما سکہما کال ہوتا ہے۔ اسکے بعد دوسرا سکہا۔ تیسرا سکہما دکہما۔ چوتھا دکہما سکہما۔ پانچواں دکہما اور چھٹا دکہما دکہما اوسکے پیچھے اوت سرپنی کال شروع ہوجاتا ہے اوس کے اوّل چھٹا کال دکہما دکہما ہوتا ہے پھر پانچواں دکہما پھر چوتھا دکہما سکہما پھر تیسرا سکہما دکہما پھر دوسرا سکہما اوسکے بعد پہلا سکہما سکہما۔ اسیطرح رہٹ کے گھڑوں کی طرح اپسرپنی کے پیچھے اوت سرپنی اور اوت سرپنی کے پیچھے اپسرپنی ہمیشہ ہوتی رہتی ہے۔ اور ہوتی رہیگی۔ کبھی خاتمہ نہیں ہوگا موجودہ اوپ سرپنی کال میں تیسرے سکہما دکہما کال کے آخر وقت میں چودہ کل کر ہوئے ان میں چودھواں کل کر مہاراج راجہ نابہ تھے۔ انکی مہارانی کا نام مرودیوی تھا اونہوں نے تمام کہیتی کیاری کی ترکیب اپنی رعیت کو سکہلائی۔ مہاراج رشب دیوا نکے پتر ہوئے جو چوتھے کال میں چوبیس کے پہلے اوتار تھے یہ پودناپور میں پیدا ہوئے تھے انہوں نے عرصہ دراز تک حکومت کی اور چھتری اون لوگوں کو بنایا جو بہادر اور طاقتور تھے اور غریبوں کی رکشا کرنا اون کا کام مقرر کیا۔ اور بیوپار کرنیوالوں کو ویش بنایا اور خدمتگاروں کو شودر ٹھیرایا۔ مہاراج رشب دیو کے بھرت وغیرہ سو لڑکے سو رنندا نامی رانی سے تھے اور نندا نامی رانی سے باہوبلی پیدا ہوئے تھے۔

" رشب دیو جی اول تیرتھنکر کا ذکر "

بعد میں رشب دیو مہاراج نے دکشا لیکر تپ کیا اور کیلاس پربت سے موکش چلے گئے۔ ان کا

مفصل جیون چرتر آدپران میں درج ہے۔

مہاراج رشب دیو نے اپنے بڑے لڑکے بھرت کو اپنا ولی عہد بنایا تھا۔ اور باہوبلی کو پودناپور کا راج دیا تھا۔ اون کی دکشا لینے کے بعد بھرت مہاراج تخت پر جلوہ افروز ہوئے۔ یہہ وہی بھرت مہاراج ہیں جنکے نام کے باعث ہندوستان کو بھارت ورش یا بھرت کھنڈ یا بھرت چھتر کہتے ہیں یہہ چکرورتی تھے۔

جب مہاراج بھرت گدی نشین ہو گئے تو باہوبلی جی نے کہا کہ ہم صرف پودناپور پر خود مختاری کی حکومت کرتے ہیں کیونکہ ہم کو رشب دیو مہاراج نے دی ہے۔ بھرت کو اپنے سے بڑا راجہ نہیں مانتے نہ اپنے آپ کو بھرت کا ماتحت مانتے ہیں۔

مہاراج بھرت فوج لیکر باہوبلی جی پر چڑھے فریقین کے سرداروں اور افسران فوج کے جمع ہونے پر اور مشورہ ہونے پر حسب ذیل لڑائی ٹھیری اوّل درشٹ یودھ یعنی آنکھ لڑانا دوئم جل یودھ تیسرے کُشتی۔

ان تینوں لڑائیوں میں مہاراج بھرت باہوبلی جی سے ہارے اخر میں بھرت مہاراج نے باہوبلی پر چکر چلایا چونکہ وہ چرم شریری تھے چکر اونکے نہ لگ سکا اور بھرت کے پاس واپس آگیا مگر باہوبلی کو اس لڑائی سے بیراگ پیدا ہو گیا اور اونہوں نے راج چھوڑکر اسقدر سخت ریاضت کی جسکا بیان نہیں ہو سکتا۔ مگر چونکہ اون کے دلمیں یہہ خیال پیدا ہو گیا تھا کہ جس زمین پر ہم چلتے ہیں وہ بھرت مہاراج کی ہے اسلئے باوجود سخت سے سخت ریاضت و تپشیا کے اونکو کیول گیان نہیں ہوا۔ اکیروز اونکا یہہ بھرم جاتا رہا اور اونکو خیال ہوا کہ اس سنسار میں ہزاروں بھرت ہو گئے ہیں۔ اور اون کو کیول گیان ہو گیا اور وہ دہرم اپدیش کرکے موکش کو چلے گئے۔

مہاراج بھرت بھی باہوبلی سے شکست کھاکر بیراگی ہو گئے۔ اور کچھہ عرصہ بعد راج چھوڑکر تپشیا کرکے کیول گیان حاصل کرکے موکش پہونچ گئے چونکہ مہاراج رشب دیو کے لڑکے باہوبلی اوّل موکش گئے تھے اور اونھوں نے بڑی بڑی سخت جین تپشیا کی تہی اس لیے جین مذہب والے اونکی بھی پرتما بناکر پوجتے ہیں۔

ادہانہی بھرت مہاراج نے برہمن برن بھی استہاپن کیا تھا بھرت مہاراج کے پیچھے اچانک

شوم بدیا[1] دھرا اور ہر بنس[2] چار خاندان ہوئے - رچھواک بنس میں سورج بنسی اور سوم بنس
میں چندر بنسی راجہ ہوئے اسیطرح سے جینیوں کے دوسرے اوتار اجت[2] ناتھ جی ہوئے
شمبھو[3] ناتھ جی - ابھی[4] نندن ناتھ جی - سمت[5] ناتھ جی - پدم[6] پربھو جی - سپارس[7] ناتھ جی - چندر پربھو[8] جی
پشپ[9] دنت جی - سیتل[10] ناتھ جی - سریانس[11] ناتھ جی - باسپوج[12] جی - بمل[13] ناتھ جی - انت[14] ناتھ جی
دھرم[15] ناتھ جی - سانت[16] ناتھ جی - کنت[17] ناتھ - ار[18] ناتھ جی - مل[19] ناتھ جی - منی سبرت[20] ناتھ جی
نمی[21] ناتھ جی ہوئے - نیم[22] ناتھ جی ہوئے -

چھتریوں کے مشہور خاندان کے مہاراج سمدبجے جی سوری پور عرف بٹیشر میں راج کرتی تھی
سوادیوی اونکی پٹ رانی تھی - ساون سدی چھٹہ کو سوری پور عرف بٹیشر میں سری نیم ناتھ جی
پیدا ہوئے -

جب مہاراج جوان ہو گئے تو آپکے پتا نے جوناگڈھ کے مہاراج اگرسین کے لڑکے راجل جی کو
اونکی شادی ٹھہرائی - سوری پور سے جوناگڈھ نہایت شان سے برات بھیجی اور سری کرشن جی
وغیرہ سب برات کے ساتھ تھے - چونکہ برات میں کچھہ ملیکش راجہ بھی تھے اسلئے اونکی خاطر کچھہ پرند
پکڑ کر پنجروں میں بند کر رکھے تھے - جب برات پہنچی تو پرندوں نے مہاراج سے فریاد شروع
کی - مہاراج یہہ معلوم کرکے کہ یہہ پرند مارے جائینگے سنسار سے برت ہو گئے اور فوراً پرندوں
کو چھوڑنے کا حکم دیا اور کنگنا وغیرہ توڑ کر ساون سدی چھٹہ کو دگمبر من ہو گئے اور نہایت سخت
ریاضت کرنے لگے - مہاراج کے دکشا لینی کے بعد راجل جی لے بھی دکشا لی - باوجودیکہ راجل جی
کے باپ مہاراج اگرسین نے راجل جی کو شادی کرنے کو کہا مگر راجل جی نے شادی کرنے سے قطعی
انکار کیا اور گرنار پربت پر جاکر سخت ریاضت کرنی شروع کی راجل جی کی گپھا جہاں اونہوں نے
اگل تپ کیا اور جہاں نیم ناتھ جی نے دکشا لی اب تک گرنار پربت پر موجود ہیں نیم ناتھ جی نے سخت
تپ سے کیول گیان حاصل کیا -

اور اساڑہ سدی ۸ ماشٹمی کو جوناگڈہ گجرات کے پاس گرنار پربت سے موکش کو چلے گئے - سری کرشن
مہاراج نیم ناتھ جی کے حقیقی چچا کے لڑکے تھے - نیم ناتھ کے جیون چترمیں جینو آچاریوں نے
راگ ویراگ کے بارہ میں نہایت عمدہ عمدہ مختلف کابیہ و نظم تحریر کی ہیں اور بڑے بڑے گرنتھ بنائی ہیں

مفصل جیون چرتر آدپران میں درج ہے۔

مہاراج رشب دیو نے اپنے بڑے لڑکے بھرت کو اپنا ولی عہد بنایا تھا۔ اور باہوبلی کو پودناپور کا راج دیا تھا۔ اون کی دکشا لینے کے بعد بھرت مہاراج تخت پر جلوہ افروز ہوئے۔ یہہ وہی بھرت مہاراج ہیں جنکے نام کے باعث ہندوستان کو بھارت ورش یا بھرت کھنڈ یا بھرت چھتر کہتے ہیں یہہ چکرورتی تھے۔

جب مہاراج بھرت گدی نشین ہو گئے تو باہوبلی جی نے کہا کہ ہم صرف پوناپور پر خود مختاری کی حکومت کرتے ہیں کیونکہ ہم کو رشب دیو مہاراج نے دی ہے۔ بھرت کو اپنے سے بڑا راجہ نہیں مانتے نہ اپنے آپ کو بھرت کا ماتحت مانتے ہیں۔

مہاراج بھرت فوج لیکر باہوبلی جی پر چڑھے فریقین کے سرداران اور افسران فوج کے جمع ہونے پر اور مشورہ ہونے پر حسب ذیل لڑائی ٹھیری اوّل درشٹ یودھ یعنی آنکھ لڑانا دوم جل یودھ تیسرے کشتی۔

ان تینوں لڑائیوں میں مہاراج بھرت باہوبلی جی سے ہارے اخیر میں بھرت مہاراج نے باہوبلی پر چکر چلایا چونکہ وہ چرم شریری تھے چکر اونکے نہ لگ سکا اور بھرت کے پاس واپس آگیا مگر باہوبلی کو اس لڑائی سے بیراگ پیدا ہو گیا اور اونہوں نے راج چھوڑ کر اسقدر سخت ریاضت کی جسکا بیان نہیں ہو سکتا۔ مگر چونکہ اون کے دلمیں یہہ خیال پیدا ہو گیا تھا کہ جس زمین پر ہم چلتے ہیں وہ بھرت مہاراج کی ہے اسلئے باوجود سخت سے سخت ریاضت و تپشیا کے اونکو کیول گیان نہیں ہوا۔ ایکروز اونکا یہہ بھرم جاتا رہا اور اونکو خیال ہوا کہ اس سنسار میں ہزاروں بھرت ہو گئے ہیں۔ اور اون کو کیول گیان ہو گیا اور وہ دہرم اپدیش کرکے موکش کو چلے گئے۔

مہاراج بھرت بہی باہوبلی سے شکست کہاکر بیراگی ہو گئے۔ اور کچھہ عرصہ بعد راج چھوڑ کر تپشیا کرکے کیول گیان حاصل کرکے موکش پہونچ گئے چونکہ مہاراج رشب دیو کے لڑکے باہوبلی اوّل موکش گئے تھے اور اونھوں نے بڑی بڑی سخت جین تپشیا کی تہی اس لئے جین مذہب والے اونکی بہی پرتما بناکر پوجتے ہیں۔

ادہانہی بھرت مہاراج نے برہمن برن بھی استہاپن کیا تھا بھرت مہاراج کے پیچھے اچاک

شوم بدیا دہر اور ہر ہنس چار خاندان ہوئے رچھواک بنس یعنی سورج بنسی اور سوم بنس یعنی چندر بنسی راجہ ہوئے اسیطرح سے جینیوں کے دوسرے اوتار اجت[2] ناتہہ جی ہوئے شمبو[3] ناتھ جی - ابھی[4] نندن ناتھ جی - سمت[5] ناتھ جی - پدم[6] پربھو جی - سپارس[7] ناتھ جی - چندر پربھو[8] جی پشپ[9] دنت جی - سیتل[10] ناتھ جی - سریانس[11] ناتھ جی - باس[12] پوج جی - بمل[13] ناتہہ جی - انت[14] ناتہہ جی دہرم[15] ناتھ جی - سانت[16] ناتہہ جی - کنت[17] ناتھ - ار[18] ناتہہ جی - مل[19] ناتہہ جی - من سبرت[20] ناتہہ جی نمی[21] ناتہہ جی ہوئے - نیم[22] ناتھ جی ہوئے -

چہتریوں کے مشہور خاندان کے مہاراج سمدبجے جی سوری پور عرف بٹیشر میں راج کرتی تہی سوادیوی اونکی پٹ رانی تھی - ساون سدی چہٹہ کو سوری پور عرف بٹیشر میں سری نیم ناتہہ جی پیدا ہوئے -

جب مہاراج جوان ہوگئے تو آپکے پتا نے جوناگڈہ کے مہاراج اگرسین کے لڑکے راجل جی کو اونکی شادی ٹہرائی - سوری پور سے جوناگڈہ نہایت شان سے برات بہیجی اور سری کرشن جی وغیرہ سب برات کے ساتھ تھے - چونکہ برات میں کچہہ ملیکش راجہ بھی تھے اسلئے اونکی خاطر کچہہ پرند پکڑکر پنجروں میں بند کر رکھے تہے - جب برات پہنچی تو پرندوں نے مہاراج سے فریاد شروع کی - مہاراج یہہ معلوم کرکے کہ یہہ پرند مارے جائینگے سنسار سے برکت ہوگئے اور فوراً پرندوں کو چہوڑنے کا حکم دیا اور کنگنا وغیرہ توڑکر ساون سدی چہٹہ کو دگمبر من ہوگئے اور نہایت سخت ریاضت کرنے لگے - مہاراج کے دکشا لینے کے بعد راجل جی نے بہی دکشا لی - باوجود یکہ راجل جی کے باپ مہاراج اگرسین نے راجل جی کو شادی کرنے کو کہا مگر راجل جی نے شادی کرنے سے قطعی انکار کیا اور گرنار پربت پر جاکر سخت ریاضت کرنی شروع کی راجل جی کی گپھا جہاں اونہوں نے اوّل تپ کیا اور جہاں نیم ناتہہ جی نے دکشا لی اتبک گرنار پربت پر موجود ہیں نیم ناتہہ جی نے سخت تپ سے کیول گیان حاصل کیا -

اور اساڑہ سدی اشٹمی کو جوناگڈہ گجرات کے پاس گرنار پربت سے موکش کو چلے گئے - سری کرشن مہاراج نیم ناتہہ جی کے حقیقی چچا کے لڑکے تھے - نیم ناتھ کے جیون چترمیں جینو آچاریوں نے راگ وبراگ کے بارہ میں نہایت عمدہ عمدہ مختلف کابہہ و نظم تحریر کی ہیں اور بڑے بڑے گرنتہہ بنائی ہیں

نیم ناتھ جی مہاراج کے مُکت گئے بعد جب چوراسی ہزار برس گذر گئے - تو چھتریوں کے نہایت مشہور خاندان کا بنارس میں راج تھا - مہاراج اسوسین چھتری بنارس کے راجہ تھے - اور مہارانی باماں اونکی پٹ رانی تھی - پوہ بدی ایکادشی کو بنارس میں سری پارس ناتھ شوامی پیدا ہوئے - بعد میں مہاراج پوہ بدی ایکادشی کو دگمبر مُن ہو گئے اور نہایت سخت تپ کیا - جب مہاراج تپ میں لین تھے تو کمٹ نامی دیوتا نے مہاراج کو کشٹ دیا اور پدماوتی نے مہاراج کا کشٹ دور کیا - ساون شدی اشٹمی کو سری سکھر سمید سے مہاراج موکش چلے گئے -

پارس ناتھ مہاراج کے موکش جانیکو ڈہائی سو برس بعد راجپوتوں کے ہر مُبں خاندان میں سدھارتھ نامی کنڈل پور میں راجہ تھا - مہارانی ترسلا اونکی پٹ رانی تھی - چیت شدی تیرس کو کنڈل پور میں آخری تیرتھنکر مہابیر سوامی ترسلا کے گربھ سے پیدا ہوئے - اونکے پانچ نام ہیں سنمت - بردھمان - بیر - مہابیر - اتی بیر - مہاراج نے ویراگ ہو کر منگیر بدی اشٹمی کو مُن دہرم اختیار کیا - راجگرہ نگر کے مشہور راجہ سرینک نے مہاراج سے بہت بہت دہرم اپدیش سنا ہے اور گوتم رشی مہاراج بردہمان کے گن دہر تھے پانواں پور سے کاتک بدی ماوس کو مہابیر سوامی موکش چلے گئے - اندر نے مہاراج کے موکش جانے پر بڑی روشنی کی اور موکش کی یادگار میں دیوالی کا تہوار قایم ہوا - دیوالی پر اب تک بڑی روشنی ہوتی ہے اور ہر ایک جین مندر میں لڈو چڑھایا جاتا ہے - مہابیر کی یادگار میں بردھمان پور بسایا گیا جسکو اب بردوان کہتے ہیں -

اور اسی طرح چوتھے کال میں علاوہ مذکورہ بالا چوبیس تیرتھنکروں کے بارہ چکرورت - نو نارائن نو پرت نارائن - اور نو بل بھدر ہوئے -

بارہ چکرورتیوں کے نام حسب ذیل ہیں - اوّل بھرت - دوسرا سگر - تیسرا مگھوا چوتھا سنت کمار - پانچواں سانت ناتھ - چھٹا کونت ناتھ - ساتواں ارہ ناتھ - آٹھواں سبھوم نواں مہاپدم - دسواں ہرسین - گیارہواں جے سین - بارہواں برہم دت -

حسب ذیل نو نرائن ہوئے - اوّل تری پرشٹ - دویم دو پرشٹ - سویم سیم بھو - پرسوتم

پرش سنگھ - پونڈریک - دت - سری لکشمن جی - سری کرشن جی -
اور حسب ذیل نو بلبھدر ہوئے - اچل - بجے - بھدر - سوپربھ - سودرشن - نندمتر (نند آنند) - نندشین (نند نندن) - سری رامچندرجی - بلبھدر -
اور نو حسب ذیل پرت نارائن ہوئے - اشوگریو - تارک - میرک - مدھوکیٹ - نشنبھ - بل - پلہاد - راون - جراسندھ -
پانچ بل بھدر اور پانچ نارائن اور پانچ پرت نارائن تو دھرم ناتھ شوامی کے وقت تک ہوئے - اور چھٹے ساتویں ارے ناتھ سوامی کے وقت تک - اور آٹھویں بل بھدر باسدیو منی سبرت ناتھ شوامی کے مکت گئے پیچھے نمی ناتھ شوامی کے پہلے ہوئے اور نویں نارائن سری کرشن جی مہاراج نیم ناتھ کے چچا کے لڑکے تھے - اور انہیں سے سری رامچندر بلبھدر اور سری کرشن نارائن بہت مشہور ہوئے ہیں - سری رام چندر کے کمانڈر چیف ہنومان جی تھے یہہ ہنومان جی بانر بنسی راجاؤں میں تھے - چونکہ اون کا اور اونکے خاندان کا حال بھی خالی از دلچسپی نہوگا - وہ بھی مختصر طور پر حسب ذیل ہے -
بجیاردھ گر پربت کے دکھن میں سیگھہ پور شہر کا اتی اندر بدیا دھر راجہ تھا اور سری متی اوس کی رانی تھی - اونکے سری کنٹھ نامہ لڑکا تھا اور مہا منوہر دیبی لڑکی تھی -
رتن پور شہر میں پشپوتر نام بڑا طاقتور بدیا دھر راجہ تھا اوسکی پدم پربھا لڑکی تھی - اور پدموتر نام لڑکا تھا -
راجہ پشپوتر نے اپنے لڑکے کی راجہ اتی اندر کی لڑکی مہا منوہر دیبی کے ساتھ شادی کرنی چاہی مگر لڑکی کے بھائی سری کنٹھ نے کیرت دھول لنکا کے راجہ کے ساتھ اوس کی شادی کر دی پدموتر کے ساتھ نہ کی پشپوتر راجہ اس بات سے سخت ناراض ہوا - ایک دن سری کنٹھ راجہ سمیر پربت کے مندروں کے درشن کر کے واپس آتا تھا - راستہ میں پشپوتر راجہ کی لڑکی پدم پربھا اپنے محل میں بین بجا کر گا رہی تھی - راجہ سری کنٹھ نے اوس کا راگ سنکر اوس کو دیکھا اور پدم پربھا نے راجہ سری کنٹھ کو دیکھا وہ ایک دوسرے پر عاشق ہو گئے - راجہ سری کنٹھ اوسکو اوٹھا کر اپنی ہوائی بوان میں لے گیا - اونکے کنبہ کے آدمیوں نے مہاراج پشپوتر کو اس

بلبھدر - نو نارائن - نو پرت نارائن

بانر بنسی راجاؤں کا حال

امر کی خبر کی وہ نہایت غصہ ہوا اور اپنی فوج لیکر مہاراج سری کنٹھ کے قتل کے ارادہ سے
اوس کا تعاقب کیا سری کنٹھ اس تعاقب سے ڈرا اور اپنی بہنوئی کیرت دھول کے پاس
لنکا میں چلا گیا وہاں اوسکے بہنوئی نے اوسکی بہت خاطرداری کی - مہاراج پشپوتر معہ اپنی
فوج کے وہاں جب پہونچے تو راجہ کیرت دھول نے اپنی فوج کو بھی لڑنے کی اجازت دی
مگر لڑائی سے پہلے اپنا ایک نہایت عقلمند سفیر مہاراج پشپوتر کے پاس بھیجا سفیر نے مہاراج سے
کہا کہ مہاراج سری کنٹھ نہایت اعلیٰ خاندانی زبردست آپکی برابر کا راجہ ہے اس لئے آپکو اپنی
لڑکی کی شادی اوس سے کرنی مناسب ہے - سفیر یہہ عرض کر ہی رہا تھا کہ پدم پربھا کی
بھیجی ہوئی سکھی بھی مہاراج پشپوتر کے پاس آ کر عرض کرنے لگی کہ مہاراج آپکی لڑکی نے کہا ہے
کہ میں تو شرم کے مارے حاضر ہو کر عرض نہیں کر سکتی اپنی سکھی کی معرفت عرض کرتی ہوں -
کہ میں چونکہ مہاراج سری کنٹھ کے ساتھ چلی آئی ہوں اس لئے صرف اسی سے شادی کرونگی اور
کسی سے شادی نہیں کروں گی - لڑکی کی یہہ عرض سنکر مہاراج بھی رضامند ہو گئے اور سنگھر
سدی اگیم کو سری کنٹھ اور پدم پربھا کی شادی ہوئی -

شادی کے بعد مہاراج کیرت دھول نے سری کنٹھ سے کہا کہ بجیاردھ پہاڑ میں تمہارے
دشمن بہت ہیں تم سمندر میں ایک جزیرہ لے لو اور یہیں ٹھیرو - سری کنٹھ بھی رضامند ہو گیا
اور مہاراج نے اپنے وزیر آنند نامہ کو حکم دیا کہ جونسا جزیرہ انکو پسند ہو دیدو - سمندر کے بیچ
میں بانر دیپ اونہوں نے لے لیا - بانر دیپ میں سونے چاندی - ہیرے - لعل کی کانیں
تھیں - ہر طرح کے پھل پھول پیدا ہوتے تھے اور زرخیز جزیرہ تھا -

آنند وزیر نے مہاراج سری کنٹھ کو بانر دیپ دیدیا تو وہ اپنے کنبہ سمیت وہاں گئے - اوس
جزیرہ میں کیلے - انار - سپاری - الائچی - لونگ چندن - مولسری - وغیرہ کے بے شمار درخت
اور طرح طرح کے پھول تھے - اوس جزیرہ میں بندر بہت تھے اور وہ بندر طرح طرح کے
کھیل تماشے آدمی کی طرح کرتے تھے کوئی سوتا تھا کوئی قلابازیاں کھاتا تھا کوئی ایک دوسرے
کی جوئیں دیکھتا تھا راجہ ان بندروں کے تماشے دیکھکر نہایت خوش ہوا - اور اپنے ملازموں
کو حکم دیا کہ ان کو پکڑ کر ہمارے پاس لاؤ چنانچہ ملازماں اونکے پاس چند بندر پکڑ کر لے گئے

اور مہاراج کے حکم کے مطابق اون کو تماشا کرنا ناچنا وغیرہ کرتب سکھائے بعض بندروں کے دانت سرخ رنگ دئے اور بعض کے منہ میں سونے کے تار لگا دئے۔

مہاراج کبھی کبھی ان بندروں کو لیکر پہاڑوں پر بھی جاتے تھے اوس جزیرہ میں مہاراج نے کیھوں کو نام شہر بسایا بعد میں مہاراج سری کنٹھ دیگمبر مُنی ہوکر تپشیا کرنے لگے اور اپنے لڑکے بجر کنٹھ کو راج دیدیا۔ بعد میں مہاراج بجر کنٹھ بھی دیگمبر مُنی ہوگئے اور اپنے لڑکے اندر ایودھ کو راج دیدیا۔ اسی طرح سے اندر ایودھ نے بھی اپنے لڑکے اندر ست کو راج دیدیا۔ اسی طرح سے اندر ست نے میر کو اور میر نے مندر کو اور مندر نے سمیرن گت کو اور سمیرن گت نے ردی پربھو کو۔ اور ردی پربھو نے امر پربھو کو راج دیا۔

امر پربھو نے مہاراج لنکا کی لڑکی گنوتی سے شادی کی مہارانی گنوتی امر پربھو کے محل کے اندر کی تصاویر جو دیواروں پر کھچی ہوئی تھیں دیکھتی پھرتی تھی۔ کسی جگہ تالابوں کی تصاویر تھی اور کسی جگہ پھولوں کی کہیں ہنسوں کی ان تصاویر کو دیکھکر وہ نہایت خوش ہوئی۔ ایک جگہ اوس نے دیکھا کہ دیوار پر بندروں کی تصویریں بنی ہوئی ہیں رانی ان خوفناک تصویروں کو دیکھکر ڈر گئی اور کانپنے لگی۔ جب راجہ امر پربھو کو یہہ حال معلوم ہوا تو وہ نہایت خفا ہوئے اور کہا کہ میرے محل میں بندروں کی تصویر کس نے بنائی جس سے رانی صاحبہ ڈر گئی۔ تب لوگوں نے کہا کہ آپکے خاندان کے مورث اور اس شہر کے بسانیوالے مہاراج سری کنٹھ تھے اونھوں نے ان بندروں کو خوب کھلایا اور پالا۔ اور اوسوقت سے انکی تصاویر محلوں میں اور مبارک موقعہ پر بنتی ہیں مہاراج نے یہہ بات سنکر کہا کہ اگر ہمارے بزرگوں سے شبہہ کام میں یہہ تصاویر بنتی ہیں تو ہم اپنی مکٹوں میں اور جھنڈوں میں اور چھتر دنمیں یہہ بندروں کی تصاویر بناوینگے۔

اور وزیروں کو حکم دیا کہ جھنڈوں اور چھتروں اور شاہی نشانوں میں بندروں کی تصاویر بطور شاہی نشان کے بناوو حکم کے مطابق وزرا نے تعمیل کردی۔ بعد میں مہاراج نے بجیاردھ پربت کے علاقہ کو فتح کرنے کا ارادہ کیا اور اپنی فوج سے جنکے جھنڈوں میں بندروں کے نشان تھے اور امرا کے مکٹوں میں بندروں کے نشان تھے بجیاردھ کے علاقہ کو فتح کر لیا علاقہ فتح کرکے معہ بڑے بڑے راجوں کے کیکو لوٹ آئے اور مہاراج ادہراج بن گئے۔ بعد میں راجہ

نے اپنے لڑکے بکرم کو راج دیکر خود بیراگ لیا۔ بکرم سین نے بہرت بل کو راج دیا اوسوقت سے بانر بنسیوں کے بہت سے راجہ ہوئے۔ چونکہ اون کے جھنڈوں اور نکٹوں میں اون کا شاہی نشان بندر کا تھا۔ اس لئے یہہ بندر بنسی کہلانے لگے۔ اسی بانر بنسی خاندان میں بجیار دھ پہاڑ کے دکن کیطرف آدت پور نامہ خوبصورت اور عمدہ شہر تھا وہاں کا راجا پہلاد تھا اور رانی کیست ہتی تھی اونکے لڑکے بانہ کمار پیدا ہوئے۔ جب بانہ کمار جوان ہوگیا تو اونکے باپ کے دل میں اونکی شادی کا خیال ہوا بہرت چھتر میں سمندر کی دکن وشا کو ونتی بانر پہاڑ تھا اس پہاڑ پر راجہ مہندر نے مہندر پور نگر بسایا اور اس راجا کی ہردی بیگا رانی تھی اونکے ارجی دوم وغیرہ ستو لڑکے تھے اور ایک نہایت ہی خوبصورت حسین انجنی جی لڑکی تھی ایک دن انجنی جی اپنی سکھیوں سمیت پھر رہی تھیں اونکے باپ نے اونکو دیکھکر انجنی جی کو شادی کے قابل خیال کرکے اونکی شادی کرنی چاہی اور وزیروں سے صلاح کی اسپر مختلف شاہزادوں کی تعریف وبڑائی بیان ہونے لگی۔ انجنی کے پتا مہاراج مہندر تمام کنبہ سمیت سری کیلاش پربت پر گئے راجا پہلاد پونجے کے باپ بھی اتفاق سے کیلاش پربت پر پھرتے ہوئے راجا مہندر سے ملے اور دونوں ایک جگہہ بیٹھ گئے اور وہاں پونجے جی کا بیاہ انجنی سے دونوں نے رضامندی سے جھیل مانسرور کے کنارہ کرنا ٹھہرایا۔ پونجے انجنی کی خوبصورتی کا حال سنکر نہایت شوق سے اوس کے دیکھنے کا مشتاق ہوا پونجے جی نے اپنے دوست پرہست سے کہا کہ پرہست کسی ترکیب سے مجھکو انجنی جی کو دکھلا دو جب رات ہوگئی تو یہہ دونوں دوست بوان میں بیٹھکر انجنی کے ست کھنڈے مکان پر چڑھ کر جھروکوں کے پاس جھالروں میں چھپ کر بیٹھ گئے۔ پون نے دیکھا کہ انجنی نہایت ہی خوبصورت ہے ایڑی سے چوٹی تک ہر عضو متناسب ہے۔ اگر ہاتھ۔ پیر۔ بانہہ۔ پستان۔ منہ۔ بال وغیرہ کی تعریف کیجائے تو کتاب کو طول ہوجائے۔ جب یہہ بیٹھے انجنی جی کو دیکھ رہے تھے۔ اوسوقت انجنی جی کی سکھی بسنت تلک نے کہا کہ تم نہایت خوش نصیب ہو کہ تمہاری شادی پونجے سے ہوگئی یہہ سنکر انجنی نے شرم سے آنکھیں نیچی کرلیں۔ اوس وقت مسر کیشی نامہ دوسری سکھی ناک بھویں چڑھا کر بولی کہ اگر بدیت پربھو سے شادی ہوتی تو ٹھیک تھا بدیت پربھو اور پونجے میں زمین آسمان کا فرق ہے بدیت پربھو نہایت طاقتور عقلمند حسین راجہ ہے۔

پونجے کا انجنی سے ناراض ہونا

پون یہہ بات سُنکر غصہ مین آیا اور اپنے دوست سے کہا کہ اس داسی اور انجنی کا سر کاٹ لونگا
اوس کے دوست نے کہا کہ ہماری تلوار بڑے بڑے راجاؤں پر چلتی ہے عورتوں پر نہیں چلتی
اور اپنے دوست کو خفا دیکھکر اون سے کہا کہ چلو اوسیوقت پونجے کے دل میں یہہ شک ہوا - کہ
انجنی کو بدیت پربھو سے محبت ہے اس لئے ہماری بُرائی اور اوسکی تعریف سنتی ہے اگر یہہ اسکو
پسند نہ ہوتی تو یہہ داسی کیون ذکر کرتی اور انجنی جی سے خفا ہوگئے اور اونکو انجنی سے بجائے الفت
کے نفرت ہوگئی واپس جاکر پون نے اپنی فوج کو کوچ کا حکم دیا جب فوج چلنے لگی تو اوسوقت
پون کمار کے جانیکی خبر سُنکر انجنی نہایت رنجیدہ ہوئی اور اپنے کرموں کی بُرائی کرنے لگی پونجے کے
فوج والے بھی یکایک کوچ کے حکم سے طرح طرح کے خیالات پکانے لگے لڑکی کا باپ راجا مہندر
پون کمار کا کوچ کا حکم سنکر نہایت ملول خاطر ہوکر اپنے سب بھائیوں کے ہمراہ راجا پہلاد کے
پاس آیا اور پہلاد اور مہندر دونوں نے ملکر پون کمار کو سمجھایا - انکے سمجھانے پر پون کمار واپس
ہوکر شادی پر رضامند ہوگئے اور دل میں ٹھان لی کہ انجنی کو شادی کرکر چھوڑ دونگا تاکہ وہ
اور سے بھی شادی نہ کر سکے جھیل مانسرور کے کنارہ پر جین دہرم کے رسوم کے مطابق نہایت
شان و شوکت سے پون اور انجنی کی شادی ہوئی بعد ازاں پونجے نے انجنی کو بالکل چھوڑ دی اور
شادی کے بعد بات تک نہ کی انجنی جی خاوند کی ناراضی سے نہایت دکھی ہوئی اور برہ کی آگ
مین جلنے لگی اور اپنے کرموں کو دوش دینے لگی ؎

مہاراج راون نے پہلاد کو برن کی لڑائی میں شامل ہونے کے لئے بلایا - یہہ خبر سُنکر پونجے نے
جنگ میں بجائے اپنے باپ کے خود شامل ہونا چاہا پہلاد نے منع کیا بعد رد و کد کے پون خود
فوج لیکر راون کی مدد کو روانہ ہوا - اور چلتے وقت بھی انجنی جی سے نہ بولا بلکہ غصہ و ناراضگی
ظاہر کی سرداروں کے ہمراہ پون بوان میں بیٹھکر لڑائی میں روانہ ہوئے - راستہ میں اونہوں
نے ایک چکوا چکوی کی حالت دیکھی چکوئی چکوے بغیر نہایت بے تاب تھی ان کی حالت دیکھکر
پونجے جی نے خیال کیا کہ اسی طرح سے انجنی جی کا میرے بیوگ میں حال ہوگا - جس طرح اس چکوی
کا ہے اور دل میں خیال کیا کہ انجنی جی بالکل بے قصور ہیں اگر کچھ قصور تھا تو داسی کا تھا اور
انجنی کی یاد میں ملول خاطر ہوگئے پرہست منتر کے دریافت پر اونہوں نے چکوا چکوی کو دیکھنے

سے جو حالت اون پر طاری ہوئی تھی وہ سب سُنادی اور اپنے دوست سے کہا کہ اگر میں انجنی
سے نہ مل سکونگا تو میں مرجاؤں گا اوس کے دوست نے جواب دیا کہ ہم لڑائی کے لئے اپنی
ماتا پتا سے اجازت لیکر فتح کے لئے آئے ہیں اور اب واپس چلنا مناسب نہیں اور انجنی جی
کو یہاں بلانا نہایت درجہ کی بے شرمی کی بات ہے خیر آپ چپکے سے چلے جائیں اور
انجنی سے ملکر جلدی چلے آئیں۔ پونجی نے مدگر نا ما جنرل کے فوج سپرد کرکے سمیر پربت کے
درشن کا بہانا کرکے اپنے پرہست دوست کے ہمراہ بوان میں بیٹھکر انجنی جی سے ملنے کو چلے
شام ہوچکی تھی رات کے وقت انجنی کے محل میں پہونچے پون کمار باہر کھڑے رہے پرہست خبر
کرنے اندر گئے انجنی جی نے اوّل تو پون کی آمد کا یقین نہ کیا بعد میں خبر کو درست خیال کرکے
نہایت خوش ہوئی جب پون محل میں گیا تو شرماکہ انجنا جی کی مزاج پرسی کی اور بلا وجہ اوسکو
تکلیف دینے کی معافی مانگی اسی قسم کی باتیں رات بھر ہوتی رہیں اور صبح کے وقت انکو کچھہ نیند
آئی جب صبح تک پونجی جی نہ اوٹھے تو اون کے دوست نے اونکو جگایا اور کہا کہ فوج میں جلد
چُپ چاپ چلے چلو جب پونجی چلنے لگے اوسوقت انجنی جی نے ہاتھ جوڑکر کہا کہ یہہ میرا رت سے ہی
(رتو کال حیض کے ایام کے تین دن بعد ہوتا ہے)۔ اور آپنے مجھے بھوگ کیا ہے مجھکو ضرور حمل ہوگا
چونکہ کل خاندان کو یہہ روشن ہے کہ آپ میرے سے ناراض ہیں حمل کو دیکھکر وہ شک کرینگے
اسلئے آپ اپنے والدین سے اپنے آنے کا حال کہتے جاویں۔

ہنومان کا حمل میں آنا

پونجی جی نے کہا کہ میں اون سے رخصت ہو آیا ہوں اب اگر اون کے پاس جاؤں گا تو شرمندہ
ہونا پڑے گا تم میرے نام کی انگوٹھی اور ہاتھوں کے کڑے بطور نشانی رہنے دو میں جلد
واپس جنگ سے آتا ہوں اور بسنت مالا کو انجنی جی کی خدمت کی تاکید کی اور بوان پر چڑھکر اپنی
فوج میں جا پہنچے۔

اس کے چند دنوں بعد راجہ مہندر کی پتری انجنی کے حمل کے علامات ظاہر ہونے لگے منہ زرد
ہوگیا۔ چال نرم ہوگئی جب انجنی کی ساس کو اوسکے حمل کا حال معلوم ہوا تو اوس نے غصہ
ہوکر دریافت کیا کہ یہہ حمل کس کا ہے؟ انجنی نے پون کے آنیکا حال بیان کیا مگر اسکی ساس
نے کہا کہ تو جھوٹ کہتی ہے انجنی جی نے انگوٹھی اور کڑے دکھائے کہ یہہ پونجی جی کی نشانی ہے

مگر اوس کی ساس کیبت متی نے خفا ہو اوسکے بیان کو جھوٹا خیال کیا اور کھا اپنی سکھی سمیت یہانسے چلی جاؤ اور ان دونوں کو راجکاؤ تہہ واں رنہہ ہیں ٹھلا کہ مندر نگر کے باہر چھوڑ آیا شہر سے باہر انکو اونہوں نے مقام کیا صبح ہی ڈرتی ڈرتی اپنے باپ کے محل میں انجنا جی گئیں وہاں دربان نے انکو پہچانا نہیں اور اندر جانے سے روکا بسنت مالا نے کل حال دربان کو سنایا - دربان نے حال سنکر مہاراج کو خبر کی - مہاراج نے اپنی لڑکی کی آمد کی خوشی میں شہر کی زیبایش اور استقبال کی تیاریوں کا حکم دیا اوسوقت دربان نے کھا کہ مہاراج وہ تو حمل کے باعث ساس کی نکالی ہوئی آئی ہے یہہ سنکر راجہ مہندر نہایت خفا ہوا اور اپنی بے عزتی خیال کر کے انجنا کو شہر سے نکالنے کا حکم دیا - راجا کے ایک عزیز نے انجنی کی سفارش کی مگر راجا نے کسی کی نہ مانی اور حکم دیا کہ اوسکو چپکے سے شہر سے نکالدو راجا کے رشتہ داروں میں اور عہدہ داروں کے پاس انجنی گئی مگر کسی نے اوسکو اپنے پاس نہیں رکھا اور نہ اوسکو پناہ دی آخر لاچار ہو کر اوس نے بن میں جانے کا ارادہ کیا اور اپنے اشبہہ کرم کو سوچ کر نہایت روتی رہی اور اپنے دلمیں خیال کیا کہ میرا اس وقت میں کوئی ساتھی بھی نہیں - بن میں شیر - ریچھہ - بھیڑیے وغیرہ درندے اور سانپ بچھو وغیرہ صدہا طرح کے جانور تھے اور چونکہ یہہ نازنین کبھی گھر سے باہر نہیں نکلی تھی - اس لئے نہایت ڈرتی ہوئی جنگل میں گئی اور پیدل چلنے سے پیروں میں کانٹے لگے اور کانٹوں کے مارے اوسکے پیر لال ہو گئے وہ جنگل میں اتفاق سے ایک پہاڑ کے گفا میں پہنچے اونہوں نے گفا میں دیکھا کہ چارن دگمبر منی دہیان میں لولیں ہیں انجنی جی اور اوس کی سکھی بسنت مالا منی مہاراج کو دیکھکر اور نمسکار کر کے بیٹھ گئیں جب منی مہاراج دہیان کر چکے تو بسنت مالا نے پوچھا کہ کس باعث سے انجنی کا خاوند پہلے اوس سے ناراض رہا پھر اوسکے پاس آیا اور کس پہلے پاپ سے انجنی اسقدر تکلیف بہگت رہی ہے - منی مہاراج نے اوسکا پورپلے بہو کا کل حال اسکو سنایا منی مہاراج دہرم اوپدیش دیکر چلے گئے - اور انجنی اور اوس کی سکھی بسنت مالا اوسی گفا میں رہنے لگیں - آخر کار اسی گفا میں چیت سُدی اشٹمی کو ہنومان جی پیدا ہوئے -

اسکے چند یوم بعد راجا پرت سوریہ معہ اپنی رانی کے بوان میں جارہا تھا وہ گفا کا حال معلوم کر کر معہ اپنی رانی کے گفا میں گیا اور بسنت مالا کی زبانی انجنی کا سارا حال سنکر اوس نے کہا

کہ یہہ انجنی جی میری بھانجی ہیں چونکہ عرصہ کے بعد دیکھی ہیں پہچان نہ سکا اور اوسی وقت
ساونت سمر جوتشی سے ہنومان کے جنم کا لگن لگوایا جوتشی نے کھا کہ چیت سدی اشٹمی سر دھن نچھتر
میں یہہ لڑکا پیدا ہوا ہے اور میکہہ کا سورج اونچے استھان میں بیٹھا ہے اور چندرماں برکہہ
کا ہے اور مکر کا منگل ہے اور بدھ مین کا ہے اور برہسپت کرک کا ہے - شکر سنیچر میں ہے ہیز
سورج پوری درشٹ سے سنیچر کو دیکھتا ہے اور منگل دس البوہ سورج کو دیکھتا ہے - اور
برہسپت ۵ البوہ سورج کو دیکھتا ہے اور سورج ۱۰ البوہ برہسپت کو دیکھتا ہے - اور
چندرماں کو پوری درشٹ سے برہسپت دیکھتا ہے اور برہسپت چندرماں کو دیکھتا ہے اور
برہسپت سنیچر کو ۵ البوہ دیکھتا ہے اور سنیچر برہسپت کو ۱۰ البوہ دیکھتا ہے اور برہسپت شکر کو
۵ البوہ دیکھتا ہے اور شکر برہسپت کو ۵ البوہ دیکھتا ہے - بوجوہات بالا جوتشی نے ہنومان
جی کی کل گرہ نہایت عمدہ تبلائی بعد ازاں انجنی اپنی ماماں کے ساتھ مع اپنی ٹہلنی کے بوان ہیر
بیٹھکر آکاش میں چلی ہنومان بوان کی جہالر پکڑنے کو اوچھلا اور اوچھل کر پہاڑ پر جا پڑا تمام
بوان کے آدمی روتے ہوئے لڑکے کی تلاش میں نیچے اوترے جسجگہ ہنومان گرے تھے وہاں سے
اونکو اوٹھا لیا اور سکے ذرا بھی چوٹ نہیں آئی چونکہ یہہ پہاڑ پر گرے تھے انکا نام سری سیل ہوا اور
ہنومان دیپ میں انکے جنم کی خوشیاں ہوئی تھیں اسلئے ان کا نام ہنومان مشہور ہوا اور انجنی جی
اپنی ماما کے پاس رہنے لگیں -

اب ہم پونجے جی کا حال بیان کرتے ہیں کہ وہ انجنی جی کے پاس سے راون کے پاس گیا اور اوس
کی اجازت لیکر راجا برن سے لڑائی شروع کر دی آخر کار بہت جنگ و جدل کے بعد پونجے نے
راجہ برن کو گرفتار کر لیا اور راوس کی قید سے کہر دوشن کو آزاد کیا اور برن کو مہاراج راون
کے پاس لے گیا راون نے اوس سے اپنی ماتحتی کا اقرار کرا کر برن کو آزاد کر دیا - راون سے
رخصت ہو کر پونجے اپنے گھر کو آیا راجہ پہلاد نے اپنی لڑکی کی واپسی کا حال سنکر نہایت تزک و احتشام
سے شہر سے باہر جا کر اوسکا استقبال کیا پونجے اپنے ماں باپ کو نمسکار کر کر انجنی کے محل میں
گیا اور وہاں انجنی کو نہ پاکر اپنے دوست پرہست سے دریافت کیا اوس کے دوست نے
بعد دریافت اوس کو کل قصہ سنایا یہہ حال سنکر پونجے نہایت ناراض و غمگین ہو کر اپنے ماں باپ

کی بغیر اجازت مہندر نگر کو روانہ ہوئے اور وہاں جاکر اپنے ساس سسر سے ملکر اپنی بیوی کے محل میں گئے وہاں بھی انجنی جی نہ ملیں تو وہ غم کے مارے بیہوش ہو گئے اور بوان میں چڑھکر انجنی کو ڈھونڈنے لگے - ادھر انجنی پونجے کے برہ میں پونجے کو یاد کرتی رہی اور مہاراج پرت سوریہ انجنی کے ماماں نے پونجے کو تلاش کرنا شروع کیا اور تلاش کرتے کرتے راجا پرت سوریہ پونجے سے مل گیا - اور اوسکو کل حال سنایا اور پونجے کو اپنے ساتھ لے گیا وہاں جاکر پونجے جی انجنی اور اپنے لڑکے ہنومان سے ملے -

راجا برن راون سے پھر باغی ہو گیا اور راون نے پھر اوس پر چڑھائی کا ارادہ کیا اور سفیر بھیجکر دور دور سے فوج منگائی - راجا پرت سوریہ اور پونجے کے نام بھی مہاراج راون کی لڑائی میں شامل ہونیکے فرمان پہونچے ان دونوں فرمانوں کے پہونچنے پر پونجے اور راجا پرت سوریہ نے فرمانوں کو آنکھوں سے لگایا اور بموجب حکم راون کے پاس جانیکو تیار ہو گئے دونوں نے ہنومان کو راج دینے کا ارادہ کیا - ہنومان نے دریافت کیا کہ یہہ کیا معاملہ ہے پونجے نے اوس سے کہا کہ ہم اور پرت سوریہ راون کے پاس جنگ میں جاتے ہیں تم یہاں کا راج کرو - ہنومان نے کہا کہ میں لڑائی میں جاؤنگا اونہوں نے بہت سمجھایا مگر ہنومان نے ایک نہ مانی - ہنومان فوج لیکر پہاڑوں اور سمندروں سے ہوتا ہوا راون کی پاس پہونچا - مہاراج راون ہنومان کو دیکھکر سنگھاسن سے اوٹھے اور ہنومان کو چھاتی سے لگاکر ہنومان کی مزاج پرسی کی اور ہنومان کی بہت تعریف کی - مہاراج راون نے کل فوج ہنومان کو اپنے ساتھ لیکر مہاراج برن پر چڑھائی کی - ادھر مہاراج برن نے اپنی فوج اور اپنے لڑکوں کی فوج کو طیار کر کے دوسری جانب اپنا ڈیرہ جمادیا - چکر - تیر - کمان - بھالے برچھی وغیرہ چلنے لگی اور کشتوں سے میدان جنگ سرخ ہو گیا ہزاروں بہادر میداں میں کام آئے - ہنومان نے برن کے سو لڑکے گرفتار کر لئے اور راون نے برن کو گرفتار کر لیا - برن کی گرفتاری کے بعد اوسکی تمام فوج بھاگ گئی راون نے برن کو دربار میں بلایا اور اوس سے کہا کہ لڑائی میں بہادروں کا یہی طریقہ ہے کہ یا مارا جائے یا فتح کرے - اب تم اپنے گھر جاکر راج کرو - یہہ سنکر برن اطاعت کا اقرار اور راون کی تعریف کر کے چلا گیا - مہاراج راون اپنے

کی خبر آئی ہے اس لئے میں خوش ہوئی ہوں - مندودری سمجھی کہ سیتاجی نے چونکہ گیارہ دنسے
نہیں کھایا پیا ہے اس لئے بیہودہ بک رہی ہے بعد میں سیتاجی نے کہا کہ جو میری انگوٹھی لایا
ہے وہ میرا نہایت متر ہے وہ کیوں چھپ رہا ہے وہ میرے سے ظاہر ہوکر ملے تب ہنومان جی
نے مندودری وغیرہ سب کے سامنے سیتاجی کو ہاتھ جوڑے اور کل حال سنایا سیتاجی رونے
لگیں اور سب کی خیریت پوچھی ہنومان نے سارا حال سنایا سیتاجی نے کہا کہ رام چندر جی کے پاس
کسقدر بہادر ہیں - مندودری راون کی تعریف اور رام چندر کی برائی کرنے لگی سیتاجی نے
کہا کہ عنقریب راون مارا جائیگا اور تو بیوہ ہوکر رہیگی اور تو کٹنی کا کام کرتی ہے سیتاجی کی
یہہ بات سُنکر اوس کو نہایت غصہ آیا اور اوس نے اپنی سہیلیوں سمیت سیتاجی کو مارنا چاہا مگر
ہنومان نے اون کو روک دیا مندودری وغیرہ بے عزت ہوکر راون کے پاس چلی گئیں ہنومان
نے سیتاجی سے کھانیکو کہا سیتاجی نے اوسکے کہنے سے کھانا کھالیا اور ہنومان جی سیتاجی کا کڑا
لیکر رام چندر جی کے پاس گئے - اسکے بعد راون نے چیدہ چیدہ بہادر ہنومان کے گرفتار
کرنیکو بھیجے ہنومان نے اون سے بغیر ہتیار دن لڑائی کی اور بہت لوگوں کو مارا - بعد میں
اندرجیت ہنومان کو ناگ پھانس سے گرفتار کرکے شہر میں لایا - راون سارے ہنومان کے
حالات سُن چکا تھا - جب اندرجیت اوسکو گرفتار کرکر راون کے سامنے لایا تو راون نے کہا
کہ اس نے بڑے قصور کئے ہیں - اور راون کے درباریوں نے کہا کہ ہنومان نہایت افسوس
ہے کہ تمکو ساری عزت راون کی بدولت ملی اور اب رامچندر جی کا سفیر بنکر آیا ہے اور
راون کے کل احسانوں کو بھول گیا اور راون نے یہہ بھی کہا کہ تو پونجے کا لڑکا نہیں ہے
کسی اور کا ہے یہہ بچن سنکر ہنومان ہنسا اور کہا کہ تو جو سیتا کو لایا ہے اس سے تیری موت
نزدیک معلوم ہوتی ہے اور تو پرائی عورت کو جو ہر کر لایا ہے اوس سے نرک میں جائیگا -
اور تیرے باعث راکشسونکا ناش ہوگا ہنومان کے یہہ بات سُنکر راون نہایت خفا ہوا اور
حُکم دیا کہ اس کے ہاتھ پیر زنجیروں سے باندھکر گالیاں دیتے ہوئے شہر میں پھراؤ اور گتے
اور لڑکے اسکے ساتھ کردو اور ڈھول اوڑائیں سب لوگ اسکو لعنت ملامت کریں
راون کے حکم کے مطابق ہنومان کے ہاتھ پیر باندھکر اوسکو گالیاں دیتے شہر میں پھرانا شروع کیا گیا

راستہ میں ہنومان نے اپنی زنجیریں توڑ ڈالیں اور واپس اپنے لشکر میں کے کنڈھپور چلا گیا اور وہاں رامچندر جی کے پاس آیا اور سیتا جی کا حال سنایا اور سر کا چوڑا رام چندر جی کو دیدیا تب رام چندر جی اپنی بیشمار فوج کو لیکر لنکا پر چڑھے اور میں حسب ذیل بہادر نامی جرنیل تھے دھنگت - انگ بھوت - کنڈ - گورد - انگد - نل - نیل - مندر - مرگیندر - سگریو - ہنومان -
اسی طرح منزل بمنزل چلتے چھوٹی چھوٹی لڑائیاں لڑتے انکا پہنچے - راون نے بھی رام چندر کو معہ فوج آیا جانکر اپنی فوج کو تیاری کا حکم دیا ببھیشن نے راون سے کہا کہ مہاراج سیتا کو رام چندر جی کو دیدو تم جو سیتا کو لے آئے یہہ درست نہیں ہے اندرجیت نے راون کی منشار کے مطابق اوس سے کہا کہ تسے کون پوچھتا ہے - آخر راون اور ببھیشن کے تکرار ہوئے اور ببھیشن اپنی فوج لیکر رام چندر کے پاس چلا آیا -
بعد ازاں بہا منڈل بھی اپنی فوج لیکر رامچندر جی کے پاس چلا آیا راون نے اپنے سفیر اپنے ماتحت راجاؤں کے پاس بھیجے اور دور دور کے راجا اپنی فوجیں لیکر راون کی مدد کو آگئے۔
دونوں طرف کی فوجوں میں نہایت خونریز لڑائی ہوئی طرفین کے بہادروں نے مردانگی کی داد دی میدان جنگ کوسوں تک کشتوں سے بھر گیا طرح طرح کے اسلحہ طرفین سے چلائے گئے راون کی طرف سے ہست پرہست میگھ باہن - اندرجیت - کمبھ کرن راون نے خوب داد شجاعت دی اور فریقین خوب لڑے اور رام چندر جی کیطرف سے ہنومان جامونت - نل - نیل - جے مت - چندا پربھو - بہا منڈل - ہنومان - سگریو وغیرہ -

. . . .

. . نے خوب داد مردانگی دی - اس جنگ کا مفصل حال بہت سے جین گرنتھوں میں درج ہے - اور اوس وقت کی لڑائی کے اسلحوں کا حال بھی درج ہے - اندرجیت - میگھ ناتھ وغیرہ پکڑے گئے - ہندوستان میں یہہ لڑائی نہایت خوفناک ہوئی ہے - راون اور لکشمن بہت دیر تک لڑتے رہے - مختلف قسم کے اسلحہ ایک پر دوسرے نے چلائے آخر کار راون نے لکشمن جی پر چکر چلایا مگر وہ چکر لکشمن کے ہاتھ میں آگیا - اوس وقت لکشمن جی نے راون سے کہا کہ اب بھی اگر سیتا کو واپس دیدو تو صلح ہو جاوے مگر راون نے

نہ مانا - لکشمن نے چکر پھرا کر راون پر چلایا راون نے تیروں سے اور دیگر اسلحہ سے چکر کو
روکنا چاہا مگر چکر نہیں رُکا - اور راون اوس سے زخمی ہوکر گر کر مر گیا - ببھیشن نے خود کُشی
کرنی چاہی مگر رامچندر جی نے اوسکا ہاتھ پکڑ لیا اور رام چندر کی فتح اور راون کی شکست
ہوئی جب یہہ خبر راون کے رن داس میں پہنچی تو مندودری - رمبہ - چندرائینا سندری
سری ستی وغیرہ رانیاں رونے لگیں سری رامچندر جی کے حکم سے راون کی نعش کو جلایا گیا
اور کپور وغیرہ چتا میں ڈالے گئے راون کی اکثر رانیاں سنسار سے برکت ہوکر آرجکا ہو گئیں
اور دکشا لیکر تپ کرنے لگیں اور رام چندر جی سیتا سے مل گئے -

ہنومان کرن کنڈل پور میں عیش و عشرت سے عرصہ دراز تک راج کرتے رہے اور مزے
اوڑاتے رہے ایک دن ہنومان نے آسمان سے ایک نہایت روشن تارا ٹوٹتا ہوا دیکھا
اس سے اوسے ویراگ پیدا ہوگیا - اور وہ سنت چارن مُن کے پاس دکشا لیکر دگمبر
جین مُن ہوگیا اور نہایت سخت ریاضتیں اور تپشیائیں کرنے لگا - آخرکار اوسکو کیول گیان
ہوگیا اور وہ مانگی تونگی پربت سے جو ممن مار اسٹیشن سے ۲۴ کوس کے فاصلہ پر ہے موکش کو
چلے گئے اس پربت پر ابتک ہزارہا جینی جاکر سری ہنومان کے موکش جانے کی جگہہ کو
پوجتے ہیں - اور یہاں پر جینیوں کے بے شمار مندر بنے ہوئے ہیں -

مختصر طور پر ہمنے چوتھے کال کا حال بیان کیا اگر مفصل لکھا جائے تو ایک ہی راجہ کے جیون چرتر
میں تمام کتاب ختم ہوجائے اور وہ ختم نہو -

مہابیر سوامی کے مکت گئے - پیچھے جین مذہب کے مہاراج مہانند چندر گپت اور اشوک
وغیرہ بڑے بڑے زبردست راجہ شمالی ہند میں اور گنگا بنسی وغیرہ جنوبی ہند میں ہوئے
اور مہاراج بردمان سوامی کے مکت گئے پیچھے تین کیولی پانچ سرت کیولی ہوئے آخری
سرت کیولی بھدر باہو سوامی تھے مہابیر سوامی کے مکت جانیکے ۶۸۳ برس پیچھے دوسرے
بھدر باہو آچاریہ ہوئے اوس کے کچھہ عرصہ بعد نند - سین - دیو - سنگھ - چار آچاریوں
کی سمپردایہ ہوئی اس میں نند سمپردایہ میں سری کُند کُند - اُوما شام - نیم چندر
پوج پاد - بدیا نند - وغیرہ بڑے بڑے آچاریہ ہوئے - اونہوں نے تتوارتھہ سوتر پنچاستکایہ

پنچ استی کاے سار - سمیہ سار - مولاچار - گومٹ سار - تری لوک سار - لبدسار - چھپا سار وغیرہ بڑے بڑے گرنتھ بنائے - دوسرے سین سمپردایہ میں بھوت بل - پشپ دنت - برشب سین - سدہ سین - سمنت بہدر - جن سین - بلبہدر وغیرہ بڑے بڑے آچاریہ ہوئے -

جنہوں نے کیٹ کنڈ شوتر - دھول - جے دھول - مہا دھول - آدپران - پدم پران پراکرت وغیرہ گرنتھ بنائے -

سدھ سین - سمنت بہدر وغیرہ شاد باد بدیا کی ادھکاری ہوئے - تتوارتھ شوتر کی بہا شارچی اور انیک گرنتھ بنائے -

جن سین نے سنسکرت آدپران بنایا - اور گن بہدر نے سنسکرت اُتر پران بنایا - اور اسی سمپردایہ میں کاشٹا سنگ آچاریہ بہی ہوئے ہیں - تیسرے دیو سمپردایہ میں اکلنک دیو سوم دیو وغیرہ آچاریہ ہوئے اکلنک دیو نے پرمان پرکرن گرنتھ رچا - شوم دیو نے یشش تلک کابیہ بنایا - چوتھے سنگ سمپردایہ میں بادسنگ وغیرہ منی ہوئے -

ان کے بعد جین اچاریوں کے چار سنگ ہوئے - (۱) کاشٹا سنگھہ - مول سنگھہ - ماتھر سنگھہ گوشٹ سنگھہ - اس کے بعد ہیں کمد چند - وغیرہ جین آچاریہ ہوئے اور امرسنگ ٹوڈرمل وغیرہ بڑے بڑے جین پنڈت ہوئے جنہوں نے بہکتا مبر - کلیان مندر وغیرہ کابیہ اور جوتش - بیاکرن نیائے - بیدک وغیرہ کے ہزاروں گرنتھ بنائے امرکوش کو تمام سنسکرت دان بڑے فخر و شوق سے پڑہتے ہیں - جنکا مفصل حال کسی اور موقع پر تحریر کیا جاویگا -

اس وقت میں سب سے آخری جین پنڈت برہم سین سوری ساکن سرون بیلگول تہے - ان پنڈت مہاراج سے میں بمقام سرون بیلگول ملا تھا - شام برن لمبے قد کے پنڈت تہے سنسکرت - پراکرت - کرناٹک - پالی - تلگو وغیرہ ۲۲ زبان جانتے تھے - اور تمام ہندوستان میں مسلمہ طور پر تمام جین پنڈتوں سے فاضل پنڈت تھے جے دھول مہا دھول مہا گرنتھوں کا موجودہ زمانہ کی زبان میں ترجمہ کر رہے تہے اور اس ترجمہ سے امید تھی کہ جینیوں کے نہایت پرانے گرنتھوں کا ترجمہ ہو جاوے گا مگر افسوس کہ اس کی عمر نے

وفات کی اور وہ اپنے کام کو ادھورا چھوڑ کر ہندوستان کے کل جینیوں کو داغ مفارقت
دیکر سرگباش ہوگئے - امید ہے کہ اونکے صاجزادہ یا کوئی اور دکہن کا مشہور پنڈت
جے دھول - مہادھول کے ترجمہ کے کام کو ختم کریگا ورنہ یہہ مہاں گرنتھہ نہ پڑھے
جانیکے باعث بیکار ہوکر صرف درشن ماتر فائدہ پہنچا سکینگے اور ایک بے بہا خزانہ
جینیوں کے ہاتھ سے مفت جاتا رہے گا -

عالیجناب لیتہ برج صاحب نے جو تاریخ ہند تحریر کی ہے اور جسکا خلاصہ مدرسوں میں
پڑھایا جاتا ہے کسی جینی راجہ کا حال تحریر نہیں کیا ہے اغلبًا یہہ غلطی اس وجہہ سے ہوئی ہو
کہ صاحب ممدوح کو کسی شخص نے جین گرنتھہ نہیں دکھلائے - میں متھرا راجگرہی قلعہ گوالیار
جونا گڈھہ - آبو وغیرہ کے قدیم پہاڑوں کی تحریروں اور کتبوں اور قدیم جین مندروں
اور پرتماؤں کا حال بشرط فرصت تحریر کرونگا - سب سے پہلے سردن بیلگول یا گومٹ شامی
کے پہاڑوں پر جو عبارت کندہ ہے اوس کا لفظی ترجمہ کرکے پیش کیا جاتا ہے - مگر کتبونکے
ترجمہ سے پہلے اوّل یہہ بتلایا جاتا ہے کہ یہہ گومٹ شوامی کہاں واقعہ ہے - کسوقت اس کے
کتبہ کھودے گئے اور کون کون راجہ یہاں آئے - کن راجاؤں نے یہہ مندر بنوائے -

حصّہ اوّل ختم ہوا

حصّہ دویم
گومٹ سوامی کے کتبونکا حال
اور
اون سے تاریخی نتایج

ॐ
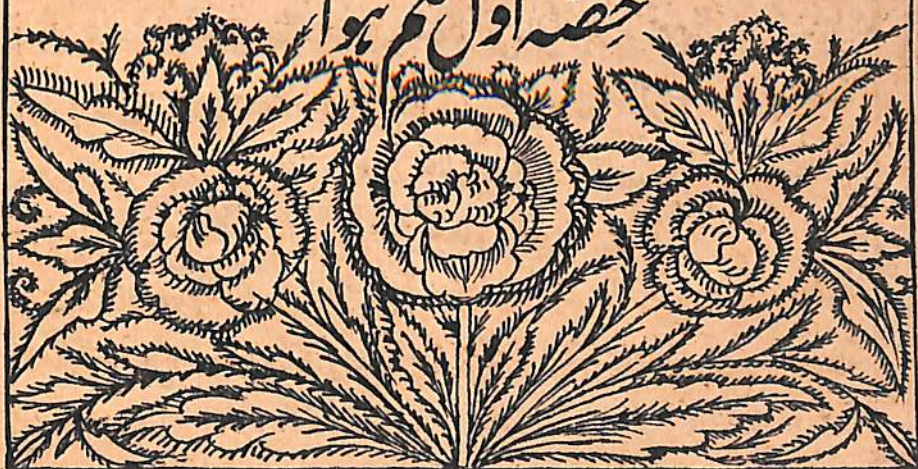
त्रैलोक्यं सकलं त्रिकालविषयं सालोकमालोकितं,
साक्षाद्येन यथा स्वयं करतले रेखात्रयं साङ्गुलि ॥
रागद्वेषभयामयान्तकजरालोलत्वलोभादयो, ना-
लं यत्पदलङ्घनाय स महादेवो मया वन्द्यते ॥

جو بڑی سڑک ہنجر آباد گھاٹ میں ہوکر منگلور سے مغربی ساحل کو جاتی ہے اس پر سے
جب مسافر گذرتا ہے - تو اوس کی نگاہ چن رایپٹن کے پاس جاکر جنوب کیطرف چند میل کے
فاصلہ پر ایک مشہور پہاڑی پر ٹہرتی ہے - اس کی چوٹی پر دور سے پہلی پہل ایک ستون سا نظر
آتا ہے - مگر نزدیک جانے پر انسانی شکل کی ایک عظیم الشان بت معلوم ہوتی ہے - یہہ عجیب
اور غیر معمولی چیز جو چاروں طرف میلوں سے نظر آتی ہے - ہندوستان کے جنوب میں
ایک نہایت دلچسپ پرتما ہے - اور جسکی کندہ تحریروں کو دیکھکر ہندوستان کی تاریخ کا
نہایت ہی ابتدائی اور معتبر زمانہ یاد آتا ہے - اور یہہ کتبے درحقیقت مہاراج اشوک کے مشہور
فرمانوں سے بھی جو ملک میں نہایت ہی پرانے کتبے ہیں - پہلے کے ہیں - علاوہ ازیں یہہ مشہور جگہہ
جینیوں کے مذہبی فرقہ کی بڑی پوتر تیرتہہ کی جگہہ ہے - یہہ فرقہ کسی زمانہ میں وقعت وطاقت
و رسوخ کے لحاظ سے سب فرقوں سے بڑھکر تھا - اور اسکی ابتدا بودھ مذہب سے بہت
پہلے کی ہے -

(گومٹ سوامی کی کہانی والا توچہ)

(گومٹ سوامی کا ٹھکانہ نام)

یہہ جگہہ سرنگر یا سرپوپہ یعنی دیوتاؤں کا شہر کہلاتا ہے اور اس کو گومٹ پورہ یعنی گومٹ
شوامی کا شہر ہی کہتے ہیں اور یہہ تیرتھہ ہے - سرون بیل گول جسکو جینیوں کا بیل گول ہی کہتے
ہیں - اس کی وجہ تسمیہ یہہ ہے - کہ یہہ لفظ بیل اور گولا سے مرکب ہے بیل کے معنی سفیدی کے
ہیں - اور بیل کا مترادف کینڈا زبان میں ہیل تھا - ہیل بدل کر بیل بن گیا - گولا لفظ کینڈری
زبان کے لفظ گولا سے بنا ہے - جسکے معنی تالاب کے ہیں - اس شہر کے بیچ میں ایک بڑا عالیشان
تالاب ہے - سنسکرت میں اس کا ہم معنی دھوال سرور اور دھول سرس اور سویت سرور ہے
اور اس تالاب کو دیوی منگلا درشی کلیانی ہی کہتے ہیں ریاست میسور کے ضلع حسن تحصیل چنرائی
ٹپن میں سرون بیل گول ایک بڑا گاؤں ہے اس کا عرض بلد شمالی ۱۲ درجہ ۵۱ منٹ ہے اور
اس کا طول بلد شرقی ۷۶ درجہ ۳۳ منٹ ہے یہہ گاؤں دو بڑی پہاڑیوں کے دامن
میں واقع ہے - پہاڑی کے سب سے اونچے یا جنوبی حصہ پر بہت سے مقدس عمارتوں کے
علاوہ سری گومٹ شوامی کی کھڑی جوگ پرتما سطح سمندر سے ۳۳۴۷ فٹ بلندی پر براجمان
ہے نیچے یا جنوبی پہاڑی پر سطح سمندر سے ۳۰۵۲ فٹ بلند نہایت ہی قدیم کتبے اور بے شمار
ٹھہہ یا جیں مُنیوں کے سندر واقعہ ہیں - اور چند دیگر بستیاں نیچے قصبہ میں ہیں -
اس تیرتھہ میں دو پہاڑیاں ہیں - جنمیں سے ایک کو ڈوڈا بیٹ یا بڑی پہاڑی کہتے ہیں -
اس کا نام بندیا گری ہے - بندیا گری کی وجہ تسمیہ یہہ ہے - کہ یہہ دو لفظوں سے مرکب ہے
یعنی دم بہ معنی آتما - دھیا بہ معنی دھیان یعنی ایسی جگہہ کہ جہاں رشی بیٹھکر پرماتما میں لولین
ہوکر دھیان لگایا کرتے ہیں - دوسری پہاڑی کا نام چک بیٹ یعنی چھوٹی پہاڑی ہے
اور اس کو چندر گری ہی کہتے ہیں جس کی وجہہ یہہ ہے - کہ اول اول مہاراج چندر گپت نے
اس جگہہ دھیان لگایا تھا -

(گومٹ سوامی کی سطح سمندر سے بلندی)

دہلی سے سب سے نزدیک راستہ اس پہاڑی کا بمبئی ہوکر جاتا ہے بمبئی سے جاتری کو ارسی
کھیرہ اسٹیشن کا ٹکٹ لینا چاہئے - ارسی کھیرہ سے سرون بیل گول تک پختہ سڑک بنی ہوئی
ہے اور جاتری گاڑیوں میں بہ آسانی جا سکتا ہے -

(دہلی سے نزدیک ترین راستہ)

کتبوں کے دیکھنے سے دریافت ہوتا ہے - کہ یہہ تقریباً ۲۹۰ سال قبل از مسیح مہاراجہ

ادھیراج چندر گپت اپنے گرو بہدر باہو سوامی کے ہمراہ اس پہاڑی پر ٹھیرے - یہہ چندر گپت
مہاراجہ ادھیراج وہ چندر گپت ہیں - جو موریا خاندان کے مشہور شاہنشاہ ہند تھے - اور
جنہوں نے ۳۱۵ قبل مسیح سے ۲۹۱ قبل مسیح تک سلطنت کی ہے - اور یہ وہی چندر گپت
ہے - جسکو یونانی مورخوں نے سنڈراکوٹس لکھا ہے - جبکہ بہدر باہو سوامی اپنی سنگھہ
سمیت شمالی ہند سے قحط کے باعث دکھن میں جا رہے تھے - تو اس پہاڑی کے پاس
پہونچکر انکو معلوم ہوا - کہ میرا انت سما نزدیک ہے - اور وہ اپنے چیلے مہاراج چندر گپت
کے ساتھ سلیکھنا کے واسطے ٹھیر گئے - اور انکے ساتھ صرف مہاراج چندر گپت خدمت
کے لئے ٹھیرے - یہہ بہدر باہو سوامی آخری شرت کیولی تھے -

ان واقعات کی نہایت ابتدائی تحریر کتبہ نمبر ایک میں پائی جاتی ہے - اور یہہ تحریر
اس زمانہ سے تعلق رکھنے کے باعث جب ہندوستان کا پہلی پہل یورپ کے یونانی بادشاہ
سکندر اعظم وغیرہ سے تعلق ہوا - نہایت دلچسپ ہیں کتبے نمبر ۱۷ نمبر ۴۰ نمبر ۵۴ نمبر ۱۰۸
کی کیفیتوں اور نیز روایتوں اور کئی اور جگہوں کے کتبوں سے اسکی تائید ہوتی ہے -
اس پہاڑی پر ایک گوپھا کو بہدر باہو سوامی گوپھا کہتے ہیں اور یہہ وہ جگہہ ہے کہ جہاں سے
وہ سرگباش ہوئے - اس گوپھا میں بہدر باہو کے چرن بنے ہوئے ہیں - جنکی پوجا ہوتی
ہے - چھوٹی اور وسطی چندر گپت کی بستی جو بہدر باہو سوامی کے کتبے کے سامنے ہے
پہاڑی پر مختلف مندروں اور عمارتوں میں سب سے پرانی ہے - اور چونکہ یہ پہاڑی اس
زمانہ میں مشہور اور متبرک تھی - اسلئے اس کی جانب منہ کر کے بیٹھا کرتے تھے - ان منی رجکاؤں
کی تپشیا کے حالات نمبر ۲ سے نمبر ۲۱ تک اور نمبر ۲۳ میں اور نمبر ۲۶ سے ۳۵ تک کے کتبوں
میں تحریر ہیں - یہہ سب کتبے سامنے کے رخ سے پڑھے جاتے ہیں دسویں صدی عیسوی
میں گنگا بادشاہوں کے عہد میں سرون بیل گول کو بہت بڑی شہرت اور عزت حاصل
ہوئی - اور یہ شہرت اور عزت ہوسلہ خاندان اور بعد کے راجاؤں کے عہد میں ترقی کرتے
رہے -

ان کتبوں اور عمارتوں کی تحریر کی تاریخ اور قدامت کا حال بیان کرنے کے لیے نہایت

اسان ترکیب یہہ ہے - کہ کتبوں پر غور کریں اور جہاں تک ممکن ہو - انکو سلسلہ وار خیال کھیں
سب سے پرانے کتبے نمبر ۱ سے نمبر ۳۵ تک بالترتیب رکھو گئو ہیں - یہہ سب پر دیرہیل کنیڈا
حروف میں ہیں - اور ان کے طول و عرض چند انچوں سے فٹ بھر یا اس سے زیادہ لمبا
ہے - کتبہ نمبر ۱ پندرہ اور اونتیس ۲۹ سنسکرت زبان میں ہیں - باقی ہیل کنیڈا زبان میں یہہ
کتبہ پہاڑ پر تمام سمتوں میں موجود ہیں اور خاصکر چندر گپت بستی کے جنوب مغرب میں نصف
دائرہ میں مختلف فاصلوں پر شمال مشرق کو چلے گئے ہیں اونکی طرف منہ کرکے انکو پڑھنا چاہئے
ان کتبوں سے بجز دو تین کتبوں کی وہ جگہہ معلوم ہوتی ہے جہاں منی مہاراج سلیکھنا کرکے سُرگ
یا موکش گئے - عالیجناب نوئس صاحب بہادر سے پہلے کوئی شخص ان کے پڑہنے میں
کامیاب نہیں ہوا - اور نہ یہ معلوم ہوا - کہ وہ کیوں کھودے گئے تھے - کیونکہ قدیم (الف)
(ب) کا علم کامل طور سے معدوم ہو گیا تھا اوّل کتبہ جس کو صاحب ممدوح نے پڑھنے کا انتظام
کیا - نمبر ۲۶ کا کتبہ تھا - اس سے اون کو وہ کنجی مل گئی - جس سے بعض بعض چھوٹے کتبے نمبر ۴
سے ۱۶ تک سمجھہ میں آگئے - جب وہ موقع پر انکے دیکھنے کو گئے - اور مضمون ان کی سمجھہ
میں اگیا - تو نمبر (۱) کے کتبہ کی نقل کرکے انکو بڑی خوشی حاصل ہوئی -

کتبہ نمبر (۱) میں تحریر ہے کہ بہدر باہو سوامی جو کہ گوتم گندھر کے سلسلہ میں تھے انہوں
نے اُجین میں یہہ پیشین گوئی کی کہ بارہ برس کا مہا کال آنے والا ہے اور تمام جین
مئیونز کا سنگھہ اون کے ساتھہ شمالی ہند سے دکھن کو روانہ ہوا وہ ایک نہایت آباد اور سرسبز
ملک میں جو اوس جگہہ واقعہ تھا - جہاں اب موجودہ ملک میسور کے شمال مغربی ضلع ہیں پہونچگئے
جب وہ کٹاوا پرا پہاڑ کے پاس پہنچے تو بہدر باہو کو معلوم ہوا کہ میرا انت نزدیک
اگیا تو اوس نے اپنے چیلوں کو آگے روانہ کیا اور صرف ایک چیلہ کے ساتھ سلیکھنا مرن
کیا - جین شاستروں میں بہدر باہو ایک مشہور آچاریہ ہیں اوسکے حالات جس طرح
اس کتبہ میں لکھے ہیں اس کی تائید راج ولی کتہا سے بھی ہوئی ہے - راج ولی کتہا کو
ملیار کے جینی آچاریہ دیوچندر نے میسور کے شاہی خاندان کی استری دیوی رما کے کہنے
سے حال ہیں جینیوں کی تاریخ کے طور پر کیناڈا زبان میں تاڑ پتروں پر لکھا ہے بہدر باہو

(حال سوامی بھدر باہو جی)

کی پیدائش اور ودیا حاصل کرنے کا حال راج ولی کتھا میں حسب ذیل درج ہے بہرت کھنڈ
کے پندرہ وردہنا صوبہ میں شہر کوٹ کپورہ میں ایک راجہ پدم رتھہ راج کرتا تھا اوسکی رانی
پدماسری کا پروہت سوم سرما نام ایک برہمن تھا ۔ جس کی بیوی سوماسری کے ایک لڑکا
پیدا ہوا اوس کے باپ نے بچہ کا زائچہ دیکھکر اور معلوم کرکے کہ وہ جین مذہب کا بڑا
حامی ہوگا اوس کا نام بہدرباہو رکھا اور جینی رسم کے بموجب چولہ اور اوپنیان
کی ابتدائی رسمیات ادا کی ۔

ایک دن بہدرباہو سوامی سات برس کی عمر میں بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے چار سُرت کیولی
یعنی گوبردھن مہامُن اور وشنو نندمتر ۔ اور اپراجیت اور اون کی پانچسو سنگھہ
کے مُن کوٹ کپورہ میں جمبوں سوامی کی جاترا کرنے آئے اور اونھوں نے بہدرباہو
کو دیکھا گوبردھن مہامُنی نے اونکے ہونہار چہرہ سے جان لیا کہ یہہ انتم سُرت کیولی
ہوں گے اس لیے اونھوں نے اوس لڑکے کا ہاتھ پکڑ لیا اور وہ اوسکو اوس کے
باپ کے پاس لے گئے اور کہا کہ یہہ لڑکا ہمیں پڑھانے کے واسطے دیدو سوم سرما نے
اون کو ڈنڈوت کرکے کہا کہ مہاراج اس کو لے جائیے ۔ لیکن لڑکے کی ماں سوماسری
نے کہا کہ اس کو دکشا دینے سے پہلے ایک دفعہ مجھہ کو دکھلا دیجئے گا ۔ گوبردھن سوامی
نے اس بات کا اقرار کرلیا ۔ اور بہدرباہو سوامی کو اکثے شراوک کے سپرد کرکے
اوس کے کھانے اور ٹھیرنے کا انتظام کیا ۔

سوامی جی کی اگیا کے موافق بہدرباہو نے چاروں طرح کے علم یوگنی ۔ سنگنی سپرجیانی
اور پرجناپتی اور چار انیوگ اور ویاکرن اور چودہ پورپ کا علم حاصل کیا ۔
جینیوں کے شاستر حسب ذیل چار قسم کے ہیں اوّل پرتھمان یوگ ۔ اس میں تاریخ
اور سوانح عمری ہوتی ہے
پدم پران وغیرہ پرتھمان یوگ کے شاستر ہیں دوئم کرنان یوگ جس میں لوک الوک
وغیرہ کا حال ہوتا ہے ترلوک سار ۔ جوتش سار ۔ بچے گنت چندر پرجیاپتی ۔ سورج پرجیاپتی
گرنتھہ اس قسم میں آتے ہیں ۔ سوم دربیان یوگ ۔ جس میں جینیوں کی فلوسفی ہے

گومٹ سار - پریچن سار - راج بارتک - اشٹا سہری - پرے کمل مارتنڈ وغیرہ -
نمبر۴ چہارم چرمان یوگ - جس میں گوروؤں کی عادات - اچار وغیرہ کا
ذکر ہوتا ہے - ترمیناچار - مولاچار - جوگ مول - اشٹ پاہڑ - پدم نند چپی وغیرہ گرنتہ ہیں
پھر اونہوں نے دنیاوی آسائش کو چھوڑ کر دکشا لینی چاہی تو اوس وقت مہامُنی نے
اون سے کہا کہ اپنے ماں باپ سے مل آؤ اور دکشا کی اجازت لے آؤ - جب وہ دربار
میں پہونچے تو راجہ نے اون کو ایک تحریر دکھلائی جس کو کوئی نہیں پڑھ سکتا تھا اور نہ سمجھہ
سکتا تہا - مگر اوس نے فوراً اوس کی تشریح کر دی اور اسطرح اپنے علم اور فراست
کا قابل اطمینان ثبوت دیدیا اپنے والدین سے اجازت لیکر اوس نے دکشالی اور
گیان دہیان تپ سنجم کی مشق سے آچاریہ ہو گیا اور گوبردھن شرت کیولی سُرگباش
ہو گیا - راجہ ولی کتہا میں جو اور حالات بہدرباہو سوامی کے لکھے ہیں وہ ان پہاڑی
کتبوں کے مطابق ہیں - چندرگپت پٹنہ کے راجہ نے کاتک کی پورن ماشی کو سولہ حسب ذیل
سپنے دیکھے - (۱) سورج کا غروب ہونا (۲) کلپ برکش کی شاخ کا ٹوٹنا اور گر جانا -
(۳) دیو رتہہ کا آسمان سے اوترنا اور واپس جانا - (۴) چاند کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جانا
(۵) کالے ہاتھیوں کا لڑنا - (۶) جگنو کو شفق میں چمکتے ہوئے دیکھنا (۷) خشک جھیل کا دیکھنا
(۸) تمام دنیا میں دھوئیں کا پھیل جانا - (۹) ایک بندر کا تخت پر بیٹھنا - (۱۰) ایک سونے کے
برتن میں کتّے کا پانی پینا - (۱۱) سانڈوں کو جُتے ہوئے دیکھنا - (۱۲) کہتری کے لڑکوں
کو گدھوں پر چڑھے ہوئے دیکھنا - (۱۳) بندروں کا ہنسوں کو ڈرانا - (۱۴) بچھڑوں کا
سمندر میں کودنا - (۱۵) لومڑیوں کا بڑھے بیلوں کا تعقب کرنا - (۱۶) ایک بارہ پھن
کے سانپ کا نزدیک آتے ہوئے دیکھنا - مہاراج دوسرے دن ان خوابوں کی وجہ
سے اپنے دل میں بہت گھبرائے اور پریشان اوٹھے - اور صبح کی ضروریات اور پوجا پاٹ
سے فارغ ہو کر دربار عام میں گئے شاہی باغ کے باغبان نے آکر خبر دی کہ بہدرباہو سوامی
ملکوں میں دہرم اوپدیش کرتے ہوئے یہاں آئے ہیں اور مہاراج اپنے تمام مشیر کاروں
کو لیکر اون کے درشن کے لئے باہر گئے اور دہرم اوپدیش سنکر اونکو اپنی خوابوں سے

(چندر گپت کے سولہ خواب)

مطلع کیا۔
بھدر باہو سوامی نے جو خوابوں کی تعبیرات بتلائی وہ حسب ذیل ہیں۔ (۱) تمام علم پر تاریکی چھا جائیگی۔ (۲) جین مذہب کو زوال ہوگا اور تمہاری جانشین دکشا نہیں لیں گے (۳) دیوتا بھرت چھتر میں آئیندہ نہیں آویگی۔ (۴) جینیوں میں بہت فرقہ ہو جاوینگے۔ (۵) مینہ کم برسے گا اور فصلیں اچھی نہیں ہوں گی۔ (۶) اصلی علم چونکہ گم ہو گیا ایک دو چنگاریاں علم کی رہیں گی (۷) آریا کھنڈ میں یعنی ہندوستان میں جین مت نہیں رہے گا اور پاکھنڈ مت چلیں گے۔ (۸) برائی غالب آویگی اور بھلائی چھپ جاوے گی۔ (۹) کمینہ اور رزیل اور شریر طاقت حاصل کریں گے (۱۰) راجہ پیداوار کا چھٹہ حصہ لیکر صبر نہیں کرینگے اور مالگذاری اراضی بڑھائیں گے اور اپنے حق سے دوچند سہ چند لیکر رعیت کو تنگ کرینگے (۱۱) جوان دہرم کے پیرو ہونگے مگر بڑھاپے میں دہرم کو چھوڑ دیں گے (۱۲) اعلیٰ خاندان کے مہاراج کمینوں کے ساتھ میں جول رکھیں گے۔ (۱۳) نیچ امیروں کو ستاویں گے اور اون کو بھی اپنا جیسا بنانے کی کوشش کرینگے۔ (۱۴) راجہ ناجائز محصول لگاکر رعیت کو دق کرینگے۔ (۱۵) کمینے لوگ اُمراء و شرفا دنیکوں پر غالب آوینگے۔ (۱۶) بارہ سال کا مہا کال پڑے گا۔

- اسکے بعد ایک دن جبکہ بھدر باہو نے اپنے چیلوں کو مختلف اطراف میں آہار لینے بھیجا ہوا تھا اور وہ خود بھی آہار کے واسطے گئے تھے ایک مکان کے پاس جہاں پالنے میں ایک بچہ چلاّرہا تھا کھڑے ہو گئے وہ بچہ ایسے زور سے چلاّرہا تھا کہ اگرچہ اونہوں نے بارہ دفعہ آہار کے لئے کہا مگر کسی نے توجہ نہ کی۔ اس بات سے اونہیں یہہ معلوم ہو گیا کہ بارہ برس کا کال شروع ہو گیا ہے۔ اس مصیبت کے دور کرنے کے لئے مہاراج چندر گپت اپنے بیٹے سمبہ سین کو گدی دیکر خود دکشا لیکر بھدر باہو کے ساتھ ہو گیا سمبہ سین نے منتریوں نے مہاراج کو رائے دی کہ نمالوا ہٹکا کو بلا لیا جاوے اور بڑا یگ کیا جاوے لیکن جین مت کے سولاچاری برہمن ہی بلائے گئے اور یگ میں جانوروں کے بلدان کرنیکے پن پاپ کے بارہ میں بڑا مباحثہ ہوا اور آخر کار جین مت کے سولاچاری برہمنوں

کا کہنا مانا گیا کہ یگ میں پاپ سے بہدر باہو نے یہہ معلوم کر کے کہ مینہ اور کہتی کیاری کی پیداوار ی بند ہیا چل پربت سے نیلگری تک بند ہوجایگی اور لوگ فاقہ کشی سے مرجائیں گے اور جو بچیں گے اون کا دہرم نشٹ ہوجاییگا بارہ ہزار چیلے جمع کئے اور دکھن کو چلے گئے ایک پہاڑی کے پاس اگر اونکو معلوم ہوا کہ اون کا انت آن پہونچا ہے اس لئے انہوں نے بشا کہا منی کو اوپدیش کیا اور کل چیلوں کو اونکے سپرد کر کے اوس کو اونکا گرو بناکر چول اور پانڈے دیش میں بہیجدیا صرف چندر گپت کو یہہ حکم ملا کہ وہ وہیں رہے جس نے اون کے مرنے کی رسوم ایک گفائیں ادا کیں اور وہاں اون کے چرن بنادے۔

بہدر باہو اور مہاراج چندر گپت کا حال سنسکرت بہدر باہو چرت میں درج ہے۔ اس گرنتہہ کو للت کرت کے چیلے رتن نندی نے بنایا تھا انہیں ایام میں بشاکھا چارمنی جین ہونی اور مختلف جین مندروں کے گاؤں اور قصبوں میں درشن کرتے ہوئے اور دہرم روپی امرت بانی کو ادسطرف برساتے ہوئے اور معہ اپنے چیلوں کے بہار کرتے ہوئے چول منڈل اوشیر میں پہونچے اس کے بعد قحط کے نازک نظارہ کا بیان ہے اور اوس میں لکہا ہے کہ جو جین منی ستہول بہدر منی اور دیگر منیوں کے سنگہہ میں شمالی ہند میں رہ گئے تھے اونہوں نے کیا کیا دکھ بھوگے دہرم کے نیموں سے برودھ ہو کر اونکی پروانہ کی شدہ اور اشدہ کہانیکی کچہہ پروا نہ کی تمام اناج صرف ہوگیا حتی کہ پھول پھل دانا جڑیں گانٹھیں سب ختم ہو گییں اور روٹی خوراک کی تلاش میں پہرتے پہرتے مرگئے جبکہ بارہ برس کا کال ختم ہوگیا تو بشاکہا چارمنی بارہ ہزار چیلوں سمیت اوتر کی طرف چلے اور جب کرناٹک میں پہونچے تو اوس گپھا میں جہاں اونکے گرو بہدر باہو سوامی مرے تہے گئے وہاں دیکھا کہ چندر گپت منی بہدر باہو کے چرنوں کی پوجا کرتے ہیں اور اونکے بال بہت بڑہ گئے ہیں چندر گپت منی نے بشاکہا منی کو دیکھکر کھڑے ہو کر اونکی بندنا کی لیکن اونہوں نے کوئی جواب ندیا یہہ خیال کر کے کہ کال میں چندر گپت مہاراج جڑیں اور دانہ کھا کر بھرشٹ ہوگئے ہیں لیکن اون کی بندنا منظور کر کے اونہوں نے بہدر باہو کی موت کے حالات دریافت کئے اوس دن برت کیا اور چونکہ اوس اوجاڑ دیس میں خوراک نہیں مل سکتی تہی اس لئے اونہوں نے دوسرے دن علی الصباح سفر کا ارادہ کیا

(بشاکہا چارمنی کا حال)

لیکن چندر گپت نے اونسے کہا کہ پاس ہی یہہ قصبہ ہے چلئے وہاں بہکشا مل جائیگی وہ متعجب
ہوکر اوس کے ہمراہ گئے اور وہاں اون کو سراوکوں نے بہت عمدہ بھوجن کھلایا۔ لیکن جب
لگا ہیں واپس آتے تھے تو ایک سادھو نے یہہ معلوم کرکے کہ اِس قصبہ میں اپنا کمنڈل بھول
آیا ہے اوس کو لینے کے واسطے واپس گیا لیکن وہ یہہ دیکھکر بہت متعجب ہوا کہ وہاں قصبہ
نہیں ہے اور کمنڈل ایک درخت کی شاخ میں لٹکا ہوا ہے بشاکہا چارمنی نے یہہ معلوم
کرکے کہ چندر گپت منی نے اون کو جادو سے بھوجن کھلائے ہیں اونہوں نے اوس کے
پاپوں کا پرائچت کراکر اوس کو پہر دکشا دی اور خود اور اوس کے چیلوں نے جو دیوی
کھانا کھایا تہا اوس کا پرائچت کرکے وہاں سے روانہ ہوئے یہانتک کہ مہاراج سمپیہ سین
کے بیٹے راجہ بھاسکر اپنی سینا سمیت بہدر باہو کے چرنوں کی پوجا کو آئے وہاں اوس
نے چندر گپت اپنے گرو اور دادا کی پوجا کی اور بہت سے جین مندر بنائے اور پہاڑی
کے پاس ایک شہر بسایا جکا نام بیل گول رکھا اِس کے بعد چندر گپت مہاراج اسی جگہہ مرے
ہیں جکا حال مذکورہ تاریخ میں آیا ہے ۔
بیل گول اور بہدر باہو کے مذکورہ بالا بیان سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ آخری سرت کیولی
تھا اور کتبہ نمبر ۱۰۸ سے اوس کی تصدیق ہوتی ہے اور اِس بیان کی دیگر مورخوں
نے بہی تائید کی ہے ولسن صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ جین گوروں کا سلسلہ ہمیشہ مہابیر
اور اوس کے چیلے سودہرما سے چلتا ہے باقی سب چیلے اپنے گرو کے سامنے مرگئے صرف
گوتم ایک ماہ بعد مرا اور اوس نے اِس ایک ماہ کو تپشیا اور برتوں میں صرف کیا اس لئے
سودہرما ہی ایک ایسا چیلہ تھا جو مہابیر سوامی کی تعلیم کو تبلا سکتا تہا۔ سودہرما کا چیلہ جموں
سوامی آخری کیولی تھا اوس کے بعد چہہ سرت کیولی ہوئے اور سات دس پورب کے
جاننے والے مُن ہوے ۔
مذکورہ بالا بیان کے نوٹوں کے ساتھ چہہ سرت کیولی کی فہرست دی گئی ہے ۔ جنمیں آخری
بہدر باہو سوامی اور ستہول بہدر سوامی تھے اِس بات سے یہہ صاف ظاہر ہے کہ سرت کیولی
ایک ہی وقت میں ہوے اونکے نام کی ترتیب میں خفیف اختلاف ہونا ممکن ہے راج ولی کتہا

میں لکھا ہے کہ گوبرڈھن - وشنو - نند متر - اپراجیت چار سُرت کیولی تھے جو جموں سوامی کے موکش کلیانک کی جاترا کو ملکر جاتے تھے پانچواں سُرت کیولی ستہل بھدر تھا جو قحط کے بعد میں شمالی ہند میں ٹھیرا رہا اس حساب سے بھدر باہو آخری سُرت کیولی تھے اور اسیطرح سلسلہ وار نام کتبوں میں ہیں صرف ستہل بھدر کا نام کتبوں میں نہیں لکھا ہے جسکا باعث یہہ تھا کہ وہ قحط زدہ اضلاع میں رہنے سے بھرشٹ سمجھے گئے تھے اور مذہبی فرائض اور پابندیاں وہ ادا نہ کر سکتے تھے - پروفیسر جیکب صاحب لکھتے ہیں کہ نزاولی کی تحریر کے مطابق بھدر باہو مہابیر سوامی کے پیچھے چھٹا سُرت کیولی تھا رشی منڈل سوتر میں ایک ہی اشلوک بھدر باہو کی استوتی میں ہے اور استہل بھدر کی استوتی میں صدہا اشلوک ہیں -

ترجمہ اشلوک -

میں بھدر باہو کو نمسکار کرتا ہوں جو اتم سُرت کیولی تھے اور جنہوں نے دس کلپ اور بیوہار کے گرنتھ نو پورب میں سے تحریر کئے ہیں اور جو لفظ اس اشلوک میں مستعمل ہے اوس کے معنی یہہ بھی ہوسکتے ہیں کہ وہ آخری سُرت کیولی سے پہلے سُرت کیولی تھا اس حساب سے بھدر باہو سوامی پانچواں اور ستہل بھدر سوامی چھٹا سُرت کیولی ہوتا ہے جو وقت سے ہم کو تحریری تاریخ ملتی ہے اوس سے ثابت ہے کہ جینی دکہن میں بکثرت آباد تھے - اور وہ قحط کے باعث دکہن میں شمالی ہند سے گئے تھے - بھدر باہو سوامی دکہن میں جانیوالوں کا سرگروہ تھا اور وہ سروَن بیل گول میں سرگباش ہوا علاوہ کتبوں کی شہادت کے وہ گُفا جس میں اوس کا دہیان ہوا اب تک پہاڑ پر موجود ہے - بھدر باہو سوامی کے ساتھ چندر گپت مہاراج کا ہونا - کتبہ نمبر ۱۷ اور سری رنگ پٹن کے قریب گوتم کھیٹرہ کے دونوں کتبوں سے ثابت ہے کہ گوتم کھیٹرہ کے کتبوں میں کلباگری کی پہاڑی کا اور بھدر باہو اور چندر گپت منیوں کے چرنوں کا ذکر ہے اور ان دونوں کے چرن وہاں علیحدہ علیحدہ بنے ہوئے ہیں اسکے علاوہ اس کی تائید کتبہ نمبر (۱۰۸) سے ہوسکتی ہے جسمیں لکھا ہے کہ اوس کی تپشیا کی شہرت دور دور پھیل گئی کتبہ نمبر ۵۴ میں لکھا ہے کہ چندر گپت کو بھدر باہو کا چیلہ ہونے کے باعث عرصہ تک جنگل کے دیوتا پوجتے رہے کتبہ نمبر ۴ کا بھی اس قسم کا مضمون ہے کتبہ نمبر ۱ کے مطابق یہہ معلوم ہوتا ہے کہ اوس نے دکشا لیکر اپنا نام

پربھو چندر رکھا تھا یہہ ہمیشہ سے جینیوں میں دستور چلا آیا ہے کہ دکشا لیکر نام آچارج پدوی کا رکھتے ہیں لیکن چونکہ چندر گپت کا نام بہت مشہور تھا اسلئے آچاریہ ہوکر بھی اوس کا وہی نام مشہور رہا اب ہم اس بات کا ذکر کرتے ہیں کہ یہہ چندر گپت وہی چندر گپت ہے جسکو یونانی مورخوں نے سنڈراکوٹس پٹنہ کا مشہور مہاراج لکھا ہے اوس وقت جو مشہور فرقہ ہندوؤں میں تھے اونکی بابت ولسن صاحب حسب ذیل لکھتے ہیں - یہہ مانی ہوئی بات ہے کہ جین مذہب سکندر کے حملہ کے وقت بھی موجود تھا جبکہ یونان والوں نے سنیڈراکوٹس کے پاس اپنے سفیر بھیجے بودہ مذہب اور جین مذہب میں بڑا فرق ہے - ٹومس صاحب لکھتے ہیں کہ چندر گپت جین مذہب کا پیرو ہے اور جینیوں کے شاستر میں اوس کا ذکر ہے - یہہ ایک ایسا امر واقعہ ہے کہ جس کے لئے نہ کسی دلیل کی ضرورت ہے اور نہ کسی ثبوت کی - تحریری شہادت اس امر کی کہ چندر گپت جینی تھا بہت پورانی اور قطعی موجود ہے میجس تھنیس کی شہادت سے بھی یہہ ظاہر ہوتا ہے کہ چندر گپت برہمنی مذہب کا پیرو نہیں تھا بلکہ جین مت کا پیرو تھا طامس صاحب ثابت کرتے ہیں کہ چندر گپت مہاراج کی اولاد بھی جینی تھی اور مہاراج اشوک کے مختلف فرمان جو پہاڑوں اور ستونوں پر ہند کے مختلف صوبوں میں کندہ ہیں اون سے طامس صاحب یہہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ مہاراجہ اشوک اوّل میں جینی تھے اور بعد میں بودہ مذہب کے پیرو ہو گئے شہنشاہ اکبر کے مشہور وزیر ابوالفضل اپنی کتاب آئین اکبری میں تحریر کرتے ہیں کہ مہاراجہ اشوک نے کشمیر میں جین مذہب پھیلایا اور اس کی تائید برہمنوں کی لکھی ہوئی کشمیر کی تاریخ راج ترنگنی سے ہوتی ہے جس میں لکھا ہے کہ مہاراج آشوک نے جین مذہب کشمیر میں پھیلایا مہاراج اشوک نے اپنے فرمانوں میں جو اوس نے اپنی گدی نشینی کے دس سے بارہویں سال تک جاری کئے ہیں اپنا خطاب دیونم پیا پیا داسی تحریر کیا ہے لیکن بہادری کے فرمان میں جو اپنی تخت نشینی کے ستائیسویں سال جاری کیا ہے اونہوں نے اپنے تئیں بودہ مذہب کا پیرو کا ظاہر کیا ہے دیونم پیا کے لقب کو چھوڑ دیا ہے دیونم پیا کا لفظ صرف جین مذہب والوں سے مخصوص ہے -

(ولسن صاحب کی راے) (ٹومس صاحب کی راے) (ابوالفضل کی راے)

(پروفیسر کرن کی رائے)

پروفیسر کرن صاحب آشوک کے کتبوں کو غور سے ملاحظہ کے بعد حسب ذیل نتیجہ نکالتے ہیں
مناسب وقت اور جگہوں پر اور عمدہ طریقہ سے مہاراج آشوک اس مذہب کے اشلوکوں کا جو انہوں
نے قبول کیا ہے ذکر کرتے ہیں لیکن درباری کاروبار میں کوئی بودھ مذہب کا طریقہ پایا
نہیں جاتا ابتدائی زمانہ سے وہ ایک زبردست راجہ تھا اوس نے جو قوانین جانوروں
کی جان بچانے کی بابت بنائے ہیں وہ جین مذہب کے اصولوں کے مطابق تھے نہ کہ بودھ
مذہب کے اصولوں کے مطابق - اس امر کے ثابت کرنے کے لئے کہ بودھ مذہب اور
جین مذہب میں سے کونسا پورانا ہے چند جدید مورخوں نے جو نتیجہ نکالا ہے اسکو تحریر
کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے - جیکب صاحب بیان کرتے ہیں کہ بودھ اور مہابیر دو جداگانہ
شخص ایک ہی وقت میں تھے - بودلر صاحب کے خیالات کے مطابق اونہوں نے یہہ بھی معلوم
کیا ہے کہ بودھ اور جین مت کے شاستروں میں مہابیر کا نام نرگرنتھہ تحریر ہے
کول بروک صاحب کی رائے ہے کہ مہابیر سوامی اس مذہب کا بانی نہیں تھا بلکہ اصلاح
کنندہ تھا اور وہ یہہ بھی کہتے ہیں کہ جین مذہب کے آغاز کا پتہ پارس ناتھ سوامی سے
لگ سکتا ہے اور یہ وہ تیرتھنکر ہیں جو مہابیر سوامی سے ڈہائی سو برس پہلے ہوئے ہیں -

(جیکب بودلر اور کول بروک صاحبان کی رائے)

پروفیسر طامس صاحب لکھتے ہیں کہ جین مت کے آخری تیرتھنکر مہابیر سوامی اور بودھ مذہب
کے بانی گوتم بدھ کے ایک وقت میں ہونیکے باعث جسقدر کہاوتیں عام میں مشہور ہو رہی ہیں
وہ قابل غور ہیں جین مذہب اپنے اوپدیشکوں کی کمی سے اور اس امر سے کہ وہ اور مذہب
والوں کو اس ذات میں نہیں ملاتے تھے اصلی صورت میں ہندوستان میں رہ گیا اور بودھ
مذہب اپنے اوپدیشکوں کے زور سے تمام روئے زمین پر پہیل گیا - سر لوئیس ولیم صاحب
نے رائل ایشیاٹک سوسائٹی کے جلسہ میں حسب ذیل فرمایا (زمانہ حال کے اکثر علما کی بھی رائے ہے)
کہ جینی تیرتھنکر مہابیر سوامی اور گوتم بدہا ہم عصر ہیں اور جین بودھ مذہب سے پہلے کا ایک علیحدہ
فرقہ تھا - بہرحال یہہ تحقیق معلوم ہوتا ہے کہ گو کہ جینی بودھ مذہب سے پہلے کے ہیں اور
بودھ مذہب کی مشہور کتاب ٹری پٹکا میں اوس کا ذکر ہے مہاراج چندر گپت کے خاندان
نند کے وقت پر جلوہ فرمانے کا حال ناٹک کے طور پر بشاکہا دت نے مدرا راکشش سنسکرت

کے ناٹک میں لکھا ہے اور ولسن صاحب نے اس ناٹک کا ترجمہ کیا ہے جینیوں کے
بیان کے مطابق یہہ شتاکہا دت بہدر باہوا اور چندر گپت کے ساتھ دکھن میں گئے - اور
چندر گپت کے بعد آچاریہ ہوئے اس کے ترجمہ کے دیباچہ میں ولسن صاحب نے
چندر گپت کا بھاگوت اور بشن پران کے مطابق مفصل بیان لکھا ہے اور پورانے زمانہ کے
یونانی مورخوں ڈائیوڈورس سرکیولس - اور سٹربیو - کونٹس کرٹیل وغیرہ نے
جو سنڈراکوٹس یعنی چندراگپت کا حال لکھا ہے اور ورارچی نے جو ورہت کتہا میں چندرگپت
کا حال لکھا ہے اوس سب کا بیان بھی مفصل طور پر مذکورہ دیباچہ میں درج ہے راجا ولی کتھا
میں مہاراج نند کا حسب ذیل حال درج ہے -

مہاراج نند کا حال

پٹنہ میں ایک راجہ تھا جسکا نام نند تھا اوسکی بندھو سمبندھو کبیرا اور شاک ٹلا چار وزیر تھے
جنمیں سے شاک ٹلا امور سلطنت اور راج نیت میں نہایت ہوشیار تھا ایک دفعہ ملیکشوں
نے راجہ کے ملک پر حملہ کیا اور شاک ٹلا سے مہاراج نے رائے لی وزیر نے رائے دی کہ بزور
زر اون کو زیر کرنا چاہئے اور یہہ ایسے طاقتور ہیں کہ اونکا مقابلہ ناممکن ہے اس بات پر
مہاراج نے شاک ٹلا کو پورا پورا اختیار دیکر صلح کے عہد نامہ کرنے کو بہیجا وزیر نے حملآوروں
کو بہت سا روپیہ دیکر صلح کر لی اور ملک میں امن ہو گیا -
کچھہ عرصہ بعد راجہ نے خزانہ کو دیکھکر معلوم کیا کہ شاک ٹلا نے تمام روپیہ خرچ کر دیا ہے
اس بات پر وہ بہت خفا ہوئے اور حکم دیا کہ وزیر اور اوس کے تمام کنبہ کو ایک زمین دوز
قیدخانہ میں قید کر دو اور ایک مٹھی غلہ اور تھوڑا سا پانی ایک روشندان میں سے ہر روز
دیا جاوے چونکہ اس سے صرف ایک آدمی زندہ رہ سکتا تھا - اس لئے شاک ٹلا نے اپنے
کنبہ سے قیدخانہ میں یہہ کہا کہ تم میں سے جس کسی کو اپنی طاقت اور تقدیر پر بھروسہ ہو وے
کہ خاندان نند کو شکست دیدے وہ اس غذا کو کھا کر زندہ رہے اون سب نے متفق ہو کر
جواب دیا کہ اس کام کے لائق آپ ہی ہیں اس لئے اونہوں نے جو غذا ملتی تھی اونکی نسبت
شاک ٹلا کو کہلاتے رہے اور سب بھوک سے مر گئے اس اثنا میں غیر ملکوں کے بادشاہوں
نے یہہ سنکر کہ اب نند کے پاس اوسکے طاقتور وزیر کی مدد نہیں ہے پھر ملک پر حملہ کیا

بادشاہ نے حیران ہوکر کھا کہ کیا کرون اپنا پورانا وزیر یاد کیا اور اوس قیدخانہ سے رہا کر کر
اپنے برتاؤ کا افسوس کیا اور اوس سے التجا کی کہ ملک کو حملہ آوروں سے بچاؤ وزیر نے اس
حملہ کو نہایت عقلمندی سے دفع کیا اور اوس کی واپسی پر مہاراج نے اوسکو اوس کے عہدہ
پر بحال کرنا چاہا لیکن شاکی تلا نے انکار کیا اور ایک دہرم سالہ مین بیٹھکر خاندان نند کی بربادی
کی تجاویز سوچنے لگا ایک دن اوس نے ایک برہمن مسمی چانگ کو دیکھا کہ جس نے اپنے پاؤن
میں گھاس کا ایک کانٹا لگ جانے کی وجہ سے گھاس کے جھنڈ کی بیخ کنی کی اور اوس کو جلاکر
خاک کر دیا ایسے غصہ والا اور کینہ ور آدمی اوس کو اپنے بدلہ کی تدبیر کو عمل مین لانے کے
لئے مناسب معلوم ہوا اس لئے اوس نے چانگ کو چترام میں بُلایا اور اوس سے بہت خلق
سے پیش آیا لیکن جلدی اپنا سو بھاؤ بدلکے چانگ کی بے عزتی کی اور حقارت سے پیش آیا چانگ
نے اس خیال سے کہ یہہ سب کچھ مہاراج کے اشارہ سے ہوا ہے بدلہ لینے کی قسم کھائی ہے اور
غیر ملکوں کے بادشاہون سے سازش کر کے نند کو تخت سے اوتار دیا اور ٹبرے چندر گپت کو
تخت پر بٹھا دیا اس بادشاہ نے کچھہ عرصہ سلطنت کر کے اپنے بیٹے نندو ساگر کو اپنا جانشین
مقرر کیا اور جنگل مین چانگ کے ساتھ تپشیا کرنے کے لیے چلا گیا نندو ساگر نے تھوڑے عرصہ
سلطنت کر کے راج اپنے بیٹے اشوک کو دیدیا اور آپ تپشیا کرنے چلا گیا اشوک کے ایک بیٹا
مسمی کنال تھا جب اشوک کے ملک پر غیر ملک والوں نے حملہ کیا تو مہاراج نے لڑکے کو اوپادھیا
کے سپرد کر کے کپل کو اپنا نائب السلطنت اپنی غیر حاضری میں مقرر کیا لڑائی عرصہ تک جاری
رہی اور مہاراج نے وزیر کو ایک چٹھی سنسکرت میں لکھی ۔ (وپادھیائے کورم دتور کمارم متدم
اودھیاپام

उपा ध्या या कं द त्वा कुमारं मदं ता ध्याय

کہ اوپادھیائے کو بھوجن کھلایا جاوے اور شہزادہ کو رفتہ رفتہ تعلیم دی جائے) لیکن
وزیر نے چٹھی کے آخری حصہ کو

कुमारं नप न्धं नप ध्या प त म

غلط پڑھ دیا جسکے معنی یہہ ہیں کہ شہزادہ کو اندھا کیا جائے اس حکم کے پڑھنے پر شہزادہ
اندھا کیا گیا جب مہاراج فتحیاب ہوکر واپس آئے اور اونہوں کو حال معلوم ہوا تو
اونہوں نے وزیر کو فوراً اندھا کر دیا اور ملک سے نکال دیا بودھوں کی تاریخ میں بھی کنال

کے اندر کرنیکا حال درج ہے لیکن وہ اس کی بہہ مہاراج کے ایک رانی کی عداوت تحریر کرتے ہیں اسکے بعد شہزادہ کنال کی چند بین شہزادی سے بیاہ ہوا اور چندر گپت ادن سے لڑکا پیدا ہوا جب یہہ بالغ ہو گیا تو گدی پر بیٹھا اشوک اور کنال دکشا لیکر تپسیا کرنے لگے۔

اس کے بعد میں چندر گپت کے سولہ سپنوں اور بہدر باہو کے ملنے اور بارہ برس کے قحط کی پیشین گوئی کا حال ہے کہاوتوں میں اختلاف ہونے کی وجہ سے دو چندر گپت لکھ گئے اور شاید مہاراج اشوک کی کم نسلی چھپانے کے لئے دو چندر گپت ظاہر کئے بہدر باہو اور چندر گپت کا حال تو ہمنے بیان کر دیا اب ہم یہہ ذکر کرتے ہیں کہ بہدر باہو کب سرگباش ہوا اور یہہ بھی ہم ثابت کرتے ہیں کہ وہ چندر گپت کے عہد حکومت کے قریب ہوا یا نہیں۔

راجہ ولی کتھا میں حسب ذیل تحریر ہے۔ مہابیر سوامی تیس (۳۰) سال کی تپسیا کے بعد پاوا پوری کے باغیں آسوج کی ۳۰۔ تاریخ کو موکش گئے اور اوس وقت کلیوگ کے ۲۴۳۸ برس گذر چکے تھے اور وردمان سوامی کے بعد گوتم اور دوسرے کیولی ۶۲ برس تک دہرم اوپدیش کرتے رہے نند متر اور دیگر سرت کیولی سو برس تک اوس کے بعد دہرم اوپدیش کرتے رہے۔ دشاکھا اور دیگر دس پورب کے پاٹھی ۱۸۳ برس تک اوس کے پیچھے دہرم اوپدیش کرتے رہے۔

بچھتر اور دیگر ایکادشن انگ دہاری ۲۲۳ برس دہرم اوپدیش کرتے رہے۔

اوس وقت اوجین میں مہاراج بکرماجیت پیدا ہوا اور وہ جوتش میں نہایت فاضل تھا اس لئے اوس نے اپنا بکرماجیتی سمت مہابیر سوامی کے موکش ہونے کے ۴۰۵ سال بعد جاری کیا مختلف مورخ وردمان سوامی کی موکش کی مختلف تاریخ بتلاتے ہیں۔

اس سے اکثر جینی تاریخ میں گڑبڑ ہو جاتی ہے۔ مذکورہ بالا واقعات سے مہابیر سوامی کے موکش کی تاریخ ۶۶۲ برس قبل مسیح اور آخر سرت کیولی کے سرگباش ہونے کی تاریخ ۴۹۹ برس قبل مسیح ظاہر ہوتی ہے۔ جیکب صاحب کہتے ہیں کہ جینیوں کی تپسیا بر فرقہ کے خیال کے مطابق مہابیر سوامی کے موکش کی تاریخ ۴۷۰ برس بکرماجیت سے پہلے ہوئی اور دگمبریوں کے شاستر کے مطابق بکرماجیت سے ۶۰۵ برس پہلے ہوئی

۱۳۵ برس کا فرق جو دونوں فرقوں نے مہابیر سوامی کے موکش ہونے کی بابت
تحریر کیا ہے وہی فرق ہے جو سمت بکرماجیتی اور سمت سالباہن میں ہے اور یہہ
اغلب معلوم ہوتا ہے کہ ڈگمبریوں نے بکرماجیت سے سالباہن مراد لی ہوگی اور ستیامبریوں
نے اوجین کے بکرماجیت سے مراد لی ہوگی ستیامبریوں کے بہت سے شاشتروں میں
لکھا ہے کہ مہابیر سوامی کے موکش پراپت ہونے کے ۴۷۰ برس پیچھے بکرماجیت ہوا۔
اس امر کے ظاہر کرنے کے لئے سب سے پورانی شہادت میرتنگ آچاریہ کی بنائی ہوئی
وچارسرینی اشلوک میں ہے جسکا ترجمہ حسب ذیل ہے کہ شاہی پالک پہ اوس رات کو دودھ
چڑہایا گیا جس رات کو مہابیر سوامی موکش گئے۔
۶۰ برس پالک خاندان کے ہیں اور ۱۵۵ برس نند خاندان کے اور ۱۰۸ موریا خاندان کے
اور ۳۰ برس پوشیامیتر خاندان کے۔
۶۰ برس بال متر اور بہوبہان متر تخت پہ بیٹھے ۴۰ سال نابہ واہن اور ۱۳ برس تک
گردبہلا کی حکومت رہی اور اوس وقت ساکھی کا چار سمت تھا دوسرے مذکورہ بالا
اشلوک کے جس کی بہت سی تشریحیں لکھی گئی ہیں صاف طور پہ معنی نہیں ہوسکتے اور
اون میں بکرماجیت اور مہابیر سوامی کا درمیانی فاصلہ لکھا ہے۔
بکرماجیت کے سمت کے شروع اور موریا خاندان کے سلطنت کے زمانہ میں مذکورہ
بالا حساب سے حسب ذیل ۲۵۵ سال ہوتے ہیں ۴+۱۳+۴۰+۶۰+۳۰+۱۰۸
اگر اس میں ہم ۵۷ اور ملا دیویں جو سمت اور عیسوی سنہ کا فرق ہے تو چندر گپت
کی تخت نشینی کی تاریخ ۳۱۲ مسیح ہوجاتی ہے یہہ تاریخ قریب ٹھیک ہے۔ اور وہی
تاریخ ہے جو یونانی مورخوں نے لکھی ہے سمت سے وہ سمت مراد معلوم ہوتی ہے
کہ جو ۵۷ برس قبل مسیح سے شروع ہوا نہ کہ وہ سمت جو ۷۸ء سے شروع ہوا۔ اسی
طرح سے اگر حساب لگایا جاوے تو ۵۱۷ برس قبل مسیح مہابیر سوامی کے نروان کی
تاریخ نکل آتی ہے چندر گپت مہاراج کی تخت نشینی اور مہابیر سوامی کے موکش جانے
کی درمیانی وقت میں بھی اختلاف ہے۔ چنانچہ پرتشٹاپروں میں ہیم چندر آچاریہ کہتے

ہیں کہ مہابیر سوامی کے مُکت ہونے کے ۱۵۵ برس بعد چندر گپت راجہ ہوا اور اسی طرح اگر ہم اوس میں ۳۱۲ اور ملا ویں تو مہابیر سوامی کے مُکت جانے کی ۴۶۷ برس قبل مسیح تاریخ نکلتی ہے۔ مختلف وجوہات سے ڈاکٹر گولہ صاحب ۴۶۷ قبل مسیح مہابیر سوامی کا مُکت جانی کی ٹھیک تاریخ خیال کرتے ہیں۔ اس کو صحیح مانکر اور اوس سے ۱۶۲ برس منہاکرکے جس میں شرت کیولی دھرم اوپدیش کرتے رہے۔ ہمکو بدر باہو کی سُرگباشی ہونے کی تاریخ ۳۰۵ سال قبل مسیح ملتی ہے۔ اس کے برعکس جیکب صاحب کا مقولہ ہے کہ بھدر باہو کی وفات کی تاریخ جینی مصنف ہیم چندر سے لیکر حال کے پنڈت تک ۱۷۰ سال ورد مان کے موکش گئے بعد بتلاتے ہیں مہابیر شوامی کی مُکت کے ۱۷۰ برس گذرنے کے پیچھے بھدر باہو شوامی سرگ لوک ہو گئے یہہ ہیم چندر آچاریہ کے اشلوک کا ترجمہ ہے اس حساب سے بھدر باہو کی وفات کی تاریخ ۲۹۹ قبل مسیح ہوتی ہے جیسے اوپر بیان کیا ہے کہ چندر گپت کی تخت نشینی کی تاریخ ۳۱۲ یا ۳۱۵ برس قبل مسیح تھی اسکے خلاف دیگر مورخوں کے بیان سے یہہ بھی ثابت ہے کہ تخت نشینی کی تاریخ ۳۱۶ یا ۳۱۸ ہو چندر گپت نے ۲۴ برس سلطنت کی اور وہ سنہ مسیح سے ۲۸۸ یا ۲۹۴ برس کے دوران میں بھدر باہو سے مل گیا ہوگا اس طرح سے صرف ۳ سال کا فرق ہوتا ہے اور یہہ تقریباً ٹھیک تاریخ ہے یہہ ایک قدرتی سوال پیدا ہوتا ہے کہ موریا خاندان کا مشہور شہنشاہ چندر گپت جو دریائے گنگا کے کنارہ والے پٹنہ میں حکمران تھا کبھی وہ جنوبی ہند میں گیا اس عمل کے ثابت کرنے کے لئے کہ اوس کا جنوبی ہند سے تعلق تھا حسب ذیل شہادت دلچسپ ہوگی۔ ہمکو پہلی پہل گپت خاندان کے راجاؤں کے سلسلہ کو خیال کرنا چاہیے جنہوں نے شمالی ہند میں حکومت کی گپت خاندان کا حال مسٹر ونسینٹ لے سمتھہ صاحب نے تحریر کیا ہے اور اون کے سکوں کا حال بھی لکھا ہے اوس تاریخی دیباچہ کی بنیاد مسٹر فریٹ صاحب کی تحقیقات پر مبنی ہے فریٹ صاحب کی رائے میں گپت خاندان کا سمت جسمیں اونکی سکہ مضروب ہوئے ہیں اور کتبے کھودے گئے ہیں۔ ۳۲۰ سنہ مسیح سے شروع ہوتا ہے اور یہی رائے البرونی صاحب کی ہے۔

حال کے مورخین کی رائے میں سنہ مسیح کے ابتدائی تین سو سال تک شمالی ہند میں انڈو سیتھین رہا۔ چوتھی صدی میں اس خاندان کو خاندان گپت نے فتح کر لیا اور صرف پنجاب میں انڈو سیتھین خاندان رہ گیا۔ سات مہاراجوں نے گپت خاندان پر حکومت کی اور اپنا دار الحکومت پٹنہ میں رکھا۔

(۱) گپتہ - گھوٹ کچھ - چندر گپت اول - سمدر گپت - چندر گپت دوم سنہ ۴۰۱ء سے ۴۱۳ء تک حکمرانی کی کمار گپت نے ۴۱۳ء سے ۴۵۵ء تک حکومت کی سکند گپت نے ۴۵۵ء سے ۴۸۰ء تک حکومت کی گھوٹ کچھا اور چندر گپت اول مہاراجہ کہلائے - اور انڈو سیتھین کے ماتحت مگدہ دیش میں حکمرانی کرتے تھے - راجگان لچھوی خاندان نیپال میں حکمران تھے اور لچھوی خاندان کی کمار دیوی سے چندر گپت اول نے شادی کی - اور مہاراجہ ادھراج کا لقب اختیار کیا - سمدر گپت نے شمالی ہندوستان کے ایک بڑے حصہ کو اپنے زیر حکومت کیا - الہ آباد کے قلعہ میں اشوک کے ستون پر ایک کتبہ کندہ ہوا ہے - اس سے اس کی سلطنت کی وسعت کا حال معلوم ہوتا ہے - اس کی رانی دت دیوی تھی - چندر گپت دوم نے مغرب کی طرف گجرات اور کاٹھیا وار تک اپنی سلطنت پھیلائی اور سونے کے سکے کے علاوہ جو پہلے سے رائج تھا چاندی کا سکہ چلایا جیسا کہ سوراشٹر کے راجاؤں نے جاری رکھا تھا - یہہ سکہ یونانی اور باختری نصف ڈرایم کے برابر تھا - اس کے عہد سے تواریخ باقاعدہ طور پر قلمبند ہوئی ہے چندر گپت دوم کی رانی دھرو دیوی تھی - کمار گپت نے عرصہ دراز تک حکومت کی اور اسکے بعد سکند گپت تخت پر بیٹھے - جس کی سلطنت مشرقی نیپال کی حدوں سے لیکر خلیج کچھ کے کناروں تک پھیلی ہوتی تھی - لیکن اسپر غیر ملک کے باشندے ہنوں نے حملہ کیا اور نتیجہ یہہ ہوا کہ گپت خاندان کی سلطنت بالکل خاک میں مل گئی - سکند گپت کے بعد بدھ گپت اس کی مغربی سلطنت کے ایک حصہ پر قابض ہو گیا - اغلب یہہ ہے کہ بدھ گپت سکند گپت کا بیٹا تھا جو ممالک متوسطہ کے ضلع ساگر میں سنہ ء میں حکومت کرتا تھا - لیکن معلوم ہوتا ہے کہ مغرب میں اوس کے بعد ہن سردار مسمی تریمانا اور

مہرانی تخت پر بیٹھے۔

مشرقی مگدہ میں سکند گپت کا جانشین کرشن گپت ہوا۔ وہ اِس کا بیٹا یا قریبی رشتہ دار تھا۔ اِس خاندان کے دس راجہ اسکے بعد تخت پر بیٹھے۔ آخری جیوت گپت ہوا۔ جو ۶۷۲ء کے قریب تخت نشین ہوا۔ اوسی زمانہ میں مغربی مگدہ میں موکھری یا موکھرا خاندان کے راجہ حکومت کرتے تھے۔ موکھری خاندان کے راجہ اپنے نام کے آخر میں لفظ درما لگاتے تھے دیگر چھوٹے چھوٹے گپت خاندانوں کا پتہ اڑیسہ میں۔ مہاکوسل میں اور ممالک متوسط کے مغربی گوڈ وغیرہ میں لگتا ہے۔ قنوج کے بڑے مہاراجہ ہرش وردھن کے عہد حکومت (۶۰۶ء لغایۃ ۶۴۷ء) میں تمام شمالی ہندوستان معہ مگدہ کے اِس کی قلمرو میں شامل ہو گیا۔ لیکن یہہ بھی معلوم ہوا ہے کہ گپت کا تعلق میسور سے بھی تھا۔ کیرتی ورما کے بیان میں موریاؤں کا بیان بھی کیا گیا ہے۔ کیرتی ورما پولی کیسی دوم کا باپ تھا اور اِس کی سلطنت ساکھا سمت ۴۸۹ یا ۵۶۷ء میں ختم ہوئی۔ وہ کونکن میں حکومت کرتے تھے۔ اور ان کا دار الخلافہ شہر پوری تھا ایک اشلوک میں اونکے مغلوب کرنے کا حال ہے اور اِس کے دوسرے اشلوک میں شہر پوری کا ذکر ہے یہہ وہی شہر پوری ہے جو گیارہویں صدی میں کونکن کے سیل ہاروں کا دار الخلافہ تھا یہہ موریا پاٹلی پتر کے موریا خاندان کی اولاد سے تھے موریا خاندان کا بانی چندر گپت چودہویں صدی میں ہوا۔ یونانیوں نے اوس کو سنڈراکوٹس لکھا ہے۔ اِس خاندان کا حال زیادہ تفصیل کے ساتھ بارہویں اور تیرہویں صدی کا مہائند لشیر یا گت خاندان کے بڑے ریکوں یا چندر گپت کے خاندان میں ملتا ہے۔ اوسکے کتبے ضلع دہارواڑ کے چودہ دام پور اور بیل بید واقع ضلع میسور میں پائے جاتے ہیں۔ وہ مغربی چالوکہ راجاؤں اور اون کے جانشینوں کے باجگذار تھے۔

اِس خاندان کو بعض اوقات گت کل اور بعض اوقات چندر گپت وامس یا چندر گپت تنویہ یا چندر گپت مہاراجہ ادہراج کل کہتے ہیں۔ اور ایک کتبہ سے واضح

ہوتا ہے کہ چندر گپت کی اولا دمیں بکرما جیت راجہ اجین تھا۔ یہہ خاندان سوم بنسی یا چندر بنسی خاندان سے منسوب کیا جاتا ہے۔ اس خاندان کے راجاؤں کے القاب اوجینی پرا ورادہی سور (یعنی عمدہ شہر اجین کا بڑا پتی) ہوا ہے۔ اور ایک موقعہ پر انکا لقب پاٹلی پتر درا رہی سور یعنی۔ (نہایت عمدہ شہر پاٹلی پتر کا بڑا پتی) تھا۔ اور یہہ پاٹلی پتر چندر گپت کا شہر تھا۔ اونکو پتر پراکندہ یعنی بارہ کا سزا دینے والا بھی لکھتے ہیں۔ لیکن اس کے معنی بالکل صاف نہیں ہیں۔ اگرچہ اس سے مراد بارہ منڈلیکوں یا منڈلیشوروں کی فتح سے ہے۔ جنہوں نے اس پر حملہ کیا تھا۔ وہ پاک انجیر کا درخت اور گرڑ کے جھنڈے اپنے ساتھ رکھتے ہیں۔ اور شیر کی شبیہ اسپر بناتے تھے۔ ان کا کل دیوشو تھا۔

کتبے جنکا حوالہ دیا گیا ہے ذیل میں مندرج ہیں۔

چودہ وام پور۔ گت خاندان کا گوبند جو چالوکیہ راجہ بکرماجیت بلگامی کے ماتحت نوسی بارہ ہزار پر حکمران تھے۔ میں ساکھا سمت ۱۱۰۱ میں گپت خاندان کا سم یکرجو کلچوریا راجہ سنگم کے ماتحت تھا۔

ہیل ببد میں = ساکھا سمت ۱۱۰۳ میں گت خاندان کا بکرماجیت جو کلاچوریا راجہ اہوامال کے ماتحت گنتوالال کے شہر پر حکومت کرتا تھا۔

ہیل ہبد میں	ساکھا سمت ۱۱۰۹	بکرماجیت جو ورسی بارہ ہزار پر گنتوالال کے دارالخلافہ میں حکومت کرتا تھا۔
چودہ وام بعد	″ ۱۱۱۴	
ہیل ہبد	″ ۱۱۲۵	

گنتال میں = ساکھا سمت ۱۱۵۹ میں گت خاندان کا جوئی دیو جو یادو راجہ سنگھہ کے ماتحت تھے۔

چودہ دام پور میں = ساکھا سمت ۱۱۸۴ میں گت خاندان کا گت رس جو
″ = یادو راجہ مہادیو کے ماتحت گنتوالال کے دارالخلافہ
″ میں حکومت کرتا تھا۔

پس ہم اس طرح ان دلیلوں سے کتبہ کی اس تحریر کی صداقت کو تسلیم کرتے ہیں
کہ سوامی بھدر باہو نے سراون بیل گول میں وفات پائی تھی - ہم کو یہہ بھی معلوم ہوا ہے
کہ وہ ایک سُرت کیولی تھا - چندر گپت اونکا چیلہ تھا - اور مشہور موریا خاندان کا
راجہ تھا - لیکن ہم یہہ بھی کہتے ہیں کہ جینی ہونے کی وجہہ سے اس کو لازم تھا کہ دکشا
لے - اور اسوقت سوامی بھدر باہو سے زیادہ مشہور مذہبی اوپدیشک اور کوئی
نہ تھا جس کا وہ چیلہ بنتا -

اب اس بات کا فیصلہ کرنا باقی ہے کہ یہہ کتبہ کب کندہ ہوا - جو واقعات اوس میں
مندرج ہیں وہ ۲۹۷ قبل از مسیح کے ہیں - لیکن اس امر کی کوئی شہادت نہیں
ہے کہ وہ کب کندہ ہوا - کیونکہ اب تک اشوک کے فرمان جن پر ۲۵۰ برس قبل از مسیح
کے تاریخ ہے عموماً ہندوستان کے نہایت ہی پرانے فرمان بیان کئے گئے ہیں - پس ہم
یہہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ اس سے بہی پہلے کا ہے - تاہم اگر بھدر باہو سوامی چندر گپت
کے اختتامی سال میں یعنی ۲۹۰ برس قبل از مسیح فوت ہوا - اور چندر گپت بارہ
سال کے قحط کے بعد زندہ رہا - (بارہ سال کا قحط ۲۷۸ قبل از مسیح پڑا تھا) - تو ہم کہہ
سکتے ہیں کہ یہہ کتبہ اوسکے پوتے نے کندہ کرایا کہ جس نے چیتالیہ بنوائی تھی اور شہر
بسایا تھا تو پس یہہ کتبہ ۲۵۰ قبل از مسیح کندہ کرایا ہوگا کیوں کہ اشوک مہاراجہ چندر گپت
کا پوتا تھا - اور ایک بات یہہ بھی ہے کہ مشترکہ کتبوں میں جو حوالے دئے ہوئے ہیں
اور جو بیتنک اوس سے پہلے کے ہیں - اون سے نتیجہ نکلتا ہے کہ وہ اوس سے مابعد
کے زمانہ کے نہیں ہیں -

غالباً نہایت ہی پچھلا کتبہ نمبر ۱۴۲ ہے - اسمیں لکھا ہوا ہے کہ بڑے راجہ سری بلب
کے بیٹے نے عطیہ دئے - اب یہہ گنگ راجہ بھوکرم نامی تھا - جو سنہ ۶۵۰ع میں
حکومت کرتا تھا - ایک راجہ سری بلب تھا جو کرشن کا بیٹا تھا - اور وہ رٹت
خاندان کا تھا - جو جنوب میں ساکھا سمت ۷۰۵ (یا ۷۸۳ع) میں حکومت کرتا تھا
اغلب یہہ ہے کہ وہ گنگ راجہ تھا - کیونکہ اسکے بیٹے کا نام نولوک لکھا ہوا ہے -

نگ منگل کے پتروں سے ہم دیکھتے ہیں کہ اس راجہ کے بعد نوکام ہوا۔ جو شومیر کے
نام سے مشہور ہوا۔ اور سرادنین پور کے پتروں سے اس کا نام نوچوک پایا جاتا ہے
یہہ بات سچ ہے کہ ان پتروں میں اس کو چھوٹا بھائی لکھا ہے۔ لیکن یہہ کوئی لاحل عقدہ
نہیں ہے۔ اور سب کے سب اس بات پر متفق ہیں کہ اوس کل کوئی ایسا نام تھا جس
میں لفظ نو آتا ہے۔ اور پورا پتہ نہ ملنے کی وجہہ سے لفظ نو سے شخص مذکورہ بالا کا پتہ
لگتا ہے کتبہ نمبر ۲ کے نوٹ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ پلّو نے چوتھی یا پانچویں صدی
میں جو ضلع عطا کیا ہے۔ اوس ضلع کا نام اس سے ملتا ہے کتبہ نمبر ۱۲۳ میں تلی کا دُکا
حوالہ ہے۔ یہہ شہر اوّل ہی اوّل راجہ ہری ورما کے قلمرو میں تھا اور یہہ شہر گنگ
راجاؤں کا دار الخلافہ تھا۔ راجہ ہری ورما ۲۴۷ء میں راج کرتے تھے۔
ایک ہی قسم کے حرفوں کے مقابلہ کرنے کے واسطے انڈین انٹی کیوری میں چند نہایت
ہی عمدہ ہم شکل حرفوں کے نمونے دئے ہوئے ہیں۔ لیکن نہایت قدیم زمانہ کے حروف
کا دریافت کرنا کوئی آسان بات نہیں ہے۔ تانبے کے پتروں۔ پتھر کے تختے اور
چٹان کے کتبوں میں فرق کرنا چاہئے۔ جلد ۸۔ صفحہ ۱۶۸ میں ایک تانبے کا پتر ہے۔
جس میں چوتھی یا پانچویں صدی میں پلّو کی بخشش کا ذکر ہے۔ جلد نمبر ۳ صفحہ ۳۰۵
میں موضع ماداسی میں ایک ستون پر چالوکیہ تھر کا کتبہ ہے۔ جس پر ساکھا سمت ۵۰۰
(یا ۵۷۸ء) کی تاریخ ہے۔ جلد ۸ صفحہ ۲۴۱ میں ایک چالوکیہ تپر کا کتبہ ہے جو
ساکھا سمت ۵۵۶ (یا سنہ ۶۳۴ء) کا ہے۔ اسی جلد کے صفحہ ۴۴ میں چالوکیہ تانبے
کے پتر میں نیمر ور کی بخشش کا ذکر ہے۔ یہہ پتر چھٹی صدی کا ہے۔ جلد نمبر ۹
صفحہ ۴۳ میں ایک چالوکیہ تانبے کا پتر ساتویں صدی کا ہے لیکن برنل صاحب کی
سوتھہ انڈین پیلیو گریفی میں چوتھی صدی کے پلّو پتر دیکھنا چاہئیں۔ اور مغربی ہندوستان
کی آرکی اولوجی کل سروے کی رپورٹ کے جلد چہارم کے پانچویں نقشہ کو دیکھنا چاہئے۔
پانچویں صدی کے تانبے کے پتروں کی قدیم کدمب کے سند کے حروف سے
زیادہ مشابہت معلوم ہوتی ہے۔ مسٹر لوئیس صاحب فرماتے ہیں کہ مجھے ایک

کتبہ ملا ہے جس پر کرشن ورما پسر سمپ ورما پسر وشنو ورما کے عہد کے ساتویں سال کی تاریخ ہے۔ اور اوس کے چند حروف قریب قریب ملتے جلتے ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ کرشن ورما کی بہن کی شادی گنگ راجہ مادھو سے ہوئی تھی۔ جس نے ۴۲۵ء سے ۴۶۰ء تک حکومت کی۔ اس کے پوتے کا اتالیق مشہور پوجیہ پاد مدری تھا۔ اور ۴۷۸ء میں تخت نشین ہوا۔ اور اس سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ یہہ تاریخ صحیح ہے۔ ہم کو معلوم ہے کہ کدمب بنواسی کے قدیم شہر کے مالک تھے۔ جو میسور کے شمال مغرب میں واقع ہے۔ مہاوانشو میں اس شہر کا یہی نام درج ہے۔ اور ٹولمی صاحب کے جغرافیہ میں اس شہر کا بھی نام ہے۔ یہہ وہ شہر ہے کہ جہاں بودھ مت کا اپدیشک ۲۴۴ء قبل از مسیح بھیجا گیا تھا۔ ولکن صاحب فرماتے ہیں کہ ہل کناڈا سب سے پرانی زبان ہے۔ اور وہ زبان جس میں موجودہ چٹان کے کتبے کندہ ہیں۔ بنواسی زبان ہے۔ قصہ کوتاہ اگر یہہ دلچسپ کتبہ ۹۰ء عیسوی سے پہلے کا نہیں ہے تو اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ وہ سنہ عیسوی کے ابتدائی زمانہ کا ہے۔ اور ۱۰۰ء کا بعد کا نہیں ہے۔ کتبہ نمبر ۲ لغایتہ نمبر ۲۱ و کتبہ نمبر ۲۳ و کتبہ نمبر ۲۶ لغایتہ ۳۵ کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ وہ آپس میں ملتے جلتے ہیں۔ اور اون میں اون جینی تارک الدنیا اور دنیا دار مرد اور عورتوں کی وفات کا حال ہے جنہوں نے شریر چھوڑنے کی غرض سے فاقہ کشی کی اور جان دیدی یا یہہ کہو کہ اونہوں نے کار ثواب کرنے کے لئے فاقہ کشی کر کے خودکشی کی اور بہت سے صورتوں میں وہ وقت بھی درج ہے جب تک اونہوں نے فاقہ کشی کی اس طرح فاقہ کشی کر کے مرجانے کے عہد کو سلیکھن کہتے ہیں۔

دیکھو نمبر ۵۴ء

جب کوئی سخت مصیبت۔ قحط۔ بڑہاپا لاعلاج بیماری آگھیرتی ہے۔ تو آریا ثواب حاصل کرنے کی خاطر شریر تیاگ کر دیتے ہیں۔ اور اس کو سلیکھن کہتے ہیں۔ وہ جس کو کامل گیان حاصل ہے۔ گویا تمام تپسیا کا پھل حاصل ہے۔ پس جہانتک ہو سکے انسان کو اچھا عہد کر کے موت تلاش کرنی چاہئے۔ دوستی۔ دشمنی۔ بندھن اور آمد کو ترک کر کے

اپنے دل کو پوتر کرے - دوستوں اور رشتہ داروں کے قصور معاف کردے اور
مہربانی کے الفاظ میں اون سے معافی مانگے - اپنے تمام قول فعل اور خواہشات
میں مضبوط دل اور بے غرض بن جاوے اگر کوئی شخص اس کے عہد کو پورا کرنا چاہئے
اور یہہ سوائے مرنے کے پورا ہو نہیں سکتا اس عہد کے پورا کرنے کا یہہ طریقہ لکھا ہے
کہ اس نے آہستہ آہستہ اپنی خوراک کم کردی - فقط کھیر کھاوے - پھر دودھ
چھوڑ دے اور ایک چلو بھر پانی پر گزارہ کرے - پھر پانی بھی چھوڑ دے اور اپنی طاقت
کے موافق برت کرے - اس طرح پانچ قسم کی بھگتی حاصل کرنیکے لیئے اپنے شریر
کو تیاگ دے جیندر فرماتے ہیں کہ خوف کرنے - زندگی کی خواہش کرنے خوف اور
دوستی کی یادداشت اور کام - ان پانچ باتوں سے سلیکھن ٹوٹ جاتا ہے -
تمام کتبے جن کے آخر میں لفظ مدی پدر آتا ہے اون سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے
سلیکھن یا مذہبی خودکشی کے عہد کو پورا کیا - لفظ سلیکھن کی وجہ تسمیہ بتانا مشکل ہے
جو ظاہر میں لفظ ست اور لیکھن سے مشتمل ہے یا سم اور لیکھن سے مشتق ہے
بعض اشخاص اسکو سم یک لیکھن کہتے ہیں مگر یہہ لفظ لغت میں نہیں ملتا ہے - اور
یہہ لفظ جینیوں کے واسطے مخصوص ہے - اس امر کا ذکر کرنا بھی ضروری معلوم ہوتا
ہے کہ لیکھن کے معنے گھٹانے اور کھرچنے کے ہیں اور اس لفظ کا اطلاق ان معنوں میں
ہوتا ہے کہ جسم کو آلودگی سے پاک کرے جیسے سانپ اپنی کینچلی جھاڑ دیتا ہے یا مکتی حاصل
کرے - لفظ مدی پدر جینیوں کے لئے خاص ہے - شبد منی درپن کے دھاتو پرکرن
میں مدی کا ترجمہ بالو نکا باندھنا ہے اور نروان کے معنی فنا ہو جانا ہے - مدی کے
معنے ہیں مرنا - اور مدی پو کے معنے ہیں مارنیوالا - مدی کا متعدی مدی پو ہے
اور پس اس کے معنے مارنے کے ہوئے - لفظ نروان نروا سے نکلا ہے - اور
مسٹر بیفی صاحب فرماتے ہیں کہ اس کے معنے ہیں جسم کو چھوڑنا - یہہ لفظ وہی ہے
جیسا کہ بودہ ست کا نروان جسکے معنے ہیں - بجھنا یا فنا ہو جانا امر کوش میں اس کے
یہہ معنی ہیں - اڑجانا یا بجھہ جانا - یہہ لفظ یا تو آگ کے واسطے کام میں آتا ہے یا کسی رشی منی

کے واسطے - اِن تمام تشبیہات سے ہیں نے لفظ مدی پور کا ترجمہ مرا ہوا کیا ہے۔
اِس بات کا لکھنا بے ضروری نہ ہوگا کہ شریر چھوڑنے کا یہہ طریقہ صرف جینیوں سے مخصوص
نہ تھا۔ مسٹر لوکی صاحب روم بت پرست سلطنت کے حال میں لکھتے ہیں کہ خود کشی کا
خیال - بیماری کی تکلیفوں کا کم کرنا اور بڑھاپے کی تکلیف سے بچنے کا ذکر صرف فلسفہ
کی کتابوں ہی میں درج نہیں ہے - ہمنے اس کو عملاً دیکھا ہے۔ یہہ کام مختلف ارادوں
سے کیا جاتا ہے۔ مگر اکثر اوقات موت بیماری کا آخری علاج سمجھا گیا ہے۔ اور
ناقابل برداشت تکالیف سے بچنے کے لیے خود کشی ایک جائز ذریعہ خیال کیا گیا ہے
زمانہ حال کی نسبت وہ کہتے ہیں کہ ہمنے ایل بی گن سسن میں ایک رسم دیکھی جس کو
انڈورا کہتے ہیں - اِس سے یہہ مراد ہے کہ خطرناک بیماری کی صورت میں بعض اشخاص
فاقہ کشی سے اور بعض فصد کھلوانے سے موت کو جلدی بلا لیتے ہیں۔
سلیکھن کا عہد پورا کرنے کا ذکر پچھلے کتبوں میں دیا ہوا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ یہہ رسم
۱۸۰۹ء تک جاری رہی جو کتبہ نمبر ۷۲ کی تاریخ ہے - اب یہہ سوال پیدا ہوتا ہے
کہ آیا یہہ رسم اب بھی رائج ہے یا نہیں - اِس امر کا دریافت کرنا آسان نہیں ہے
مگر معلوم ہوتا ہے کہ جینیوں میں شریر چھوڑنے کا یہہ ایک مذہبی طریقہ ہے - صرف
ایسے شخص سلیکھن کرتے ہیں جنکا وقت نزدیک ہوتا ہے اور فاقہ کشی سے جلدی
مرجاتے ہیں - جیسے کہ دیگر فرقوں کے لوگوں کو مرنے کے لئے دریائے گنگا پر لے
جاتے ہیں - اور وہ وہاں اس مقدس زمین پر جاتے ہیں - جو شخص کہ بسبب کمزوری
کے اِس رسم کو پورا نہیں کر سکتے تو یہہ رسم اونکے کان میں سنادی جاتی ہے - اور
یہی رسم خانگی جانوروں اور مویشیوں کے مرتے وقت کی جاتی ہے مگر میں نہیں کہسکتا
کہ یہہ بات کھانتک سچ ہے -
چندر گپت بستی کا اب کچھ ذکر کیا جاتا ہے - جو نہایت ہی پرانی بستی ہے - اور جس کے
سامنے کے رخ پر چٹانی کتبے پڑھ سکتے ہیں - یہہ کتبہ مندر کے صحن کے عین وسط
میں نہایت ہی اونچے مقام پر واقع ہے - مندر چھوٹا سا ہے اور باہر کی طرف

سے صرف ۱۹ فیٹ لمبا اور ۱۵ فیٹ چوڑا ہے - اور جنوب رویہ واقع ہے - اُس
میں تین کوٹھریاں واقع ہیں - بیچ کی کوٹھری میں پارسناتھ جی کی مورتی ہے - غرب
رویہ کوٹھری میں پدماوتی ہے اور شرق رویہ کوٹھری میں گُتس سونڈنی ہے - سامنے
ایک برآمدہ تقریباً چار فیٹ چوڑا بنا ہوا ہے اور اسکے دونوں انجام پر کشیترپال کی
مورتی ہیں - بیرونی دیواریں تقریباً ۸ فیٹ اونچی ہیں - اور اون پر چونہ پھرا
ہوا ہے اور دیوار پر چھت کے قریب چھوٹے شیروں کے سر اور دھڑ کی تصویریں
ہیں - اوپر کی جانب دو چھوٹے لنگورے ڈراونی طرز کے ہیں - پہلوؤں کے کوٹھریوں
کے ہر طرف ایک ایک کنگورہ ہے اور تمام مندر اسی طرز کا بنا ہوا ہے - لیکن بعد میں
ایک آرایشی دروازہ لگا دیا ہے - اور اسمیں ہر طرف پتھر کی دیوار کا پردہ ہے جس
میں جھروکے بنے ہوئے ہیں - اس پردہ کا نصف حصہ پانچ فیٹ ہے دس انچ
لمبا اور پانچ فیٹ ½ ۵ انچ چوڑا ہے - اور اس میں مربع یا مستطیل شکل کے جھروکے
بنے ہوئے ہیں - اور درمیانی فاصلہ پر بھدر باہو سوامی اور مہاراجہ چندرگُپت
کے حالات باریک حروف میں کندہ ہو رہے ہیں - اور ہر ایک طرف ۴۵ و ۴۵ ہیں
یعنی کل ۹۰ ہیں - ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہہ کام مندر کی تعمیر سے پیچھے کا ہے - اور اس کی
حفاظت کے لئے کیا گیا ہے - ایک طرف کو پردہ کے شرقی نصف حصے کے وسط میں
دسوجا کا نام لکھا ہوا ہے - دسوجا کا نام چھوٹے ہل کنا ڈ حروف میں ہے - ممکن
ہے کہ دسوجا سنگ تراش کا نام ہوگا - مگر اس کا اس تعمیر سے کچھ تعلق نہیں ہے
اس پر صرف یہی ایک کتبہ ہے - مسٹر لوئیس صاحب کا یہہ خیال ہے کہ یہہ پردہ جو مندر
کے صحن کے دروازہ پر ہے - کوچی برہم دیو کے ستون کی تعمیر کے بعد کا ہے - یا یہ
لکھو کہ وہ ۹۷۳ء میں بنایا گیا تھا -

دیکھو نمبر (۳۸)

لیکن شرقی حصہ کے بے قاعدہ قطاروں کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ
تینوں پتھر جو شرقی حصہ میں لگے ہوئے ہیں مرمت کرتے وقت لگائے گئے ہیں

کیونکہ موجودہ چوٹی کے پتھر کو نہہ میں رکھنے سے یہہ قطاریں مغربی نصف حصہ کی قطاروں کے مطابق ہو جاتی ہے - اور دسوجا کا نام اپنی مناسب جگہہ پر نیچے کی طرف آجاوے گا - اس میں کچھہ کلام نہیں کہ وہ سنگ تراش تھا اور ممکن ہے کہ یہہ وہی دسوجا ہے جس نے کتبہ نمبر ۵۰ کندہ کیا تھا - کتبہ نمبر ۵۰ پر ۱۱۴۶ء کی تاریخ ہے -

مندر کے اندر ایک ستون دار دالان ہے جو کتلے بستی کا دروازہ ہے (کتلے بستی کے معنے ہیں تاریکی کا مندر) اس کے جنوب کی جانب پارس ناتھ جی کی مورتی ہے - مگر یہہ نہیں معلوم کہ کب اور کسنے اس کو بنایا - لیکن ایک اونچا عالیشان ستون اسکے سامنے بنا ہوا ہے - اور کتبہ نمبر ۴۵ (۱۱۲۹ء) دروازہ کے اندر ہے - ان مختلف مکانات کی وجہہ سے اور اس وجہہ سے کہ مذکورہ بالا کمرہ کے چاروں طرف پتھر کی دیوار بنی ہوئی ہے چندر گپت بستی کا دروازہ بالکل تاریک ہے - اور اس میں شک ہے کہ کسی فرنگستانی نے پہلے کبھی اس پردہ کو دیکھا تھا یا نہیں -

سنگ تراشنے کی ماہیت کا اندازہ تشریحات سے ہو سکتا ہے لیکن بہت سے حصے خراب ہو گئے ہیں اور اگر انکی تشریح کی جاوے تو اس کے واسطے ایک علیحدہ کتاب کی ضرورت ہو - اب ہم کتبہ نمبر ۳۸ کا ذکر کرتے ہیں جو مندر کے صحن کے دروازے پر کوچ برہم دیو ستون کے دامن میں چھوٹی پہاڑی پر کندہ ہے - بدقسمتی سے اس کتبہ کا بہت سا حصہ گھس گیا ہے اور خراب ہو گیا ہے اور پڑہا نہیں جاتا - لیکن جو کچھہ پڑہا جاتا ہے اس سے اسکی تاریخ اور مضامین معلوم ہوتے ہیں - خود ستون کی چوٹی پر مشرقی جانب برہما کی ایک چھوٹی سی مورتی ہے - کوجی بابا بنوالا ستون اس کو اس وجہہ سے کہتے ہیں کہ اگلے زمانہ میں اوسکی چوٹی پر ایک روشنی کی جاتی تھی - جب کبھی کہ جینیوں کو کسی مذہبی کاروبار کی غرض سے بلوانا منظور ہوتا ہے -

کتبہ پر تاریخ تو ہوگی مگر اب مٹ گئی ہے - اور دلائل سے یہہ ثابت ہوا ہے کہ وہ ساکھا سمت ۸۹۵ مطابق ۹۷۳ء میں بنایا گیا تھا - تین پہلو سنسکرت میں ہیں - اور چوتھا پہلو ہل کنامجا زبان میں ہے - کہتے ہیں کہ اس میں ایک گنگ راجہ کی مہمات اور

تعریفیں بھری پڑی ہیں - انکا نام سیتہ داکیہ کونگی ورما دہرم مہاراجہ ادہراج تھا
لیکن وہ لوگ کولنٹگ دیو کے نام سے مشہور تھے - اس بارہ میں وہ راجہ مارسنگہ
سے مشابہہ ہے اور دیگر جوانوں سے اور اس نام کے بار بار آنے سے یہہ مشابہت
ٹھیک ہوجاتی ہے - اس زمانہ کے کئی کتبے ہیں - ان میں سے ایک کتبہ کبریا میں ہے
اور اس پر ساکھا سمت ۸۹ کی تاریخ ہے - اس میں لکھا ہوا ہے - کہ یہہ اس کی سلطنت
کا پانچواں سال تھا - ایک کتبہ میلگی میں ہے - اور اوس پر ساکھا سمت ۸۹۶ کی تاریخ
ہے - اس میں مرقوم ہے کہ وہ ۸۹۶ء میں فوت ہوگیا - بس اس نے ساکھا سمت ۸۸۵
سے سمت ۸۹۶ تک اپنے ۹۶۳ء سے ۹۷۴ء تک) حکومت کی - اور چونکہ موجودہ
کتبے کے آخر میں یہہ بھی لکھا ہوا ہے کہ یہہ اس کے مرنے کے ایک سال بعد کندہ
ہوا تھا تو اس سے نتیجہ نکلتا ہے کہ اس نے ساکھا سمت ۸۹۵ (۹۷۳ء) میں وفات
پائی جیسا کہ اوپر بیان ہوا ہے -
کتبہ کی تحریر سے ہم کو یہہ بھی معلوم ہوا ہے کہ یہہ راجہ اس وقت سے جبکہ کرشن راجہ
نے شمالی ہند میں فتح پائی - یا جبکہ کرشن راجہ پر غنیم چڑھ کر آیا تھا - گرجرا کا بڑا راجہ مشہور
ہوگیا تھا - یہہ کرشن راجہ رت یار شٹرکٹ راجہ ہوگا - جو بروئم ادرا کال واسا کھلاتا
تھا - اس کے زمانہ کے کتبے موجود ہیں اور ان پر ساکھا سمت ۸۶۷ اور سمت (یعنی
۹۴۵ء و ۹۵۶ء) کی تاریخ ہے - لکھش میشور کے کتبے میں اس مہم کا حوالہ ہے -
اس میں لکھا ہوا ہے کہ جب گرجروں کا سوامی فتح پاکر آگے جا رہے تھے - انکو قاصدوں
سے خبر ملی کہ دیوگنگ راجہ چولاؤں کے ہم (راجہ) کے حکم سے تم سے لڑنے کو آرہا ہے
اس غرور کو چھوڑ دے کہ میرے پاس ہاتھی اور گھوڑے مسلح موجود ہیں - دشمن کی
فوج کے ساتھ مقابلہ نہیں ہوسکتا - گنگا پار جانے کی تیاری کرو اور اس نے ایسا ہی
کیا - جو لانتکا راجہ کرشن راجہ ہوگا - اور اس فقرہ کے معنی یہہ ہیں کہ جب گرجرا
راجہ نے مارا سنگہ کو اپنا ملک حوالہ کردیا تو مارا نے اس کا نام اور لقب اختیار کرلیا -
سیتہ واکیہ نے ایک زبردست دشمن مسمی دلاپر اور وندھیا بن کے کراٹوں پر کئی دفعہ

فتح پائی - مانیہ کھیت کے مہاراجہ کی فوج کے ذکر میں اس کا ذکر یہہ کیا گیا ہے چونکہ اس کتبہ کا کچھہ حصہ مٹ گیا ہے - اسلئے وہ صاف طور پر پڑھا نہیں جاتا - ڈاکٹر لولر صاحب فرماتے ہیں کہ یہہ شہر مانیہ کھیت ظلم و نظام کا شہر مل کھیڈ ہے مل کھیڈ رت خاندان کا دارالخلافہ تھا - اندر راجہ مانیہ کھیت میں رہتا تھا - اندر راجہ کے تخت پر بیٹھنے سے ستیہ واکیہ بہت خوش ہوا - وہ نیتہ ورش کا ذکر کرتا ہے اور اوسکو کرشن راجہ کے بڑے بھائی کو تگبہ کے مانند بتلایا ہے -

ایک کتبہ پر ساکھا سمت ۸۹۳ (یعنی ۹۷۱ع) کی تاریخ ہے - اس میں لکھا ہوا ہے کہ مارا سنگہ ۹۶۰۰۰ گنگا ودی - ۳۰۰ پری گری - اور ۳۰۰ بیلولا پر نیتہ ورش کے زمانہ میں حکومت کرتا تھا -

موجودہ کتبے میں آگے بڑھ کر یہہ بھی لکھا ہوا ہے کہ مارا سنگہ نے تمام نولمب راجاوں کی لڑنے والی طاقت کو غارت کر دیا تھا - اس راج کنور کا نام مٹ گیا ہے مگر وہ مارہ بنس میں سے تھا - اور یہہ بھی کہتے ہیں کہ بنورسی ملک کا راجہ جو کدمب راجہ تھا ڈر کے مارے اس کی تعظیم کرتا تھا - اس نے اوچانگی کے پہاڑی قلعہ کو خاک سیاہ کر دیا - یہہ قلعہ اوچانگی میسور کی سرحد پر ضلع بلاری کے جنوب مغرب میں واقع ہے - اور ۳۲۰۰۰ نولمبوادی صوبوں کا دارالخلافہ تھا - اس قسم کے دیگر کتبوں سے معلوم ہوگا - کہ اکثر راجہ اس قلعہ پر حملہ کرنیکا فخر کرتے ہیں - اسنے سبارا منتری نرگ کو فتح کیا اور اس کو قتل کیا - اور اس کی بہادری کے سبب چیرا - چولا پانڈیہ اور پلو اس کی تعظیم کرتے تھے اس کتبہ کے دوسرے اور تیسرے پہلو مٹ گئے ہیں - مگر گنگ چوڑامنی گنتیا گنگ - اور سری مارا سنگہ کے نام بار بار آتے ہیں اور آخر میں یہہ بھی لکھا ہوا ہے کہ یہہ گنگ کنور سپاہی کو کیہ کنور راجدت کے واسطے ایسا ہی تھا جیسے کہ شیر ببر کے واسطے جنگلی آگ ہوتی ہے - اوس کا حال اور کچھہ معلوم نہیں - نرگ کو سبارا منتری لکھا ہے اور اوس کو گنگ کنور نے قتل کیا تھا - اس کو یہاں اسر لکھا ہے - گنگ کنور نے پرتھوی کو نرگ سے ایسا پاک کیا جیسے کہ پہلے زمانہ میں

پرتھوی کو دیت - مدتھو - کیٹب - مور وغیرہ سے پاک صاف کیا تھا۔
کتبہ کا چوتھا پہلو تمام و کمال ہلی کنا ڈا میں ہے - اور اس میں چند مندرجہ بالا
مہموں کا ذکر ہے - اور اس میں ان مقامات کی فہرست ہے جہاں اوسنے کارنامے
نمایاں ظاہر کئے - اوس میں بہت سے القاب درج ہیں - جو مقامات اس نے
فتح کئے تھے اور جہاں اس نے نام کمایا تھا وہ وندھیا بن میں واقع ہیں۔
مثلاً ماہیہ کہیت - گنور - اوچانگی - بنواسی کا سک - پارسی قلعہ وغیرہ وغیرہ
یہہ بھی کہتے ہیں کہ اوس نے کئی جگہ بسا دی اور ہان ستمبہ بھی تعمیر کرائے تھے۔
کہتے ہیں وہ بیل گول میں ثواب کے کاموں میں مدد دیتا رہا - اور ایک سال
اور حکومت کی - اور بانکی پور میں اجیت سین سوامی بھٹارک کے چرنوں
میں جینی رسم کے موافق جان دیدی - ایک ہجو آمیز شعر بھی لکھا ہوا ہے - جس
کے یہہ معنی ہیں کہ اے چولا - اے پانڈیہ - تم اپنے خوف دور کرو کیونکہ وہ
گنگ راجہ جو تم کو فتح کرنے والا تھا - اب دیولوگ کو چلا گیا ہے - اب ہم کتبہ
نمبر ۶۱ اور ۶۲ کو لیتے ہیں ان دونوں کتبوں میں شہیدوں کی بہادری کا
حال ہے - ان پر کوئی تاریخ نہیں ہے - لیکن وہ اسی تاریخ کے ہیں جسکے مندرجہ
بالا کتبے وہ نیا بستی - یا بہو بلی - یا گو مٹشور بستی کے مقابل ہیں - اسوجہ سے
اور دیگر وجوہات سے چندر گپت بستی کے سوا پہاڑی پر نہایت ہی پرانی
بستی ہے اور مندر کے صحن کے شمال مشرقی دروازہ کے نزدیک واقع ہے
اور شمال رویہ بنا ہوا ہے اس کا نام ٹرینا بستی یا کار کا مندر ہے - اس میں
ایک برج ہے اور وہ سنگھاسن کے مانند ہے -
کتبہ نمبر ۶۰ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کتبہ نمبر ۶۱ اس سے بھی پرانا ہے
نمبر ۶۰ کے کتبہ کا ہم پہلے ذکر کرتے ہیں تاکہ نمبر ۶۱ کی تشریح ہو جاوے - اس
میں لکھا ہوا ہے کہ گنگ راجہ کی لڑائی میں ایک سردار بایگ نامی مارا گیا - رکش منی
یا کنور رکش گنگا بجر کے خاندان سے تھا - کورگ میں ایک کتبہ ہے جسپر سالھا سمت ۸۹۹

یعنی ۹۷۷ء کی تاریخ ہے - اس میں رکتش کا حال ہے - اور اوس کا لقب اتنگ بیٹ تھا اور وہ بید دور یعنی لچھمن تیر تہہ کے کنارہ پر اپنے بھائی رچ مل کے ماتحت حکومت کرتا تھا - اس کتبہ میں جس رکتش کا ذکر ہے وہ چھوٹا بھائی تھا - اور بایگ کے ماتحت تھا - بایگ اوس کا ولی سرپرست تھا - کیونکہ لڑائی میں جانے کے وقت بایگ دعا مانگتا ہے کہ خیریت سے واپس آوے - مذکورہ بالا وجوہات کے سبب اگر ہم اس کو ۹۷۵ء کا بتلادیں تو کچھ غلط نہیں ہے - بایگ خاندان کا کاکی اولادسو تھا - بایگ رت یا راشٹرکٹ راجاؤں میں سے سب سے پچھلا راجہ تھا - اور اسکو کرک یا ککل وغیرہ بھی لکھا ہے - اور نیز اس کو اموگھہ ورش بھی کہتے ہیں - اسلی سلطنت ۹۷۳ء میں ختم ہوگئی - اسی سال تیلا نے اس خاندان کو مغلوب کیا اور مغربی چالوکیہ حکومت کو پھر عروج پر پہنچایا -

پہلے مصرعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ

کتبہ نمبر (۶۱) کو بایگ نے تعمیر کرایا تھا - اور لیں وہ نمبر (۶۰) سے پرانا ہے یہہ کتبہ اوس نے گنتی کی یادگار میں بنایا تھا - گنتی اس کی بیوی کی بہن تھی - انکے والدین مادور اور دئی لاماساکن پولالو تھے - اور جیبا انکا بھائی تھا گنتی کی شادی لوک ودیادھر سے ہوئی تھی - اور انکے ہاں ایک بیٹا اودے ودیادھر ہوا چوٹی کے پاس ایک کتبہ ہے جو پڑھا نہیں جاتا - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ محبت کے مارے اپنے خاوند کے ساتھ لڑائی میں گئی - اور لڑتے ہوئے اسکے پہلو میں گر کر مر گئی چوٹی کے پاس تصویریں کندہ ہیں اُن میں گنتی کی بھی تصویر ہے اس کو بطور ایک بہادر کے دکھایا ہے - اور گھوڑے پر سوار ہے - اور بظاہر ایک ہتیار سے اسپر نشانہ مارتا ہے - جو اس کی کمر میں لگا ہوا ہے - اس کا خاوند لوک ودویادھر نام کا گنگ سردار تھا - جس نے مذکورہ بالا فتوحات حاصل کرنے میں تیلا کو مدد دی تھی -

پھر ہم کتبہ نمبر ۷۰ کو لیتے ہیں - جو اپنے مضمون اور مسودہ کے طرز کے سبب ایک

بڑا دلچسپ کتبہ ہے - یہہ تمام کتبہ ہیل کناڈا نظم میں ہے صرف دو ابتدائی سطریں زبان سنسکرت میں ہیں - کنایات - استعارات اور قافیہ بندی کی وجہ سے کئی حصے بہت مشکل ہیں - اور بنگلور میسور وغیرہ کے کینڈ زبان کے فاضلوں نے اوسکی بخوبی تشریح کی ہے - مگر بیفائدہ - کتبے ہیں استعارہ بھرے پڑے ہیں - لیکن اُسکا بڑا مدعا بالکل عیاں ہے - اس میں لکھا ہوا ہے کہ اندر راجہ نے ساکھا سمت ۹۰۴ سال چترہ بہانو ۹۸۲ء میں وفات پائی - وہ ایک اونچے ستون کے چاروں پہلوؤں پر کندہ ہے - اور اوسی ترنیا لبتی کے آگے ایک منڈپ میں بنا ہوا ہے - پہلے بیت کا اثر دل میں بہت ہوا تھا اور اوس سے کل کُتبہ کا بھید کھُل جاتا ہے - تشبیہ موزوں اور سادہ ہے اس کے دیکھتے ہی ہر ایک شخص کو ہندوستانی نظم کے بجائے فرنگستانی نظم کا خیال آتا ہے - بڑہئی (کھاتی) سوت یا جم راج انسانی درختوں میں سے سب سے لمبے اور سب سے مضبوط درخت کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر کاٹتا ہے - جو کہ بہت کے تفکرات میں پڑے ہوئے ہیں - جس کے یہہ معنی ہیں کہ وہ شخص جسکی یہہ یادگار ہے - عالم شباب میں پیش از وقت مر گیا -

دوسرے شعر سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کورت کندپ کہتے تھے - وہ راجہ کرشن کا پوتا تھا - گنگ گنگے کا نواسہ اور راجہ چوڑامنی کا داماد تھا - اور اشلوکوں سے معلوم ہوا ہے علاوہ دیگر القاب کے اوس کو راج مرتنڈا - چلاوُ انکار اور کھتری نارائن بھی کہتے ہیں -

کرشن راجہ اوس کا دادا بیشک رٹ راجہ تھا - اس کا بیان نمبر ۳۸ میں آچکا ہے اور غالباً یہہ مانیہ کھیت کے رٹ راجہ یا راشٹرکٹ خاندان کے آخری راجہ کی یادگار ہے - جہانتک کہ اس زمانہ کی تاریخ ہم کو معلوم ہے کہ راجہ کرشن کے بعد اوس کا بیٹا کگ یا اموگہہ ورشن تخت پر بیٹھا - اموگہہ ورشن راجہ کو چالوکیہ راجہ تیلانے شکست دیکر مار ڈالا تھا - اور اس پر رٹ خاندان کا خاتمہ ہوگیا - اور مغربی چالوکیہ خاندان کو عروج ہوا - علاوہ اسکے کگ کی بیٹی جکالا دیوی سے تیلانے شادیکی

اس۔ اس طرح دونوں خاندان ایک ہوگئے۔ مگر اس کتبہ سے یہہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ رٹ خاندان کی آخری عورت نہ تہی۔ اب ہم کو یہہ خیال کرنا پڑے گا کہ گنگ گنگے اس کا نانا کون تھا۔ اب ہم کو میسور کے گنگ خاندان اور کلنگا کے گنگے بنس میں تمیز کرنا چاہئے کہ وہ کون سے خاندان سے تھا۔ گنگ گنگے کا لقب اٹکر کے کتبے میں دے رکھا ہے جو ییتہ دالیہ کو نگنی درما کے واسطے لکھا گیا تھا۔ وہ ساکھا سمت ۸۷۲ یا ۹۵۰ء میں حکمراں تھا۔

اور کرشن راجہ جسکو کنار دیو کہتے تھے اور جو رٹ خاندان کے اموگہہ ورش کا بیٹا تھا۔ اسکے ساتھ رابطہ اتحاد رکھتا تہا۔ اس کتبہ کی چوٹی پر یہہ بھی کندہ کیا ہوا ہے کہ یہہ گنگ راجہ رچ مل تھا۔ جو کہ ایری ایپا کا بیٹا تھا۔ اس نے اپنے دشمن مسمی بویگ کو شکست دی۔ جس نے پھر راجہ دت چولا کنور سے جسکا ذکر کتبے کے پہلے حصہ میں آچکا ہے۔ کنارا دیو پر حملہ کرنے میں مدد مانگی۔ اسطرح اس کی دغابازی منکشف ہوگئی۔ اس نے شکست کھائی اور مارا گیا۔ اور وہ صوبجات جو اس کے زیر قلم تھے۔ علاقہ گنگ میں شامل ہوگئے۔ اگر ہم اس دوستی کا خیال کریں جو رچ مل اور کرشن راجہ کے درمیان تھی۔ اور نیز اس دوستی کا خیال کریں جو رچ مل کے جانشین مارا سنگھ اور اس کرشن راجہ کے درمیان تھی جسکا ذکر نمبر ۸۲ میں ہے تو اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ گنگ راجہ رچ مل۔ (جس نے ۹۲۱ء سے ۹۶۳ء تک حکومت کی) کی بیٹی کی شادی رٹ خاندان کے کرشن راجہ کے بیٹے سے ہوئی تہی کرشن راجہ نے ۹۴۵ سے ۹۵۶ء تک حکومت کی انکا بیٹا اندر راجہ ہوا جو رٹ خاندان کا آخری راجہ تھا۔

کلنگ خاندان کے گنگ یا گنگے راجاؤں کی کوئی معتبر تاریخ ہمارے پاس موجود نہیں ہے۔ ان کے فرمانوں پر جو تاریخ دی ہوئی ہے وہ پڑھی نہیں جاتی ڈاکٹر بلر صاحب نے ۹۸۵ء کی تاریخ دی ہے۔ لیکن یہہ معلوم نہیں کہ کس بنا پر۔ اس خاندان کی ایک راج کنیا کرشن راجہ کے بیٹے سے بیاہی گئی تھی۔ اسی

کسیقدر شک ہے مگر دیگر باتیں درست ہیں۔
اس امر کا فیصلہ کرنا مشکل ہے کہ راجہ چوڑامنی کون تھا۔ جس کی بیٹی اندر راجہ کی رانی تھی۔ ممکن ہے کہ اس کنور کا وہی نام ہو جس کا ذکر اگلے کتبہ میں آگیا ہے۔ مگر اس کا لقب ایسا عام اور فرضی تھا کہ اس کا ٹھیک ٹھیک پتہ نہیں لگ سکتا۔
کتبہ نمبر ۵۸ ویسا ہی ہے جیسا کہ مذکورہ بالا کتبہ۔ اور اوسی زمانہ کا ہے۔ اس پر سال چیتر بہانو کی تاریخ لگی ہوئی ہے۔ وہ ستون جسکے چاروں پہلوؤں پر کتبہ کندہ تھا کسی زمانہ میں گر کر ٹوٹ گیا۔ اور جو کچھ باقی رہا ہے اوس کو اولٹ کر اوس زینہ کے پہلو میں لگا دیا ہے۔ جہاں سے ٹرینا بستی کو راستہ جاتا ہے۔ وہ ہیل کناڈا حروف میں ہے اور یہہ یالاکی موت کی یادگار ہے۔ جس کا لقب راجہ چوڑامنی کے لقب کے علاوہ ماون گندھستی بھی تھا۔ یعنی اپنے خسر کا مست ہاتھی۔ اس بات کا خیال کرنا مشکل ہے کہ وہ یا اوس کا خسر کون تھا۔
اب ہم کتبہ نمبر ۷۵ اور نمبر ۷۶ کا بیان کرتے ہیں اور ہم اون کی سادگی کی اصلی شان و شوکت کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ وہ سرگرمی اور ہنر کا بڑا بھاری کام ہے۔ اور اس بہادر سنگ تراش نے اپنا نام تک درج نہیں کیا وہ اس چٹان پر کہدا ہوا ہے جسکو چیونٹیوں کی پہاڑی کہتے ہیں۔ جو گومتیشور کی قوی ہیکل مورتی کے نیچے کے حصے کو سہارا دئے ہوئے ہے۔ اور اسکے دائیں بائیں بازوؤں کے عین نیچے ہے۔ ایک طرف اوپر کی سطر ناگری حروف میں ہے۔ اور دوسری طرف اوپر کی دو سطروں میں سے پہلی سطر پورد ہیل کناڈا حروف میں ہے اور دوسری گرنتہ اور تامل حروف میں ہے۔ ان تینوں سطروں کا مضمون ایک ہی ہے۔ اور وہ یہہ ہے کہ چاونڈ راجہ منڈا رائے نے اس مورتی کو بنایا۔ وہ بلاشک اس زمانہ کی ہے جب کہ وہ کتبہ کندہ کیا گیا۔
ہر ایک پہلو پر سب سے پچھلی دو سطروں میں سے ایک ناگری حروف میں ہے اور دوسری سطر ہیل کناڈا حروف میں۔ ان کا مضمون ایک ہی ہے دونوں زبانوں

میں یہہ لکہا ہوا ہے کہ گنگ راجہ نے یہہ حجرہ یا احاطہ مورتی کے چاروں طرف بنوایا
تھا - یہہ بہی اسی زمانہ کے ہیں جب یہہ تعمیر ختم ہوئی - پرانی سطروں کی تاریخ چمنڈرا
رائے کی تاریخ ہے - بموجب کتبہ نمبر ۸۵ و ۱۳۷ کے اور بموجب روایت کے
وہ گنگ راجہ رچ مل کا منتری تھا - ہمکو ابہی معلوم ہوگا - کہ نمبر ۳۸ کا مارسنگہ اوسکے
بعد تخت پر بیٹھا - پس وہ ساکھا سمت ۸۹۶ یا ۹۷۴ء میں تخت پر بیٹھا تھا - اور
جو کتبے ابہی چھاپنے باقی رہے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ اوس کی حکومت ساکھا
سمت ۹۰۶ یعنی ۹۸۴ء میں ختم ہوگئی - انہی دنوں میں یہہ بڑی مورتی بنائی گئی
تھی - لیکن ہم ٹھیک ٹھیک تاریخ معلوم کر سکتے ہیں - چمنڈارائے نے ایک کتاب بنائی
تھی جس کو چمنڈارائے پران کہتے ہیں - اور اس میں ۲۴ تیرتھنکروں کی مجمل تاریخ ہے -
آخر میں اس کتاب کی تاریخ ساکھا سمت ۹۰۰ یا ۹۷۸ء دی ہوئی ہے - چمنڈارائے
کی مہمات کے حال میں گومتیشور کی مورتی کا کوئی ذکر نہیں ہے - لیکن اگر یہہ کہا جاوے
کہ وہ موجود تھی تو اس بات کا یقین نہیں آتا کہ اتنی بڑی مورتی کسی نے دیکھی نہ ہو - اس
سے صاف ظاہر ہے کہ یہہ کتبہ ۹۷۸ء کے بعد تعمیر ہوا - لیکن چونکہ روایت کی بموجب
رچ مل کے عہد میں وہ کتبہ تعمیر ہوا - اور رچ مل کے عہد کا خاتمہ ۹۸۴ء میں
ہوا - پس کسی معتبر خبر کے نہ ملنے کی وجہ سے اس مورتی کی تاریخ اور چمنڈارائے
کے ان کتبوں کی تاریخ ساکھا سمت ۹۰۵ یعنی ۹۸۳ء میں مقرر کرتے ہیں -
اگر ایسی مشہور مورتی نہایت قدیم زمانہ کی نہ بتلائی جاوے - تو یہہ ایک تعجب انگیز بات ہوگی
مسٹر ولسن صاحب فرماتے ہیں کہ بیل گول کی چٹان پر ایک کتبہ ہے - اس میں لکہا ہوا
ہے کہ چمنڈرائے نے ایک قطعہ زمین کو گومتیشور کے مندر کے نام کلجگ کے ۶۰۰ سنہ میں وقف
کردیا - اس کلجگ سے جینیوں کا کلجگ مراد ہے اور وہ وردھمان سوامی کی وفات
کے تین سال بعد شروع ہوا - اسلیئے اگر یہہ کتبہ موجود ہے تو ۵۰ یا ۶۰ برس قبل از
مسیح لکہا گیا ہوگا - ایسا کتبہ کوئی نہیں ملتا - اگرچہ اس جگہہ کی پوجاری یقین دلاتے
ہیں کہ وہ اون کتبوں میں تھا - جو مورتی کے سامنے کے ستونوں پر کندہ ہیں - مگر اس

تاریخ کی روایت ذیل کے مصرعہ سے واضح ہے۔ جس کو اکثر جینی جانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہہ مصرعہ ہمیشہ ان احکامات کی پیشانی پہ لکھا جاتا تھا۔ جن کو اوس جگہہ کے جینی گرو جاری کیا کرتے تھے۔

کتبہ نمبر ۷۷ کے اشلوک ہیں جو سورتی کے پہاڑی پتھر کے پائے کے کنارے پر کندہ ہیں۔ اور وہ اشلوک اس کی تعمیر کے زمانہ کے ہیں یا ۹۸۳ء کے ہیں۔ کیونکہ قدرتی طور پہ یہہ خیال ہوتا ہے۔ کہ وہ اس تعمیر کے تکمیل ہونے پہ کندہ کئے گئے تھے۔ جب ہم کتبہ نمبر ۱۰۹ کا ذکر کریں گے۔ تو اوس وقت چمنڈ ارائے کا بھی ذکر کریں گے وہ گنگ راجہ جنسے حجرے بنوائے تھے۔ اوس کا حال کتبوں میں ملتا ہے کتبہ نمبر ۱۰۹ اور ۱۳۷ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہوسل راجہ وشنو وردہن کا منتری تھا اور ہلی پلا کے ایک کتبے میں ہم کو یہہ پتہ لگتا ہے کہ اسنے ساکھا سمت ۱۰۵۵ یعنی ۱۱۳۳ء میں وفات پائی۔ ہم ٹھیک ٹھیک اور درستی کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ یہہ دو سطریں جن میں اس کا بیان ہے سنہ ۱۱۱۶ء سے متعلق ہیں۔ کیونکہ کتبہ نمبر ۴۷ پر سنہ ۱۱۱۵ کی تاریخ ہے اور اس میں ان تمام مکانات کا بیان ہے جو اوس نے تعمیر کرائے تھے مگر ستیدہ لیم کا کہیں ذکر تک نہیں۔ اور اس کا ذکر ضرور ہوتا اگر وہ موجود ہوتا۔ حالانکہ کتبہ نمبر ۵۹ میں صاف طور پر اس کا ذکر ہے۔ کتبہ نمبر ۵۹ پر سنہ ۱۱۱۷ء کی تاریخ لگی ہوئی ہے۔

کتبہ نمبر ۷۵ کی دو سطریں ناگری حروف میں لکھی ہوئی ہیں۔ اور اس کی بابت یہہ کہنا ضرور ہے کہ یا تو وہ جینیوں کی پوتر بہاشا اردہہ مگدہی میں یا جین مہاراشٹری میں ہونی چاہئے تھیں۔ جیکب ان کی نسبت مندرجہ ذیل بیان کرتا ہے۔ وہ زبان جو مہابیر سوامی اور اون کے چیلے بولا کرتے تھے۔ وہ بیشک مگدہ کی ورنیکلر بہاشا تھی کیونکہ مہابیر سوامی سنسکرت زبان کا استعمال نہیں کرتے تھے۔ لیکن جین پراکرت اشو کے کتبوں کی بہاشا سے یا پراکرت قواعد والوں کی مگدہ بہاشا سے بہت کم ملتی ہے۔ پھر بھی جینی اس کو مگدہ بھاشا کہتے ہیں۔ ہیم چندر کی نصف رباعی میں صاف لکھا ہوا ہے کہ پرانے سوتر بالکل اردہہ مگدہی بہاشا میں ہیں۔

ہیم چندر یہہ بھی کہتا ہے کہ اگرچہ قدیم سے روایت تو یہی چلی آئی ہے مگر جین پراکرت اس
قسم کی نہیں ہے جیسے کہ مگدہ بھاشا - یہہ خیال رکھنا چاہیے کہ دو قسم کی زبانیں افکے
پراکرت میں دیکھی جاتی ہیں - نہایت ہی پرانی نثر کی کتابیں اسی زبان میں ہیں جو شرح
لکھنے والوں اور شاعروں کی زبان سے بہت مختلف ہے - پچھلی کتابیں بالکل ان قاعدوں
کے مطابق ہیں جو ہیم چندر سوامی نے مہاراشٹری کی پراکرت گریمر کے حصہ اول میں
دئے ہیں - لیکن ہیم چندر کی مہاراشٹری بھاشا ہالا - ستو بندھ اور ناٹکوں کی
مہاراشٹری بھاشا سے مطابق نہیں ہے - پس وہ جینیوں کی مہاراشٹری ہے پرانے
سوتر جینی پراکرت میں ہیں - اور یقین پڑتا ہے کہ جین مہاراشٹری سوراشٹر کی زبان
سے بہت ملتی ہے کیونکہ روایت کے بموجب جینیوں کی مقدس کتابیں دلبھی زبان
میں تھیں اسلئے اس کو جین مہاراشٹری کہنا بجا ہے - لیکن اس میں پراکرت کی عام
باتیں ہیں - جس کو عام طور پر مہاراشٹری کہتے ہیں - اور چونکہ ہیم چندر بھی اسکو مہاراشٹری
کہتا ہے - میں نیا نام رکھنا نہیں چاہتا - بہت مجموعی جین پراکرت ویسی ہی زبان ہے
جیسی کہ جین مہاراشٹری - جس سے وہ صرف اس بات میں مختلف ہے کہ اس میں پرانی
شکلیں موجود ہیں - اگر ہم اس کو پرانی یا قدیم مہاراشٹری سمجھیں تو بجا ہے - ہیم چندر
اس کو ارشم یعنی رشیوں کی بھاشا کہتا ہے - اور جین مہاراشٹری کے برابر خیال کرتا
ہے - مگدہ بھاشا جو اس نے جین پراکرت میں دریافت کی یہہ ہے کہ واحد فاعل کے آخر
میں صرف اِ ہی ہوتا ہے - جو صرف اے سے بنایا گیا ہے - اسلئے میں جین پراکرت
کو مہاراشٹری قرار دینے میں تامل نہیں کرتا جیسے کہ لین صاحب اپنے قواعد لنگوی
پراکرتی صفحہ ۴۷ میں قرار دے چکے ہیں - جہاں کہیں کہ جین پراکرت مہاراشٹری سے
مختلف ہے وہاں عموماً پرانی صورتیں رکھی گئی ہیں - آگے بڑھنے سے پہلے یہہ تحقیقات
کرنی ضروری ہے کہ گومٹ سوامی کون تھے اور اوس کی یہہ مشہور پرتما کیونکر بنی - اور
مورتی کی ایسی مشرح تفصیل یہاں کیونکر لکھی گئی - بعض لوگوں کی یہہ رائے ہے کہ لفظ
گومٹ دو لفظوں سے مرکب ہے - گو بمعنی زمین اور مت بمعنی پھرنا یا مت بمعنی جاننا

اور بعض لوگوں کی یہہ رائے ہے کہ اِس کا ماخذ ہے گو بمعنی کلام اور مسٹ بمعنی خوش کرنا یعنی وہ شخص جو اپنے کلام سے دوسروں کو خوش کرے - یہہ واضح رہے کہ اِس نام کی وجہ تسمیہ بیان کرنے کے لئے یہہ معنی کھینچ تان کر لگائے گئے ہیں گومسٹ کو نمبر ہو بہی کہتے ہیں جینی لوگ جو تر تہنکروں کی پوجا کرتے تھے - وہ گومسٹ کی پوجا کی وجہہ نہیں تبلا سکتے کیوں کہ گومسٹ سوامی تر تہنکر نہ تھے - گومت کی پوجا اِس وجہ سے کرتے ہیں کہ وہ پہلے تر تہنکر کا بیٹا تھا - جہانتک ہم کو علم ہے یہہ نام ہندوں کی علمی کتابوں میں نہیں ہے - صرف اِس جینی مورتی کے واسطے اور ایسی ایسی اور دو مورتیوں کے واسطے جو دکن میں ہیں یہہ نام کام میں آیا ہے - لیکن وہ پرتما زمانہ حال کی ہیں - اور چھوٹے قد کی ہیں - اِن مورتیوں کا بیان آگے کیا جاویگا -

گومتی کا نام فیہ ہن کے سفر نامہ میں ۴۰۰ء میں ختن واقع ترکستان کے بیان میں ملتا ہے - اِس میں لکھا ہے کہ اِس ملک کے حاکم نے فیہہ ہن اور اوسکے ہمراہیوں کو ایک سنگھرام میں تعینات کیا - جس کا نام گومتی تھا - اور ایک دوسرا نام گومتی کا فارس کی قدیم تواریخ میں ملتا ہے - بے ہستان میں دارا گشتاشپ کے کتبہ سے یہہ معلوم ہوگا کہ گومتس جس کو فارسی میں گومسٹ کہتے ہیں - سبوڈو بارڈو یا سیوڈو سمرڈوس کا نام تھا یعنی وہ میجیئن جس نے اپنے بھائی کا نام کرکے کیمبی سس کے تخت پر زبردستی قبضہ کرلیا - آخر کار یہہ دہوکا معلوم ہوگیا - دارا نے گومسٹ قتل کر ڈالا - اِس کے بعد میجی کا قتل عام ہوا - اور بعد ازاں وہ دن ہمیشہ کے لیئے میجو فونیا یا میجیوں کے قتل کے نام سے بطور تیوہار منا گیا - میں صرف یہہ ظاہر کرتا ہوں کہ یہہ لفظ لفظ گومسٹ سے ملتا ہے - اور جین مت میں تر تہنکر پارسناتہہ سوامی کی ایران کے متعلق بہت سی روائتیں ہیں -

کتبہ نمبر ۸۵ اور نمبر ۱۰۵ کے بموجب گومسٹ کو باہ بلی یا بھوجا بلی بہی کہتے ہیں - وہ رشب دیو کا بیٹا تھا - اور بھرت کا چھوٹا بھائی تھا - اِن دونوں میں سلطنت کی بابت تنازعہ ہوا - جس کا نتیجہ یہہ ہوا کہ باہ بلی نے دعوٰی چھوڑ دیا - اور تپشیا کرنے

کے لیئے دنیا سے کنارہ کش ہوا - اس طرح وہ کیولی بن گیا اور کرموں کو جیت
نے سے ایسی عظمت حاصل کی کہ بھرت نے پودناپور میں اس کی ایک پرتما ۵۲۵ کمان
اونچی بنوائی - جو گوگو ٹیشور کے نام سے مشہور ہوئی رفتہ رفتہ یہہ مورتی سوائے اونکی چیلیوں
کے کیکو دکھائی نہ دیتی تہی -

چمنڈ رائے اس کا حال سنکر اوس کے دیکھنے کی خواہش سے روانہ ہوا - مگر یہہ معلوم
کر کے کہ یہہ سفر میری طاقت سے باہر ہے خود ایسی مورتی بنوانے کا ارادہ کیا -
اور کوشش کر کے گومٹ کی پرتما بنوا کر کھڑی کر دی - بھوجابلی چرتر میں یہہ بیان اس
طرح پر ہے اور اوس کی تفصیل میں بھی اختلاف ہے - اس میں لکھا ہے کہ بھوجابلی اور
بھرت دونوں رشب دیو کے بیٹے تھے - اوتنر میں ایک شہر ہے جس کا نام پودناپور تھا -
آدی برہم کے بیٹے راج رشی بھرتیشور نے بھوجابلی کی ایک مورتی قد آدم ۵۲۵ کمان اونچی
بنائی - اور وہ پرتما ایسی اچھی تھی کہ ہنستی ہوئی اور بولتی ہوئی معلوم ہوتی تھی - اس بھوجابلی
کا نام گومٹ ہو گیا - ایک سوداگر نے جو راجہ مل کے دربار میں آتا تھا - اس مورتی کا اسطرح
حال بیان کیا کہ چمنڈ رائے اور اوسکی منتری نے جانے اور اوسکے دیکھنے کا ارادہ کیا
وہ اپنی ماں کالی کمب اور اپنے گرو ستمیہ نندی کے ساتھ روانہ ہوئے - اور عہد
کر لیا کہ جب تک میں اس اعجوبہ کو نہ دیکھ لونگا - دودھ تک نہیں پیونگا - سفر میں
اون کو وہ دقتیں پیش آئیں جنکا وہم و گمان بھی نہ تھا - اور وہ ایک رات ایک چھوٹی
پہاڑی کے قریب ایک جین مندر میں آرام کر رہے تھے - کہ ہر ایک کو وہی خواب دکھائی
دیا - اونہوں نے خواب میں ایک منی دیکھا اور منی نے یہہ کہا کہ بھوجابلی کی ایک مورتی
جو راون نے استہاپن کی تہی اسی پہاڑی پر دس پالمائر درخت یا ۲۰ کمان اونچی ہے
چنانچہ اون کو یہہ مورتی مل گئی - اور کلجگ کے ۶۰۰ برس سال وبھو چیت سدی ۵ بروز
اتوار مرگسر نچھتر - سو بھاگا جوگ - اور کنیا لگن میں چمنڈا رائے نے اس گومتیشور
کی برتشٹا کی - جو گشمندر میں واقع بیلگول میں اس کو دکھلائی دی تھی - اور
کڑبجرہ اللہ پتن کی مالیت کی جائداد اسکو نذر کر دی - مہاراج راجہ مل نے اس کی سخاوت کا

حال سنکر اس کو رائے کا خطاب عطا کیا۔

راجہ ولی کتھا میں بھی یہہ کہانی دی ہوئی ہے مگر مختلف طور پر ہے۔ اوّل ہی اوّل اس میں مہاتل کے درباری اکلنک کا ذکر ہے جس نے بودھوں کو شکست دی۔ (دیکھو نمبر ۵۴)۔ اس کے بعد لکھا ہوا ہے کہ یادونس میں رچ مل ہوا۔ جو جنوبی شہر میں رہتا تھا۔ اور کرناٹ۔ ڈریوکد۔ مہاراشٹر۔ تواوشک وغیرہ ملکوں پر حکومت کرتا تھا۔ یہہ ہیر مارتنڈ دیو مشہور ہوا۔ جب کہ اس کا بڑا بابا گلزار چمنڈا رائے نوسب کل کا جم راج اور گنگ کل کا زیور بے غل وغش حکومت کر رہا تھا تو اس کی ماں نے آد پوران میں یہہ سنا کہ پودنا پور میں بھوجابلی دیو کی مورتی ۵۰۰ کمان اونچی ہے۔ وہ اپنی ماں کلکا دیوی کو لیکر اسکے دیکھنے کی نیت سے روانہ ہوا۔ اور اونہوں نے عہد کیا کہ جب تک اس کے درشن نہ کر لیں گے۔ دودھ پان نہ کریں گے۔ وہ اپنی فوج لیکر کوچ در کوچ چلے۔ اور جہاں کہیں وہ ٹھیرے اونہوں نے (جین مندر) جالیہ بنایا۔ اس طرح وہ اس پہاڑی پر پہونچے۔ جہاں بھدر باہو سوامی کی سمادھ تھی۔ وہاں سے آگے روانہ ہونے کی پہلی رات ماں بیٹے دونو نے پدماوتی دیوی خواب میں دیکھی اوس نے کہا تم پودنا پور میں جانے کے لائق نہیں ہو۔ اس پہاڑی پر گومٹ سوامی کی ایک پتھر کی مورتی ہے۔ جنکی رام اور راون پوجا کیا کرتے تھے۔ اور مندودری نے اس کے درشن کئے رہتے تھے وہ مورتی پتھروں سے ڈھکی ہوئی ہے۔ اپنے تئیں پوتر کرو اور چھوٹی پہاڑی پر چٹان کے پاس جاکر دکھن کی دشا میں ایک تیر چلاؤ۔ تیر کی آواز بند ہونے سے پہلے پہلے مورتی برآمد ہو گی۔ دوسرے دن علی الصبح جب آفتاب برآمد ہوا۔ تو انہوں نے تیر چلائے اور بھوجابلی جینی کی مورتی جو پتھروں سے چھپی ہوئی تھی۔ نمودار ہوئی۔ وہ مورتی تیرہ آدمیوں کے قد کے برابر اونچی تھی۔

اسکے چاروں طرف ایک چبوترا بنایا اور چینیالیہ تعمیر کرائی۔ چمنڈا رائے نے ناریل کا دودھ اور پانچوں امرت لیکر چار دفعہ دودھ چڑھایا مگر دودھ ناہی سے

نیچے نہیں اوترا - اس سے وہ بہت دق ہوئے - اور اس جگہہ کے تمام پوجاویوں
سے کھا کہ تم اس رسم کو ادا کرو - اور دودھ چڑھاؤ - پوجاریوں نے دودھ
چڑھایا مگر دودھ نابھی سے نیچے نہ اوترا - اسوقت گشمنڈٹی دیوی ایک بڑھیا کی
شکل بناکر کمنڈل میں تہوڑا سا دودھ لیکر حاضر ہوئے - اور کھا کہ میں بھی اس مورتی
پر دودھ چڑھاکر اپنا اعتقاد آزمالوں - چند پوجاریوں نے اسکے ہاتھ سے دودھ
لیکر اس مورتی پر چڑھایا - دودھ ساری مورتی پر بہہ نکلا اور پہاڑی اور قصبہ
کو ڈھانپ دیا - جب سے اس قصبے کا نام بیل گول مشہور ہوگیا -
اس کے بعد چمنڈارائے نے بہت سے نئے شہروں کی بنا ڈالی - اور بہوجابلی کی
پوجا کے لیے بھینٹ کر دئے - اور پتھروں کے کتبوں کے ذریعہ کئی گانوں
اور ۹۶۰۰۰ اہنوں کی مالیت کی زمین بخشش کر دی - غرض یہہ تھی کہ وہ انصاف
کے ساتھہ حکومت کرتا رہے -
ایک جگہہ یہہ بھی لکھا ہوا ہے کہ چمنڈارائے نے بہت سے - جنالیہ بنائے - اور وقف
کرائے - اور اپنے دیش سے ۱۸۴ برہمن لاکر مندروں کے پوجاری بنا دئے
پھر اس کے بعد وہ واقعہ ہوا - جیسا کھا سمت ۸۰۷ کی تاریخ ہے - اس بڑی مورتی
کے پہلو پر ایک سیدہا سادہ کتبہ ہے - اسکے سامنے کے رخ پر کئی زبانوں میں یہہ
لکھا ہے کہ چمنڈارائے نے اوس کو بنایا تھا - مذکورہ بالا داستانوں میں زیادہ تحقیقات
کرنا فضول ہے - یہہ مورتی رام اور راون کے زمانہ سے بہت پہلے زمانہ کی ہیں -
کتبہ نمبر ۸۵ اور دیگر حوالہ جات سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ پودناپور میں ایک بڑی
مورتی کا حال سنکر چمنڈارائے کو یہہ خواہش ہوئی کہ سرون بیل گول میں بھی ایک
ایسی ہی مورتی بنائی جاوے - پودناپور کے مورتی کے چاروں طرف گھن کا جنگل
تھا - اور اس میں مرغ اور سانپ کثرت سے تھے - اسی وجہ سے اس کو کوکو
تنبوور کہتے ہیں - گکٹیشور پہلے حوالے سے ہم کو فوراً کرکٹ یا دگری یعنی مرغ کے
پنجہ والی پہاڑ کا خیال آتا ہے جو بہار میں گیا کے نزدیک واقعہ ہے - بودہ

مت کے جاتری فیہ ہن نے ہندوستان میں سنہ ۴۰۰ء سے ۴۱۵ء تک سفر کیا اور ہیون سانگ نے ۶۲۹ء سے ۶۴۵ء تک سفر کیا۔ انہوں نے لکھا ہے کہ یہہ جگہہ کاشیپ کشب کے آشرم اور موت بھومی کے نام سے مشہور تھی۔ اور اس وجہ سے اس کا نام گرو پاو پربت تھا۔ یعنی سوامی کے چرنوں کا پہاڑ۔

باہلی بنیر کے نزدیک ایک دیرم سالہ تھی جس کو کوکٹ آشرم یا کوکٹ پاد پہاڑ کہتے تھے۔

فیہ ہن کا بیان اسطرح پر ہے۔ کہ اس جگہہ سے نو میل جنوب کی طرف جاکر ہم ایک پہاڑ پر پہنچے ہیں۔ وہ کوکٹ پادگری کھلاتا ہے۔ بڑا کشب آج کل اس پہاڑ کے اندر ہے ایک موقعہ پر اس نے اس پہاڑ کے دامن کو چیر ڈالا۔ اور اپنے نکلنے کے لیے ایک راستہ بنایا۔ یہہ دروازہ اب بند گیا ہے۔ اس سے کچھہ فاصلہ پر ایک بڑا غار ہے۔ یہہ وہی جگہہ ہے جہاں کشب کی پوری پرتما اب تک موجود ہے۔ اس شگاف کے باہر کی طرف وہ جگہہ ہے جہاں کشب سوامی اپنے ہاتھ دہویا کرتے تھے۔ اس جگہہ کے باشندوں کے سر میں جب درد ہوجاتا ہے تو اس جگہہ کی مٹی لاکر اپنے سروں پر لگاتے ہیں اس سے فوراً ان کے سر کا درد اچھا ہوجاتا ہے۔ اس پہاڑ کے بیچ میں۔ آفتاب غروب ہونیکے وقت تمام راہبٹ یا ارہت آتے ہیں اور نواس کرتے ہیں اس ملک کے اور غیر ملک کے بودھ جاتری سال بسال اس پہاڑ پر کشٹ سوامی کی جاترا کے واسطے آتے ہیں۔ اگر کسی کو شک ہوجاتا ہے تو آفتاب غروب ہوتے ہی ارہٹ آتے ہیں۔ اور جاتریوں سے مباحثہ کرتے ہیں۔ اور اونکے شکوک کو رفع کردیتے اور غائب ہوجاتے ہیں۔ اس پہاڑی کے اردگرد جھاڑی کثرت سے ہیں اور ادن میں شیر۔ تیندوے۔ بھیڑیے وغیرہ رہتے ہیں۔ پس وہاں پر بڑی احتیاط کے بغیر سفر کرنا مشکل ہے۔

جنرل کننگھم صاحب کرکی ہار کو کوکٹ پاد پہاڑ سے منسوب کرتا ہے۔ ہندی میں یہہ لفظ کرک پہاڑ ہے اور ہوتے ہوتے کرکی ہار بن گیا۔ اس کا بیان ہے کہ کرکی ہار کے

کھنڈرات میں بہت سے کھنڈر ایسے پڑے ہیں کہ جس میں بیشمار مورتیاں اور سیاہ نیلے پتھر کے ٹیلے ہیں۔ کھنڈر کا بڑا ڈھیر تقریباً ۶۰۰ فیٹ مربع دیہات کے عین جنوب میں ہے۔ اس سے ذرا چھوٹا ٹیلہ جنوب مغرب کی جانب واقع ہے۔ اور ایک اور چھوٹا سا ٹیلہ ۱۲۰ فیٹ مربع کا اس گانوں کے شمال میں واقع ہے۔ سب سے پچھلے ٹیلہ کو سگت گڈھ یا سگت گاگھر کہتے ہیں۔ بودھ کا ایک مشہور لقب سگت تھا۔ کھنڈرات کے بڑے ڈھیر میں میجر کٹیو صاحب مرحوم نے بہت سی مورتیاں اور ٹیلے کھودے۔ اور حال میں مغرب کی جانب کھودنے سے ایک بودھ مت کے سٹوپہ کی ٹھوس اینٹوں کی عمارت نکلی ہے۔ یہ کوکٹ پاد پرت اور جنگل شاید وہ جگہ ہے جس کا ذکر کتبہ نمبر ۸۵ میں کوکو تیشور مورتی کے متعلق آیا ہے۔ پودنا پور سے شاید وہی گروپاد مراد ہے۔ جو اس مقام کا دوسرا نام تھا۔ اس پچھلی مورتی کے برابر ہے کوئی دوسری مورتی ان کھنڈرات میں نہیں ملی بودھ مت والے ایسی بات کا ذکر نہیں کرتے چونکہ اس کا تعلق اونکے سخت جانی دشمن جینیوں کے ساتھ تھا۔ اگر یہہ بات ہوتی بھی۔ تو جونکہ گرد و نواح کی تمام سر زمین بودھ سے مخصوص ہے وہ تمام جینی پوجا کے نشانات کو مٹا دیتے۔

لیکن ہمارے پاس بودھ کے ابتدائی زمانہ کی بڑی مورتیوں کے حالات موجود ہیں فیہہ ہین صاحب فرماتے ہیں کہ کوہ سنگ لنگ یا برفانی پہاڑ سے گذر کر ہم شمالی ہندوستان میں پہونچ جاتے ہیں۔ اس سرزمین کی حدود پر توولی نام ایک چھوٹی سی ریاست ہے اس میں نٹل وہیکل کے متعلق پجاریوں کی ایک جماعت ہے۔ اس ریاست میں پہلے زمانہ میں ایک ارہنت تھا جو اپنی یوگ کے ذریعہ ایک سنگ تراش کو دوسرے آسمان پر لے گیا۔ تاکہ میتریہ بدھستو کی شکل اور قد اور رنگت کو دیکھ لے۔ اور واپس آکر لکڑی کی ایک مورتی بنائی۔ صحیح صحیح مشاہدہ کرنے کی غرض سے تین دفعہ وہ آسمان پر گیا اور آخر کار اس مورتی کو بنایا۔ یہہ مورتی ۹۴ فیٹ اونچی تھی۔ اور مورتی کے چرن ۹ فیٹ ۔۴۔ انچ لمبے تھے۔ تیوہار کے روز اوس میں سے تیز روشنی نکلتی ہے اور قرب وجوار کے تمام راج کنور چڑہاوا چڑہاتے ہیں ایک دوسرے کی برابری کرتے ہیں

اب تک یہہ مورتی اسی جگہہ موجود ہے۔

حال میں افغان سرحدی کمیشن کے متعلق موضع بامیاں میں بودہ مت کی ایک بڑی مورتی کا بیان ہے اسی ملک کی گھاٹی میں جہاں ہزارہ کی قوم آباد ہے۔ کابل اور ترکستان کی بڑی سڑک پر یہہ مقام تقریباً ۸۵۰۰ فیٹ کی بلندی پر ہے سب سے اوّل چینی جاتری ہیون سانگ نے ۶۳۰ع میں اس جگہہ کا حال لکھا ہے۔ چنگیز خاں نے ۱۲۲۲ع میں اس پر قبضہ کرکے اس کو بالکل تباہ کر دیا۔

ہیون سانگ کا بیان یہہ ہے کہ راجدھانی کے شمال مغرب کی طرف ایک پہاڑ ہے۔ جس پر بودہ کی پتھر کی مورتی سیدہی اور بہم ایا ۱۵۰ فیٹ اونچی بنی ہوئی ہے۔ اس کے سنہرے رنگ ہر طرف چمکتے ہیں۔ اور اس کے قیمتی جواہرات کی چمک سے آنکھیں چکا چوند ہو جاتی ہیں۔ اس کے مشرق کی طرف ایک مندر ہے۔ وہ مندر اس ملک کے قدیم راجہ نے بنایا تھا۔ اس مندر کے مشرق میں ساکی منی بودہ کی ایک کھڑی مورتی دہات کی بنی ہوئی ہے۔ ۱۰۰ فیٹ اونچی ہے۔ اسکے مختلف حصوں کو ڈھالا ہے اور جوڑ کر اس کی پوری مورتی بنادی ہے۔ شہر کے مشرق میں بارہ یا تیرہ لیگ کے فاصلہ پر ایک مندر ہے جس میں بودہ کی ایک بڑی مورتی ہے یہہ مورتی اوس وقت کی ہے جب بودہ نے نروان حاصل کیا تھا۔ یہہ مورتی تقریباً ۱۰۰۰ فیٹ اونچی ہے۔

افغان سرحدی کمیشن کے کپتان میٹ لیڈ صاحب سب سے پیچھے موضع بامیاں میں آئے۔ وہ فرماتے ہیں کہ شمال کی جانب پہاڑی چوٹیوں کی ایک مسلسل دیوار تقریباً ۳۰۰ فیٹ اونچی ہے۔ چوٹیوں میں جابجا بیشمار غار ہیں۔ بامیاں میں کئی مشہور مورتی ہیں۔ انکا درمیانی فاصلہ تقریباً ۱/۴ میل ہے ایک مورتی مرد کی ہے دوسری عورت کی اور وہ ۱۸۱ فیٹ اور ۱۲۰ فیٹ اونچی ہیں۔ بموجب بیان سیاحان قدیم مردانہ مورتی کا نام سل شال ہے اور زنانہ مورتی کا نام شاہ ممیہ۔ یہہ مورتیاں کھڑی ہوئی حالت کی ہیں۔ اور چوڑے چوڑے طاقوں میں رکھی ہوئی ہیں۔ طاقوں کی چوڑائی مورتیوں کی موٹائی سے تقریباً دو چند ہے اس لئے اون پہ ہوا اور پانی کا اثر نہیں ہو سکتا

آدمی کے ہاتھ سے پہونچا ہے - مورتیاں بذات خود بہت بھدی ہیں - اور سخت ٹھوس چٹان میں بھدّے طور پر تراشی ہوئی ہیں - ان میں گہرا چونے کا پلستر ہورہا ہے اور اس کا مفصل حال اسپر لکہا ہوا ہے - اس سے صاف عیاں ہے کہ ان کا حال بعد میں نہیں لکہا گیا - بلکہ مورتیوں کی تعمیر کے وقت لکہا گیا تہا - چونے میں نقش و نگار ہورہا ہے مورتیوں کے خط و خال دیدہ و دانستہ خراب کئے گئے ہیں - کہتے ہیں کہ بڑی مورتی کی ٹانگیں نادرشاہ نے توپ کے گولہ سے اڑا دیں تہیں - دونوں مورتیوں کو گھٹنوں تک کپڑے پہنا رکہے ہیں - اور ململ کا کپڑا چونہ میں بہت اچھی طرح دکھلایا گیا ہے دونوں مورتیوں کے بازو کہنی پر سے مڑے ہوئے ہیں - اگلے بازو اور ہاتھ نکلے ہوئے ہیں - لیکن ہاتھ بہسم گئے ہیں - پاؤں بھی ٹوٹ کر بدشکل ہوگئے ہیں - ہندوستان کے شمال میں بڑی بڑی مورتیاں تہیں اور چمنڈ رائے نے بعض مورتیوں کا حال سنا ہوگا - جس سے اس کے دل پر بڑا اثر ہوا - لیکن اب تک ان کا حال معلوم نہیں ہے - وہ سب بودہ کی مورتیاں تہیں - جینی مت کی کوئی مورتی معلوم نہیں ہوتی - ان میں اصلی فرق یہہ ہے کہ جینی مورتیاں ننگی ہیں - اور بودہ کی مورتیوں پر کپڑا پہنا رکھا ہے - ایک بات یہہ بہی ہے کہ شمال کے جینی سِتمبری تہے اور جنوب کے ڈگمبری اس سے یہہ نتیجہ ہرگز نہیں نکل سکتا کہ شمالی مورتیاں ننگی ہونگی لیکن درحقیقت یہہ یقین کیا جاتا ہے - کہ جینی ترتہنکروں کی تمام مورتیاں ہمیشہ ننگی ہوتی ہیں - اس بیان سے اس امر کی تصدیق ہوتی ہے کہ ڈگمبری قدیمی اور پکے جینی ہیں - کہتے ہیں کہ وردہ مان سوامی بہی ڈگمبری تہے - اور ننگے پھرا کرتے تہے - اور اونکے پاس سوائے ان کے ہاتہوں کے اور کوئی برتن نہ تھا -

گومتیشور کی بڑی مورتیوں میں سے صرف تین مورتیاں موجود ہیں - ایک سرون بیلگول میں ہے - اور دو جنوبی کنارہ کے ضلع کرکل اور ینور میں ہیں - اگرچہ وہ سب عام صورت میں یکساں ہیں مگر خط و خال میں بہت اختلاف ہے ان تینوں میں سے بیلگول کی مورتی بلحاظ تاریخ کے سب سے پرانی ہی نہیں ہے بلکہ سب سے اونچی بہی ہے

اب تک یہہ مورتی اسی جگہہ موجود ہے۔

حال میں افغان سرحدی کمیشن کے متعلق موضع بامیاں میں بودہ مت کی ایک بڑی مورتی کا بیان ہے - اسی ملک کی گھاٹی میں جہاں ہزارہ کی قوم آباد ہے - کابل اور ترکستان کی بڑی سڑک پر یہہ مقام تقریبًا ۸۵۰۰ فیٹ کی بلندی پر ہے - سب سے اوّل چینی جاتری ہیون سانگ نے سنہ ۶۳۰ع میں اس جگہہ کا حال لکھا ہے - چنگیز خاں نے سنہ ۱۲۲۲ع میں اس پر قبضہ کر کے اس کو بالکل تباہ کر دیا۔

ہیون سانگ کا بیان یہہ ہے کہ - راجدہانی کے شمال مغرب کی طرف ایک پہاڑ ہے - جسپر بودہ کی پتھر کی مورتی سیدہی اور ۱۴۰ یا ۱۵۰ فیٹ اونچی بنی ہوئی ہے - اس کے سنہرے رنگ ہر طرف چمکتے ہیں - اور اس کے قیمتی جواہرات کی چمک سے آنکھیں چکاچوند ہو جاتی ہیں - اس کے شرق کی طرف ایک مندر ہے - وہ مندر اس ملک کے قدیم راجہ نے بنایا تھا - اس مندر کے شرق میں ساکی منی بودہ کی ایک کھڑی مورتی دہات کی بنی ہوئی ہے - ۱۰۰ فیٹ اونچی ہے - اسکے مختلف حصّوں کو ڈھالا ہے اور جوڑ کر اس کی پوری مورتی بنا دی ہے - شہر کے مشرق میں بارہ یا تیرہ لیگ کے فاصلہ پر ایک مندر ہے جس میں بودہ کی ایک بڑی مورتی ہے یہہ مورتی اوس وقت کی ہے جب بودہ نے نروان حاصل کیا تھا - یہہ مورتی تقریبًا ۱۰۰۰ فیٹ اونچی ہے۔

افغان سرحدی کمیشن کے کپتان ہیٹ لینیڈ صاحب سب سے پیچھے موضع بامیاں میں آئے - وہ فرماتے ہیں کہ شمال کی جانب پہاڑی چوٹیوں کی ایک مسلسل دیوار تقریبًا [illegible] فیٹ اونچی ہے - چوٹیوں میں جابجا بیشمار غار ہیں - بامیاں میں کئی مشہور مورتی ہیں - انکا درمیانی فاصلہ تقریبًا ½ میل ہے ایک مورتی مرد کی ہے دوسری عورت کی اور وہ ۱۸۰ فیٹ اور ۱۲۰ فیٹ اونچی ہیں - بموجب بیان سیاحان قدیم مردانہ مورتی کا نام سل شال ہے اور زنانہ مورتی کا نام شاہ ممیہ - یہہ مورتیاں کھڑی ہوئی حالت کی ہیں - اور چوڑے چوڑے طاقوں میں رکھی ہوئی ہیں - طاقوں کی چوڑائی مورتیوں کی موٹائی سے تقریبًا دو چند ہے اس لئے اون پہ ہوا اور پانی کا اثر نہیں ہو سکتا

آدمی کے ہاتھ سے پہونچا ہے - مورتیاں بذات خود بہت بھدی ہیں - اور سخت ٹھوس
چٹان میں بھدّے طور پر تراشی ہوئی ہیں - ان میں گہرا چونے کا پلستر ہورہا ہے اور اس
کا مفصل حال اسپر لکھا ہوا ہے - اس سے صاف عیاں ہے کہ ان کا حال بعد میں نہیں
لکھا گیا - بلکہ مورتیوں کی تعمیر کے وقت لکھا گیا تھا - چونے میں نقش و نگار ہورہا ہے
مورتیوں کے خط و خال دیدہ و دانستہ خراب کئے گئے ہیں - کہتے ہیں کہ بڑی مورتی
کی ٹانگیں نادرشاہ نے توپ کے گولہ سے اڑا دیں تھیں - دونوں مورتیوں کو گھٹنوں
تک کپڑے پہنا رکھے ہیں - اور ململ کا کپڑا چونہ میں بہت اچھی طرح دکھلایا گیا ہے
دونوں مورتیوں کے بازو کہنی پر سے مُڑے ہوئے ہیں - اگلے بازو اور ہاتھ
نکلے ہوئے ہیں - لیکن ہاتھ بسم گئے ہیں - پانو بھی ٹوٹ کر بدشکل ہوگئے ہیں -
ہندوستان کے شمال میں بڑی بڑی مورتیاں تھیں اور چمنڈ رائے نے بعض مورتیوں
کا حال سنا ہوگا - جس سے اس کے دل پر بڑا اثر ہوا - لیکن اب تک ان کا حال معلوم نہیں
ہے - وہ سب بودہ کی مورتیاں تھیں - جین مت کی کوئی مورتی معلوم نہیں ہوتی -
ان میں اصلی فرق یہہ ہے کہ جینی مورتیاں ننگی ہیں - اور بودہ کی مورتیوں پر کپڑا پہنا
رکھا ہے - ایک بات یہہ بھی ہے کہ شمال کے جینی ستمبری تھے اور جنوب کے ڈگمبری
اس سے یہہ نتیجہ ہرگز نہیں نکل سکتا کہ شمالی مورتیاں ننگی ہونگی لیکن درحقیقت یہہ
یقین کیا جاتا ہے - کہ جینی ترتھنکروں کی تمام مورتیاں ہمیشہ ننگی ہوتی ہیں - اس بیان
سے اس امر کی تصدیق ہوتی ہے کہ ڈگمبری قدیمی اور پکے جینی ہیں - کہتے ہیں کہ
وردہ مان سوامی بھی ڈگمبری تھے - اور ننگے پھرا کرتے تھے - اور اونکے پاس سوائے
ان کے ہاتھوں کے اور کوئی برتن نہ تھا -

گومتیشور کی بڑی مورتیوں میں سے صرف تین مورتیاں موجود ہیں - ایک سروَن بیلگول
میں ہے - اور دو جنوبی کنارہ کے ضلع کرکل اور ینور میں ہیں - اگرچہ وہ سب
عام صورت میں یکساں ہیں مگر خط و خال میں بہت اختلاف ہے ان تینوں میں سے
بیل گول کی مورتی بلحاظ تاریخ کے سب سے پرانی ہی نہیں ہے بلکہ سب سے اونچی بھی ہے

وہ ایک ڈھلان پہاڑی پر ہے اور اسکے بنانے میں بہت وقت پیش آئی ہوگی اور اسی وجہ سے وہ بہت دلچسپ ہے۔

مورتی ننگی ہے اور سیدھی کھڑی ہوئی ہے۔ اور شمال رویہ ہے۔ اور چھوٹی پہاڑی کی سمت میں بنی ہوئی ہے۔ رانوں سے اوپر اوپر مورتی کو کسی قسم کا سہارا نہیں ہے۔ اور رانوں تک دیمک سے گھری ہوئی ہے۔ جس میں سے سریپ نکلتے ہیں دونوں ٹانگوں اور بازوؤں کے گرد ایک عشک پیچ کی بیل لپٹی ہوئی ہے۔ اور بازو کے اوپر کے حصہ پر پھل یا دانہ کا خوشہ ہے پایہ کو جس کے اوپر پانوں ٹکے ہوئے ہیں۔ ایسا تراشا ہے کہ وہ کھلا ہوا کنول کا پھول دکھائی دیتا ہے اس کے اوپر سنگ تراش نے ایک پیمانہ کندہ کر رکھا ہے۔ جو قریب قریب بالکل ۳ فیٹ ۲ ½ انچہ انگریزی اور فرانسیسی میٹر کے مطابق ہے۔ جو ۳۷ ر ۳۹۔ انچہ انگریزی کے برابر ہوتا ہے۔ اور اصلی نقشہ میں بھی پیمانہ دیا ہے۔ تمام شکل و صورت کے متناسب حصے چھاپہ شدہ تصویر سے ظاہر ہونگے۔ لیکن چونکہ مورتی بہت اونچی ہے اور نہ کوئی مقام اتنا اونچا ہے جہاں سے اس کی تصویر لی جاسکے۔ اسلئے اکثر تصویر سے چہرہ کے اصلی خط وخال کا تصور نہیں ہو سکتا۔

یہ حصے نہایت مکمل ہیں اور دلچسپ ہیں۔ گھونگر یالے بال سر سے چمٹ رہے ہیں کانوں کی لو نیچے لٹکے ہوئے ہیں۔ اور ان میں مستطیل شکل کے چھید ہو رہے ہیں۔ مختلف حصوں کی معتبر پیمائش صیغہ تعمیرات کے مسٹر سکین لین صاحب نے جون ۱۸۶۵ع میں کی ہے۔ اور اس کو کپتان ہیکٹری صاحب نے انڈین اینٹی کیوری میں شائع کیا ہے۔ ٹھیک ٹھیک پیمائش کرنے کے لئے اوس چبوترے اور پیڑ سے کام لیا گیا ہے جو دیوتاؤں پر دودھ چڑھانے کے واسطے بنائے گئے تھے۔ دودھ چڑھانے کی رسم صرف اس وقت ادا کی جاتی ہے جبکہ خاص خاص ستارے کئی سال کے بعد ملتے ہیں اس رسم میں بڑی رقم صرف ہوتی ہے۔ لیکن بد قسمتی سے پجاریوں نے مداخلت کی۔ جبکہ پیمائش ہو رہی تھی۔ اور اوسے پورا نہ ہونے دیا

پیمائش حسب ذیل ہے

پوری اونچائی کان کے نیچے حصہ تک .... ۵۰ فیٹ

کان کے نیچے کی لو سے سر کی چندیا تک .... ٦ فیٹ ٦ انچ

پیر کی لمبائی .... ۹ فیٹ

پیر کے اگلے حصے کی چوڑائی .... ۴ فیٹ ٦ انچ

انگوٹھے کی لمبائی .... ۲ فیٹ ۹ انچ

پنڈلی .... ٦ فیٹ ۴ انچ

ران .... ۱۰ فیٹ

کولھے سے کان تک .... ۲۴ فیٹ ٦ انچ

پیٹ یا دھڑ کی چوڑائی .... ۱۳ فیٹ

کمر کی چوڑائی .... ۱۰ فیٹ

کمر اور کہنی سے کان تک .... ۱۷ فیٹ

بغل سے کان تک .... ۷ فیٹ

کندھوں کی چوڑائی .... ۲۷ فیٹ

گردن کے نیچے حصے سے کان تک .... ۲ فٹ ٦ انچ

انگوٹھے کی لمبائی .... ۱۲ فٹ ٦ انچ

بیچ کی انگلی کی لمبائی .... ۵ فٹ ۳ انچ

تیسری انگلی کی لمبائی .... ۴ فٹ ۷ انچ

چوتھی انگلی کی لمبائی .... ۲ فٹ ۸ انچ

یہ مورتی زیادہ سے زیادہ ۷۵ فٹ اونچی ہے - اگرچہ کہتے ہیں کہ وہ اس سے زیادہ اونچی ہے - سر آرتھر ولزلی صاحب نے ۶۰ فٹ ۳ انچ اونچی اور بوچنن صاحب نے ۷۰ فٹ ۳ انچ اونچی بتلائی ہے - اس مورتی کے تیار کرنے میں بڑی

دقت پیش آئی ہوگی - اور مشہور ڈاکٹر فرگسن صاحب افسر محکمہ تعمیرات کا بیان ہے
کہ راجہ یا جینی رشی کی مورتیاں جو ہندوستان کے جنوب میں ہیں دیسی دستکاری کی نہایت
ہی عمدہ نمونہ ہیں - ان میں سے تین مشہور ہیں - اور اہل فرنگ کو عرصہ سے معلوم ہے
اور اس میں بھی شک ہے کہ آیا ان تینوں کے علاوہ اور بھی موجود ہیں یا نہیں - وہ
ایسی مشہور چیزیں ہیں کہ ہر ایک انگریز کی نگاہ اون پر پڑتی ہے -
سر دن بیلگول کی مورتی کو دیکھ کر ڈیوک اوف ولنگٹن کو اس کے غور سے دیکھنے
کی خواہش پیدا ہوئی - جبکہ صاحب ممدوح سرینگپٹم کے محاصرہ میں ایک فوج کے
دستہ کے افسر تھے - وہ اپنے تمام ہمراہیوں کے ساتھ یہہ دیکھکر حیران ہوا کہ اسکے
بنانے میں کتنی مشقت اوٹھانی پڑی ہوگی - اور وہ یہہ معلوم نہ کر سکا کہ آیا یہہ پہاڑی
کا ایک حصہ ہے - یا اور جگہہ سے اٹھا کر یہاں لایا گیا ہے - پہلا خیال درست معلوم
ہوتا ہے اندر گری پربت تقریبا ۴۰۰ فیٹ اونچا ہے اور سنگ سرخ کا بنا ہوا ہے
اور اس کی چوٹی پر ایک ٹیلہ ہے - وہ یا تو نیچے کے ٹکڑے کے حصہ سے ملا ہوا ہے
یا اس کے اوپر واقع ہے جنہوں نے اس کو ۷۰ فیٹ ۳ انچہ اونچا بنا لیا - اور نہایت
کامیابی کے ساتھ اوس کو پورا کیا - اگر اس سے بھی وہ چند اونچی چٹان ہوتی - تو جینیوں
کا دل اسپر نقش و نگار کرنے سے باز نہ رہتا - لیکن پہاڑی کی ڈھلان صاف سطح پر اتنے
بڑے ڈھیر کا سرکانا اون کی طاقت سے باہر تھا اگرچہ انہوں نے اس ایکبات پر
بہت سے عقلمند لوگوں کی رائے لی ہوگی - مگر خواہ وہ چٹان وہاں کھڑی ہوئی تھی
یا وہ کسی اور جگہہ سے لائی گئی تھی - مگر مصر میں اس سے زیادہ دلکش اور دلفریب
چیز کوئی نہیں ہے - اور وہاں اور کوئی مورتی اس سے زیادہ اونچی نہیں ہے
گومتیشور کی دو اور بڑی مورتیوں میں سے جنکا ہم اوپر ذکر کر چکے ہیں اور جنوبی
کنارے میں واقع ہیں کرکلا کی مورتی ۱۴۳۲ء میں بنائی گئی تھی سکتے ہیں کہ وہ -
۴۱ فٹ - ۵ - انچہ اونچی ہے - نیور کی مورتی ۱۶۰۴ء میں تیار ہوئی - اور تقریبا
۳۷ - فیٹ اونچی ہے -

ڈاکٹر برنل صاحب نے کرکلا کی پرتما کا حال یوں لکھا ہے کہ یہہ ایک پہاڑی کی چوٹی پر ہے اور اونچی چمکدار گول پہاڑ پر واقع ہے - اور کئی میل کے فاصلہ سے دکھائی دیتی ہو وہ پتھر جس میں سے وہ تراشی گئی ہے ظاہرا پہاڑی کی جنوبی ڈھلان پر سے لیا گیا ہے اور چونکہ مورتی ۴۱ فیٹ - ۵ انچ اونچی ہے - اور وزن میں تقریبًا ۸۰ ٹن ہے یعنی ۲۲۴۰ من ہے تو یہہ کہا جاسکتا ہے کہ اونچائی میں تو یہہ مصر کی مورتوں کے برابر ہے کتبہ کی تاریخ اسکے دائیں پانوں کے قریب کندہ ہے اور زبان سنسکرت اور ہیل کنا ڈا حروف میں ہے - اور گھس جانے کی وجہ سے صاف طور پر نہیں پڑہی جاتی ہے -

بیر اندر کے بیٹے بیر پانڈیہ سین چندر بنی نے بہاگن سدی دوادشی بدھ وار کو سال بروہی کرت ساکہا سمت ۱۳۵۴ میں باہو بلی کی اوس جنیک مورتی کی پرتشٹا کی - کتبہ کے شروع میں جو اشلوک ہیں اون سے صاف ظاہر ہے کہ بیر پانڈیہ گرو للت کیرتی کی صلاح سے اس مورتی کی پرتشٹا ہوئی تھی - اسپر ۱۴۳۲ع کی تاریخ ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بیر پانڈیہ ودیا نگر کا ایک باجگزار جینی رئیس تھا - جو گھاٹ سے اوپر ایکیری میں رہتا تھا - لیکن اوس کے جانشین پکے لنگیت (مہادیو کے پجاری) تھے - اور اونہوں نے جنوبی کنارا میں جینیوں کے زوال میں بہت مدد دی تھی -

مسٹر وال ہوس صاحب نے نیور کی مورتی کا یہہ حال لکھا ہے کہ یہہ مورتی دوسری مورتی کے مانند پہاڑی پر نہیں ہے بلکہ دریائے گرپر کے جنوبی کنارہ پر ایک اونچے چبوترے پر واقع ہے - یہہ چبوترہ دریا کی تہہ سے پچاس فیٹ اونچا ہے - یہہ مورتی دیگر مورتیوں سے تمام ضروری ضروری باتوں میں ملتی جلتی ہے - لیکن اس میں نرالا پن یہہ ہے کہ اسکا چہرہ ہنس مکھہ ہے - لیکن مجھکو اس کی وجہ معلوم نہیں ہوئی - نیور کی مورتی کا منہ کرکلا کی مورتی کے مانند کدریکھہ پہاڑ کی ڈہلان پر پورب کی جانب ہے - کدریکھہ پہاڑ مغربی گھاٹ کا سب سے اونچا حصہ ہے - اونچائی میں یہ پہاڑ چھہ ہزار فٹ سے زیادہ ہے - اور سامنے سے تقریبًا بارہ میل لمبا ہے - وہاں کے لوگ کہتے ہیں کہ جہاں یہہ مورتی اب کھڑی ہے وہاں سے ۳۰ یا ۴۰ میل کے فاصلہ پر دریا کے

دوسری طرف بنائی گئی تہی - اگر یہ بات سچ ہے تو اسکو موجودہ جگہہ پر لانا بڑی دانائی کا کام ہے اسسے انکی فن انجنیری کی واقفیت ظاہر ہوتی ہے مورتی کے جنوب میں ایک کتبہ ہے جس سے اس کی تاریخ معلوم ہوتی ہے - اور یہ بہی معلوم ہوتا ہے کہ یہہ باہوبلی کی مورتی ہے - جس کو اندر راجہ نے جو چمنڈ رائے کی نسل سے تھا بیلگولہ کے گرد چارو کیرتی منی کی صلاح سے ساکھا سمت ۱۵۲۵ سال شوبھاکرت (سنہ ۱۶۰۳ع) میں تعمیر کرائی تہی - کہتے ہیں کہ اندر راجہ رائے کبیر کا داماد تھا - اور ہنڈریک مہادیوی کا بیٹا تھا - اور پانڈیہ بہوپتی کا چھوٹا بھائی تھا -

ان مورتیوں کے متعلق (چینوٹیوں) اس دیمک کی پھاڑی کا بیان کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے جن میں سے سانپ نکلتے ہیں - یہہ دیمک کی بھاڑیاں مورتی کے پانوں کے گرد ہیں - اور اس بیل کا ذکر کرنا بھی ضروری ہے جو دونوں ٹانگوں اور بازو کے گرد لپٹی ہوئی ہے - تینوں مورتیوں کا یہی حال ہے اور اس سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ سوامی جی لولین ہوکر تپسیا میں مصروف تھے اور دیمک کی پہاڑیاں انکے گرد بن گئیں اور پودے اگ آئے مگر سوامی جی نے مطلق اس بات کی پروا نکی اور برابر تپسیا کرتے رہے -

لیکن باہوبلی کی روایتی داستانوں میں یہہ لکھا ہوا ہے کہ اپنے سوتیلے بھائی بھرت کی عظمت کی تسلیم کرنے سے انکار کرکے وہ کسی غیر راجہ کی سلطنت میں ایسی جگہہ کی تلاش میں پھرتا رہا - کہ جہاں بیٹھکر وہ تپسیا کرے - لیکن جہاں کہیں وہ گیا اس کو بھرت کی ہی سلطنت دکھائی دی - کیونکہ بھرت تمام سرزمین کا مالک تھا - اس حالت میں دہنیتر یعنی دیوتا ناگ بنکر حاضر ہوا اور اپنا سر باہوبلی کے سامنے کر دیا اور رکھا کہ اس پر بیٹھ کر تپسیا کرے - اس سے باہوبلی کا بھرم جاتا رہا اور اوس نے خیال کیا کہ زمین پر ہزاروں بھرت جیسے ہو گئے ہیں اور بھرم جانے پر اونکو کیول گیان ہو گیا - چونکہ یہ اوّل اوّل موکش گئے تھے اور اونھوں نے بڑی سخت ریاضت کی تھی اس لئے جینی انکی پرتما بناکر پوجتے ہیں -

اب ہم چمنڈ رائے اور اسکی مہمات کا کچھ حال بیان کرتے ہیں جسقدر ہم کو معلوم ہے۔ چمنڈ رائے نے یہ مورتی بنوائی - کتبہ نمبر ۱۰۹ میں اس نے اپنا حال لکھا ہے اور اگر یہ کتبہ جا بجا گدبرہم دیو ستون پر ہے خراب نہ ہوتا - تو ہم کو بڑی پرتما کی تعمیر کی اصلی تاریخ اور اس کے بنوانے کا ٹھیک مقصد معلوم ہو جاتا - لیکن افسوس کہ ہگیڈ لنبہ نے اپنے حالات کی ۵۲ سطریں کندہ کرانے کے لئے چمنڈا رائے کے اصلی کتبہ کے تینوں پہلوؤں کو بالکل صاف کرا دیا - صرف ایک پہلو چھوڑ دیا جس کا بیان کتبہ نمبر ۱۰۹ میں ہے - اس باقی ماندہ پہلو سے معلوم ہوتا ہے کہ چمنڈ رائے برہم کہشتر بنس میں ہوتا ہے - اور اندر راجہ کے حکم سے پاتال مل کے چھوٹے بھائی وجول دیو کو فتح کیا - اور راجہ جگدے کمبر کے سامنے اسکی فوج کو بھگا دیا - جگدے کمیر نے نولمب راجہ اور راجہ رانا سانگا کی لڑائیوں میں اس کی تعریف کی ہے کہ وہ سخت سے سخت لڑائی لڑنے کو طیار تھا - چلاڈ ونگ گنگ نے گنگ سلطنت کو زبردستی چھین لینے کا ارادہ کیا مگر چمنڈ رائے نے اس کی کوشش کو چلنے نہ دیا -

یہی واقعات چمنڈ رائے پران میں درج ہیں - چمنڈ رائے پران کے پہلے باب میں لکھا ہوا ہے کہ اس کا سوامی گنگ کل چوڑامنی جگدے کمبر - نولمب کلنتک دیو تھا - اور وہ برہم کہشتر بنس میں پیدا ہوا تھا - آخری باب میں یہ لکھا ہوا ہے کہ وہ جیت سین کا چیلا تھا - اور وہ کرت جگ میں شنلکہ - تریتا میں رام دواپر میں گنڈوی اور کلجگ میں بیر ترمنڈ ہوا - اسکے مختلف القاب کی اصلیت یہ ہے - کہ جنگ کھیڑگی میں وجول دیو کو شکست دینے سے سمیر ڈ ہر ندہر کا خطاب ملا - جنگ نولمب میں گبور کے میدان میں بہادری دکھا کر بیر ترمنڈ کا خطاب حاصل کیا - اچانگی کے قلعہ میں لڑائی کرنے سے رانا رنگ سنگ کا خطاب اور بیگ پور کے قلعے میں تری بھوں وغیرہ کے قتل کرنے اور گوبند کو دخل دلانے سے بیر کل کال ڈنڈ کا خطاب - اور راجہ کام کے قلعہ میں راجہ وغیرہ کے شکست دینے سے بھوج بکرم کا خطاب - نفرت کرنے کے باعث اپنے چھوٹے بھائی ناگ ورم کے مار ڈالنے سے چلا دڈنک کا خطاب - گنگ بھٹ

نودراچیہ کے مارڈالنے سے سمرچپاسوربا اور پرتی پکش رکشس کا خطاب۔ جنگجو بہٹ ببر کے قلعہ کو توڑکر بہٹ ماری کا لقب۔ بہادرانہ صفت رکہنے سے گن دم کاٹی کا خطاب اپنی نیکی اور فیاضی وغیرہ کے سبب سمیک رتناکر کا خطاب۔ غیروں کی دولت اور بیوی کے لالچ نہ کرنے سے سوچا بہرن اور مذاق میں بہی کبہی جھوٹ نہ بولنے سے ست یودہشٹر۔ بہادروں کا سردار ہونے سے سوبہٹ چوڑامنی کا خطاب حاصل کیا۔ اپنی کتاب میں اوس نے اپنے آپ کو کوئی جن سکہہ یعنی شاعروں کا سردار لکہا ہے۔

اکثر باتوں کا ہم کو پتہ نہیں لگتا۔ لیکن یہ تعجب ہے کہ اسقدر مشہور کارہائے نمایاں میں ایک ہی مذہبی کام کا ذکر نہیں ہے کوئی بڑا مذہبی کام ایسے شخص کو ضرور کرنا چاہئے تھا۔ جسکو اتنی بڑی مورتی کی پوجا کرانیکا خیال تھا۔ باوجودیکہ اس میں اول سے آخر تک لڑائی اور خونریزی کے سوائے کچھہ اور نہیں ہے۔ مگر کتبہ نمبر ۱۹ میں چمنڈرائے گنگ راجہ اور ہلا کا ذکر ہے۔ چمنڈرائے وغیرہ کا ہم ابہی اور ذکر کریں گے۔ چمنڈرائے جین مت کا بڑا حامی تھا۔

اگر کوئی شخص یہہ سوال کرے کہ سرون بیل گول میں جین مت کے بڑے حامی کون تہے تو جواب دیا جاویگا کہ اوّل راجہ رچل کا منتری رائے۔ اسکے بعد دشنو کا منتری گنگ اور اوسکے بعد راجہ نرسنگہ دیو کا منتری ہل تہے۔ انکے علاوہ اگر کوئی اور شخص حامی ہونے کا دعوی کرتا تو انکا بہی ذکر کیا جاتا۔

اب ہم کتبوں پر پہر نظر ڈالتے ہیں۔ اور اوّل کتبہ نمبر ۷۶ کا حال بیان کرتے ہیں۔ جو چمنڈرائے بستی کی اوپر کی منزل میں مورتی کے دامن کے قریب کندہ ہے وہ ہیل گنا ٹی حروف میں ہے۔ اور اس میں لکہا ہوا ہے کہ مندر کو منتری چمنڈ کے بیٹے نے بنوایا تہا۔ اور وہ اجیت سین منی کا گرہستی چیلا تہا۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ دراصل چمنڈرائے کی یادگار میں بنایا گیا ہوگا۔ اسپر کوئی تاریخ نہیں ہے لیکن وہ ۹۹۵ء کا ہے۔ یہہ مندر بلحاظ طرز وسعت اور آرائش کے نہایت ہی عمدہ ہے۔

عین وسط میں مندر کے صحن کے انتہائی شمال میں شرق رویہ واقع ہے - لیکن وہ
اس زمانہ کا بنا ہوا معلوم نہیں ہوتا - کیونکہ نمبر ۶۶ سے جو نیچے مندر کی مورتی پر
کندہ ہے ظاہر ہوتا ہے کہ اس موجودہ عمارت کو گنگ راجہ کے بیٹے نے تعمیر کیا تھا
جو تقریباً ۱۴۰ برس بعد ہوا - مجھے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یا تو پہلے یہہ صرف ایک مٹھہ
تھا اور اس کے اوپر مورتی تہی - اور موجودہ عمارت اس کے اردگرد بنائی گئی
تہی یا یہہ بات ہے کہ وہ مورتی جو اوپر کی منزل میں ہے دراصل نیچے کی منزل میں
تھی - اور مندر کے دوبارہ بنانے کے وقت یا اوس میں ایزادی کرانے کے وقت
وہ اوپر لے جائی گئی ہے - تا کہ گنگ کا بیٹا اپنی مورتی استھاپن کرے - اس کے
بعد بلحاظ تاریخی ترتیب کے کتبہ نمبر ۱۱۹ آتا ہے - جو ناگری حروف میں چٹانی کتبہ
ہے - صرف اسی کتبہ پر بکرمی سمت کی تاریخ ہے - اور ۱۰۶۲ء کا ہے لیکن کاشٹا
سنگ نام کے سوائے کچھہ نہیں پڑھا جاتا - اس سنگ کا کسی دیگر کتبہ میں ذکر نہیں ہے
یہاں دو اور پہاڑی کتبے نمبر ۳۷ و ۳۶ موجود ہیں - جنکی تاریخ معلوم نہیں
اور ان اشخاص کا بہی کچھہ حال معلوم نہیں جنکا نام اوس میں دیا ہوا ہے -
کتبہ نمبر ۷۱ بہدر باہو کے گفا کے پاس چٹان پر واقع ہے - اور ناگری حروف
میں ہے اور قریب قریب گھس گیا ہے - اس میں لکھا ہوا ہے کہ جین چندر بہدر باہو
کی چرنوں کی پوجا کیا کرتا تہا - ممکن ہے کہ یہہ وہ جین چندر ہو جس کو کتبہ نمبر ۵۵ میں
میگھہ چندر کے باپ میگھہ نندی کا شدہ سوہی یا ساہتی لکھا ہے میگھہ چندر بموجب تحریر
کتبہ نمبر ۴۷ ۱۱۱۵ء میں مر گیا - اس لئے موجودہ کتبے کی تاریخ ۱۰۹۰ء نکلتی ہے
اس کے بعد ہم کتبہ نمبر ۴۶ کا ذکر کرتے ہیں جسپر سالکا سمت ۱۰۳۷ سال وجیا (۱۱۱۳ء)
کی تاریخ ہے - اس میں لکھا ہے - کہ گنگ راجہ کی رانی لکھشمی نے بوچنا یا بوچی راجہ
کی یادگار میں ایک ستون یا سل ستمبہ بنوایا -
بوچنا ڈنڈنایک کیتی للکلا دیتی کا بیٹا اور سبہا چندر سدہانت دیو کا چیلا تہا - اور اس
نے اپنی زندگی جینی اعتقاد کے بموجب بسر کی - یہہ کتبہ زیادہ تر نظم میں ہے اور کنا ڈا

زبان میں ہے - اور اس کی انشا بہت اچھی ہے -
اگرچہ اوس کا کچھہ ذکر تو نہیں ہے مگر کتبہ نمبر ۴۸ و ۴۹ کے ساتھہ مقابلہ کرنے سے تحقیق ہوتا ہے کہ لکملا اور لکشمی ایک ہی تھے - اور کہ بوچی راجہ گنگ راجہ کا بیٹا تھا تعجب یہہ ہے کہ گنگ راجہ کا کچھہ ذکر نہیں ہے - ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کا بیٹا اوائل عمری ہی میں مرگیا تھا - اور اس سخت صدمہ کو گنگ راجہ کے روزافزوں اقبالمندی کے ذکر میں لکھنا مناسب نہ سمجھا ہوگا - کہتے ہیں کہ اسکی رانی اس لڑکے پر بہت نازاں تھی اور اوس کا خیال ہے کہ یہہ تمام مصیبت میری وجہ سے ہوئی ہے کتبہ نمبر ۴۶ پر ساکھا سمت ۱۰۴۷ سال منتہ (سنہ ۱۱۱۵ء) کی تاریخ ہے - اس میں لکھا ہوا ہے کہ لکشمی متی ڈنڈنایک گیتی نے جو ہوس راجہ دشنوور دہن کے منتری گنگ راجہ کی استری تھی - میگھہ چندر تری دید دیو کی یادگار میں ایک سمادھہ بنائی - یہہ کتبہ ایک مربع پتھر کے ستون کے چاروں پہلوؤں پر کندہ ہے قریب قریب یہہ تمام نظم میں ہے تھوڑا سا سنسکرت میں ہے اور تھوڑا سا ہل گنا ٹکا احروجنین پر گیڈ بہا ؤ راجہ نے اس کو بنایا تھا -
اگلے حصہ میں نندی گن کے مشہور گروؤں کے سلسلہ کا بیان ہے - جو مہابیر سوامی کے چیلے تھے اور گوتم کی نسل میں تھے پہلے پہل پدم نندی کا بیان ہے جس کو کوند کندا آچاریہ بتایا ہے اس کے پیچھے اُما سوامی کا حال ہے - جس کو گردھر پنچھا بھی کہتے ہیں اور جو اپنے زمانہ میں فاضل اجل جیس تھا - اس کا چیلا بالک پنچھا ہوا - بالک پنچھا کا چیلا گنا نندی تھا گنانندی کے ۳۰۰ چیلے تھے جن میں سے ۷۲ بہت مشہور ہوئے - ان میں سے بڑا دیو اندر ہوا - جس کا چیلا کل دھہوت نندی ہوا - کل دہوت نندی کا چیلہ مدن شنکر اور مدن شنکر کا چیلہ بیرا نندی تھا -
کہتے ہیں کہ راجہ گولا دیو - راجہ نتن چندر کے خاندان میں تھا - راجہ گولا دیو نے کسی نہ کسی وجہ سے بیرانندی سے دکشا لی - اور گولاچاریہ بن گیا - اس کا چیلا ترکال یوگی تھا اور ترکال یوگی کا چیلا ابھے نندی جو بحث کرنے میں پری شاہ وغیرہ پر غالب آیا -

اس کا چیلا سوامی سوم دیو تہا - جو سکل اندو یا سکل چندر ہوا - اس کا چیلا میگہہ چندر اور میگہہ چندر کا چیلہ پربہو چندر ہوا -

پھر اس کے بعد میگہہ چندر کی تعریفیں ہیں - اس کی وفات کا حال ہے - اور یہہ بہی لکھا ہے کہ گنگ راجہ کی رانی نے اپنے گرو پربہو چندر کی کہنے سے سمادہہ بنائی -

آخر میں ایک اشلوک ہے جس میں گنگ راجہ کی بڑی تعریف لکھی ہے کہ اوس نے ۹۶۰۰۰ گنگا ددی میں جینی مندروں کی مرمت کی اور ایک اشلوک لکھشمی ستی کی فیاضی کے بارہ میں بہی درج ہے -

اس کے بعد کتبہ نمبر (۵۵) ہے اسپر کوئی تاریخ نہیں ہے - اس کتبہ میں بال چندر گرو تک گروؤں کا سلسلہ دے رکھا ہے - بال چندر میگہہ چندر کا ہم عصر تہا اور ۱۱۱۵ء میں مرگیا - دیکھو نمبر ۴۷ یہہ کتبہ اوس زمانہ کا ہے - اور اوس میں نہایت ہی دلچسپ واقعات ہیں -

یہہ نہایت ہی پرانا کتبہ ہے اور اوسکے شروع میں سیاد واد کی استوتی کی اشلوک ہیں اور یہہ استوتی ہر ایک جین شاسن کے شروع میں ہے - اس استوتی کے بارہ میں مسٹر ولسن صاحب یوں فرماتے ہیں کہ یہہ نہایت ہی عمدہ اور نہایت ہی مفید ہے اور مباحثہ کی کتابوں میں جینیوں کی سپت ہنگی مشہور ہے - اس کے معنے ہیں سات مسئلوں کے بحث کرنے والے یا رد کرنے والے - یا یہہ کہو کہ سات متضاد مسئلوں کا رضامند کرنے والے - اور وسواسی طبیعت کے رکھنے والے - جس سے دوسرے لقب سیاد واد (ممکن باتوں کو بیان کرنیوالا) کی تصدیق ہوتی ہے - وہ سات مسئلہ ذیل میں درج ہیں -

(۱) چیز ہے - (۲) - چیز نہیں ہے - (۳) ہے اور نہیں ہے - (۴) اس کی تعریف نہیں ہوسکتی - (۵) وہ ہے لیکن اس کی تعریف نہیں ہوسکتی - (۶) وہ نہیں ہے اور اوسکی تعریف نہیں ہوسکتی - (۷) وہ ہے اور نہیں ہے اور اسکی تعریف نہیں ہوسکتی - ان سات باتوں سے مختلف درشنوں کے مختلف مسئلہ ظاہر ہوتے ہیں - مثلاً سانکہہ

ویدانت وغیرہ بلحاظ دنیا - جان اور روح کے ممکن ہے کہ بعض صورتوں میں
ان مسائل میں سے ہر ایک مسئلہ سچ ہو یا بعض صورتوں میں سچ نہ ہو - اس لئے اسپر
پورا بھروسہ ہوسکتا ہے - اور نہ اون سے مخالفت ہوسکتی ہے -
مہابیر سوامی اور کونڈاکند سوامی کی تعریف کے بعد (دیکھو نمبر (۴۰) مع نوٹ)
یہہ لکھا ہوا ہے - کہ دیونندر مول سنگ اور دیسیک گن میں پیدا ہوا تھا - اور چیتر لکھہ
دیو اُس کا چیلہ تھا - اس نے چاروں دشا میں آٹھہ آٹھہ روز یعنی ایک ماہ تک برت
رکھکر یہہ نام حاصل کیا تھا -
اس کے ۸۴ شاگرد تھے - جن میں سے وکر گنج میں گوپ نندی مشہور ہوا - اور
اس نے وہ کام کیا جس کو دیگر اشخاص نے ناممکن خیال کیا تھا - یعنی اوس نے
جین دہرم کو جو کچھہ عرصہ سے ترقی پذیر نہ تھا وہ فروغ اور رونق دی جو گنگ راجہ
کے زمانہ میں کبھی اس کو حاصل تھا گوپ نندی کا ساتھی پربھو چندر تھا جسکے چرنوں
کو سیوا دہارا کا راجہ بہوج کیا کرتا تھا - اس فاضل اجل شاشتری نے سنہ ۱۰۰۰ع
سے سنہ ۱۰۵۵ع تک حکومت کی اور پربھو چندر کا دہرم کے کاموں میں ہم عصر و امانندی
ہوا - جو وشیو بہٹ کی دلیلوں کو رد کرتا ہے معلوم نہیں کہ وشیو بہٹ کون تھا -
وامانندی کا سدہرم پل دہاری تھا - جس کا نام گن چندر بہی تھا جو بظاہر مالی پور
میں مٹ کے مندر میں رہتا تھا - سانی پور یا بلگامی مراد ہے جو سمنوگا کے ضلع میں
تھا - اوس کا سدہرم میگہہ نندی تھا - جو شاد باد میں ماہر تھا - اس کا سدہرم
جین چندر تھا - جو جیندر گرمر کے علم میں مانند پوجیہ پاد اور منطق میں اکلنک اور
شاعری میں بہاروی کے ثانی تھا - اس کا سدہرم دپو نندر ہوا - جس کو بانکے پور
ضلع دہاروار کا سنی لکھا ہے - اس کا سدہرم ورسو چندر تھا - جو سیاد واد اور
منطق میں بڑا مشاق تھا - اور جو چالوکیہ کٹک میں بال سرسوتی کے نام سے مشہور
ہوا - اس کا بہائی اور سدہرم یا ساکیرتی ہوا - جس نے سیاد واد کی تشریح کی
اور بودھوں کو مغلوب کیا سیمبل اور سنگلدیپ کے راجہ اس کے چرنوں کی سیوا

کرتے تھے - اِس بات کا کہنا مشکل ہے کہ یہہ کون تھا لیکن معلوم ہوتا ہے کہ ۱۰۲۳ع میں سنہد و سنگدیپ کے تخت پر بیٹھا - اس کا دار الخلافہ انور ا دہا پور تھا - ہندوستان پر حملہ ہونے کے سبب اس نے ۱۰۳۲ع میں تخت چھوڑ دیا - ۱۰۵۹ع میں چولاؤں نے اوس کو گرفتار کر لیا اور قید کر کے لے گئے اور اوس ٹاپو پر ایک چولا نائب السلطنت مقرر کیا - قدیم سلطنت بجے باہو کے قبضہ میں آئی اور بجے باہو نے چولاؤں کو بڑی مشکل سے بارہ برس کے اندر وہاں سے نکال دیا -

بجے باہو کا سدہرم اور گوپ نندی کا چیلہ تری سٹھی ہوا - اِس کو اسوجہ سے تری شٹھی کہتے تھے کہ وہ نہیں مٹھی بھر چن کھایا کرتا تھا - اسکے سدہرم گولا کے تین نام اور ہیں - یعنی مل دھاری - ہیم چندر اور گنڈ ومکت - اس کا سدہرم سبھا کیرتی ہوا - سبھا کیرتی کا سدہرم میگھہ چندر جو میگھہ نندی کا بیٹا (چیلا) تھا - اگر اس فقرہ کا صحیح ترجمہ ہوا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ ابہے چندر کا نام اسکے ایک بیٹی تھی - لیکن اس کا اور کچھہ ذکر نہیں ہے - اوس کا سدہرم کلیان کیرتی تھا - جو ساکنی بہوت کے اتارنے کی طاقت رکھتا تھا - اور جنتر منتر میں طاق تھا اس کا سدہرم بال چندر تھا جو ظاہرا ساگر خاندان کی نسل سے تھا - اس کی ددیا کا حال لکھا ہے اور کتبہ میں مذکورہ صدر گروؤں کے نام درج ہیں -

اب ہم گنگ راجہ کے کتبوں کا ذکر کرتے ہیں - اِن میں سے اول نمبر ۷۵ اور ۷۶ کی آخری سطریں ہیں - جو جین مہاراشٹری اور ہیل کناڈا حروف میں ہیں - اور اون کا مطلب یہہ ہے کہ گومتیشور کی بڑی پرتما کے گرد احاطہ بنوایا -

یہہ کتبے مورتی کے ہر دو طرف ہیں اور چنڈرائے کے کتبوں کے عین نیچے ہیں - اور اسی قسم کے ہیں - اون کی تاریخ مندرجہ بالا وجوہات سے ۱۱۱۶ع مقرر کی گئی ہے - ارد گرد کے کنگورے کی دیوار اور دیگر عمارتوں سے وہ خوبصورتی اور رونق جاتی رہی ہے - جو اوس وقت تھی جبکہ پہاڑی کی چوٹی پر یہہ مورتی اکیلی اور برہنہ کھڑی تھی - لیکن حفاظت کے لئے دیواروں کا بنوانا ضروری سمجھا گیا -

کیونکہ جب وہ بنائی گئی تہیں - جین مت ترقی پر تہا اور راج دہرم تھا - لیکن جب
رامانوم اچاریہ ابقار فرنے ہوسل راجہ تبی دیوکواسی سال ولیشنو بنالیا تو جینیوں کے
ساتہہ اسکی سخت عداوت ہوگئی - جینی اتنے زبردست ہوگئے تہے کہ بالکل الگ نہیں کئے
جاسکتے تہے - کہتے ہیں کہ رامانوجی چری نے مورتیوں کو کہنڈن کرنا شروع کیا -
تاکہ وہ پوجنے کے لائق نہیں بائیں ہاتہہ کی انگلی جو اندازہ سے چہوٹی تھی - اس کو الگ
کردیا ہے اسکی جلگہہ پوری انگلی لگادی ہے - رامانوج آچاری کے وشنو دہرم اختیار
کرنے کی وجہ سے یہہ معلوم ہوتی ہے کہ راجہ کے جینی گرو نے اُسکے ساتہہ کھانا کھانے سے
انکار کیا تھا کیونکہ راجہ کی ایک انگلی جاتی رہی تہی -

اس کے بعد کتبہ نمبر ۶۴ و ۶۴ و ۶۵ ہیں - ان میں یہہ لکھا ہوا ہے کہ چھوٹی پہاڑی پر تین بستیاں
اور تعمیر کرائی گئیں - یہہ ہر ایک مندر میں بڑی مورتی کے پائے پر علیحدہ علیحدہ کندہ ہیں
لیکن نمبر (۶۴) اوپر کی منزل میں مورتی پر ہے - نمبر ۶۵ سے معلوم ہوتا ہے کہ اودے
سور بستی جو اب ساسن بستی کے نام سے مشہور ہے گنگ راجہ نے تعمیر کری تہی -
نمبر ۶۴ سے معلوم ہوتا ہے کہ تیسری اودے سور بستی موسوم بہ اڑے دو کہٹے اسکی
بیوی نے بنوائی تہی - ان تینوں پہ کوئی تاریخ نہیں ہے - ۱۱۱۶ء کے بنے ہوے
ہیں - کیونکہ نمبر ۵۹ جسکی تاریخ ۱۱۱۷ء ہے ساسن بستی کے دروازہ پر ہے - اور اس
میں لکھا ہوا ہے کہ گنگ راجہ نے ان بستیوں کے لئے عطیہ دینا منظور کیا - جو اس کی
ماں اور بیوی نے تعمیر کرائی تہیں - اس سے یہہ نتیجہ نکلتا ہے کہ تینوں بستیوں میں سے
ساسن بستی سب سے پچھلی بستی ہے - لیکن جس جگہہ وہ بنی ہوئی ہیں اس سے معلوم
ہوتا ہے کہ وہ سب سے پہلی بستی ہے - مگر وہ قریب قریب ایکہی وقت میں بنائی
گئی ہوں گی -

کتبہ نمبر ۶۵ سنسکرت اشلوک میں ہے - اور اس معلوم ہوتا ہے کہ گنگ راجہ کا گرو
سبہا چندر تہا - اس کا باپ بدہ متر تہا - اور اس کی ماں پوچیکا تہی -
نمبر ۴۵ اور دیگر کتبوں میں بدہ متر کا نام ایچا اچی راجہ لکھا ہے لیکن کتبے نمبر ۴۵ سے ظاہر ہے

کہ وہ دراصل ایک برہمن تھا - اور پیچھے جینی ہوگیا - بدہ منتر اس کا برہمنی نام تھا اور
جین مت اختیار کرنے پر اوس نے اپنا نام اچار رکھا - ساسن بستی جس کا ذکر اوپر بیان
کیا گیا ہے اس ساسن یا کتبے نمبر ۵۹ سے جو اس کے دروازہ پر کھڑا ہے ساسن بستی
کہلاتی ہے - یہہ ایک سادہ عمارت ہے اور چندر گپت کی بستی کے عین پیچھے واقع ہے
اس کے بیچ میں ایک تنگ راستہ ہے اور شرقی رویہ ہے کتبہ نمبر ۶۴ پرانے کناڈا حروف
میں ہیں - اس میں لکھا ہوا ہے کہ سبھا چندر کے چیلے گنگ رائے نے اپنی ماں بوچی
کے لئے یہہ مندر بنوایا تھا - جب ہم کتبے نمبر ۵۹ و ۴۳ و ۶۳ و ۴۸ پر نظر ڈالتے
ہیں - تو اغلب یہہ معلوم ہوتا ہے کہ یہہ اسی وقت تعمیر ہوا ہے - باہر کی طرف سے
مندر بالکل سادہ ہے لیکن کچھہ ایک لمبا ہے - لیکن چونکہ اس میں سامنے کے رُخ
صرف ایک ہی دروازہ ہے اور اس کے آگے ایک بڑا پٹا ہوا دروازہ ہے
اس وجہ سے اس میں روشنی نہیں جاتی - اور اسی وجہ سے اوس کو کتل بستی یعنی اندھیر
مندر کہتے ہیں - اس کا نام پدماوتی بستی بھی ہے - غالباً پدماوت نے اس کو از سر نو
بنایا تہا - اور اصلی مورتی کو اوپر کی منزل پر اٹھا کر لے گئے - تاکہ اس کی جگہہ ایک اور مہتما استھاپن
کی جاوے - جس کا ذکر کہ نمبر ۶۷ میں ہے -

یہہ مندر چندر گپت بستی کے مغرب میں واقع ہے - لیکن زیادہ تر جنوب کی طرف ہے
پس اس کتبہ کا آغاز اور دوسرے کتبہ کا انجام ایک جگہہ ہے - اس میں کچھہ شک نہیں کہ
اس میں چمنڈ رائے کی بستی کے مانند ایک چھوٹا سا گنبد تھا - لیکن اب کوئی بُرج موجود
نہیں ہے - اگرچہ نقشہ میں یہہ بُرج دکھلایا ہے - وہ مٹھہ میں تھا - اس کے کچھہ عرصہ
بعد ایک لمبا اور بڑا استون وار کمرہ اس بستی اور چندر گپت بستی کے سامنے مربع جگہہ میں اس
طرح بنایا ہوا ہے کہ دونوں بستیوں کا دروازہ اسی کمرہ میں تہا - چندر گپت بستی کا دروازہ
اوتر کی طرف ہے - اور چمنڈ رائے بستی کا دروازہ پچھم کی طرف ہے - باہر کی طرف پتھر
کا ایک زینہ شمالی مشرقی حصہ گوشہ میں کمرہ کی چھوٹی تک لگا ہوا ہے - کہتے ہیں کہ رئیس
زادیاں بڑے تیوہاروں پر تماشہ دیکھنے کے لئے یہاں جمع ہوا کرتی تہیں یہہ کمرہ اب

گر گیا ہے - اور اب سادہ طرز پر بنا دیا ہے - اور پہلی عمارت کے منقش ستونوں کی جگہہ جابجا کئی ٹکڑے وہاں ادہر اودہر پڑے ہوئے ہیں - سادہ اَن گھڑ پتھر لگا دئے ہیں اور ایک پردہ کی دیوار سامنے بنی ہوئی ہے - کہ اندر کا حال کچھ معلوم نہ ہو -
کتبہ نمبر ۲۳ ، سنسکرت اشلوک میں ہے - اور اوس میں گنگ راجہ کی رانی لکشمی کی تعریف ہیں - جس نے مندر بنوایا - یہہ چندر گپت بستی کے شمال مشرق میں اس بستی سے اور ساسن بستی سے جو اس کے خاندان نے بنوائی تھی - کچھہ فاصلہ پر واقع ہے - اور شمال رویہ ہے - یہہ بھی سادہ عمارت ہے اور اس کو ارے ڈوگنی بستی کہتے ہیں - چونکہ اس میں دروازوں کے ہر طرف ایک اونچا چبوترہ ہے غالباً یہہ دوسری بستی سے پہلے بنایا گیا ہوگا - لیکن کتبہ نمبر ۵۹ میں پہلے اس بستی کا ذکر ہے - جس کو ماں نے بنایا تہا - اور پہر اس بستی کا ہے جس کو بیوی نے بنایا تہا - پس میں نے بہی یہی ترتیب قایم رکھی ہے -
کتبہ نمبر ۴۵ اس واقعہ کے لحاظ سے جو اس میں مندرج ہے بڑے کام کا ہے - اس کی تاریخ ۱۱۱۷ء ہے (دیکھو نمبر ۵۹) اس کے بنانے کا مدعا یہہ ہے کہ وشنو وردہن سوامی کے منتری گنگ راجہ نے ان بستیوں کے لیے جو اوس کی ماں اور بیوی نے بنائی تہیں - پرام کا گانو وقف کیا - اس وقف کی کیفیت اوس میں درج کی جاوے -
گنگ راجہ کی نسل کا پتہ مارا سے لگتا ہے جسکی بیوی ماک ببی تھی - ان کا بیٹا ایچا ہو جو کونڈنیہ گوتر کا برہمن تھا - وہ پکا جینی بن گیا - اس کی بیوی پوچی کبی تہی - یہہ گنگ راجہ کے بزرگ تہے -
نہایت پر جوش الفاظ میں یہ لکھا ہوا ہے - کہ جا لوکیہ ہار اجہ تری بہون مال پر ما دی دیو یعنی بکرما جیت نے ۱۰۷۶ء سے ۱۱۲۷ء تک حکومت کی - بکرما جیت کی فوج کینے گال میں بارہ باجگزار رئیسوں کے زیر کمان خیمہ ڈالے پڑے تہے - گنگ راجہ نے پرام کا گانو مانگا تاکہ اس کو مذکورہ صدر بستی کے نذر کر دے -

اس کتبہ میں ایک اشلوک ہے جو کئی جگہہ لکھا ہوا ہے اس کے معنے یہ ہیں کہ گنگ راجہ نے گنگا وادی کی تمام بستیوں کی مرمت کرائی اور گومٹ دیو کے ارد گرد احاطہ یا حجرے بنائے - اس نے گنگا وادی سے تامل لوگوں کو نکال دیا اور بیر گنگ یعنی وشنو وردہن سوامی کی کھڑی مورتی بنوائی - (تفصیل کے واسطے دیکھو نمبر ۹۰) گنگ راجہ اپنے آپ کو گنگ بنس کے پہلے راجاؤں سے صدہا گنا زیادہ قسمت والا کہتا ہے -
پچھلا حوالہ اوس گنگ کی طرف ہے جو گنگ بنی راجاؤں میں آخیر تہا - اس نے بہرحال ۱۰۲۲ء سے ۱۰۶۴ء تک حکومت کی - اس کی راجدہانی پر چولا خاندان نے قبضہ کر لیا - اور گنگ بنس کا خاتمہ ہوا - اب ابہی ذکر کریں گے کہ موجودہ گنگ راجہ نے چولا خاندان کے قبضہ سے اپنے بزرگوں کی راجدہانی کو چھڑا لیا -
کتبہ نمبر ۵۹ اور نمبر ۸۰ میں ایک ہی بیان ہے - اور کتبہ نمبر ۵۹ میں چند مشہور باتیں اور دی ہوئی ہیں - اوس سے عطیہ کی تاریخ ساکہا سمت ۱۰۳۹ سال ہیوا لمبے (۱۱۱۷ء) ہوتی ہے - کہتے ہیں کہ گنگ راجہ نے ہر طرف قصبے اور جین مندر بنوائے اس میں اس کی شہرت اور تعریف یوں لکھی ہے کہ اوسنے سب رشی کی شہرت کو ماند کر دیا - جس کی خاطر دریا گوداوری چپ چاپ کہڑی ہو گئی اب دریائے کاویری نے طغیانی پر آکر گنگ راجہ کو گھیر لیا اور اوس کے چرنوں کو چھوا ہر دو امور کی تشریح کرنے کے لئے ہماری پاس کچہہ مصالح نہیں ہے -
گنگ راجہ نے اس بستی کے واسطے جو اس کی ماں نے بنوائی تہی پرام کا گاؤں نذر کیا اس کے باپ اچی راجہ نے اس کو منظور کیا - گاؤں کی حدود بہی لکہی ہیں - اس کتبہ کو وردہن اچاری نے کندہ کیا ہے -
کتبہ نمبر ۱۳۹ پر ساکہا سمت ۱۰۴۱ سال دلیمی (۱۱۱۹ء) کی تاریخ ہے اسی کتبے میں لکہا ہوا کہ ماں گپی گنتی ارجیکا بن کر مرگئی - اس نے دیوکرن نندی سے دکشا لی تہی - جسکے لئے اس نے ایک سمادہہ بنوائی تہی - اس سے صاف ظاہر ہے کہ دیوکرن نندی اس سے پہلے مرا ہوگا - ہم نہیں بتلا سکتے کہ وہ کون تہی -

کہتے ہیں کہ دیو کر ننڈی کی نسل کونداکنڈ سے ملتی ہے - جو دیو ندر کی مدد سے زمین
سے ہم انچ اوپر چلا کرتا تہا - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ پورا جوگی تہا - (دیکھو نمبر ۱۰۵)
دیوی کر ننڈی کا چیلہ مل دہاری دیو ہوا اور اس کا چیلہ سبہا چندر دیو تہا (دیکھو کتبہ نمبر ۱۲۲)
کتبہ نمبر ۹ ۱۴۰ پر ساکہا سمت ۱۰۴۲ سال بکاری (سنہ ۱۱۲۰ء کی) تاریخ ہے - اس میں دیوی
کی وفات کا حال مندرج ہے - جو بوچی راجہ کی بہن اور سوداگر چمنڈ سیٹھی کی استری تہی -
اس کی یادگار میں گنگ راجہ کی رانی لکہشمی نے ایک ستون یا سل ستمبہ بنوایا تہا - (دیکھو
نمبر ۱۴۶ کر) - اس کتبہ کے بعض لفظ بہ کتبہ نمبر ۱۴۶ سے ملتے ہیں - اور اگر قیاس
درست ہے تو وہ یک گنگ راجہ کی بیٹی تھی اور لکلا لکگوی یا لکہشمی اس کی رانی
تھی -
اس کے پیچھے کتبہ نمبر ۱۴۴ ہے - اس میں لکھا ہوا ہے کہ ساکھا سمت ۱۰۴۳ سال سروری
سنہ ۱۱۲۱ء میں گنگ راجہ کی ماں بوچی کبی نے وفات پائی - اور اس کی یادگار میں یادہ
بنائی گئی -
کتبہ نمبر ۱۴۵ کے مانند اس کتبے کے بہی شروع میں اس کے خاوند اچپا کے شجرہ نسب
اور جین مت کی عبادت کا ذکر ہے - اسکے بعد پوچمبکی کی صفات اور خیرات کا ذکر ہے
اوس نے بنگولہ اور دیگر مقدس مقامات میں بہت سے چیتیالیہ بنائے - اور بہت سے
دان پن کئے -
آخر کار گرہست چھوڑ کر رشی بن گئے اور سلیکہنا کرکے موجودہ زندگی کی تکلیفوں کو جیت
کر سرگ لوک کو چلے گئے -
اس کے بیٹے گنگ راجہ کی تعریف معہ القاب و خطاب مندرج ہے - اون میں اس کو
ہوسل راجہ وشنو وردہن کی تخت نشینی کو پاک کرنیکا برتن کہا ہے - اس کا مطلب
آگے لکہا جاوے گا -
اس سے اگلا کتبہ نمبر ۱۴۸ ہے جو ایک سال بعد کا ہے یعنی ساکہا سمت ۱۰۴۴ سال پلاوا
(سنہ ۱۱۲۲ء کا) ایک سال پیشتر گنگ راجہ کی ماں مر گئی تہی - اب اس کی بیوی کا انتقال

ہو گیا - اور کتبہ میں لکھا ہوا ہے کہ اس کی یادگار میں سمادھ بنائی گئی - آخر میں
اس کے اوصاف خوبصورتی اور تقویٰ کی تعریف ہے کہتے ہیں کہ دنیا بھر میں کوئی عورت
گنگ راجہ کی رانی کی برابری نہیں کر سکتی مگر اس مشہور جرنیل اور منتری کو خانگی
جھگڑے بہت لگے ہوئے تھے - کیونکہ نمبر ۴۶ و ۴۷ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے
کہ اوائل عمر میں اون کا اکلوتا بیٹا اور بیٹی مر گئیں - اور اس امر کی تصدیق یہہ ہے
کہ کسی بچہ کا ذکر نہیں ہے ہندوں کے لئے ایسی ایسی دکھوں کا کوئی عوض نہیں
ہو سکتا - یہہ بات بخوبی سمجھ میں آسکتی ہے کہ اس بات سے دونو خاوند اور بیوی
کے دل میں مذہبی جوش و خیرات کی خواہش پیدا ہو گئی - گنگ راجہ کی اقبال مندی سب
چڑھیاں تھی - پس جیسا کہ ہم نے ابھی ذکر کیا ہے - بیوی نے اس بات کو تسلیم کر لیا
کہ ان دکھوں کا باعث میں ہوں - اس دعورتا کے خاندان و حسب نسب کا
کچھہ ذکر نہیں ہے -

اس کے بعد کتبہ نمبر ۴۴ ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ لکّوی کا گرو سبھا چندر تھا
صرف ایک سال بعد ساکہا سمت ۱۰۴۵ سال سوبھاکرت ۱۱۲۳ء میں مر گیا
یہہ کتبہ ایک مربع ستون کے چاروں پہلوؤں پر کندہ ہے - یہہ ستون گنگ راجہ
نے اس کی یادگار میں بنایا تہا - جو اوس کا چیلا تہا - آخر میں گنگ راجہ کی سالی
اور لکّوی کی بہن مسمیٰ جکانا اور اس کے چیلے کا ذکر ہے - ظاہر ا وہ مذہب کی
بڑی پابند تھی اور مذہب پر جان دیتی تھی -

اس کتبہ کے آغاز میں سبھا چندر کے سلسلہ کا ذکر ہے اور اس میں بہت سے امور
درج ہیں جو کتبہ نمبر ۴۷ سے اخذ کئے گئے ہیں - مہابیر سوامی اور گوتم سوامی
کے بعد پدم نندی کا حال ہے - پدم نندی کا دوسرا نام کونڈا کنڈاچاریہ تھا
اس کے بعد اما سواتی کا ذکر ہے جس کا دوسرا نام گردہر پچھیا تہا - اسکے بعد
اس کے چیلے بالک پچھیا اور گنا نندی کا ذکر ہے - گن نندی کے ۳۰۰ چیلے تھے
ان میں ۷۲ بہت مشہور ہوئے - ان کا سردار دیو نندر تھا - اس کا چیلہ کلادھوت نندی

تھا- کلادہوت کا چیلا سمپورن چندر رہا- جو سورج جوتش اور چاند کے نجوم میں بہت ماہر تھا- اس کا چیلہ دم نندی تھا- اور اس کا بڑا بیٹا سردہر تھا-
اس کے بعد چندر کیرتی اور اسکے چیلے دواکر نندی کا ذکر ہے اس کا چیلہ گنڈادمی مکٹا ل دہاری تھا- ل دہاری کا چیلہ سبہا چندر- (دیکھو نمبر ۱۳۹) سبہا چندر کی دفات کا حال بڑے افسوس کے ساتھہ کیا ہے- افسوس صد افسوس کہ بڑا جتی سبہا چند دیو سرگ باشی ہوگیا-
کتبہ اچھا لکھا ہوا ہے اور یہ بھوچندر کے چیلے مکیٹری مرای مایا نے اوس کا مضمون بنایا تھا- اس کھور دہہ من آچاری نے کندہ کیا تھا- اس وردہہ من نے چہہ سال پیشتر نمبر ۵۹ کندہ کیا تھا-
اب ہم نمبر ۵۶ کا ذکر کرتے ہیں جو اسی زمانہ کا ہے یعنی ساکھا سمت ۱۰۴۵ سال سوبہانکرت (سنہ ۱۱۲۳ء)- فی الحقیقت یہہ کتبہ پہلے آنا چاہئے تھا- چونکہ یہہ نوروز کے چار ماہ پیشتر جاری ہوا تھا- لیکن گنگ راجہ کی یادگاری کتبوں کو ایک جگہہ رکھنا مناسب معلوم ہوتا ہے- موجودہ کتبہ بالکل مختلف ہے اس کا مضمون یہ ہے کہ وشنو وردہن کی رانی سنتلا دیوی نے ایک بستی بنائی اور ہوسل راجاؤں کا خاص طور پر ذکر ہے- اوّل میگھہ چندر کے چیلے پر بھوچندر کی تعریف ہے اور پھر یادوکل کا پتہ برہما سے لگایا گیا ہے- پھر سلا اور شیر کی کھانی ہے- جس سے اس کا نام پوسل یا ہوسل ہوگیا- یہہ لقب اس خاندان کے تمام راجاؤں کا تھا- اس کے بعد دینادیتہ کا حال ہے- کہتے ہیں کہ دینادیتہ نے ملپاؤں یا پہاڑی سرداروں کو مغلوب کیا-
اس کا بیٹا ایری انگا تھا- جس کا بیٹا وشنو وردہن- وشنو وردہن کی فتوحات ہیں جلکوتی- تلاکڈو- نیلگری- کونگو- ناگلی- کولالہ- تری پورو- کویاترو کونکانی- اچانگی- تلیرو- پوم بچا- وندناسرچوک اور ریلیا پلٹن کا ذکر ہے اس نے ۹۶۰۰۰ گنگا ودی (میسور کے وسطی اور جنوبی حصہ) کو مغلوب کیا-

اور نربی بھوں مال اور بھوجابل بیر گنگ کا ن[illegible] اختیار کیا۔
اس کی رانی سنتلا دیوی تہی - جو مار اسنگہ اور ماچی کبی کی بڑی بیٹی تہی وہ سوتی گندہہ ورن کے نام سے ہی مشہور ہے - یعنی سوکھ رانیوں کے لیے بست ناہتی - اس نے بیلگول میں ایک بستی بسائی اور اوس کا نام سوتی گندہہ ورن رکھا - یہہ خوفناک اور عجیب نام اب تک چلا آتا ہے - اگرچہ یہہ بیتہ ایشور (صبر کا مالک) سے منسوب ہے دیکھو کتبہ نمبر ۶۲ - اس نے وشنو وردہن کی اجازت سے مختلف زمین عطا کیں - یہہ زمین اوس نے اپنے گرو سبہا چندر کی معرفت عطا کی تہیں - اور پربھوچندر کے چیلے سبہر کیرتی نے ۱۳۳ پیتل کے برتن بنائے۔
کتبہ نمبر ۶۲ دیطلی تصویر کا ہے وہ سنسکرت نظم میں ہے اور اوس میں لکھا ہوا ہے کہ پربھوچندر کی چیلی اور راجہ وشنو کی رانی سنتلا دیوی نے مندر بنایا - اور شانت ناتھہ سوامی کی مورتی اس میں استہاپن کے یہہ تیرتہنکر شاید اس واسطے پسند کیا تھا کہ اس تیرتہنکر کا نام اسکے نام کے مانند تھا - ان نظموں میں سے ایک نظم سے اس کی دلکش اور عمدہ صفات ظاہر ہوتی ہیں - یہہ نظم ہندوان کی نظم میں نہایت ہی عمدہ خیال کی جاتی ہے اس کے بعد کی تاریخ کا کتبہ نمبر ۵۴ اس تمام ذخیرے میں سے نہایت ہی دلچسپ ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کسی عالم فاضل آدمی کا بنایا ہوا ہے اس میں لکھا ہوا ہے کہ ساکہا سمت ۱۰۵۰ سال کلا کا - ۱۱۲۸ء میں شین منی نے وفات پائی - لیکن گروؤں کے سلسلہ کا مفصل اور واضح طور پر بیان ہے - وہ خود بہی اسی سلسلہ سے متعلق تھا - یہہ تمام کتبہ سنسکرت نظم میں ہے - اور اس میں کہیں کہیں چہنی یا دیگر کتابوں سے نقل کی ہوئی تحریریں اس بات کا ثبوت میں موجود ہیں - شروع میں وردہہ مان سوامی اور اس کے چیلے گوتم سوامی کی تعریف ہے اور سرت کیولی تک کی تعریف ہے - بہدر باہو اور اس کے چیلے چندر گپت کا خاص طور پر ذکر کیا ہے اسکے گرو کی صفات کی وجہہ سے بن کے دیوتاؤں نے بڑی مدت تک اس کی پوجا کی - اس کے بعد کوندا کند کا ذکر ہے - اس نے جین

مذہب بھارت (ہندوستان) میں پھیلایا - اور اس کے بعد سمنت بھدر کا حال ہے جس نے اپنے کلام کے جادو سے چندر پربھو کو بلایا - اس امر کی تشریح راجاولی کتھا میں یوں لکھی ہے کہ جطرح پہلے پدم نندی یعنی کونڈاکنڈ اور پوجیہ پاد تھوڑ تھے میں شک کرکے بڑی کوشش سے مشرقی ودیہا یعنی ترہٹ با بہار میں پہونچے اور تر ٹھنکر اور اون کے کرتب کو دیکھکر تمام شکوک رفع کرکے واپس آئے تھے - اسی طرح سمنت بھدر سوامی ساسن دیوی کوسمبی کے شہر میں آئے - (کوسمبی دریائے جمنا پر الہ آباد کے پاس ہے اور اوس کو چندر گپت کی طلائی مورتی دکھلائی جس سے دنیا کو تعجب ہوتا تھا - اس نے آسان سنسکرت میں مختلف سدہانت اور چھہ قسم کے آگم شاستر کی تشریح لکھی ہے -

پہلی چرنی میں سمنت بھدر کی زندگی اور سفر کا مفصل اور دلچسپ بیان ہے - وہ یوں بیان کرتا ہے کہ اس نے پاٹلی پتر میں ڈھول بجایا اور لوگوں کو مباحثہ کے واسطے بلایا - پاٹلی پتر چندر گپت کی راجدہانی تھی - اس کو یونانیوں نے پالی بھوترا لکھا ہے اور اب اس کو پٹنہ کہتے ہیں اور یہ دریائے گنگ پر واقع ہے - پھر وہ مالوا - سندہ - ٹھکا واقع ملک پنجاب - اور کانچی واقع ملک کانچی ورم گیا - لیکن کوئی شخص اس کو ایسا نہ ملا - جو اس کے ساتھ بحث کر سکے - آخر کار وہ کرناٹکا یعنی کولاپور واقع ملک جنوبی مرہٹہ میں پہنچا - اور راجہ کو سخت سست کہا - راجہ کا نام نہیں لکھا ہے - اس کے دربار میں سے کوئی شخص اس سے بحث نکر سکا - راجاولی کتھا میں یوں لکھا ہے کہ کرناٹ کرناٹکا کے سامنے آیا - (یہہ بیان لفظ بہ لفظ ہے) اس کے بعد چند اشلوک ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کانچی - لمبوسا - دساپور اور بنارس میں گیا - بمپارامائن کی دفعہ ۷ - ۳۵ لین لکھا ہے کہ دساپور اجین کے قریب تھا - جینیوں کی بڑی بڑی کتابیں جو ہل کناڈا حروف میں ہیں ان کے شروع میں سمنت بھدر - کوئی پہ ی تشٹی اور پوجیہ باد کی تعریفیں ہیں - اگر فرض کریں کہ سمنت بھدر اس گروہ جس کا ذکر آئندہ ہوگا - کچھ عرصہ پہلے یا پیچھے ہوا -

سمنت بھدر سوامی کا ذکر

تو اس سے قدرتی طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ مندرجہ ذیل بیانات کے مطابق اس کو پہلی یا دوسری صدی میں رکھنا چاہیئے۔ بیشک جین شاستروں کی رو سے وہ ساکھاسنہ پاسٹ ۱۲۸ عیسوی میں ہوا ہے۔ سمنت بھدر کی کئی عجیب باتیں کتبہ نمبر ۱۰۵ میں بیان کی جاویں گی۔

پھر سبہانندی کا ذکر ہے جس نے اس تلوار سے جو بھگوت ارہت نے اس کے واسطے محفوظ رکھی تھی۔ مہاپاپ کو کاٹ ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ پھر اس نے وہ تلوار اپنے چیلے کو دیدی۔ اور اس نے اس تلوار کے ذریعہ اوس پتھر کے ستون کو کاٹ ڈالا جو چٹی کے مانند سلطنت کی دیوی کے سد راہ تھا۔

یہہ عجیب عجیب باتیں ہیں۔ لیکن ان سے بڑا مطلب حاصل ہوتا ہے۔ اگر میں غلطی پر نہیں ہوں تو پتھر کے ستون کے کاٹنے سے مراد گونگنی دریا سے ہے۔ جو گنگ نسل کا پہلا راجہ تھا۔ ہر ایک گنگ کتبہ اس سے منسوب ہے۔ اور ہر جگہہ یہی لکھا ہے کہ اپنی تلوار کے ایک صدمہ سے پتھر کے بڑے ستون کو کاٹ ڈالا اور بڑی شہرت حاصل کی۔ تعجب یہہ ہے کہ یہہ کام جو موجودہ کتبے میں سبہانندی سے منسوب کیا جاتا ہے وہ بنا کتبے میں دونوں مانو سے منسوب کیا ہے۔ بنا کتبے کو ریونڈ۔ ٹی۔ فاکس صاحب نے شایع کیا تہا۔ مختلف بیانات پر نظر ڈالنے سے ذرا سا ہی شک باقی نہیں رہتا کہ سبہانندی اور گونگنی دیا میں کیا رشتہ تھا۔ جو غالبًا سہو سے مسٹر فاکس صاحب کے کتبہ میں نہیں دکھلایا گیا۔

اس کا بانی بڑا امنی کنوا پاکد امنی کے لئے مشہور تھا۔ اور کاسیپا کے مشہور گھرانے میں پیدا ہوا تھا۔ راجہ سبہانندی سے ہی ترقی کر گیا۔ پر مشہور کرے کہ گنگ بنسی نتاحوں کا سردار پہلے پہرے۔ کولالہ کا شہر کو اگر دولت کا مسکن بنا دیں تو بجا ہوگا اس شہر کولالہ میں ایک راجہ تھا۔ کنوا بنی۔ گنگ نسل کا پہلا راجہ۔ کونگنی اس کا نام تھا۔ جو با تمام ملک کی فتح کرنے کے واسطے پیدا ہوا تھا۔ وہ بچہ ہی سا تھا اور بڑے بڑے لڑکوں کے کھیل کھیلا کرتا تھا۔ اس نے ایک بڑا پتھر کا ستون اپنی لچکدار تلوار کے

ایک صدمہ سے کاٹ ڈالا۔

معلوم ہوتا ہے کہ اگر سردن بیلگول کے کتبوں کے موافق سبھانندی مہی پا کو سبھانندی منی پا میں بدل دیں تو درست ہوگا۔ اور کوئی راجہ ایسا مشہور نہیں ہوا۔ اگر یہہ درست ہے تو نتیجہ یہہ نکلتا ہے کہ گنگ خاندان کا عروج کسی طرح پر سبھانندی سنی کی وجہ سے ہوا جس کی مدد سے اس کا چیلہ کونگنی ورما تپھر کے بڑے ستون کے کاٹ ڈالنے میں کامیاب ہوا جو کسی وجہ سے سلطنت کے دیوتا اور سلطنت کی بنیاد کا سد راہ تہا۔

اب یہہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ تپھر کے ستون کے کیا معنے ہیں۔ میرا خیال یہہ ہے کہ یہہ لفظ سِل ستمبہ دنیکی کے ستون کا بگاڑ ہے۔ اور راجہ اشوک نے ان ستونوں کو سِل ستمبہ لکھا ہے جن پر اوس نے اپنے فرمان کندہ کئے۔ کولار کے جنوب میں کوئی ستون نہیں ملتا۔ لیکن اس بات کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ وہاں کیوں نہیں ہیں۔ کیونکہ اشوک کی سلطنت جنوب میں لنکا تک تھی۔ جہاں پر اوس کا بیٹا خود لیودھست کا اوپدیشک بنکر گیا تہا۔ اسیوقت ایک اوپدیشک بنارس اور میسور بھی گیا تہا۔ لیکن اگر ہم اس بات کو مان لیں تو یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ سلطنت کے قیام کا سد راہ یہہ ستون کیونکر ہوسکتا تھا اور اگر اس ستون کو کاٹ دیا جاتا تو اوس سے سلطنت کو فروغ ہو جاتا۔ بہرکیف اس سے یہہ مراد ہے کہ جینیوں نے کسی اور مذہب کو روکا۔

سبھانندی کب ہوا۔ ظاہرا اسیوقت جبکہ کونگنی ورما ہوا۔ جو گنگ خاندان کا پہلا راجہ تھا۔ اس کا حال تامل زبان کی کتاب کونگا دیس کل سے ہمارے ہاتھہ لگا ہے مسٹر ڈاسن صاحب یوں فرماتے ہیں کہ سبھانندی ساکھا سمت ۱۱۱ سال پر سودت سنہ ۱۸۸ء میں تخت پر بیٹھا۔ اور ۵۱ سال تک حکمران رہا۔

کتبوں سے اس تاریخ کی تصدیق ہوتی ہے۔ اس سلسلہ کا چھٹا یا ساتواں راجہ ۴۲۵ء میں تخت پر بیٹھا۔ اور اس امر سے اس کی تائید ہوتی ہے کہ اوس کی ماں کدمب راجہ کرشن ورما کی بہن تھی۔ راجہ کرشن ورما اسی زمانہ میں ہوا۔ اس کا بیٹا دیودنت ۴۷۹ء

میں تخت پر بیٹھا - دردنت کا اتالیق مشہور پوجیہ پاد تھا - جو پانچویں صدی سے منسوب کیا جاتا ہے - اب اگر چھٹے راجہ نے ۴۲۵ء میں حکومت کرنی شروع کی - اور پہلے راجہ نے ۱۸۰ء میں اس خاندان کی بنیاد ڈالی - تو اس سے صاف ظاہر ہے کہ پانچ راجاؤں نے ۲۲۷ برس حکومت کی یا یہہ کہہ سکتے ہیں کہ ہر ایک راجہ بحساب اوسط ۴۵ برس تک حکمران رہا - اگر چھہ راجہ ہوے تو اوسط ۳۹ سال کی ہوتی ہے - لیکن کہتے ہیں کہ پہلا راجہ ۱۵ سال تک حکمران رہا - اور چوتھے راجہ وشنوگوپا کی نسبت یہہ کہتے ہیں کہ اس کی دماغی قوت مرتے وقت تک قایم رہی پس معلوم ہوتا ہے کہ وہ عرصہ دراز تک زندہ رہا - پس ۴۵ سال کے اوسط قرین قیاس ہے - اس سے وہ تاریخ غلط ہے جس سے ہم اب واقف ہیں - پس کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ سمہانندی دوسری صدی کے آخر میں کیوں نہ رکھا جاوے -

بانا راجاؤں کا ایک کتبہ ساکھا سمت ۲۶۱ مطابق ۳۳۹ء کا ہے - یہہ بانا راجہ کے عہد حکومت کا ۲۲ سال تھا - اور اس کتبہ میں تین خاندانوں کا ذکر ہے اس سے ہم تیسری صدی کے آغاز میں پہونچ جاتے ہیں -

اب ہم ڈکرگریو کا ذکر کرتے ہیں جس سے ساسن دیوتا کی مدد سے چھہ ماہ میں ایک کتاب بنائی - اور اس کا نام نواشبد واکیہ رکھا - اس کتاب سے بیزمت والے بہت شرمندہ ہوئے - ہر ایک ترتھنکر کے ایک ساسن دیوی تھی - لیکن نہ معلوم اس سے کون شخص مراد ہے - اور نہ خود اس کتاب کا کچھہ حال معلوم ہے -

اس کے بعد وجرنندی کا ذکر ہے جس نے نوستوترہ بنایا - نوستوترہ میں تمام جین مسئلہ درج ہیں - اسکے بعد پاترکیسری کا ذکر ہے - جس نے تیئیسویں ترتھنکر پارسناتھہ کی ساسن دیوی پدماوتی کی مدد سے تہری لکشن کو تہا کر دیا - مگر اس کا کسی جگہہ پتا نہیں ملتا - یہی حال سوماتی دیو کا ہے جس کا ذکر آگے آئے گا - اور جس نے سوماتی سپت کام بنایا -

اس کے بعد کمارسین کا ذکر ہے جس نے شمال سے کوچ کیا اور ہندوستان کے

جنوب میں وفات پائی - اسکے بعد چنتامنی ہوا - چوچنتامنی کتاب کا مصنف تھا ساکاٹاین کی جین دیاکرن وگرہیہ اس نام کی تشریح ہے - ترجموں کے نوٹ میں اسی نام کی مشہور تامل زبان کی کتاب کا بیان ہے -

اس کے بعد سری وردھہ دیو کا حال ہے کہتے ہیں کہ وہ چوڑامنی نظم کا مصنف تہا لیکن سب سے بڑی بات یہ ہے کہ مشہور سنسکرت شاعر ڈنڈی نے ایک بیت میں اس کی تعریف لکھی ہے - ڈنڈی چھٹی صدی میں ہوا - اس سے یہہ نتیجہ نکلتا ہے کہ سری وردھہ سوامی اسی زمانہ میں ہوا - یا اس سے پیشتر ہوا - اور مندرجہ بالا مصنف اوس سے پہلے ہوئے ہیں بہٹ اکلنک نے کرناٹک شبد انوساسن میں لکہا ہے کہ چوڑامنی ہیل کناڈا زبان کا نہایت ہی عمدہ نظم ہے - وہ تتورتہہ سوتر کی ٹیکا ہے اور اس میں ۹۶ ہزار اشلوک ہیں - لیکن اسکے مصنف کا نام نہیں دیا ہے -

راجاولی کتہا میں اس کتاب کا ذکر ہے اور وہ نمبولراچاریہ سے منسوب ہے اوس میں ۸۴ ہزار اشلوک ہیں - بارہ ہزار اشلوک انڈکس میں ہیں - نمبولر کا پتہ نہیں لگتا - لیکن میرا خیال یہہ ہے کہ وہ میسور کی شمال مغرب میں تنگ بہدرا کے پاس ہے - ڈال ہوس صاحب انڈین اینٹی کویری جلد پنجم صفحہ ۳۴۶ میں کارکلا کی پرتما کا حسب ذیل حال لکھتے ہیں -

کارکلا کی پرتما ایک چار سو فٹ گول پہاڑی پہ کھڑے جوگ براجمان ہے - یہہ بڑی پہاڑی کی مغربی ڈہلان پر جس میں جہاڑ جہنکار اُگے ہوئے ہیں بنائی گئی تہی پہاڑی کی چوٹی اور اس جگہہ میں بہت غار اور اونچی نیچی جگہہ ہے پہاڑی کی سطح ہموار کی گئی تھی - اور اوس کے اوپر ہزار ہا ناریل اور ہزاروں من روئی بچھائی گئی تھی جب پرتما بن چکی تو پرتما کو بیس لوہے کی گاڑیوں میں جن کے فولاد کے پہئے تہے براجمان کیا گیا - اور کچہ دنوں میں ہزار ہا جینی اس پرتما کو نیچے سے پہاڑی پر لے گئے اور وہاں جاکر کھڑے جوگ براجمان کردی جہاں اب تک براجمان ہے

اس پر تما کا نہون اکثر ہوتا رہتا ہے اور ۱۸۸۷ع میں کولہاپور کے بہٹارک نے تیس
ہزار روپیہ خرچ کر کے نہون کرایا تہا - ۱۴ - مارچ گومٹ سوامی کے نہون کا دن
تھا بیس ہزار جاتری ہندوستان کے ہر ایک حصہ سے وہاں آکر جمع ہو گئے بنگالی
گجراتی تامل وغیرہ قوم کے لوگ تہے - بعضے بعضے مہورت سے ایک مہینے پہلے آ گئے تہے
اور نہون کے دن تک آتے رہے مہینے بہر تک گومٹ سوامی مہاراج کے چرنوں کی
اور بستی کے کل مندروں کی نہایت دہوم دہام سے پوجا ہوتی رہی - ۱۴ - مارچ
کے دن - دن نکلنے سے پہلے لوگ پہاڑی پر چلنے لگے تاکہ ایسی جگہہ جا کر بیٹھ جاویں
جہاں سے کل اُتسب دکھلائی دے قیمتی قیمتی پوشاک پہنے ہزاروں خوبصورت
عورتیں اور لڑکیاں تہیں - دس بجے مندر کے صحن میں تل رکھنے کو جگہہ نہ رہی -
پرتما کے سامنے چالیس مربع فٹ میں زرد چاولوں کا مانڈلہ رچا گیا - اوس کے اوپر
ایک ہزار کلش جل سے بھرے ہوے رکھے گئے اور کلشوں کے اوپر ناریل ڈہکے ہوے
تھے - پرتما کے اوپر پاڑ بندی ہوئی تھی جسکے اوپر چہولک اور سراوک ہاتہہ میں گھی
دودھ اور الیچی الیچی اور چیزوں کے کلش لئے کھڑے تہے - کولہاپور کے بہٹارک
کے اشارے پر یہ سب چیزیں پرتما کے اوپر چڑہائی گئیں - یہ اول نہون ہوا - اور
بڑا نہون اُتسب دو بجے دوپہر کے وقت ہوا - باجے بج رہے تہے ہزاروں کلش
ایک چشم زدن میں پرتما کے منک پر ڈہالے گئے - اور منتر پڑہے جاتے رہے اور
جے جے کا شبد ہوتا رہا - آخری نہون میں پندرہ چیزیں - دودھ - دہی - جل
چندن وغیرہ سے نہون کیا گیا - اور ہزاروں روپے خیرات کئے گئے -

اکلنک دیو کا جیون چرتر

نٹنہ کے قریب کہیٹ نام شہر میں شب تنگ راجہ تھا - اور اوس کا وزیر اعظم
پرشوتم تہا - پرشوتم کی بیوی کا نام پدماوتی تھا - پرسوتم راج کا کام نہایت عقلمندی

اور مدبری کے ساتہہ انجام دیتا تھا - پرشوتم نہایت ہی باقبال اور عقلمند وزیر تھا
اور اپنے دہرم کرم میں نہایت ہوشیار تھا - اکلنک اور نکلنک اوسکی دو لڑکے پیدا
ہوئے یہہ لڑکے نہایت ہونہار اور عقلمند تھے جب یہ لڑکے اٹھہ برس کے ہوگئے
تو پرشوتم مع اپنی بیوی اور لڑکوں کے پوتر اٹھائیوں کے اشٹمی کو جین مندر میں چترگپت
منی مہاراج کے پاس گئے - اور آٹھہ دن کا برہم چریہ برت لیا اور نندی شر دونان
کے اُتسو میں مشغول ہوگیا - اور پرشوتم نے اپنے لڑکے اکلنک اور نکلنک کو بہی آٹھہ
دن کا منی مہاراج سے برہم چریہ برت دلوایا - آٹھہ دن بڑی انند سے پوجا پاٹھہ میں
گذری -

- چند سال بعد اکلنک اور نکلنک دو نو بہائی شادی کے قابل جوان ہوئے
پرشوتم اور اوس کی بیوی نے ایک دن لڑکوں سے شادی کا ذکر کیا ہر دو لڑکے اس
بات کو سنکر متعجب ہوئے - چند یوم کے بعد موقع پاکر ان لڑکوں نے اپنے باپ پرشوتم
سے کہا - کہ پتاجی ہم دونو کو تو آپنے منی مہاراج سے برہم چریہ برت دلوا دیا تھا -
اب ہماری شادی کا آپ کیوں انتظام کرتے ہیں پرشوتم نے کہا کہ تمکو اٹھہ دن کا برہم چریہ
مذاق میں دلوا دیا تھا - یہہ سنکر اکلنک اور نکلنک دونوں بہائیوں نے کہا کہ دہرم
کرنے اور برت لینے میں مذاق کیا اور جب ہم برہم چریہ لیچکے - تو ہم مرنے تک پالیں
گے - آپنے برہم چریہ دیتے وقت ہم سے یہہ تشریح نہیں کی تھی - کہ یہہ صرف اٹھہ دن
کے لئے ہے - ہمنے تو مرنے تک کا برہم چریہ سوچ سمجھہ کر لیا تہا - اور ہم اس
دنیا ر ناپائدار میں دنیاوی خواہشات کی آرزو بہی نہیں رکھتے - نہ چند روزہ زندگی
میں عیش و عشرت کرنا چاہتے ہیں آپ ہماری شادی کا انتظام نہ کریں - اون کے باپ
نے اون کی ایسی ہونہار باتیں سنکر اون کی شادی کا ارادہ ترک کیا - اور بڑے بڑے
فاضل پنڈتوں کو اپنے پاس رکھکر جین دہرم اور سنسکرت پراکرت بیاکرن وغیرہ
اون کو بخوبی پڑہا دیا - تھوڑے دنوں میں یہہ دو نو بھائی بڑے پنڈت ہوگئے -
اسوقت ہندوستان میں بودہ دہرم ترقی پر تہا - اور یہی تقریباً راج دہرم تھا

ایسے بہت کم پنڈت تھے جو بودھ پنڈتوں سے مباحثہ میں جیت سکیں۔ اکثر راجہ بودھ دہرم کے پیرو تھے۔ عام قاعدہ ہے کہ جو راجہ کا دہرم ہوتا ہے اکثر وہی رعیت کا بھی ہوتا ہے۔ اس لئے ہندوستان کے بہت سے حصہ میں بودھ دہرم رائج تھا۔ اور اوسکا ڈنکہ بج رہا تھا۔ اِن دونوں بھائیوں نے ارادہ کیا کہ ہم بودھ دہرم کے شاشتروں کو پڑھکر بودھ دہرم سے واقف ہوکر بودھ دہرم کے پنڈتوں کو جیتکر بودھ دہرم کی جہالت کو اوٹھاکر سناتن جین دہرم کا پہہلاد ہر شخص کو دکھلاکر ہندوستان میں جین مذہب پھیلاویں۔ تو ہمارا جنم سپھل ہے۔
یہہ خیال کرکے دونو بھائی بودھ متیوں کا بھیس کرکے بودھ مت کا علم حاصل کرنیکے لئے گیاجی میں بھگوت درس بودھ گروکے پاس پڑھنے لگے۔ بھگوت درس کے اور بھی پانچسو چیلے تھے۔ اکلنک دیوجی ایسے ذہن رسا تہے کہ مشکل سے مشکل مضمون بھی ایک دفعہ سُننے سے دلمیں جمانے اور حفظ یاد کرتے تھے۔
نکلنک دو دفعہ سُننے سے حفظ یاد کرلیتے تہے۔ یہہ دونوں بھائی تھوڑے عرصہ میں بڑے پنڈت ہوگئے۔ مسٹر ولسن صاحب کی رائے ہے کہ بھگوت درس بودھ گود پوہالک میں رہتا تہا۔ مگر واقعات سے ثابت ہے کہ وہ گیاجی میں رہتا تہا۔ ایکدفعہ وہ گورو جین شاشتروں میں سے سپت بھنگی جین بانی کا ذکر کر رہا تہا۔ مگر پوتہی غلط تحریر تھی اس لئے اوس کا مطلب ٹھیک نہیں بیٹھتا تہا۔ اوس مطالعہ کو بند کرکے تھوڑی دیر کے لئے بودھ گرو باہر چلاگیا۔ اکلنک دیونے اوس پستک کا غلط پاٹھ نہایت ہوشیاری سے کہ برابر کے بیٹھے ہوئے طالب علموں کو بھی معلوم نہ ہوا درست کردیا جب کچھہ دیر کے بعد بودھ گرو نے پستک کو دیکھا۔ تو اونہیں معلوم ہوا کہ کسی شخص نے پاٹھ درست کیا ہے۔ اور وہ کوئی جینی ہے جو بودھ مذہب کے بھیس میں اس پاٹھ شالہ میں علم حاصل کر رہا ہے۔ بودھ گرو نے یہہ پتہ لگانے کے لئے کہ کون شخص جینی ہے۔ کئی کارروائی کی مگر اِن دونو بھائیوں کی عقلمندی سے اوسکو پتہ نہ چلا کہ کون طالب علم جینی ہے۔ ایکروز بودھ گرو نے ایک جین پرتما لاکر کہدی

بودھ گرو سے علم حاصل کرنا

اور سب طالب علموں کو حکم دیا کہ باری باری میرے سامنے اس پرتما کے اوپر سے لنگھ جاؤ۔ تمام بودھ طالب علم بڑی خوشی کے ساتھہ اوس پرتما کے اوپر سے چلے گئے۔ اکلنک دیو نے اپنی کپڑوں میں سے سوت کا ایک تار توڑ کر پوشیدہ طور پر پرتما جی پر ڈالدیا اور سمجھا کہ اب یہہ پرتما جی کپڑہ سے ڈھکے ہوئے ہیں۔ اور جھٹ پرتما کو اولنگ گئے۔ اس ہوشیاری کو چھوٹے بھائی نکلنک نے بھی تاڑلیا۔ اور وہ بھی اوس پرتما پر سے نکل گیا۔ یہہ بات بودھ گورو یا اوس کی کسی چیلے کو معلوم نہیں ہوئی۔

ایک رات کے وقت جب سب طالب علم سوئے ہوئے تھے تو بودھ گرو نے ایک بڑی کانسی کی تھالی اوپر سے پھینکی جس سے بجلی گرنے کی سی خوفناک آواز ہوئی اور کل طالب علم ڈر کر بودھ دیو کا نام لینے لگے مگر اکلنک دیو اور نکلنک دیو کے منہ سے نمو کار منتر کا شبدھ اچارن ہوا جس سے بودھ گورو نے معلوم کرلیا کہ یہی دونوں جینی ہیں۔

اور اوس نے اون دونوں کو گرفتار کرکے راجہ کو خبر کردی کہ یہہ شخص بودھ دہرم کے مخالف ہیں اور دہوکہ دیکر ہمارے دہرم پڑہنے کو آئے ہیں۔ راجہ او دہرم کا معتقد تھا۔ اوس نے اوسی وقت حکم دیا کہ ان دونوں کو حفاظت سے حوالات میں رکھو اور صبح ہی ان کا سر کاٹ ڈالو۔ راجہ کے اہلکاروں نے بموجب حکم اون کو سخت پہرہ میں حوالات میں دیدیا۔ جب آدہی رات ہوئی۔ تو پہرہ دار سوگئے۔ اوس وقت نکلنک نے اکلنک دیو سے کہا صبح ہی ہم مارے جائیں گے۔ مجھے مرنے کا تو خوف نہیں مگر اس بات کا نہایت رنج ہے کہ جس کام کے لئے ہمنے نہایت محنت سے ودیا پڑہی تھی۔ وہ کام ہم نہیں کرسکے۔ اور جن شاشن کا کچھہ بھی اوپکار نہیں کرسکے یہہ سنکر اکلنک دیو نے اوس کو تسلی دیکر کہا کہ کچھہ خوف کی بات نہیں ہے ہمنے منتر کے زور سے سب سور جیت کردئے۔ چھتری تانکر چہرہ چھپاکر یہاں سے نکل چلو چنانچہ دونوں نے ایسا ہی کیا۔ وہ دونوں بھائی وہاں سے نکل کر بھاگ گئے

تھوڑی دیر کے بعد جب پہرہ تبدیل ہوا۔ تو وہاں پر وہ نہ ملے ۔ اوسیوقت افسران کے پاس رپورٹ ہوئی ۔ اور کوتوال نے چاروں طرف گھوڑوں کی دوڑ دوڑا دی اور حکم دیدیا کہ جب پکڑے جائیں تو فوراً قتل کر دئے جائیں ۔ یہہ دونوں بھائی پکڑے جانے کے خوف سے پیچھے پہر کر دیکھتے جاتے تہے ۔ جب اُفق کا وقت تھا اور تہوڑا سا اندہیرا تہا ۔ تو گھوڑوں کے ٹاپوں کی آواز سنکر اور ڈرکر نکلنک نے کہا کہ بہائی اب دوڑ آتی ہے اب کیطرح نہیں بچیں گے ۔ تو نہایت فاضل ہے اور جین مذہب کو بہت فائدہ پہونچا سکے گا ۔ میری رائے میں تو تالاب میں غوطہ مارکہ بیٹھہ جا جہانتک ممکن ہوگا ۔ میں بہی اپنے بچنے کی تدبیر کروں گا ۔ یہہ سُنکر اکلنک دیو نے فوراً تالاب میں غوطہ لگایا اور کنول پتیروں سے اپنا منہ ڈہنک کر تالاب میں بیٹھہ گیا ۔ اوس تالاب پر ایک دہوبی کا لڑکا کھڑا تھا ۔ اوس نے یہ حال دیکھکر نکلنک سے خوف کی وجہ پوچھی تو نکلنک نے کہا کہ گھوڑوں پر دشمن کے سوار آتے ہیں ۔ اور جو ملتا ہے اوسے قتل کر ڈالتے ہیں ۔ اگر تجہہ کو جان بچانی ہے تو میرے ساتہہ بہاگ ۔ اتفاق سے اوس لڑکے کی عمر اکلنک دیو سے ملتی تھی ۔ نکلنک کے ساتہہ دہوبی کا لڑکا بہی بھاگ پڑا گھوڑے کے سواروں نے اونکو اکلنک نکلنک سمجہہ کر اون کے سر اوڑا دے اور چنڈال کو حکم دیا کہ انکو گاڑ دو صبح ہی کوتوال نے راجہ کو کل حال سنا دیا ۔

اس آفت کے ٹلنے کے بعد اکلنک دیو مہاراج تالاب سے نکلے بہت دیشوں میں دہرم اپدیش کرتے پہرے اور اپنے دیش میں نہ گئے ۔

پہرتے پہرتے کالنجی دیش میں پہونچے اور شہر کے قریب بن میں ٹھہرے اوس شہر کے راجہ کا نام ہم سیتل تھا وہ راجہ بودھ دہرم کا پیرو تھا ۔ مگر اوس کی پٹ رانی رام سندری جین دہرم کی معتقد تہی ۔ جس روز اکلنک دیو مہاراج اوس شہر کے قریب آئے ۔ اوس دن پہاگن سدی اشٹمی کو اشٹاہنیوں کا برت شروع تھا ۔ اور مہارانی پدم سندری پوجا میں مصروف تہی اور رتہہ جاترا کا سرانجام ہورہا تہا ۔ مگر راجہ کے بودھ گورو سنگہہ سری نے راجہ سے کہکر رتھ جاترا کو رکوا دیا ۔ اور مدم سندری سے مہاراج نے

کھلا بھیجا کہ جب تک سنگ سری کو کوئی شخص بحث میں نہیں جیت لیگا - رتھہ جاترا نہیں ہو سکے گی - یہہ سنکر مدم سُندری کو نہایت فکر ہوا اور وہ ہر ایک جین مندر میں ایسی پنڈت کے تلاشی گئے - جو بودہ گرو کو جیت سکے - مگر اوس کو ایسا کوئی پنڈت نہیں ملا لاچار ہوکر اوس نے مندر میں آکھڑی لی کہ جبتک رتھ جاترا نہ ہولے تب تک میری کھانی پینے کا تیاگ ہے اور مندر میں بیٹھکر مہا منتر کا جاپ کرنے لگے - اور دھیان میں لولین ہو گئے -

چکریشری دیوی نے اوس سے کہا کہ ہے مدم سُندری فکر مت کر صبح ہی اس شہر کے قریب اکلنک دیو مہاراج معہ اپنے چیلوں کے آوینگے اور تیرا کام سدھ کرینگے یہہ سنکر رانی نے صبح ہی پوجن کیا اور اکلنک دیو کا پتہ لگانے کے لئے آدمی بھیجے - جو لوگ پورب کی طرف گئے تھے - اونہوں نے اکلنک دیو مہاراج کے درشن کئے - اور رانی کو اونکی آنے کی خبر دی - رانی اون کو شہر کے جین مندر میں لے آئی - اور رتھہ جاترا کے اٹکانے کا کارن انسی بیان کیا - اونہوں نے اوسی دن مہاراج ہمسنہل کے سبھا میں سنگہہ سری بودھ گورو کو بحث میں جیت لیا - اور اوس کے غرور کو ڈھیلا کر دیا - مگر بحث کے وقت بہت سے بودہ پنڈتوں نے ہٹ دہرمی سے کہا کہ ابھی بحث ختم نہیں ہوئی ہے کل پھر ہوگی اکلنک دیو نے بھی اسی کو منظور کر لیا - سنگہہ سری بودھ گورو کو اکلنک کی لیاقت معلوم ہوگئی تہی - اور وہ اپنی ہار کو جانتا تہا - اس لئے اوسکو نہایت فکر ہوا - اور اوس نے تارا دیوی کی ارادھنا کی - تارا دیوی آئی اور اوس نے کہا کہ میں پردہ کے اندر گھڑے میں بیٹھہ جاونگی - اور ہر ایک بحث کرنے والے کو جیت سکتی ہوں اگلے دن سنگہہ سری نے راج سبھا میں کہا کہ میں پردہ کے اندر بیٹھہ کر بحث کروں گا - یہہ کہکر پہلے سے طیار کئے ہوئے پردہ میں چلا گیا - اور دہا رہنی کے گھڑے میں تارا دیوی کی استھاپنا کر دی - جب اکلنک دیو نے پرشن کرنے کو کہا - تب گھڑے میں سے تارا دیوی نے سنگہہ سری کی آواز میں طرح طرح کے سوال اور بحث مباحثہ کرنا شروع کیا اور یہہ بحث ۶ ماہ تک ہوتی رہی - مگر کسی کو ہار جیت نہیں ہوئی ہے جو جو پردہ

سے پرشن ہوتے تھے اون سب کا جواب اور تردید اکلنک دیو مہاراج کرتے رہے
مگر سوالات کسی طرح بند نہیں ہوئے - یہہ حالت دیکھہ کر اکلنک دیو مہاراج کو بڑا تعجب ہوا
اور اونہوں نے کھا کہ سنگہ سری میرے سامنے ایک منٹ بحث نہیں کر سکتا تھا - وہ چھہ
ماہ سے برابر سوال کر رہا ہے یہہ کیا بھید ہے اسی رات کو چکریشری دیوی نے اکلنک دیو سے
کھا کہ سنگھہ سری آپسی پرشن نہیں کرتا ہے - بلکہ اوس کی سدھ کی ہوئی تارا نام دیوی پردہ
کے اندر گھڑی میں بیٹھی ہوئی پرشن اور بحث کرتی ہتی کل جب وہ آپسے سوال کرے
تو اسنے سوال کو مکرر دریافت کرنا - تو وہ دوبارہ سوال نہیں کر سکیں گے - کیونکہ ایک
دفعہ کہے ہوئے بچن کو بولنے اور پرشن کرنے کی اوس میں طاقت نہیں ہے وہ چپ
ہو جائیں گے اور آپکی جیت ہو جائیگی -
یہہ بھید معلوم کر کے اکلنک دیو نے صبح ہی راج سبھا میں بڑی زور سے راجہ اور
سب پنڈتوں سے کھا کہ چھہ مہینے سے جو میں بحث کر رہا تھا اس سے میری مراد جینی شاستر
کی طاقت دکھلانے کی تہی آج میں بحث ختم کر دوں گا - یہہ کہکر پردہ کی طرف جب اوس
نے دیکھا - تو پردہ سے فوراً سوال ہوا - اوس کو سنکر اکلنک دیو مہاراج نے کھا کہ
سوال پہر کہو - تارا دیوی سے بولا نہیں گیا اکلنک دیو نے پردہ کے اندر جاکر اس گھڑی
پر ایک لات ماری جس سے گھڑا ٹوٹ گیا اور تارا دیوی بھاگ گئی بعد میں اکلنک دیو نے سنگھہ سری
سے کھا - کہ بولتا کیوں نہیں سنگھہ سری نے راجہ کی بھری سبھا میں ہاتھہ جوڑ کر کھا کہ مہاراج
میری کیا طاقت ہے جو آپسی بحث کروں - چھہ مہینہ تک جو بحث ہوئی - وہ گھڑی کے
اندر بیٹھی ہوئی - تارا دیوی کے ساتھہ ہوئی ہے - یہہ سنکر تمام بودھ دھرم چھوڑ کر جینی ہو گئے
اور راجہ ہم سیتل بھی پکا جینی ہو گیا - اور جین رتھہ جاترا بڑی دھوم دھام سے ہوئی -
بعضے مورخ یہ بھی کہتے ہیں کہ یہہ بحث کانچی میں ہوئی تہی اور جینی اور بودھوں میں یہہ شرط
ٹھہری تہی کہ جو ہار جائے اوس کے تمام فرقہ والے کولھو میں پلوائے جائیں - بودھوں
نے اس بحث کے لئے بڑی بڑی طیاریاں کیں تہیں - اور جب جینی جیت گئے تو شرط کے
مطابق مہاراج ہیم سیتل نے کل بودھوں کو کولھو میں پلوانا چاہا - مگر اکلنک دیو نے راجہ

کو اس سے منع کیا اور جو بودھ جینی نہیں ہوئے تھے وہ جلا وطن کر کے کانڈی ملک لنکا میں بھیجدیے گئے۔ جہاں ابتک لاکھوں بودھ ہیں۔
ایک ہاتھی اتفاق سے کھل گیا تھا اوس نے بودھ مت کی کتابوں کو پیروں میں روندا مگر جین مت کے شاستروں کو سر پہ اوٹھایا۔
اکلنک مہاراج ملکوں میں بودھوں کے ساتھہ بحث کرتے پھرے۔ بودھ لوگ بہار میں گیا کی طرف سے کانچی دیش میں تیسری صدی مسیح میں آئے تھے اور پانسو برس تک بودھ دہرم کا وہاں خوب ڈنکا بجا۔ ۸۵۵ء کے قریب اکلنک دیو نے بحث کے کے ذریعہ سے بودہوں کا نشٹ کر کے سب جگہہ جین مذہب پھیلایا۔ اکلنک دیو کو بہت کی بدویا ملی ہوئی تہی۔ نیاء شاستر میں ان کو نہایت مہارت تہی۔ برڈھ تریٔ لگھہ تریٔ بہار چولکا پرتیہ کمل مارتنڈ وغیرہ اونہوں نے بنائے اور راج بارتک النکار بارہ ہزار اشلوکوں کی تت وارتھہ سوتر کے ٹیکا اونہوں نے بنائے۔ اکلنک اسٹوتر وغیرہ بہت سے شاستر اونہوں نے بنائے ہیں۔
اس کے بعد پشپ سین کا ومال چندر کا حال دیا ہوا ہے بعض مذہب والے اُس کی ایک تحریر سے جو اوس نے اپنے گھر کے دروازہ پر لکھہ کر لگا دی تہی سخت ناراض ہو گئے تہے۔ اس تحریر میں اوسنے شو۔ وشنو۔ بودھ کے پیرو کار۔ کپل اور کپلا کی جہالت ظاہر کی تہی۔ اس کے بعد اندر نندی اور پروادی مال کا حال ہے۔ ایک فقرہ لکھا ہے جس سے اس نام کی وجہ تسمیہ معلوم ہوتی ہے۔ اس کے معنے ہیں مخالف بولنے والوں کا شکست دینے والا۔ یہہ معنے راجہ کرشن کو سنائے گئے تہے۔ کرشن راجہ راشٹر کوٹ یارت خاندان کا راجہ تھا۔ اسی نام کا ایک شخص تھا جس کو اکال ورش کہتے تہے۔ جنے ساکہا سمت ۶۹۷ سے سمت ۸۳۳ (یعنی ۷۵۳ء سے ۷۷۱ء) تک حکومت کی۔

اس کے بعد آریا دیو ہوا۔ وہ جین مت کا بہت پابند تھا۔ جب وہ تپسیا کر رہا تھا تو شریر آدمیوں نے اسکے کانوں کو گھاس سے چھید ڈالا یہہ دھوکہ اس کو گہری

نیند سے جگا دیا - اس بات سے اس نے کچھ رنج ظاہر کیا اور تپشیا کے گیا - بلاگر کو ایک کیڑا سمجھ کر آہستہ سے جھاڑ دیا اور دوسری طرف کروٹ بدل لی تاکہ وہ فرضی کیڑا بچ کر نکل جاوے - اس کے بعد چندر کیرتی - کرم پر کیرتی - سری پال اور منی ساگر کا حال ہے -

پھر ہیم سین ہوا - جو راجہ کی سبھا میں داخل تھا - اس راجہ کا نام نہیں لکھا ہے - جو شخص اس کے ساتھ بحث کرتا تھا وہ اس کی بحث کو رد کرتا تھا پھر دیا پال ہوا - جو منی ساگر کا چیلہ تھا - اور وادی راجہ کا سدھرم تھا - وادی راجہ کے متعلق کئی نظم مختلف شاعروں کے اشلوک سے نقل کیے گئے ہیں لیکن کسی شاعر کا نام درج نہیں ہے - ان سے معلوم ہوتا ہے کہ چالوکیہ مہاراجہ کے شہر میں (یعنی تبلایا سیتارا ہے ہیں) لاثانی اور بے نظیر تھا - اسکے بعد سری وجیہ - کمل بھدر اور دیا پال کا ذکر ہے - اس کے بعد سنتا دیو کا ذکر ہے جو لپیالہ خاندان کے دینہ دت کا گرو تھا - پس وہ سنہ ۱۰۴۰ء میں ہوا - پانڈیہ دیش کے فاضل راجہ نے اوس کو سوامی کا خطاب عطا کیا (شاید کبھی پایا سند پانڈیہ جو تامل زبان میں کنا پانڈین مشہور ہے اور جو کسی وقت میں جینی ہو گیا تھا) اور شبد چتر لکھہ کا خطاب اس کو راجہ ارنالا یا چالوکیہ راجہ سومیشور یا تری لوکیہ مل کے دربار سے عطا ہوا تھا - راجہ سومیشور نے سنہ ۱۰۴۰ء سے ۱۰۶۹ء تک حکومت کی -
اس کے بعد گن سین کا ذکر ہے جو ملور د کے گرد و نواح کے ملک کا زیور تھا اور پھر اجیت سین کے چیلے شانتی ناتھ جس کو کوئی تاکانت کہتے تھے اور پدم ناتھ تھے جس کو وادی کولاہل کہتے تھے - بعد میں کمار سین ہوا - اور سب کے آخر میں ملی سین مل دھاری ہوا جو اجیت سین کا چیلہ تھا اول اول اسکی استوتی کے کئے اشلوک ہیں - آخر میں دہولا سر دور میں اسکی وفات کا حال مندرج ہے -
اب نمبر ۶۸ شروع ہوتا ہے - یہ ایک ستون ہے جس کو چٹر می گیتی نے اپنے خاوند کی یادگار میں بنایا تھا چٹری گیتی کا خاوند ایک سوداگر تھا - اس کا نام ہوسل سیٹی تھا - ہوسل سیٹی نے ساکہا سمت ۱۰۳۹ سال سومیا میں وفات پائی اس تاریخ میں کچھ غلطی ہوئی ہے

کیوں سال سو میا ساکھا سمت ۱۰۵۱ یا ۱۱۲۹ء سے مطابق ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ہوسل سیٹی ایک مشہور آدمی تھا۔ اس کو تری بھون اور چلا ٹنکا راؤ بھی کہتے تھے۔ چلا ٹنکا رائے کا خطاب اس نے ایک سوداگر کے لڑکے کو دیا تھا۔ جو اگوولی میں چونگی کا مہتمم تھا اور جس کو اس نے تبنی کر لیا تھا۔ اگوولی جس کو اب اسے ہول کہتے ہیں ضلع کلادگی میں دریائے مل پربھا پر واقع ہے۔ زمانہ قدیم کے کتبوں میں اس کا ذکر کئی دفعہ آیا ہے۔ مگوتی کے مندر میں ساکھا سمت ۵۵۶ کا ایک مشہور چالوکیہ کتبہ ہے

سنگہت رماں کی کتابوں میں اس کا اکثر ذکر آیا ہے۔ ہوسل سیٹی کی وفات کا حال نہایت سیدھے سادے الفاظ میں دے رکھا ہے اور بہت اچھا ہے اسکی بیوی کے ایک لڑکا کا مَنی پوچھا ہوا۔ پوچھا کے مرنے کا ہی حال ہے اس کی بیوی پور ونس کی تھی۔ شاید وہ لڑکا اوائل عمر میں مرگیا اور پس اوس کو تبنّا کرنے کی ضرورت ہوئی۔

اب ہم کتبہ نمبر ۱۴۳ پر آتے ہیں۔ اس پر کوئی تاریخ نہیں دی ہوئی ہے لیکن اس میں لکھا ہے کہ بیر گنگ پوسل وشنو وردہن۔ بڑے ڈونڈنا یک گنگ راجہ کے عہد میں چلا ونکا راؤ اور دیگر سوداگروں نے گومتیشور کی پوجا کے واسطے عطیہ عطا کئے۔

اگلا کتبہ نمبر ۵۳ بہت دلچسپ اور مشہور ہے۔ یہہ ایک مربع ستون کے چاروں پہلوؤں پر کندہ ہے۔ اور اس میں لکھا ہوا ہے کہ ساکھا سمت ۱۰۵۳ سال دردوہی کرت ۱۱۳۱ء میں شوگنگ کے مقام پر ہوسل راجہ وشنو وردہن کی رانی سنتلا دیوی نے وفات پائی اور یہہ بھی لکھا ہوا ہے کہ سنتلا دیوی کی ماں سلیکھنا کر کے مرگئی۔ اس کتبہ کا مضمون سوکی مایانے بنایا تھا جو چاروکیرتی دیو کا شاگرد تھا۔

شروع کے اشلوک میں پوسل یا ہوسل راجاؤں کا بیان ہے۔ کہتے ہیں کہ دنیا دیتہ کو تالاب۔ مندر۔ اور دیگر جینی مکانات بنانے کا بہت شوق تھا اس نے گنجان قصبے اور مندر بنائے۔ اس نے جین مت کے اتنے بڑے بڑے مندر بنوائے کہ اینٹوں کے واسطے جو گڑھے کھودے گئے تھے۔ وہ تالاب بن گئے۔ بڑے بڑے پہاڑ جن میں سے پتھر نکالے گئے تھے۔ وہ سطح زمین کے برابر ہموار ہو گئے۔ راستے جن میں چونے کے چھکڑے

چلتے تھے نالوں میں تبدیل ہو گئے۔ اس بیان سے ہمارا خیال (قدرتی طور پر) خود بخود ہیل بید میں یعنی قدیم ہوسل راجاؤں کی راجدھانی کے شاندار اور منقش مندر کرار ایشور اور ہوسل ایشور کی طرف جاتا ہے۔ لیکن جب تک کہ وشنو وردہن نے راج دہرم کو بدلا ہوسل پکے جینی ہو گئے تھے۔ اور کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ شہر کے مندر دنبا دیتہ کی عہد حکومت میں بنے ہوں۔ سوائے اس کے ہوسل ایشور دنیا دیتہ کے بزرگوں کی یادگار ہے جو اس خاندان کا مورث تھا۔ مگر ان کے علاوہ ہیل بید میں دیگر بڑی بڑی جین بستیاں ہیں اگرچہ ان پر نقش و نگار نہیں ہیں۔ اور یہہ بھی روایت ہے کہ کئی اور بستیاں موجود تھیں جو بڑے تالاب کا پشتہ بنانے کی غرض سے ڈہا دی گئی تھیں۔

اس کے بعد ایری انگا کا ذکر ہے۔ اور اس سے زیادہ مشہور اس کا بیٹا بتی دیو یا وشنو وردہن ہوا۔ بتی دیو کے القاب بیشمار تھے۔ ایک شخص یوں لکھتا ہے کہ وہ آئیندہ کی بات تبلانے والا تہا۔ اس کو تلاکڈ کا گرفتا کرنے والا بھی کہتے ہیں۔ اور کتبے میں لکھا ہوا ہے کہ وہ پرمال کی سلطنت کو فروغ دینے میں کوشش کرنیوالا تھا۔ مگر یہہ بات سمجھ میں نہیں آتی۔ دیگر کتبوں میں اسکی تعریف اسطرح کی گئی ہے۔

چکر گوٹ اور لوٹڈا بندل سردار کے ملک کے واسطے بن کی اگنی۔ تولمبوادی کا گرفتار کرنیوالا۔ آدی یم کے دل میں گھسنے والا۔ بانگی رائے کی تجویزوں کو غارت کرنے والا نرسنگ درما کو جڑ سے اکھاڑنے والا۔ ہنوگال کا پکڑنے والا۔ نیلگری کا اٹھانے والا کونگا کے واسطے مانند ماری۔ تری نیرد کا ڈرانے والا۔ کویا ترد کے سر کو کچلنے والا ہین جار وکو تخت سے اوتارنے والا۔ پانڈیہ کا تعقب کرنیوالا۔ اچانگی کا گرفتار کرنیوالا بوم یوچا کا فتح کرنیوالا۔ سوامی مال کا پامال کرنے والا سکھاٹ کا ویران کرنے والا تلوڈا کا کھیچنے والا۔ گوبندادوی کا خوف۔ رائے رائے پور کا لوٹنے والا۔

ان میں سے بعض بیانات دیگر کتبوں میں موجود ہیں۔ اور بعض نئے ہیں۔ اس نے گنگاودی ۹۶۰۰۰ ہزار کولوکی کندی (لکونڈی واقع دیر دار تک) اپنے حکم کے تابع کیا تہا۔

اسکی رانی سنتلا دیوی کا حال ہے - اور شروع میں یہہ فقرہ دیا ہوا ہے - " اس کی کنول جیسی چرنوں میں رہنے والا " یہہ فقرہ ہمیشہ ماتحتوں کے واسطے کام آتا ہے - چونکہ وہ پٹ رانی تہی اسلیئے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ الفاظ عاجزی کے طور پر لکھے گئے ہیں - اسکی تعریف بہت کی ہے - مثلاً " سوکہن رانیوں کے لیئے ہاتھی " معلوم ہوتا ہے کہ اسکے خاص معنی ہیں یعنی اس کا کوئی ہمسر نہ تھا - اس کے خاندان کا بہی حال دیا ہوا ہے - اس کا باپ پیرگڈی مارا سنگہ تھا جو ایک شیو تھا - اسکی ماں ماچی کبی پکی جینی تہی - وہ خود جینی تہی اور اس کا خاوند راجہ وشنو وردہن ویشنو تھا - بات یہہ معلوم ہوتی ہے کہ چندرا دیو اس کا پیارا تھا اور وشنو اوسکا دیو تھا - خود وہ - اس کے خاوند - اسکے باپ اور اس کی ماں کے مذہب علیحدہ علیحدہ تھے -

کہتے ہیں کہ اس نے شوگنگ کے تیرتہہ میں وفات پائی - شوگنگ ایک مشہور مخروطی پہاڑی ہے - جو بنگلور سے شمال مشرق کی جانب ۳۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے اس میں شو کے مندر اور شوالے ہیں - اور اس کی شکل سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ جینی تیرتہہ نہیں - کیونکہ گنبد کا ہونا ضروری تھا - اس رانی کی وفات کا کچھہ حال نہیں ہے - اور نہ یہ لکھا ہے کہ وہ اسوقت اس جگہہ کیوں کر آئی - پس شاید اسکی موت ناگہانی اور اچانک تہی - جبکہ وہ اپنے باپ سے ملنے جاتی تہی -

اس کے بعد اس کی وفات کا حال ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنی بیٹی کی وفات کے بعد سلیکھنا کر کے مرگیا - ماچی کبی صرف باقی رہی اور اس نے فوراً اپنی بیٹی کے مرنے پر جان دینے کا ارادہ کیا - چنانچہ وہ بیل گولہ میں واپس آئے - اور سنیاس کے نیم کر کے ایک مہینے تک برت رکھا اور پھر دیولوک کو چلی گئی - اسطرح سلیکہن کرنے میں جو تیاری اور سختیاں برداشت کیں - اونکے کئی اشلوک مندرج ہیں - اس کے بعد ماچی کبی اور سنتلا دیوی کا شجرہ نسب دیا ہوا ہے - اور آخر میں پہر اس عطیہ کا ذکر ہے کہ سنتلا دیوی نے اپنے مرنے سے آٹھہ برس پیشتر ساکہا سمت ۱۰۴۵ سال سوبہا کرت ۱۱۲۳ء میں سوتی گندہہ ورن بستی کے واسطے جو اوس نے بیلگولہ میں تعمیر کرائی تہی - ایک

گانو اور کچھہ زمین دی - اور یہہ عطیہ اس نے اپنے گرو پر بہو چندر کی معرفت دیا -
پر بہو چندر سینگھہ چندر کا چیلہ تھا - جہانتک ہم کو معلوم ہے - وشنو وردہن اپنی رانی
سنتلا دیوی کے مرنے کے بعد دس برس یا کچھہ زیادہ عرصہ تک زندہ رہا - اور یہ
ظاہر ہے کہ اس کے ہاں کوئی وارث تخت وتاج پیدا نہیں ہوا - اس وجہ سے راجہ
نے دوسری رانی کرنے کا ارادہ کیا - اور اسی وجہ سے سنتلا دیوی نے سوتی گندہ
ورن کا خطاب عطا کیا تھا - علاوہ ازیں ہری ہر میں ایک دوسرا کتبہ ہے اس سے
معلوم ہوتا ہے کہ وشنو وردہن اور لکھما دیوی سے راجہ ہرسنگہ پیدا ہوا - اور بیل بید
کے کتبے سے واضح ہے کہ یہہ ماجرا ۱۱۳۶ع میں ہوا - یا یہہ کہو کہ سنتلا دیوی کی وفات
کے پانچ سال بعد - پس صاف ظاہر ہے کہ اس راجہ نے دوسری شادی کی تہی -
اب ہم کتبہ نمبر ۴۴ کو لیتے ہیں - اسپر کوئی تاریخ نہیں ہے - لیکن ظاہرا ۱۱۳۵ع سے
متعلق ہے - اس کا مدعا اس امر کا جتلانا ہے کہ بوپا دیو دمدمالک پسر گنگ راجہ نے
اپنے بہائی اچی راجہ کی یادگار میں ایک سادہہ بنائی - اور اچی راجہ دمدمالک کے مندر
کے واسطے زمین عطا کی - یہہ کتبہ جن ناتہہ پور میں ایک کہنڈر مندر کے دروازہ پاس بنا
ہوا ہے - لیکن معلوم ہوتا ہے کہ وہ چمنڈا رائے کی بستی ہے چونکہ کتبے میں لکھا ہوا ہے
کہ وہ بیل گول میں واقع ہے اور اسپر نقش ونگار ہو رہا ہے اسی کتبہ میں یہہ بہی لکھا ہوا
ہے کہ ہرسل نے چالوکیہ کی اطاعت قبول کی یہہ کتبہ چالوکیہ نسل کے تری بہون مال کی
عہد حکومت سے متعلق ہے - جس نے ۱۰۷۶ع سے ۱۱۲۷ع تک حکومت کی -
اس کے بعد نمبر ۶۶ ہے - اس میں لکھا ہوا ہے کہ گنگ راجہ کے بیٹے اچپا نے چمنڈا رائے
بستی بنائی - ایک دوسرے اشلوک میں یہی بیان دوبارہ لکھا ہوا ہے اور اسی اشلوک
میں یہہ بہی لکھا ہوا ہے کہ اچپا کا دوسرا نام بوپا تہا لیکن نمبر ۴۴ سے یہ معلوم ہوتا ہی
کہ اچپا یا اچی راجہ گنگ راجہ کے بڑے بہائی کا بیٹا اور بس بوپا کا تایا زاد بہائی - اگرچہ
ہندوں کے دستور کے موافق اس کو اپنا بڑا بہائی کہتا ہے - اور شجرہ نسب سے
اس امر کی تصدیق ہوتی ہے - کہ بوپا گنگ راجہ کا بڑا بیٹا تہا - علاوہ ازیں بیل بید

میں ایک کتبہ سے یہ تحقیق ہوا ہے کہ بوپا گنگ راے اور ناگل دیوی کا بیٹا تھا۔ پس گنگ راجہ نے ۱۱۲۲ء میں اپنی رانی لچھمی کی وفات کے بعد دوسری شادی کی (دیکھو نمبر ۴۸)۔ گنگ راجہ ساکھا سمت ۱۰۵۵ یا ۱۱۳۳ء میں مرگیا۔ اور بوپا نے دہرم سالہ ہیل بید میں ایک مندر اس کی یادگار کے طور پہ بنایا۔ پس نمبر ۶۶ سے ہم یہہ خیال کرتے ہیں کہ گنگ راجہ کے بیٹے بوپا نے چنڈرا راے بستی کی تعمیر ایک بڑے پیمانہ پر کرائی جو دراصل چنڈرا راے کے بیٹے نے تعمیر کرائی تہی۔ (دیکھو نمبر ۶۷) علاوہ ازیں اپنے اور اپنے پایا زادبہائی کے مشترک دادا اچی راجہ کا نام قایم رکہنے کے واسطے اس نے اپنا نام اچپا رکھا۔ اچپا اسکے پہلے تایا زاد بھائی کا نام تھا۔ جو بڑی شاخ میں تھا اور اس وقت مرچکا تھا۔ اس کتبے پر کوئی تاریخ نہیں ہے۔ لیکن مذکورہ بالا بیانات سے وہ ۱۱۳۵ء سے متعلق ہے اس پھاڑی پہ یہ بستی سب سے زیادہ خوبصورت بنی ہوئی ہے۔ وہ دومنزلہ ہے اور اس کے اوپر ایک برج ہے۔ اور بیرونی دیوار کے کنارے کے گرد بیشمار تصویریں ہیں۔ اور نقش و نگار کئے ہوے ہیں۔ بیرونی طرف سے وہ مستطیل ہے ۸۵ فٹ لمبا۔ ۷۔۳ فٹ چوڑا۔ بیرونی دیوار اور پشت پر گربہہ گرہم کی درمیانی جگہہ میں (یعنی تقریبا ۱۲ + فٹ) مٹی اور پتہر کوٹ کوٹ کر بھرا ہے چونکہ وہ اوپر کی منزل اور برج کی بنیاد اسلئے اسکو مضبوط بنایا تھا۔

سرون بیل گول میں جین مندر کا نہایت ہی عمدہ نمونہ ہے۔ اور مرگسن صاحب اس سے بہت محفوظ ہوئے تہے چنانچہ مرگسن صاحب کی کتاب میں سے ذیل کا بیان بطور خلاصہ کے لکھتا ہوں۔ چندرگری پہاڑی کی پہلو پہ پندرہ بستیاں بنی ہوئی ہیں۔ وہ سب ڈریویڈین طرز کی ہے اور مخروطی شکل کی ہیں۔ انمیں سے ہر ایک میں چھوٹی کوٹھریوں کے نشان بنے ہوے ہیں۔ اور ان میں سکھر نہیں ہے۔ جو شمالی جینی مکانات میں عام ہے۔ اور اسکے سوائے باہر کی طرف شمالی جینی مندروں سے زیادہ منقش ہیں۔ شمالی مندروں کی بیرونی دیواریں بالکل صاف ہیں۔ جنوبی مندروں میں عموما پلاستر ہورہا ہے اور اوس میں نقش و نگار

کی کوٹھریوں کی ایک قطار ہے - اندر کی جانب ایک مربع چوک ہے اور اس کے چاروں طرف مکانات ہیں - اس کی پشت پر کوٹھریاں ہیں - ان میں بیدیان ہیں - اور اوس میں ترتھنکر کی بڑی مورتی ہے اور اس کے اوپر ایک کلس چڑھا ہوا ہے -
کتبہ نمبر ۱۱۵ اسکے بعد ہے - اگرچہ اس پر کوئی تاریخ نہیں ہے مگر معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس زمانہ سے متعلق ہے - وہ چٹان پر پتھر کے ڈھلوان پہلو پر کندہ ہے - اور اس میں سے اوس احاطہ میں رستہ جاتا ہے جو بڑی مورتی کے گرد بنا ہوا ہے - اور اس میں بھرت اور باہوبلی یا گوتم سوامی کے مندروں کی تعمیر کا حال مندرج ہے - جو ڈھلان کے دامن میں ہر طرف کو بنے ہوئے ہیں اور نیز اس میں اون بڑے بڑے زینوں کی تعمیر کا حال ہے جو بھرت نے بنائے تھے - بھارت ماری ینی ڈنڈنایک کا چھوٹا بھائی تھا - سندگری کے ایک کتبے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس خاندان اور ہوسل خاندان کے درمیان ہم رشتہ تھا - دنیادیتہ کی رانی نے ۱۰۳۹ء میں اپنی بہن کی شادی ماری میں سے کی تھی - اور اس کو سندگری کا حاکم بنایا تھا - وشنو وردہن کے بڑے بھائی بلال نے ایک دن ماری ینی کی تین بیٹیوں کے ساتھ شادی کی - اور وہ اور اوس کا بھائی بھارت وشنو وردہن کے ماتحت اعلیٰ اعلیٰ عہدوں پر سرفراز تھے - اور کہتے ہیں کہ ۱۱۳۸ء میں وہ جج - خزانچی اور بڑے بڑے مشیر کار تھے - بیل گول کے چند مکانات کے نام جنکا ذکر اس کتبے میں ہے سمجھ میں نہیں آتے - اور نہ میں اسکی تشریح کر سکتا ہوں - علاوہ ازیں اس نے ۸۰ نئی بستیاں گنگا وڈی میں بنوائیں - اور ۲۰۰ بستیوں کی مرمت کرائی جو کھنڈر پڑے ہوئے تھے -
کتبہ نمبر ۵۲ میں لکھا ہوا ہے کہ بلدیو اور راچی کبی کے بیٹے سنگی مایا نے ساکھا سمت ۱۰۶۱ سال سدھارتی ۱۱۳۹ء میں وفات پائی - کتبہ نمبر ۵۳ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ وشنو وردہن کی رانی سنتلا دیوی کا چاچا تھا - اوسکی لڑکی اور اسکی رانی پر بہوچندر کی چیلیاں تھیں - انہوں نے اسکی یادگار میں سمادہ بنائی -
کتبہ نمبر ۵۷ ایسا ہی ہے اور اس میں لکھا ہوا ہے کہ اسی سال ایک ماہ بعد ناگ دیو

کے بیٹے اور بلدیو کے پوتے بالا دیو نے پکا جیین سنیاسی ہنکر دان گرہی کے تیرتہہ میں وفات پائی۔ اس کی ماں اور اس کی بہن نے اسکی یادگار میں پدّی سال بنائی۔ اور اس کے واسطے ایک تالاب اور زمین اپنے گرو بہوچندر کی معرفت عطا کی۔ یہہ بالا دیو ضرور سنتلا دیوی کا چچازاد بہائی ہوگا۔

اب ہم نمبر ۴۷ پر آتے ہیں۔ جو ایک مربع ستون کے چاروں طرف کہدا ہوا ہے اور اوس کو گنگن نے بنایا تہا۔ اس میں لکہا ہوا ہے کہ ساکہا سمت ۱۰۶۸ سال گرودتہا ۱۱۳۱ء میں پربہوچندر نے وفات پائی پربہوچندر رانی سنتلا دیوی اور اس کی ماں کا گرو تھا۔ اس کتبے کا پہلا حصہ مندرجہ بالا نمبر ۴۷ سے مطابق ہے۔ اور اوسمیں میگہہ چندر تک گروؤں کا سلسلہ مندرج ہے۔ اوس کا ساتہی بالاچندر کا بیٹا سبہاگیری تھا۔ میگہہ چندر کا چیلہ پربہوچندر تھا۔ پربہوچندر کا ساتہی ورانندی تھا اور ورانندی میگہہ چندر کا بیٹا تہا۔ اس بات کا کچہہ ذکر نہیں ہے کہ یہہ سمادہ کسنے بنائی۔

اب ہم نمبر ۱۳۸ کا ذکر کرتے ہیں۔ یہہ ایک مشہور کتبہ ہے جس پر ساکہا سمت ۱۰۸۸ اسال پرومدی (۱۱۶۰ء) کی تاریخ ہے اس میں لکہا ہوا ہے کہ ہوسل راجہ نرسنگہ کے بہنڈاری اور سردادہی کاری ہلّا نے بیل گول میں بہنڈاری بستی بنوائی جس کو اب عموماً بہنڈارارے بستی کہتے ہیں۔

ہوسل راجاؤں کے ابتدائی بیان میں ایری انگا کا حال ہے۔ ایری انگا کا حال اور کسی جگہہ نہیں دیکہا۔ عموماً صرف اوس کا نام اور چند تعریفیں لکہی ہیں۔ اس کا بیان یوں لکہا ہے کہ اس نے مالوا کے حاکم کے شہر دہارا کو جلایا۔ چولا راجہ لڑائی کے بہت مشتاق تھے۔ اسکے کیمپ میں خوف برپا کر دیا۔ چکر گوت کو ویران کیا۔ (یہہ نام وشنو وردہن کے ذکر میں پہلے آچکا ہے)۔ اس نے کلنکا کے راجہ کو شکست دی۔ ان بیانات سے بیشمار فتوحات اور حملوں سے مراد ہے جو ہوسل راجہ کی سلطنت کے قایم کرنیکی ابتدا میں کئے تہے۔ باقی بیانات کے واسطے۔ (دیکہو نمبر ۳۷)

اس کے بیٹے وشنو کا مفصل حال لکہا ہوا ہے کہ اس نے کئی جگہہ فتح پائی۔ ان میں بعض

حالات دیگر کتبوں میں ملتے ہیں۔ اوس نے لوپاتر کے ٹکڑے ٹکڑے کر دئے کونگا رائے
رائے پور کو جلا دیا۔ گھاٹ کے دروازہ بند کر دئے کانچی کو ڈرایا۔ وراٹ یعنی ہنگل
کے راجہ کے قلعے کو خاک میں ملا دیا۔ ونواسی کو ویران کیا۔ وسور میں ہل چل مچا دی اور
اپنی فوج کے گرد لسے دریائے مہا پارنی یعنی ملپا ہاری یا ہل پربھا کو ڈھانپ دیا دریائے
مل پربھا دریائے کرشنا کا معاون ہے اور بلگام اور کلادگی کے اضلاع میں سے بہتا ہے
اسنے نیز نرسنگھ ورما کو کاٹ ڈالا۔ آدی یم کی بہادری کا خاتمہ کیا۔ وین گرہی میں تلوار
بہائی۔ تلوناپور میں لوٹ مچائی۔ اور دشمن کو شکست دی۔ اس نے مالوا کے راجہ
جگدیو کی فوج اور دیگر فوجوں کو شکست دی۔ جو مہاراجہ وکرم چالوکیہ نے اسکے برخلاف
بھیجی تھیں یہہ وہی چالوکیہ مہاراجہ ہے کہ جس کے ہوسل راجہ اول اول دراصل یا برائے
نام مطیع تھے۔ اس کے بعد اوس نے مشرق سے مغرب تک کرشن دیپی تک تمام ملک کو مطیع
کیا۔ اور وندھیا کے غدر کے پہاڑ ونکو خاک میں ملا دیا۔ اوس نے راجہ ارنگولہ اور کدمب راجاؤں
کو بھی زیر قلم کیا۔ اس کی رانی لچھمی دیوی تھی۔ جس سے نرسنگھ پیدا ہوا۔ پس وہ مذکورہ صدر
ہری ہر کے کتبے میں اوسکی دوسری رانی لچھمی کے مشابہ تھی۔

نرسنگھ نے تخت پر بیٹھکر۔ بربرا۔ چولا۔ چیرا۔ اور گونڈا حاکموں کا مقابلہ کیا۔ اس کا منتری
اور بھنڈاری جکی رائے کا بیٹا ہلاپا۔ اور مل دناری کے چیلے لوکمبکی واجی بنس نے فتوحات
سے واپس آنے پر ۱۴۰ نرتہنکروں کے واسطے یہہ بستی بنوائی۔ اس کا نام بہاو اچوڑا منی
تھا اور اوس نے یہی نام شبہ مہورت میں اوس بستی کا رکھا جو اوس نے تعمیر کرائی۔
اور اس بستی کے لئے راجہ نرسنگھ نے نذرانے دئے۔

اب ہم نمبر ۱۳۷ کا حال بیان کرتے ہیں جن میں تین مختلف نذرانے ہیں۔ جو علیحدہ علیحدہ
سالہا سمت ۱۲۰۰ سال بہانو ۱۱۶۰ء اور ۱۲۷۸ء اور سال دُرمکہی ۱۲۹۶ء کے ہیں
پہلے میں یہ لکھا ہے کہ نرسنگھ دیو کے منتری ہلّا نے بیل گولہ میں مندر بنوایا۔ دیگر کتبوں
میں بھی اس کا حال مندرج ہے۔

شروع میں ہوسل راجاؤں کا بیان ہے۔ ان میں سے حسب ذیل بیانات قابل ذکر

ہیں - ایری انگا کو چالوکیہ راجہ کا دایاں ہاتھہ لکھا ہے - اوس سے یا تو شوفینو مراد ہے جسکو بہوانگا مال کہتے تہے یا وکرم مراد ہے جس کو تری بہون مال کہتے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایری انگا باجگزار تھا اور چالوکیہ فوج کا سپہ کمانیر تھا - اس کے تین لڑکوں کا ذکر ہے - اور یہہ بہی لکھا ہے کہ منجہلا بیٹا وشنو تمام روئے زمین پر پھیل گیا اور مشرق اور مغرب کے سمندروں کو ہلا دیا - صرف اپنی ہی قوت بازوں سے سردار بن گیا - کویانہہ یا گونمبتور - تلاون پورہ یا تلاکڈ - اور رائے پور یا ملنگی کے قلعے نہایت مشہور ہے مگر انکی شہرت بہی اسکی شان وشوکت کے سامنے ہیچ ہوگئی - اس نے بیشمار قلعے فتح کئے اور بیشمار راجاؤں کو مغلوب کیا - اور اکثر آدمیوں کو جو اس کے مطیع ہوگئے تہے اعلی عہدان پہ سرفراز کیا - اون کی تعداد کا شمار کرنا برہما کی طاقت سے باہر ہے - اسکی رانی لچھمی دیوی تھی جو راجہ نرسنگہ کی ماں تہی - راجہ نرسنگہ کے خطاب حسب ذیل ہیں - کہ اس نے تلاد افوجوں کو غارت کیا وہ ہمسر دارتان تخت وتاج کے واسطے بن کی آگ تھا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تخت کے اور بہی دعویدار تھے - شاید سنتلا دیوی وشنو وردہن کی پہلی رانی کے رشتہ دار ہونگے - اس نے چولا کی راجدہانی کو لوٹا - اس کے باپ کے القاب اور فتوحات بہی اسی سے منسوب کی گئی ہیں -

اس کا منتری ہلا تھا - جس کو پلپیا یا ہلایا کہتے ہیں - کہتے ہیں کہ اوس نے اوس کے باپ وشنو کے ماتحت کام کیا - اس کتاب کے پہلے حصہ میں ایک اشلوک درج ہے - اگر یہ سوال کیا جاوے کہ شروع سے جین دہرم کا ترقی دینے والا کون تھا - تو جواب یہ ہوگا کہ اول راجہ رچمل کا منتری رائے اور اسکے بعد راجہ وشنو کا منتری گنگا اور اسکے بعد راجہ نرسنگہ دیو کا منتری ہلا ہوا - اس کے بعد ہلا کے کارہائے نمایاں کا بیان ہے - ہلا کا گورو کوکت سین مل دہاری ہوا - اس نے بانکاپور میں دو جین مندر تعمیر کرائے جو اب کہنڈر پڑے ہیں ایک تو وہ جس کو اپنے تت لے بنایا تہا اور دوسرا وہ جس کو کالی دت نے بنایا تہا - کو نیتا کے بڑے تیرتہہ میں زمین عطا کی کلن گہری کے مشہور اصلی تیرتہہ کو بنایا جس کو پہلے گنگ راجاؤں نے بنایا تہا اور جس کا صرف نام ہی نام رہ گیا تہا - اور وہاں پانچ بڑی

بستیاں اور پانچ تالاب بنائے - اوس نے بیلگولہ میں ۲۴ ترتہنکروں کے واسطے ایک مندر
بنایا - اور ایک دوسرا مندر اور بنایا جو گومٹ دیو کے مانند گومٹ پور کے لئے زیور تھا -
شاید یہ بہنڈاری بستی ہے جس کا ذکر نمبر ۱۳۸ میں آیا ہے -
چوبیس (۲۴) ترتہنکروں کے مندر کے واسطے اور نیز گومت دیو اور پارسناتہہ سوامی کے واسطے
راجہ نرسنگہ نے سونیر کا گانو دیا - اور نیا کیرتی اس مندر کا پوجاری مقرر کیا جن کاموں
میں یہہ عطیہ کام میں لایا جاویگا - انکا بہی ذکر ہے -
کتبہ نمبر ۸۰ چٹان پر گومٹیشور کی بڑی مورتی کے دائیں ہاتہہ کو کہدا ہوا ہے - اوسمیں
خلاصہ طور پر لکہا ہوا ہے کہ ہوسل راجہ نرسنگہ کے منتری ہل مایانے گومٹیشور - پارسناتہہ
جی اور ۲۴ ترتہنکروں کی پوجا کیواسطے زمین عطا کیں یہہ بستیاں اس نے خود بنائی
نہیں دیکہو نمبر ۱۳۸
اس سے آگے نمبر ۳۹ ہے جس میں لکہا ہوا ہے کہ ساکہا سمت ۱۰۸۵ سال سوبہانو (۱۱۶۳ء)
میں دیوکیرتی نے وفات پائی - اور اس کے تین چیلوں کے نام بہی درج ہیں جنہوں نے
اس کی سمادہہ بنائی - وہ اس مربع ستون کے مشرقی حصہ میں ہے اور اس کی تین طرف
کتبہ نمبر (۴۰) کہدا ہوا ہے -
کتبہ نمبر (۴۲) میں لکہا ہوا ہے کہ ہلا راجہ نے دیوکیرتی کے واسطے سمادہہ بنائی - اور
اس کے تین (۳) چیلے سمیان لیکہہ نندی - مادہو - اور تری بہون دیو نے اس کی پرتشٹا کی
اس کتبے کے پہلے حصے میں مشہور گروؤں کے سلسلہ کا بیان ہے - جو کسی قدر نمبر ۴۷ سے
ملتا ہے - لیکن چند نئی اور مفید باتیں بہی لکہی ہیں -
اوّل مہابیر سوامی - گوتم سوامی - سرت کیولی بہدر باہو اور اس کے چیلے چندر گپت کی
استوتی ہے - اوس کے بعد پدم نندی کا ذکر ہے - اور لکہا ہوا ہے کہ اوس کا دوسرا نام
کونڈا کنڈ تہا - پہر اسکے بعد اما سوامی کا ذکر ہے جس کو گردہر پنچہا بہی کہتے ہیں - گردہر پنچہا
اپنے زمانہ کا فاضل اجل جین شاشتری تہا - اس کے بعد اس کے چیلے بالک پنچہا کا ذکر ہے
سمنتا بہدر بہی اوسی کی کل میں ہوا تہا - اس کے بعد دیو نندی کا ذکر ہے جو مشہور پیچہ پاد

کے سوائے اور کوئی نہ تہا - پوجیہ پاد اوس کو لوں کہتے تہے کہ دیوتا اس کے چرنوں کی پوجا
کرتے تہے لیکن وہ اپنی علمیت کی وجہ سے جینیندر بدہی بھی مشہور ہوا - کہتے ہیں کہ وہ جینیندر
دیاکرن سروارتہہ سدہی اور سمادہی شتک کا مصنف تھا - انکے علاوہ اس نے بیشمار
دیگر گرنتہہ بھی بنائے جس سے اس کی شہرت ظاہر ہوتی ہے اس کتبے میں پہلے اکلنک
کا ذکر ہے - (تفصیل کے واسطے دیکھو نمبر ۵۴) اور پہر گولاچاریہ کا - گولاچاریہ ملک
گولا کا حاکم تھا - جس نے کسی وجہ سے دکشالی - اس کا چیلہ تری کال جوگی تھا - تری کال
جوگی کا چیلہ اودہاکرن پدم نندی تھا - جس کو کمار دیو بھی کہتے تھے - اودہاکرن کے معنے
ہیں کانوں کو نہ چھیدنا یہ ایک عجیب بات ہے کیونکہ کانوں کا چھیدنا تمام ہندوؤں کے
واسطے ضروری سمجھا گیا ہے یہاں تک کہ اودہاکرن کا لقب مسلمانوں کے واسطے استعمال کیا
جاتا ہے کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ اس سدہانتی کا نے اس رواج کی پیروی کیوں نہیں کی -
اوس کا چیلہ کل بہوشن تھا - جس کا ساتہی پربہاچندر ہوا - پربہاچندر منطق کا مشہور مصنف
بیان کیا جاتا ہے - کل بہوشن کا چیلہ کل چندر تھا - جس کا چیلہ میگھہ نندی ہوا - میگھہ نندی
نے کولاپور میں ایک تیرتہہ بنوایا اسکے ایک چیلہ تہا جس کا نام معلوم نہیں - نمبا دیو اور کام دیو
اس کے دو چیلے تہے پھر گنداوی مکت کا حال ہے جس کا گرو میگھہ نندی تہا - جو جنرل
بہارت کا استاد تہا - بہانوکیرتی کے دو چیلے تہے - اس کا ساتہی سرت کیولی تہا جو راگھو
پانڈویہ کا مصنف تھا - یہہ ایسی کتاب ہے کہ اگر ایک طرح سے پڑہی جاوے تو رام چندر
کی سوانح عمری معلوم ہوتی ہے - اور دوسری طرح پڑہی جاوے تو پانڈو کی معلوم ہوتی
ہے اس کے بڑے بہائی گنگا نندی اور دیوچندر تہے - جنکے ساتہی یہہ تہے - میگھہ نندی
دیوکیرتی کا چیلہ سبہاچندر - اور گنداوی مکت وادی چترمکہہ رام چندر اور نیز اکلنک
جسکے چیلے بہنڈاری ماری یاں - منتری بہارت مایا - اور سردار بوچی مایا تہے -
اسکے بعد ہلا راجہ کے کتبے کا حال ہے - اس کا باپ یکش راجہ واجی بنسی تہا - (دیکھو نمبر ۱۳۸)
اس کی ماں لوکمبکا تہی - وہ راجہ نرسنگہ کا منتری تہا - اور سروادہی کاری اور بہنڈاری
بہی تہا - اور اوس کو نیاگنگ راجہ یعنی منتری اور جین کے کاموں کا ترقی دینیوالا لکہا ہے

اوس نے کیلین گری کا قصبہ بسایا - جو اسکے گرو روپ نرائن کو لالپور کی بستی سو متعلق تہا - اور جنانا تہہ پور میں تپھر کا دان سال بنوایا اور دیوکیرتی کے واسطے سمادہہ بنائی -
کتبہ نمبر ۱۸ سال کہارا (۱۱۷۱ء) یا ہوسل راجہ نرسنگہ دیو کی عہد سلطنت کا ہے اور اس میں لکہا ہوا ہے کہ ایک سوداگر مسمی گومٹ سیٹی نے گومٹیشور اور ۲۴ ترتہنکروں کے واسطے زمیں عطا کی -
کتبہ نمبر ۲۴ میں لکہا ہوا ہے کہ سا کہا سمبت ۱۰۹۹ سال ورمکہی ۱۱۷۷ء میں نیاکیرتی نے وفات پائی اور اس کے چیلے ناگ دیو نے اوس کی یادگار میں ایک سمادہہ بنائی -
پہلے حصے میں مہابیر سوامی سے لیکر گروؤں کا سلسلہ ہے - یہہ اوسی سلسلہ کے مطابق ہے جو کتبہ نمبر ۴۷ کلا دتہاتک دیا ہوا ہے - اس کا چیلہ سمپورن چندر ہوا - جو ردی - چندر سدہانت ودہار یعنی آفتاب اور چاند کے نجوم میں ماہر تہا - اس کے بعد گروؤں کی فہرست ہے آخر میں نیاکیرتی کا حال ہے جو گن چندر کا بیٹا اور چیلہ تہا - اور ارنگولہ کا گرو تہا - اس راجہ کا نام ان کتبوں میں آیا ہے جن میں وشنو وردہن کا حال مرقوم ہے وشنو وردہن کو اس نے مغلوب کیا - اسکے بعد نیاکیرتی کے چیلوں کا ذکر ہے - اور اوس کے چیلے سیر مہا تری اور جہوانجی ہلا اور محاسب ناگ دیو تہے بام دیو اور جو گمایا کا بیٹا ناگ دیو تہا اس کی بیوی چندرا مبکا تھی - اور اس کے صرف ایک بیٹا تہا جس کا نام ملی ناتہہ تہا - اور جو کمالنا شٹ پور کا سردار تہا - اس کے بعد کتبہ نمبر ۱۱۳ ہے - وہ بڑے زینہ کے دروازے کے پہلو پر ایک چٹان پر کہدا ہوا ہے - اس زینہ کو بہارت نے بنوایا تھا اور وہ کتبہ وہاں کندہ نہوتا اگر وہ زینہ بنوایا نہ جاتا - اسپر سال ہولبی ۱۱۷۷ء کی تاریخ ہے - اس کتبہ کا مضمون یہہ ہے کہ گروؤں کی ایک بڑی جماعت معہ ارجبکا اور بہت سی چیلوں کے گومٹ دیو کے میلے میں آئیں مگر نہ معلوم کہ کہاں سے آئیں - اگرچہ بڑے بڑے آدمیوں کے نام دے ہوئے ہیں - دو باتوں کا ذکر کتبہ نمبر ۱۱۲ میں بہی آیا ہے اس کتبہ میں زیادہ ترجینیوں کی استوتی درج ہے - کتبہ نمبر ۸۵ پر کوئی تاریخ نہیں ہے - لیکن اسی زمانہ کا معلوم ہوتا ہے - یہہ ایک شاعر سوجانوتم کی تصنیف ہے جس کا

اصلی نام بوپا تھا - اور اس شاعر کا نام کناڈا کوی بوپا ہی تہا - اس کے معنے ہیں کناڈ
شاعروں کا زیور - وہ ایک معزز اور مشہور شاعر تہا کیونکہ شبدمنی درپن کے شرح میں
کیشی راجہ نے بوپنا بمپا اور دیگر مشہور کناڈا شاعروں کے ذکر میں اس کا ذکر کیا ہے
یہہ کتبہ کناڈا اشلوک میں ہے - اور اس سے صاف صاف معلوم ہوتا ہے کہ گومٹ سوامی
کون تھے - اور کیونکر اور کس نے اس کی مورتی بیل گول میں بنوائی - چونکہ اس کا حال
پہلے لکہا جاچکا ہے اس لئے اوس کا بار بار لکھنا فضول ہے - ماسوائے اس کے بہت
سے اشلوک اس مورتی کی خوبصورتی اور بلندی کے باب میں ہیں - اور تماشائیوں پر اس
کا یہہ اثر ہوا کہ اونہوں نے جین مت کو قبول کرلیا - اس کے آگے نمبر ۱۰۸ ہے - یہہ ایک
زنانی مورتی کے دامن پر کہدا ہوا ہے اس کے پاس ایک گلا کای ہے جو بڑی مورتی کے
گرد اندرونی احاطہ کے دروازہ کے سامنے واقع ہے - اس مورتی کو کشمندنی کہتے ہیں
اور کہتے ہیں کہ یہ اوسی عورت کی مورتی ہے کہ جسکا بھیس بناکر دیوی پدماوتی بڑی مورتی کی
پرتشٹا کرنے کے واسطے آئی - اور جسکے سیدہے سادے چڑہاوے کے قبول ہونے پر
چمنڈارائے کا غرور جاتا رہا - اس کتبے میں یکش دیوی کی مورتی ہے یہہ دیوتا خود جینی
مہاتما کی سیوا میں حاضر رہتے تہے - ان کی مورتیاں دروازہ میں ہیں اور اوس کے
آس پاس - اور چندر گپت کی بستی میں ہیں - بالاچندر کے چیلے باماسیٹی سوداگر نے اسکو
بنوایا تہا اور یہہ مورتی زمین سے ۴ فٹ - ۹ انچہ اونچی تہی اس کا ارادہ تھا کہ ایک
پورے قد کی عورت کی تصویر بنائی جاوے - یہ بڑی صنعت کا کام ہے -
اس کے بعد کتبہ نمبر ۱۱۰ ہے اور اسپر ایک یکش بنا ہوا ہے اور اس کا نام تیاگدا
برہم ستون کا یکشن ہے اس کی تاریخ کا کوئی پتہ نہیں ملتا - خود ستون جو اوپر سے اسطرح
سہارا دیا گیا ہے کہ ایک چھوٹا سا رومال اسکے نیچے سے گزر سکتا ہے - بڑی صنعت کا
کام ہے - اور نمبر ۱۰۹ میں اس کی تشریح دی ہوئی ہے - موجودہ کتبہ جنوبی دامن میں
ہے - اور حرف ۲ ۱/۲ سطر کا ہے - لیکن سردار کنا خواہ وہ کوئی ہو اور جس نے اسکو کہودا
تہا مذمت کے قابل ہے کیونکہ صاف ظاہر ہے کہ اس نے اپنا مختصر سا حال لکھنے کے واسطے

اوس کتبہ کو جو اس مورتی کے دامن کے نیچے جانب تھا بالکل مٹا دیا - اور اس طرح دنیا کو اس بڑی مورتی کے متعلق نہایت دلچسپ واقفیت سے محروم کر دیا جیسا کہ باقی ماندہ نمبر ۱۰۹ سے معلوم ہوتا ہے -

یکشن دیوی کی مورتی بھی اسینے بنائی تھی - اور نہایت خوبصورت اور نقش و نگار کئے ہوئے ستونوں کی چھوٹی پر بنی ہوئی ہے - یہہ مورتی ایک چھوٹے سادے مکان کے اندر بند ہے اور اس کی چاروں دیواریں اینٹ کی بنی ہوئی ہیں - اور اب کھنڈر پڑی ہوئی ہے - تیالڈرا کہہ وہ جگہہ ہے جہاں پرشاد بٹا کرتا تھا - یکشن سے مراد دولت کے دیوتا کوبیر سے ہے -

اس کے بعد کتبہ نمبر ۱۲۲ ہے جو ۱۱۷۸ء سے متعلق ہے - اس میں لکھا ہوا ہے کہ باما دیو کے بیٹے ناگ دیو نے ایک تالاب ناگ سمندر نامی بنوایا - اور وہ تالاب معہ ایک باغ اور دیگر تحایف کے کئی گروؤں کی موجودگی میں جنکا نام دیا ہوا ہے اور جن میں بالاچندر بھی حاضر تھا - گومٹ دیو کی پوجا کے واسطے دیدیا -

اب ہم نمبر ۱۰۹ پر آتے ہیں جس پر کوئی تاریخ نہیں ہے مگر یہہ اوسی زمانہ کا ہے اس کتبہ میں لکھا ہوا ہے کہ ہیر بلال نے ہلا منتری کے کہنے سے کئی نذرانے منظور کئے - جو وشنو وردہن سوامی نے اور راجہ نرسنگہ نے گومٹ دیو - پارس دیو اور ۲۴ تیرتھنکروں کے واسطے دینے قبول کئے تھے - اس میں یہہ بھی لکھا ہوا ہے کہ ہلا کا گرو ونیاکیرتی اسوقت سرگ لوگ میں چلا گیا تھا اور اوس کے چیلے بالاچندر نے اس کی یادگار میں ایک سمادھ اور کئی تالاب بنائے -

اس کتبے میں گنگ راجہ کی فتوحات کا حال ہے - گنگ راجہ وشنو وردہن کا منتری تھا - یہہ پہلا شخص تھا جس نے گومٹ کے واسطے نذرانہ دے - گنگ راجہ کے ماں اور باپ کا حال دیا ہوا ہے اور لکھا ہوا ہے کہ وہ خود ایک بڑا لائق منتری تھا - اور وہ تلاکرد میں پہونچا جو گھاٹ کے اوپر دریائے گوداوری کے کنارہ پر واقع ہے - اور آدی یم چولاؤں کے ماتحت راجہ کو اطاعت قبول کرنے کے لیئے لکھا - آدی یم نے اپنا ملک دینے سے انکار کیا اور لکھا کہ لڑو اور لے لو اگر تم لے سکتے ہو - دونوں فوجیں صف آرا ہوئیں - اور گنگ راجہ نے فتح پائی - آدی یم کو شکست ہوئی - اور تنگولہ یا تامل سردار تو اپنی جان بچا کر بھاگا - گنگ راجہ کا

ارادہ کانچی یا چولاؤں کی راجدھانی میں جانیکا تھا۔ اور گنگ راجہ کو اس بات کی ایسی دھن لگی کہ اس نے صرف تلاکدا ہی کو فتح نہیں کیا۔ جو اس کے خاندان کا قدیم دار الخلافہ تھا بلکہ نرسنگہ ورما اور چولا راجاؤں کے دیگر باجگذار حاکموں کو جو گھاٹ سے اوپر تھے نکال دیا۔ اس کا حال وشنو وردہن کے کتبوں میں بھی آیا ہے۔ تلاکد و کے متعلق یہہ بھی لکھا ہے کہ اس نے اس سردار کا پتہ لگایا جس کا نام دامودر تھا اور جو شو جوگی کے بھیس میں تھا۔ ایک نوکر سے ہی کچھہ کھانا لیکر جسکو کتا بھی نہ کھاوے اس کے پاس اکیلا پہونچا اور اوسکو بھگا دیا۔ "تلاکڈ و اور اس کے گرد نواح کے ممالک جو چولاؤں کے قبضہ میں تھے گنگ راجہ نے اون کو فتح کر کے اپنے راجہ وشنو وردہن کے سپرد کیں۔ گنگ راجہ کے القاب میں لکھا ہوا ہے اوس نے وشنو وردہن کو سیدھا کھڑا کیا وو کہ وہ وشنو وردہن کی تخت نشینی کا پورا اپرادہن تھا"۔ اس کا مطلب یہہ ہے کہ وشنو وردہن کو خود مختار بنانے اور چولا کی جنوبی سلطنت کے فتح کرنے میں وہ ایک رکن اعظم تھا۔ نتیجہ یہہ ہوا کہ وہ شمالی چالوکیہ راجہ کی اطاعت چھوڑنے کے قابل ہو گیا۔ گنگ راجہ کی اس فتح کا حال تپور کے ایک کتبہ میں اسیطرح لکھا ہوا ہے۔ راجہ اپنے جرنیل کی بہادری اور کامیابی سے بہت خوش ہوا اور اسکو انعام عطا کئے مگر گنگ راجہ نے یہہ دیکھکر کہ یہہ سب انعام بے فائدہ ہیں اس نے راجہ وشنو وردہن سے گنگا ودی کا گانو مانگا۔ اور گنگ راجہ کا منشاء یہہ تھا کہ وہ یہہ گانو گومٹ دیوی کی پوجا کے واسطے دیدیوے۔ کوکٹ سین مل دہار کے چیلے سبہا چندر کی تعریف میں جو اس کا گرو تھا ایک اشلوک ہے۔ (دیکھو نمبر ۴۵) اوس میں لکھا ہوا ہے کہ اس نے گنگا ودی کی بیشمار بستیوں کی مرمت کی۔ اور گومٹ دیو کے چار دنطرف حجرے بنائے۔ اور نگولاؤں کو بھگا دیا۔ جو گنگا ودی میں رہتے تھے۔ اور سبیر گنگ یعنی وشنو وردہن کو سیدھا کھڑا کیا۔ یعنی اس کی حکومت کو تقویت دی۔ پس اس نے گنگ راجہ کو پہلے گنگ بنسی راجاؤں سے سیکڑوں گنا خوش قسمت کر دیا۔ کیونکہ زمانہ قدیم گنگ راجگان خاندان چولا کے زیر تحت تھا۔

اس کے بعد گن چندر کے بیٹے نیاکیرتی کا حال ہے اور یہہ لکھا ہے کہ اسنے نرسنگہ نے گومٹ ناتھہ

پارس ناتہہ اور سہ ۲ تہ نہنکروں کے واسطے کئی گانو عطا کئے ۔

اس کے بعد نرسنگہ کے بیٹے بیر بلال ۔ اوس کی فتوحات ۔ اور قلعہ اچانگی کے فتح کرنے کا حال ہے ۔ (دیکہو نمبر ۱۲۴) نیاکیرتی کے چیلے اور بڑے منتری ہلا نے بیر بلال سے ان عطیہ کے منظور کرنے کی درخواست کی جو اوس نے دینے قبول کئے تہے ۔ پس کہہ سکتے ہیں کہ ہلا تین راجاؤ کے عہد میں زندہ رہا ۔ نیاکیرتی کے بعد نیاکیرتی کا چیلہ بالاچندر گدی پر بیٹہا ۔ گویا کہ بالاچندر ان عطیات کا امانت دار تہا ۔ اس نے اپنے گرو کی یادگار میں ایک سمادہہ بنائی اور کئی تالاب کہدوائے ۔ اور ایک بڑا اساسن قایم کیا جو شاید اب تک موجود ہے ۔ کتبہ نمبر ۹۱ و ۹۲ غالباً اسی زمانہ کے ہیں ۔ کتبہ نمبر ۹۱ میں لکہا ہوا ہے کہ ہبل گول میں وہاں کے باشندوں نے گدٹے دیو اور پارس دیو پر پہولوں کا چڑہاوا چڑہانے کے واسطے مونگے اور زمرد دیئے ۔ کئی سوداگروں نے اسی مطلب کے واسطے زمین خریدیں ۔ اور ملی گرا کے سپرد کر دیں ۔ ملی گرا مندر کا منتظم تھا ۔ جس کو اب عمل دار کہتے ہیں ۔

اب ہم کتبہ نمبر ۱۲۴ کا ذکر کرتے ہیں ۔ جس پر ساکہا سنہ ۱۱۰۴ سال پلاوا ۱۱۸۲ء کی تاریخ ہے ۔ وہ بیر بلال کی عہد سلطنت سے متعلق ہے اور اسکے منتری چندر رالی تہا ۔ اس کتبہ کا مطلب یہہ ہے کہ ہبل گولہ میں چندر معولی کی بیوی اچلا دیوی نے پارس ناتہہ بستی بنائی جس کو اب النابستی کہتے ہیں ۔

پہلے حصہ میں ہوسل راجاؤں کا حال ہے ۔ اور بیر بلال تک نمبر ۱۶۳ تک مطابق ہے اس کی تخت نشینی پر لالہ ۔ پلو ۔ گولا ۔ اور چولا سب خوف زدہ ہو گئے ۔ اس راجہ کی بڑی مہم قلعہ اچانگی کا فتح کرنا تہا ۔ مدت تک راجاؤں نے اچانگی کے قلعہ کو ناقابل تسخیر خیال کر رکہا تہا ۔ اور قلعہ اچانگی کے راجہ کو جس کو پانڈیہ اور کام دیو کہتے تہے ۔ اور راجہ اوڈے رس اوس کے باپ کو معہ بیوی بچوں کے قید کر لیا ۔ اور خزانہ اور گہوڑوں پر قابض ہو گیا ۔ اور اس مقام پر لوٹا ۔

بیر بلال کے خطاب وہی ہیں جو راجہ نرسنگہ کے تہے (دیکہو نمبر ۱۳۷) ماسوائے سنی درسندی اور گری درگا مل کے خطاب کے جنکا ذکر دیگر کتبوں میں بہی آیا ہے ۔

چندر مولی خاص اچل برہمن تہا۔ وہ ہر (شو) کا پجاری تھا۔ اس کا باپ شمبہو دیو تھا۔ اور اسکی ماں اکادی اور وہ ہیر بلال کا منتری بن گیا تھا۔ اس کی بیوی اچپی بکا تھی۔ اور سادوی ناوکی جینی خاندان سے تھی۔ اس کا شجرہ نسب دیا ہوا ہے۔ سوما نکا بیٹا تہا۔ نیاکیرتی کا چیلہ بالاچندر اوس کا گرو تہا۔ اوسکے باپ اور چیلوں کا حال بہی بیان کیا گیا ہے۔ اس نے بیلگول میں (الکنا بستی میں) پارس دیو کا مندر بنوایا۔

چندر مولی نے مندر کے نذرانہ کے واسطے راجہ سے درخواست کی جس پر ہیر بلال نے اوسکو بامی ماہالی کا گانوں دیدیا۔ اس جگہہ کے رئیس اور سوداگروں نے بہی خاص خاص رقم پوجا کر واسطے دینی قبول کی۔

کتبہ نمبر ۱۰۷ اکے بعد جو کتبہ ہے اوس میں صرف دو اشلوک ہیں۔ اون کا مطلب یہہ ہے کہ چندر مولی کی بیوی اچلا دیوی نے بیل گولہ کے گومٹ ناتہہ کیواسطے کچھہ نذرانہ مانگا۔ اور اس پر ہیر بلال نے بکا کا گانوں دیدیا۔ اس سے آگے جو دو کتبے ہیں وہ یہہ ہیں کتبہ نمبر ۱۰۵ جس پر ۱۳۹۸ء کی تاریخ ہے اور کتبہ نمبر ۱۰۶ جس پر ۱۴۰۹ء کی تاریخ ہے اسکی وجہ کچھہ نہیں معلوم ہوتی صرف یہہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ کسی دوسرے کتبہ سے نقل کئے گئے ہیں۔ جواب کالعدم ہو گیا ہے۔

کتبہ نمبر ۱۶۹ و ۱۷۰ پتہر کے دو ٹکڑے ہیں۔ اور سالم کتبے نہیں ہیں۔ انمیں نیاکیرتی کے چیلے ادہیاتمی بالاچندر کی استوتی ہے پس وہ بھی اسی زمانہ کا ہے۔

اس سے اگلا کتبہ نمبر ۱۳۰ ہے جس پر ساکا سمت ۱۱۱۸ سال راکہشش سنہ ۱۱۹۶ء کی تاریخ ہے۔ اس میں لکہا ہوا ہے کہ ناگ دیو نے پارس دیو بستی یا الکنا بستی میں نیاکیرتی کی سمادہہ اور نگر جنالیہ بنوایا۔ پہر نیاکیرتی اور اوسکے چیلے اور ناگ دیو کا شجرہ نسب ہے۔

اس کے بعد کتبہ نمبر ۸۰ ہے۔ وہ بڑی مورتی کے بائیں ہاتہہ کو ایک چٹان پر کندہ ہے۔ اور اگرچہ اسپر کوئی تاریخ نہیں ہے مگر سنہ ۱۱۹۶ء سے متعلق ہے۔ کیونکہ اس میں لکہا ہوا ہے کہ بساوی سٹھی جس نے چوبیس تہنکروں کے گرد دیوار بنائے نیاکیرتی کا چیلہ تہا۔ اور نمبر ۱۴۲ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ سنہ ۱۱۷۷ء میں مر گیا۔ اب بساوی سٹھی کے بیٹوں نے ان مورتیوں کے

واسطے پردہ دار کھڑکیاں بنائیں - ذیل کے کتبے نمبر ۸۶ و ۸۷ میں بہت سے نذرانوں کا ذکر ملتا ہے - نمبر ۸۶ سے معلوم ہوتا ہے کہ بساوی سیٹھی موصل کا دوبا بیوپاری تھا - اکثر پرانے کتبوں میں دوبا بیوپاری کا لقب بڑے سوداگروں کے واسطے استعمال کیا جاتا ہے - لیکن اس لفظ کے معنے صاف نہیں ہیں - اس کے معنے فوجی ٹھیکہ دار کے ہیں -

اس کے بعد چار چٹانی کتبے ہیں جن میں لکھا ہوا ہے کہ کئی مشہور آدمی اس جگہہ تشریف لائے - ان چاروں کتبوں پر نمبر ۱۲۰ و ۲۲ و ۳۷ و ۴۷ لگا ہوا ہے - ان کی تاریخ کا پتہ نہیں لگتا - مگر طرز عبارت سے اور سال ایشور اور پربھاوا سے جو پچھلے دو کتبوں میں دئے ہوئے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ ۱۲۱۷ء اور ۱۲۴۶ء کے ہیں - نمبر ۱۲۰ میں ہیرچلاوارائے کے بیٹے کا حال ہے نمبر ۲۲ میں ابھے ننندی کے چیلے کوٹا پا کا ذکر ہے اور نمبر ۳۷ میں مالا پال شنکر کا حال دیا ہوا ہے اور نمبر ۴۷ میں ماری پال پرماوی نایک کا ذکر ہے -

اس کے بعد نمبر ۸۸ و ۸۹ ہیں - جن میں لکھا ہوا ہے کہ گومٹ ناتھہ کے پوجا کے واسطے سال الٰہی اور کالا بچی میں چندہ اکٹھا کیا گیا - چونکہ یہہ نذرانے نیاکیرتی کے چیلے چندرپربھو کو دئے گئے تھے جن کو نمبر ۶۶ کے نذرانے بھی دئے گئے تھے - اور چونکہ پچھلے کتبہ پر ساکھا سمت ۱۱۹۵ کی تاریخ ہے -

پس کتبہ نمبر ۸۸ و ۸۹ کی تاریخ ساکھا سمت ۱۱۷۸ و ۱۱۸۰ یا ۱۲۵۶ء اور ۱۲۵۸ ہیں - اس سے آگے کتبہ نمبر ۱۲۸ ہے - جو سال اکشں ۱۲۶۶ء سے متعلق ہے - اور ہوسل راجہ سومیشور کے عہد کا ہے - لکھا ہوا ہے کہ سومیشور ہیر بال کا بیٹا تھا - لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سومیشور دراصل ہیر بال کا پوتہ تھا - جین مت کو زوال آنا شروع ہو گیا تھا - اور سوداگر اور بنیں جنہوں نے پہلے مذہب کے پابند ہو کر چند رقوم کا دینا اپنا فرض سمجھہ رکھا تھا - اب اوس کی ادائیگی سے گریز کرنے لگے - رام دیو نایک ظاہرا جین نہ تھا - اور وہ راجہ سومیشور کا بھنڈاری تھا - رام دیو نایک سے اس امر متنازعہ فیہ کے فیصلہ کیواسطے کہا گیا - چنانچہ اس کے حضور میں نیمی چندر کے چیلہ نیائے کیرتی نے باشندوں کے واسطے ساسن لکھا اور اس سے آیندہ کے واسطے رقوم کی ادائیگی باقاعدہ طور پر ہونے لگی - چند امور کی تفصیل

صاف طور پر نہیں دی ہوئی ہے۔ لیکن اس عہد نامہ کا منشا یہہ تہا کہ راضی نامہ ہو جاوے

اسکے بعد کتبہ نمبر ۹۶ ہے اسپر ساکھا سمت ۱۱۹۱ سال سربی مکہہ ۱۲۷۳ء کی تاریخ ہے سمت ۱۱۹۱ غلطی سے سمت ۱۱۹۵ کی بجائے لکھا گیا ہے۔ اس میں لکھا ہوا ہے کہ نرسنگہ سوم کے عہد میں بہو دیو اور دیگر سوداگروں نے نیا کیرتی ددم کے چیلے چندر پربھو کو گومٹ ناتھ اور ۲۴ تیرتہنکروں کے واسطے نذرانے عطا کئے۔

کتبہ نمبر ۹۳ سے لیکر نمبر ۹۵ تک اور کتبہ نمبر ۹۷ میں گومٹ کی پوجا کیواسطے سوداگروں کے نذرانہ کا ذکر ہے۔ سب کے سب سوائے نمبر ۹۵ کے سال بھاوا سے متعلق ہیں۔ نمبر ۹۵ پر کوئی تاریخ درج نہیں ہے۔

اسکے بعد کتبہ نمبر ۱۳۷ کا دوسرا حصّہ ہے جس پر ساکھا سمت ۱۲۰۰ سال باہودھان ۱۲۷۸ء کی تاریخ ہے۔ جس میں لکھا ہوا ہے کہ دیگر اشخاص نے اور چندر پربھو کے بیٹے نے بہنڈاری لبتی کے دیوتا سری بلب دیو کی پوجا کے واسطے نذرانہ عطا کئے۔

اس کے بعد نمبر ۱۳۱ ہے جسمیں دو نذرانوں کا ذکر ہے۔ جو مختلف اوقات میں کئے گئے تہے۔ ایک ساکھا سمت ۱۲۱۳ سال پرمادی ۱۲۸۰ء میں اور دوسرا سال سرودہاری ۱۲۸۸ء میں دونوں نذرانے نگر جنالیہ کے دیوتا آدی دیو کے واسطے کئے گئے۔ پہلا نذرانہ یا عطیہ بیں گول کے باشندوں نے دیا تھا اور دوسرا جنا ناتہ پور کے باشندوں نے۔ جنا ناتھ پور کے باشندوں نے مندر کی مرمت کے واسطے بہی چندہ کیا۔

اس کے بعد نمبر ۱۲۹ ہے اس پر ساکھا سمت ۱۲۰۵ سال چترباہو ۱۲۸۳ء کی تاریخ ہے اس میں بہی نگر جنالیہ کے مندروں کے واسطے ادن باشندگان کے عطیہ کا ذکر ہے جو میگھہ نندی سدھانت دیو چکر ورتی کے چیلے تہے۔ اور جس کو ہوسل راجہ کا گرو بتایا ہے۔ وہ ہوسل راجہ اس وقت نرسنگہ سوم تھا۔

کتبہ نمبر ۱۳۷ کے پچہلے حصّے کا یہاں ذکر کیا جاتا ہے جس پر سال دُرمکھی ۱۲۹۶ء کی تاریخ ہے۔ اس میں لکھا ہوا ہے کہ راجائی گرو اور بڑے بڑے رئیسوں نے لوگوں کی حیرانگی کو دور کر دیا جو ان کو سری بلب دیو اور دیگر دیوتاؤں کے عطیہ کے منادی زیادتی سے ہوتی جاتی تہی۔

اسکے بعد کتبہ نمبر ۱۸۱ ہے جسپر ساکھا سمت ۱۲۳۵ سال پرمادی سنہ ۱۳۱۳ء کی تاریخ ہے - (اپرمادی
چا کے بجائے غلطی سے پرمادی لکھا گیا ہے) اس کتبہ میں سبھا چندر کی وفات کا حال ہے جو ملدھاری
رامچندر کی چوتھی نسل میں ایک چیلہ تھا - وہ دراصل ایک سردار تھا جس کو بوگا راجہ کہتے تھے
یا یہہ کھو کہ بیگارا یعنی بیتبل میں کام کرنے والوں کا سردار تھا - بکولری کے سردار گومت رائے
نے اس کی سمادھہ بنائی اور اوس کے چیلے پدم نندی اور مادھو چندر نے اوس کی پرتشٹھا کی
اسکے بعد کتبہ نمبر ۸۲ ہے - وہ بجے نگر کی سلطنت سے متعلق ہے جو ہوسل کی سلطنت کے بجائے
قائم ہوئی تھی - اسپر سال سوبھاکرت سنہ ۱۳۶۲ء کی تاریخ ہے - اور بکّا رائے کی عہد حکومت
کا ہے - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے منتری جپ چا کے پوتے اُرگیا نے گومتیشور کی پوجا
کے واسطے ازسرنو نذرانے عطا کئے - یہہ کتبہ سرے سے آخر تک سنسکرت میں ہے اور نیا اور
جدید بنا ہوا ہے - اب ہم نمبر ۱۲۶ پر آتے ہیں - یہہ کتبہ رامانوم آچاری کے کتبہ کے نام سے مشہور
ہے - اس کو دراصل سنہ ۱۸۰۹ء میں کرنیل میکنزی صاحب نے شائع کیا تھا - اور اس
کتبہ میں ترجمہ کی غلطی سے جین مذہب اور وشنو دھرم ایک خیال کئے گئے تھے - اس پر ساکھا
سمت ۱۲۹۰ سال کلکا سنہ ۱۳۶۸ء کی تاریخ ہے اور اوس میں لکھا ہوا ہے کہ بکّا رائے والی
بجے نگر نے وشنو اور جینیوں کے درمیان عہدنامہ کرایا - وشنو جینیوں کو ستایا کرتے تھے - اس
عہدنامہ سے جینیوں کا ستانا بند ہوگیا - وہ عہدنامہ کنّاڈا زبان میں ہے - اور نثر میں ہے -
اوس میں بہت سی دلچسپ باتیں ہیں - بکّا رائے نے اس موقعہ پر مختلف وشنو فرقوں کے
وکیل بلوائے اور یہہ فیصلہ کیا کہ جینیوں کو ان کی رسم و رواج کرنے کی اجازت دی جاوے -
اور ان کو تیرتھ جاترا کے موقعہ پر پانچ بڑے ڈھول بجانے کی اجازت دی جاوے جیسی
کہ وشنو دن کو اجازت ہے دونو مت ایک ہی ہیں - ایک مت کو دوسرے مت کی مدد کرنی
چاہیے یہہ عہدنامہ تحریر کیا گیا اور جینیوں کا ہاتھ وشنوؤں کے ہاتھ میں دیا گیا - اور
حکم دیا کہ یہہ عہدنامہ پتھر پر کندہ کیا جاوے - اور سلطنت کی تمام بستیوں
پر کندہ کیا جاوے -

علاوہ بریں جینیوں نے ہر ایک گھر سے کچھہ رقم دینے کا اقرار کیا اور ٹھاکہ تردالی کے

دشنوتاات اور بیل گولہ کے دیوتا گومتیشور کی بڑی مورتی کی حفاظت کے واسطے بنس آدمیوں کا باڈی گارڈ رکہنے اور جینی کہنڈر عمارات کی مرمت کرنے میں استعمال کئے جادیں - اس کتبہ میں جینیوں کو بہاوجن یعنی پاک آدمی لکہا ہے اور وشنوؤں کو بہگت یعنی وفادار لکہا ہے - یہہ نہیں معلوم کہ اس عہدنامہ کے پچھلے حصہ پہ کہاں تک عمل درآمد ہوا - مگر یہہ معلوم ہے کہ بیل گول میں جینیوں کو پھر نہیں ستایا گیا - لیکن تیرتہہ جاترا کے بارہ میں دشمنی کے خیالات صرف جنوبی ہندوستان سے محدود نہیں ہے - اور اس کے ثبوت میں ذیل کا بیان ایک سپیچ سے نقل کیا جاتا ہے - یہہ سپیچ کرنیل سر ولیم دلیوس صاحب بہادر نے رائل ایشیاٹک سوسائٹی کو جلسہ میں دیا تھا -

غدر سے اگلے سال جبکہ دہلی ملک پنجاب میں شامل ہوا - وشنو دہرم کے سربرآوردہ اشخاص (دشنوؤں کا فرقہ جینیوں یا سراوگیوں کے فرقہ سے تعداد میں بہت زیادہ ہے اور بہت زیادہ طاقتور ہے) کمشنر وقت کرنیل ہملٹن صاحب بہادر کے پاس آئے اور انکو یقین دلایا کہ اگر سراوگیوں کو رتہہ جاترا نکالنے کی اجازت دی جاوے گی - تو امن عامہ میں خلل آنے کا اندیشہ ہے - چنانچہ کمشنر صاحب نے اجازت دینے سے انکار کر دیا اور اپیل کرنے پر لوکل گورنمنٹ نے اس کو نامنظور کر دیا - میں خیال کرتا ہوں کہ یہہ وقوعہ ۱۸۶۳ع میں ہوا ہوگا - سراوگی اس فیصلہ سے بہت ناراض ہوئے - اور اس حکم کے منسوخ کرانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا - انہوں نے گورنمنٹ ہند اور سکرٹری اوف سٹیٹ کے پاس میموریل بھیجے مگر کچھہ فائدہ نہوا - جب ۱۸۶۶ع میں میں خود کمشنر ہوکر دہلی گیا - انہوں نے حسب دستور میری عدالت میں بہی درخواست دی کہ رتہہ جاترا نکالنے کی اجازت ملجاوے - اور رتہہ جاترا نکالنے کی ممانعت کے حکم پر نظر ثانی کی جاوے - جب میں نے اس معاملہ کو خوب سوچا تو یہہ نتیجہ نکالا کہ جب وشنوؤں کو رام لیلا کی اجازت دی جاتی ہے تو سراوگیوں کو رتہہ جاترا کی اجازت کیوں نہ دی جاوے - اور مجھے یہہ مناسب معلوم ہوا کہ ہمارے جیسے مضبوط اور مہذب گورنمنٹ کا فرض ہے کہ سراوگیوں کی رتہہ جاترا نکالنے کے باب میں وشنوؤں کو رضامند کیا جاوے - چنانچہ میں نے لوکل گورنمنٹ کو لکہا - سر ڈیپل گریفن صاحب بہادر گورنمنٹ سکرٹری نے میری درخواست

کی تائید کی - اور اونہوں نے رتہہ جاترا کی ممانعت کی حکم کی منسوخی کے لئے سر رابرٹ اجرٹن صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر پنجاب کو رضامند کر لیا - اسکے بعد ۲۰ - جولائی ۱۸۷۷ء کو چودہ سال کے بعد رتہہ جاترا ہوئے - اور اس بات کی کمال احتیاط رکھی گئی کہ ویشنوؤں کیطرف سے دنگا فساد نہ ہونے پائے - ہر ایک کام امن و امان کے ساتہہ بخوبی پورا ہو گیا - اور اسوقت سے سراوگی ہر سال اپنی رتہہ جاترا نکالتے ہیں -

ان دونوں فرقوں میں کبھی اتفاق نہیں ہوا - بلکہ ایک عرصہ تک سراوگیوں کے رتہہ جاترا بند ہونے سے بدظنی زیادہ ہو گئی تہی - اور ان میں برادرانہ آمد و رفت بند ہو گئی تھی - مگر جب یہہ فساد رفع ہو گیا - تو رفتہ رفتہ یہہ تفرقہ جاتا رہا - گریوس صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے ایک دفعہ سراوگیوں کو اس امر کی ترغیب دلائی کہ وشنو دن کے لڑکوں کے ساتہہ جو تم کو اپنی لڑکیوں کی شادی میں عذر رہے وہ نہ کیا کریں - اور شادی وغیرہ کے موقع پر انکی ضیافت میں شریک ہوا کریں - رفتہ رفتہ پہرانی سوشیل آمد و رفت قایم ہو گئی - میں سنتا ہوں کہ پہلے خیالات فاسد کا اب نام و نشان تک باقی نہیں رہا ہے -

اس کے بعد کتبہ نمبر ۱۱۱ ہے جس پر سال سمت ۱۲۹۵ سال پر مہی دہا دی (سنہ عیسوی ۱۲۳۷ء) کی تاریخ ہے - وہ اوس زینہ کے پہلو میں - جو بڑی پرتا کو جاتا ہے - ایک بڑے پتھر پر موٹے موٹے حروف میں کندہ ہے - اور اس کے اوپر سیڑہیوں کی قطاریں ہیں - کتبہ میں لکھا ہوا ہے کہ اس کو وردہمان سوامی نے کندہ کرایا تہا - اور وردہمان سوامی کے چیلوں کی بڑی لمبی فہرست دی ہوئی ہے - لیکن بعض حصے پڑھے نہیں جاتے -

نمبر ۱۱۲ اوپر کے کتبے کے عین نیچے ہے اور اسی زمانہ کا ہے یہہ کتبہ ہیم چندر کیرتی دیو کی یادگار ہے -

نمبر ۱۱۲ کے عین سامنے نمبر ۱۱۳ کا کتبہ ہے - جس پر کل کا سال دیا ہوا ہے جو بلا شبہ ۱۳۷۰ء کے مطابق ہے اوس میں تری دید دیو کے چیلے پدم نندی دیو کی وفات کا حال ہے -

اسکے بعد کتبہ نمبر ۱۳۲ ہے چونکہ وہ نمبر ۱۰۵ سے ملا ہوا ہے پس وہ ۱۳۹۰ء کا ہے اس میں مانگی بستی کی تعمیر کا حال ہے - لیکن کتبہ میں تری بہون چوڑامنی چیتنالیہ کا نام بہی دیا ہوا ہے

خانگی بیلگولہ ایک عورت تھی - جو انہوں چار وکیرتی پنڈت کی چیلی تھی - سرادن بیلگول کے جین گردوں نے یہہ لقب ہوسل راجاؤں کے عہد میں حاصل کیا تہا - کہتے ہین کہ وہ ہمیشہ نگن رہا کرتی تھی - اور راجا اس کی بہت خاطر کیا کرتا تھا -

کتبہ نمبر ۱۳۲ میں لکھا ہوا ہے کہ پنڈت دیو کے گوڑ چیلوں نے مانگی بتی کے واسطے نذرانے دئے -

اس سے اگلا کتبہ نمبر (۱۰۵) ہے - یہہ ایک مشہور کتبہ ہے اور اس کو اربدداس نے بنایا تھا - اس پر ساطہا سمت ۱۳۲۰ سال الیشور (۱۳۹۸ء) کی تاریخ ہے - اس میں پنڈت کی وفات کا حال لکھا ہوا ہے - شاید وہ پنڈت چار وکیرتی پنڈت ہوگا - پنڈت کا خطاب سرادن بیل گولہ کے تمام گروؤں نے زمانہ قدیم میں حاصل کیا تھا - کتبہ نمبر ۴۰ و ۵۰ وغیرہ کی طرح اس کتبہ میں گروؤں کے سلسلہ کا مفصل حال لکھا ہوا ہے -

تہ تہنکر گندھر - کیولی - سرت کیولی - دس پوڑو دہاری - ایکادس انگ دہاری اچارنگ اور سوری کے اسنت (تعریف) کرنے کے بعد کوندا کنڈ کا حال ہے - (کتبہ نمبر ۴۰ میں اسکو پھلا منیشور لکھا ہے -) وہ زمین سے چار انچہ اوپر چلا کرتا تھا - اس کا مطلب یہہ ہے کہ وہ پکا جوگی تھا - جوگ کا بڑا منشا یہہ ہے کہ جوگ کرنے سے آدمی امر (لافانی) ہوجاوے - لیکن خیال کیا جاتا ہے کہ جوگ کرنے سے ایسی طاقت پیدا ہوجاتی ہے - کہ جس سے جسم جی چاہئے جب دنیاوی بندشوں سے آزاد ہوجاتا ہے - چنٹد ارائے پہران میں پوجیہ پاد کی نسبت بھی ایسا ہی لکھا ہے کہ وہ ہوا میں اُڑتا پہرتا تھا - جوگ ودیا ایک قدیم ودیا ہے - اور تجلی سے منسوب کی جاتی ہے - مسٹر لیس صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ تجلی ۲۰۰ برس قبل از مسیح ہوا - لیکن ہندوستان میں تمام زمانوں میں جوگ ماننے والے چلے آئے ہیں - اور اب بہی اس کے بہت سے معتقد موجود ہیں -

اس کے بعد رما سوامی ہے جس نے تتورتہہ سوتر شایع کیا - اس کے بعد گردھر پنچہا ہوا - اور پھر بالک پنچہا ہوا - انکے بعد سمنتا بھدر اور اسکے چیلے شوکوٹی سوری ہیں جنہوں نے تتورتہہ سوتر کی ٹیکا بنائی -

راجاولی کتھا میں لکھا ہوا ہے کہ سمنت بھدر اٹکلکا میں پیدا ہوا - اور منو کاہلی میں تپشیا کرتا
تھا - کہ اس کو ایک بیماری لاحق ہو گئی - جس کو بھسکا کہتے ہیں - اس بیماری میں اسکو نہایت اشتہا
لگی رہتی تھی - اور ہمیشہ کھانا مانگتا رہتا تھا - اور بدن ڈبلا ہوتا جاتا تھا - جب وہ اس بیماری کا
علاج نہ کر سکا تو اس نے اپنے پران تجنے کا ارادہ کیا - اور اپنے گرو سے سلیکھنا کرنے کی
اجازت مانگی - لیکن اس کے گرو نے یہہ معلوم کر کے کہ یہہ مذہب کو ترقی دینے والا بنے گا -
سلیکھنا کرنے کی اجازت نہ دی - بلکہ اس سے کہا کہ تیرا جی چاہے جہاں چلا جا - جہاں تجھہ کو
کھانا مل سکتا ہے - اور جب تیری اشتہا فرو ہو جاوے تو دکشا لے لینا - چنانچہ وہ کانجی
چلا گیا اور اپنے آپ کو شوکوٹی مہاراج کے حضور میں پیش کیا - شوکوٹی نے ایک کروڑ (لنگ)
مہادیو بنا رکھے تھے - اور ہر روز بھیم لنگ کے مندر میں بارہ کھنڈو کا چاول تقسیم کیا کرتا تھا
راجہ اوسکی شکل سے متعجب ہوا - اور اس کی اس طرح سیوا کری جیسے کہ شوکی - اور جب اس نے
راجہ سے پوچھا کہ تم نے کیا دہرم کا کام کیا ہے تو اوس نے ان تمام مندروں کا ذکر کیا جو
اس نے بنوائے تھے - اور اس بھوجن کا ذکر کیا جو وہ روزانہ تقسیم کیا کرتا تھا - اس پر سمنت بھدر
نے کہا کہ میں تمہارے اس دہرم کے کام اور نذرانہ کو شوجی سے منظور کرا دونگا - چنانچہ وہ بارہ[۱۲]
کھنڈو کا پکے ہوئے چاول اور دیگر ضروری چیزیں لیکر مندر میں گیا - اور دروازہ بند کر کے سب
کو حکم دیا کہ چلے جاؤ - اکیلا ہوتے ہی وہ چاول کھانے لگا اور سب کو اکیلا ہڑپ کر گیا - اور
ایک دانہ تک نہ چھوڑا - راجہ نے جب دروازہ کھولا اور چاول نہ پائے تو وہ بہت متعجب ہوا -
دوسرے دن سمنت بھدر نے نصف چاول چھوڑے - اور تیسرے دن چوتھائی چاول - اور
کہا کہ دیوتاؤں نے پرشاد قبول کر لیا - اور بقایا بطور پرشاد کے چھوڑ دیا ہے - راجہ کو شک
ہوا اور اس نے پانچویں دن مندر کو فوج سے گھیر لیا - اور دروازہ کھولنے کا حکم دیا - سمنتا بھدر
اس خطرہ سے واقف ہو کر ارہنت سدہ اور ۲۴ تیرتھنکروں سے وہ زور سے پرارتھنا کرنے
لگا - جب وہ آٹھویں تیرتھنکر کی چندر پربھو کی ستوتی کرنے لگا - تو نیم لنگ پھٹ گیا اور قد آدم
اونچی چندر پربھو کی نہایت متبرک پرتما زمین سے نمودار ہوئے اور انکی دیوی ساتھہ تھے -
سمنتا بھدر نے فوراً دروازہ کھول دیا راجہ متعجب ہو کر اس کے چرنوں پر گر پڑا - اور التجا

کی کہ مجھہ کو جین مت کی تعلیم دو - آخر کار سلطنت اپنے بیٹے سری کنتہ کو دیکر راجہ شوکوٹی نے دگمبر جین دکشالی - اور شوکوٹی اچاریہ ہنکر اس نے رتن مال وغیرہ کتابیں لکھیں - جن کو پڑھ کر بہت سے اشخاص نے جین مت قبول کرلیا -

سمنتا بہدر نے دوبارہ دکشا لیکر رتن کرنڈکا اور جین پُران تصنیف کئے اور سیادواد کا پروفیسر ہوا -

چند اشلوک دے رکھے ہیں جو کتبے نمبر ۵۴ میں بھی دئے ہوئے ہیں - اون میں لکھا ہوا ہے کہ سمنتا بہدر مباحثہ اپنی غرض سے ہندوستان میں پہرتا رہا - یہہ بھی واضح ہووے کہ ایک دفعہ اور چندر پر بہو کو ممبی میں اس کا شک دور کرنے کے واسطے نمودار ہوئے - سمنتا بہدر کی بابت بہت کچھہ لکھا جاسکتا ہے - کتبہ نمبر ۱۰۸ میں اوسے جین ساسن کا بانی لکھا ہے -

بعد ازیں اس کتبہ میں دیونندی کا ذکر ہے جس کو پوجیہ پاد کہتے تھے - پوجیہ پاد اس کو اسوجہہ سے کہتے تھے کہ بن کے دیوتا اس کے دونوں چرنوں کی پوجا کیا کرتے تھے -

اکلنک یا بہٹ اکلنک - جن سین - اور گن بہدر کا ذکر ہے اور ایک اور شخص کا ذکر ہے جس کا نام اب مٹ گیا ہے مگر جسکے چیلے پُشپ دنت اور بہوت بلی تھے - اسکے بعد ایک مشہور روایت ہے کہ کونڈ اکنڈ کے چیلوں کو بچا بحث کرنے کو ارہہ بلی نے چار سنگ بنائے - سین - نندی - دیو اور سیہ - اور اون کو ستمبر یوں سے بالکل علیحدہ کر دیا - ان واقعات کا مجمل احوال نمبر ۱۰۸ میں دیا ہوا ہے -

اب اس کتبے میں انگلیشور خاندان کے کئی مشہور و معروف گروہوں کے نام درج ہیں - جو نندی سنگہ دلیس گن اور پستکا گچہا سے متعلق ہے - پھر اس کے بعد نیمی چندر - میگہ نندی - ابھے چندر اور بھرت منی کا حال ہے - مرنے سے کے چیلوں کے سپرد ائی میں اُبہوا کا بھرت منی ہوا جو گربہ میں پوجیہ پاد کا نیا سے میں سمنتا بہدر یا اکلنک دیو کا سدرانت میں گوتم کا اور ادھیاتما پر وردھمان کا ہم پلہ تھا - اسکے بعد ابھے چندر سرت کیرتی اور سرت کیرتی کے بیٹے چارو کیرتی کا حال ہے -

اس کے بعد سبہ ناریہ کا ذکر ہے - کہتے ہیں کہ زبردست راجہ بلال کو ایسی سخت بیماری لاحق ہوگئی

تھی - کہ وہ قریب مرگ ہو گیا تھا - سنبا ریہ نے راجہ بلال کو شفا دی - اور ابہسوری کو خطرناک
بیماری سے نجات دی - یہہ راجہ بلال ہوسل راجہ ایری انگا کا سب سے بڑا بیٹا تھا - اور وشنو وردہن
کا بڑا بھائی تھا - جہاں تک ہم کو معلوم ہے وہ تخت پر نہیں بیٹھا - اور شاید اس کی وجہ وہ ہلک
مرض ہے جس میں وہ مبتلا تھا - اور کچھہ دنوں تک اس بیماری کا علاج کیا - سنباریہ کا چیلا چارو
کیرتی پنڈت تھا - جو بیل گولہ میں رہتا تھا - مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بیل گولہ کی اس بڑی مورتی
کا ذکر کیا جاوے - جو چمنڈا رائے نے بنائی تھی - اور ان مکانات کا بھی ذکر کیا جاوے جنکو
بھارت مایا نے بنایا تھا - راجہ ہریالا اور نانک دیو پور دہ پنڈت کے چیلے تھے - پور دہ پنڈت
ساکھا سمت ۱۲۳۲ سال الیشور (۱۳۱۱ء) میں مر گیا - اس کے چیلے ابہنو پنڈت دیو سوری اور
دیگر چیلوں نے اس کی سمادہ بنائی اور ارہد واس نے یہہ کتبہ تصنیف کیا -
اس کے بعد کتبہ نمبر ۱۲۶ ہے اس میں صرف دو سطریں ہیں - جن میں لکھا ہوا ہے کہ ہری ہر رائے
ٹی بجے نگر کا دوسرا راجہ سال تارن میں مر گیا - یہہ کتبہ ۱۴۰۴ء کا ہے - لیکن بموجب
بیانات بھولہ کے ہری ہر دوم نے سن ۱۴۰۴ء تک حکومت کی - اسی واسطے یہہ کتبہ
خاص کر مشہور ہے -
اس کے بعد نمبر ۱۰۶ ہے جس پر ساکھا سمت ۱۳۳۱ سال درودی (۱۴۰۹ء) کی تاریخ ہے -
اس میں لکھا ہوا ہے کہ مانیا نے گومٹے کی پوجا کیواسطے نذرانہ دیا - مانیا گنگا وتی کا رہنے والا
تھا - جو جینتی پدریا ن واسی واقع ملک کرناٹک میں ایک جگہہ ہے -
اس کے بعد نمبر ۱۰۸ ہے جس پر ساکھا سمت ۱۳۵۵ سال پر دہاوی (۱۴۳۲ء) کی تاریخ ہے
اوس میں حضرت منی کی وفات اور سمادہ کی تعمیر کا حال ہے - لیکن اوس میں گرووں کا حال
زیادہ تر مرقوم ہے - اس کو شاعر مانگا راجہ نے تصنیف کیا تھا - وہ اپنی کتاب مانگا راجہ نا گنٹ
کے سبب مشہور ہے جو ۱۳۹۸ء میں تحریر ہوئی - اور مانگا راجہ جس نے ہری بنس وغیرہ شاستر
دو صدی پیشتر تصنیف کی تھیں ابہنو امانگا راجہ کے نام سے مشہور ہے -
ایک اشلوک ہے جس میں ست کو ایک جہاز سے مقابلہ کیا گیا ہے - اور اوس میں اوس کے پانی سلگوہری
منقش پہلو - کنوئیں اور تالاب کا ذکر ہے - یہہ اوس سے ہی قدیم زمانہ کا ہے - جس کی نسبت

ایسے امور کے جاننے کی امید نہیں ہو سکتی - پوجیہ پاد کی نسبت چند نئی نئی باتیں لکھی ہوئی ہیں اور یہہ بھی لکھا ہوا ہے کہ وہ نہایت اعلیٰ درجہ کا دید تھا اور پانی جس سے اس کے پانوں دہوئے جاتے تھے لوہے کو بدل کر سونا بنا سکتا تہا - یہہ بھی لکھا ہے کہ وہ ودیہہ یعنی ترہت میں بھی گیا -

چاروں سنگوں کی ابتدا اربدبلی سے ہی منسوب نہیں ہے (دیکھو نمبر ۱۰۵) بلکہ کہتے ہیں کہ منیوں کی ایک جماعت نے اوس کو بنایا تہا - جو اکلنک کی چیلی تھی - چارو کیرتی نے جو معالجہ راجہ بلال کا کیا تھا اس کا بھی ذکر ہے لیکن یہہ بھی لکھا ہوا ہے کہ اسکی بیماریوں کا علاج ہوا سے کیا گیا تھا - جس نے صرف اوس کے جسم سے مس کیا تھا - یہہ پنڈت صرف بیلگولہ میں رہتا ہی نہ تھا بلکہ خاصکر نگرچبالیہ سے متعلق تھا -

اس سے آگے نمبر ۱۲۷ و ۱۲۵ کے کتبوں کا ذکر ہے دونوں کا مضمون یکساں ہے کتبہ نمبر ۱۲۷ مکمل نہیں ہے - نمبر ۱۲۵ سے ہم معلوم کرتے ہیں کہ دیوراٹ یعنی دیورائے والی بجے نگر سال کشایا میں مرگیا - جو ۱۲۴۶ء سے مطابق ہے - لیکن بیانات موصولہ کے بموجب دیورائے نے ۱۴۵۱ء تک حکومت کی - اس کتبہ میں بہی بڑے مفید مضمون مندرج ہیں -

اس سے آگے کتبہ نمبر ۱۰۳ ہے جسپر ساکہا سمت ۱۴۳۲ اسال شکلا (سنہ ۱۵۱۰ء) کی تاریخ ہے - اس میں لکھا ہوا ہے کہ چنابو برس نے بہاوجن یعنی نجرے ٹپن کے جینیوں کا مددگار تھا اور راجہ چنگل دیو کے منتری کا بھائی تھا اس نے گومٹ سوامی کے مندر کی اوپر کی منزل کی مرمت کی -

نمبر ۱۴۳ پر سال نندن تحریر ہے یعنی ۱۵۳۲ء کی تاریخ ہے - اس میں لکھا ہوا ہے کہ گونتا نے جو ہری آریہ ساکن گراسوپی کا چیلہ تھا - پانچ بستیوں کی مرمت کی یعنی ایک چکّا بستی جو چھوٹی پہاڑی پر ہے اور تین بدگوامل کی بستی اور ایک مائگی بستی کی مرمت کی -

نمبر ۹۹ لغایتہ ۱۰۲ چھوٹے چھوٹے کتبے ہیں ان پر ساکہا سمت ۱۴۵۹ اسال و ۱۵۳۷ء کی تاریخ ہے ان میں اون نذرانوں کا ذکر ہے جو مختلف ساہوکاروں نے رہن کے عوض دئے تہے - ان گراسوپ کے مہاجنی ساہوکار جونداسٹی نے اپنے پاس سے روپیہ دیکر جو عمارات وغیرہ رہن میں انکو فک الرہن کرا کر گومٹ سوامی کے نام کرادیں -

نمبر ۱۳۵ میں لکھا ہے کہ سال بکاری ۱۵۳۹ء میں گراسوپی سے چندار جکا گومٹ سوامی کے درشن کو آئیں۔

نمبر (۱۴۸) اور نمبر (۱۴۰) یکساں ہیں۔ پہلا کتبہ پتھر پر کندہ ہے اور دوسرا تانبے پر یہہ کتبہ میسور کے راجہ کے عہد کے ہیں۔ اون پر ساکہا سمت ۱۵۵۶ سال بہاو (۱۶۳۴ء) کی تاریخ ہے چام راجہ ودیور والے میسور نے معلوم کیا کہ بیلگولہ کے مندر کی زمینیں کئی جینی سوداگروں کے پاس رہن ہیں اوس نے ان سوداگروں کو بلایا - اور زر رہن دینے کا اقرار کیا - اگر سوداگر راجہ سے روپیہ لیتے یہہ زمینیں ریاست کی ہو جاتی - مگر سوداگروں نے باتفاق رائے اس زر رہن سے ہاتھ اوٹھالیا اور زمینیں مندروں کے واسطے پن کردی - یہہ تمام ماجرا مفصل طور پر کتبے نمبر ۱۴۰ میں لکھا ہوا ہے اور اس بات کی سخت تاکید کی گئی کہ کوئی بھٹارک آئندہ مندر کی زمین رہن نہ کرے اور نہ کوئی شخص اوس کو رہن رکھے اور راجہ اس معاملہ میں مداخلت کرینگے اگر وہ رہن کریں گے -

کتبہ نمبر ۱۴۲ مردہ گردوں کے جلانے کی جگہہ کے پاس ایک چٹان پر کندہ ہوا ہے - اسپر ساکھا سمت ۱۵۶۵ سال سوبہانو (۱۶۴۳ء) کی تاریخ ہے اور اس میں چارو کیرتی پنڈت جتی یا بھی دید چکر ایشور کی وفات کا حال مندرج ہے -

کتبہ نمبر ۱۱۸ ناگری حروف میں ہے اور اسپر ساکھا سمت ۱۵۷۰ سال سرودہاری (۱۶۴۸ء) کی تاریخ ہے - زبان مرہٹی یا گجراتی ہے - اس کتبہ میں ۲۴ تر تینکروں کی بستی کی تعمیر کا حال مندرج ہے جس کو ہوسا بستی یا نئی بستی کہتے ہیں - یہہ ایک چھوٹی سی عمارت ہے - اور بڑی پہاڑی پر واقع ہے -

کتبہ نمبر ۱۱۷ میں چند سطریں ہیں - اور چٹان پر کندہ ہے اس کا مضمون یہہ ہے کہ سال سوبہا ۱۶۶۹ء میں کئی جاتری آئے -

کتبہ نمبر ۱۱۶ بھی اسی قسم کا ہے اور اوسپر ساکھا سمت ۱۶۴۵ سال سوبہا کرت ۱۷۲۳ء کی تاریخ ہے اور اوس میں لکھا ہوا ہے کہ دودا کرشن راجہ ودیور والی میسور بیلگولہ میں گئے - اور گومٹ دیو کی مورتی کے درشن کرکے بہت خوش ہوئے اور اس کے واسطے بیلگولہ اور کئی اور

گانوں دان کئے -

کتبہ نمبر ۱۲۱ میں لکھا ہوا ہے کہ سال سدہارتی ۱۷۳۹ء میں ایک چھوٹا سا منڈپ جس کو ہم دیو منڈپ کہتے ہیں تعمیر ہوا - یہہ منڈپ بڑی پہاڑی کے اوپر چڑہنے کے رستہ کے پاس واقع ہے اوس کو ہری ہری کے ایک گوڑنے بنوایا تھا - جو سراون بیلگوں کے شمال مشرق میں چند میل کے فاصلہ پہ ہے - کتبہ نمبر ۲۷ بھدر باہو کے گفا کے سامنے تہوڑے فاصلہ پر ہے اور ایک چٹان پر کندہ ہے - اس پر ساکھا سمت ۱۷۳۱ سال شکلا (۱۸۰۹ء) کی تاریخ ہے - اور اس میں لکھا ہوا ہے کہ اجیت کیرتی ایک مہینے تک برت رکھ کر اس جگہہ مر گیا تھا - یہہ آخری مثال ہے کہ سراون بیل گول میں سلیکھنا کی رسم ادا ہوئی -

کتبہ نمبر ۱۲۳ میں لکھا ہوا ہے کہ ایک سوداگر کے بیٹے مسمی چنّا نے ایک منڈپ اور نمبر ۱۲۴ کا تالاب بنایا - اس کتبہ کی طرز عبارت اچھی نہیں ہے - اور اس جگہہ رکھنے کے لائق نہیں ہے جہاں عمدہ عمدہ مضمون کے کتبے کھدے ہوے ہیں - اس پہ سنہ ۱۸۱۰ء کی تاریخ ہے -

کتبہ نمبر ۹۸ پر ساکھا سمت ۱۷۴۸ سال دیایا سنہ ۱۸۲۶ء کی تاریخ ہے - اور اس میں اس نذرانہ کا حال ہے جو کرشن راجہ وڈیور والئی میسور کی عہد حکومت میں چنّا دیوراج پسر دیوراجہ کے (جو باڈی گارڈ کا بخشی تھا کنٹھیچار اور سوار کچہری تھا) - اپنے باپ کی یادگار میں عطا کیا تھا اس کے باپ کی وفات اسی دن ہوی جس روز کہ گومتیشور پہ دودہ چڑہایا گیا -

آخر کار ہم کتبہ نمبر ۱۴۱ پہ آتے ہیں - جو ان دلچپ کتبوں میں سے سب سے پچھلا کتبہ ہے - اور اوس پہ ساکھا سمت ۱۷۵۲ سال موکرتی (سنہ ۱۸۳۰ء) کی تاریخ ہے وہ کتبہ وردھمان سوامی کی وفات کے ۲۴۹۳ سال بعد اور وکرمارک کے ۱۸۸۸ سال میں تحریر ہوا - روایت ہے کہ وردھمان سوامی نے ۶۶۳ قبل از مسیح وفات پائی -

یہہ وہ نذرانہ ہے جو کرشن راجہ وڈیور والئی میسور نے کیا تھا اور اوس نے گومتیشور اور مختلف جین مندروں اور گرد کے مٹھ کے واسطے چار گاؤں دینے منظور کئے - یہی چار گاؤں اس کی کچہری میں دیوان پورنیا نے دئے تھے کہتے ہیں کہ چارو کیرتی پنڈت - دلّی - ہمادری - سودہا - سنگیت - سوبت پور - کشیم وینو - اور بیل گولہ کے تخت کا مالک تھا - کرہ و کے فرمان کے

گنگ بنسی جین راجاؤں کی فہرست

۱- کونگنی ورما- دہرم مہاراجہ ادہراج سنہ ع

اس کا کنوا گوترہ تھا- اسکے گرو سنہا نندی نے اسکی سلطنت کے قایم کرنے میں اسکی مدد کی- اپنے تلوار کی ایک صدمہ سے پتھر کے ستون کو کاٹ ڈالا- کولار میں رہتا تھا- مور چہل رکھا کرتا تھا- بانا منڈل کو فتح کیا- بہت سے ملک فتح کئے اور لڑائی میں زخم کئی لگے-

۲- مادہو . . . .

سونا (یعنے فاضل اور شاعروں) کے جانچنے کے لئے کسوٹی-

لایق مدبر- دتاک سوتریا تبنیت قانون پر

ایک ٹیکا (شرح) لکھی-

۳- ہری ورما- . . . . سنہ ۲۴۷ سے ۲۶۶ عیسوی تک حکومت کی

لڑائی میں ہاتھیوں سے کام لیتا تھا- کمان کے وسیلہ سے بڑی دولت کمائی-

۴- وشنو گوپا . . . .

اور اسکی دماغی قوت یعنے عقل مرتے وقت تک خراب نہ ہوئی- دیو- گرو- وبرہمن کی سیوا کرتا تہا-

۵- مادہو . . . . سنہ ۴۲۵ ع

کدمب راجہ کرشن ورما کی بہن سے شادی کی- اسکے دونو بازو ورزش جسمانی سے سخت اور مضبوط ہو گئے- کلجگ کی کیچڑ سے گیان کے بل کے نکالنے کا مشتاق- دیوتاؤں کے تیوہار اور مندروں کے واسطے چندہ دیئے-

۶- اونت کونگنی . . . . سنہ ۴۲۵ سے ۴۷۸ ع سال تک حکومت کی

بچہ ہی سے کو تاج پہنایا گیا- سکنڈ مہاراجہ پوناڈ کی بیٹی سے شادی کی- جوب میں ذات اور مذہب کے قایم رکھنے میں دیو بس ست منو کی مانند-

۷- دُرونت کونگنی وردہ . . . . سنہ ۴۷۸ سال ۵۱۳ ع

مصنف شبد اوتار یعنی پوجیہ یاد نے اُسکو تعلیم دی- کرات ارجنی کے ۱۵ سرگ پر تشریح لکھی- اندری

الئتور - پورالار - ہناگرا پر قبضہ کرنے کے واسطے لڑائیاں لڑا - پانڈا ودنپاڈو پر حکومت کی - جنوب میں ذات اور مذہب کے قایم رکھنے میں دیوسوت منو کی مانند -

۸ - مشکرموکہر کونگنی وردہ -

ہندہو راجہ کی لڑکی سے شادی کی بن کے آدمیوں کے گروہ نے اسکے چرنوں کی سیوا کی -

۹ - سری وکرم کونگنی روہ -

نہایت ہوشیار اور عقلمند مدبر -

۱۰ - بھووکرم سری بلب بھوری وکرم -

ولند کی لڑائی میں پلّو راجہ کو شکست دی - اسکی مستورات کو لے گیا اور اسکے تمام ملک پر قبضہ کرلیا - اسکی چہاتی پر ہاتھیوں کے دانت کے زخم تھے -

۱۱ - شوہمار - نوکام - نوچوک - نولوک گمبیہ -

بُہووکرم کا چھوٹا بہائی -

۱۲ - مارا سنگھ - . . . . سنہ ۷۲۶ء تک

ڈنڈی کوج اریگا اور ناگ ڈنڈ کی حفاظت کی - انمیں سے ایک امو گہہ ورش سے بچتا پہرتا تہا - دین بُل گلی کی لڑائی میں زخم لگنے سے اپنے جسم کی ایک ہڈی کاٹ کر دریائے گنگا میں بھیجدی - سری پورندی کی بڑی لڑائی میں پانڈیہ راجہ وراگن کو شکست دی - لیکن اپنے دوست اپراجیت کے بچانے میں اپنی جان کھو بیٹھا -

۱۳ - سری پوردشا - پرتہوی کونگنی کیسری مت رس - سنہ ۷۲۶ سالے ۸۰۴ عیسوی

اسکی رانی سرجانتی - منیا پور میں رہتا تہا - ہستی مل بانا راجہ کو تخت نشین کرایا چولا راجہ بیر نارین کا ہمعصر تہا - اسکے بیٹے شومارا - وگ مارا - ایری اپا - یا ماری اپا - اور لوکا دتیہ اسکے ماتحت گورنر تھے

۱۴ - شومار - کونگنی مہاراجہ ادہراج پرمیشور - سنہ ۸۰۴ - ۸۱۴ عیسوی

راشٹرکوٹ راجہ نروپم یا دہارا ورش نے گنگ کو شکست دی اور اسکو قید کرلیا . . سنہ ۶ پربہوت ورش یا گوبند ثانی نروپم اسکو رہائی دیتا ہے لیکن بوجہ دشمنی کے اسکو پہر قید کرتا ہے سنہ ۶ چاکی راجہ راشٹرکُٹ کا وایسرائے گنگ منڈل پر حکومت کرتا تہا . . . . سنہ ۸۱۳ء

شوبا یچ کمر راشٹرکٹ - چالوکیہ اور ہے ھیا کی فوجوں کو شکست دی - بلب یا گوبند کے ماتحت مود وگند ورمیں ڈیرہ ڈالے راشٹرکٹ بنس کا گوبند (جسکی عہد سلطنت ۱۴ئشہ میں ختم ہوگئی) اور پلّو بنس کا نندی ورما شومار کی تخت نشینی پر جمع ہوتے ہیں اور اپنے ہاتھ سے اسکے سر پہ تاج رکھتے ہیں -

مشرقی چالوکیہ اور گنگ اور رت خاندان کے درمیان لڑائی ہوئی - جہاں بارہ برس میں ۱۰۸ لڑائیاں ہوئیں -

۱۵ - وجیادتیہ ۸۶۹ئشہ

شومار کا بھائی -

۱۶ - راجہ مل ستیہ واکیہ دہرم مہاراجہ ادہراج - - ۸۶۹-۸۹۳ئشہ

پرمانندی -

کولالا کے شہر کے حاکم - نندا گری کا حاکم - اس نے راشٹرکٹ سے اپنا ملک چھین لیا اور مدت تک اپنے پاس رکھا - بوتارس ۸۸۸ئشہ میں یودراج تھا - شاید یہ رانا وکرمایا ہی تھا -

۱۷ - نیتی مارگ ستیہ واکیہ رچمل - ننیا گنگ . . . ۸۹۳-۹۱۶ئشہ

بلو نسل کا نولمبادی راجہ اسکے ماتحت گورنر تھا -

۱۸ - ایری اپا - راجہ مل - رچ مل - ۹۱۶-۹۲۱ئشہ

۱۹ - ستیہ واکیہ رچ مل - ننیا گنگ - جیادا ترانگ - گنگ گنگی ۹۲۱-۹۶۳ئشہ

اسکی لڑکی راسر کسٹ راجہ کرشن راجہ باکنارا دیو سے بیاہی گئی - کرشن راجہ کی کرپا سے گنگ سلطنت شمالی کی طرف بن واسی بیولہ پر پھیلا گئی تھی - کرشن راجہ کے گورنر بوتاگا نے سرکشی کی اور قتل ہوا -

۲۰ - مار اسنگھ ستیہ واکیہ - نولپ کلنتک دیو . . . ۹۶۳-۹۷۴ئشہ

چولانتک راجہ کرشن راجہ راشٹرکٹ کی درخواست پر گرجر راجہ کے برخلاف مہم چڑھا کر لے گیا - چالوکیہ راجہ راجدتیہ کو اس سے خوف معلوم ہوتا تھا -

۲۱ - راجہ مل - رچ مل ستیہ واکیہ . . . ۹۷۴-۹۸۴ئشہ

اسکا چھوٹا بہائی رکش اسکے ماتحت گورنر تہا - اسکی منتری چنداراۓ نے سراون بیل گول ہیں گومتیشور کی بڑی مورتی بنوائی -

۲۲ - گنگ رکش رچپل . . . . سنہ ۹۸۴ - ۹۹۹ ع

۲۳ - نیتی مارگ - چیاد انک کار - کونگنی ویدنگ - کاویری بلب - سنہ ۹۹۹ ع

۲۴ - گنگ رس - ستیہ واکیہ -

گنگ کنیا میلا لا دیوی چالوکیہ مہاراج سومیشور کی پٹ رانی تھی جس نے سنہ ۱۰۴۲ ع سے سنہ ۱۰۶۳ ع تک حکومت کی اور اسکے دو بیٹوں نے گنگ راجاؤں کا نام لقب اختیار کئے -

---

راجیندر چولا کی فتوحات سے گنگ راج کا خاتمہ ہو گیا - راجیندر چولا کی فوج نے سنہ ۱۰۶۴ ع کے قریب تلاکڈ کے دار الخلافہ پر قبضہ کر لیا -

گنگ رس - ہوسل راجاؤں کے ماتحت گورنر تہا . . . . . سنہ ۱۰۶۵ ع

اودے دتیہ - گنگ پرم نندی - بہونایک ہمبیر - دو چالوکیہ راجاؤں کے ماتحت مشہور جرنیل اور گورنر تہا - اسکی ماں گنگ راج کنیا تھی - ان دونوں چالوکیہ راجاؤں کے نام بہونایک اور وکرم دتیہ تری بہون مال تہے - . . . . سنہ ۱۰۷۰ سے ۱۱۰۲ ع

گنگ راجہ - ہوسل راجہ وشنو وردہن کے ماتحت منتری اور جرنیل تہا - چولا گورنر آدی یم پر حملہ کر کے اسکو شکست دی اور تلاگڈ چھین لیا - اور وشنو وردہن کو دیدیا - اس نے پھر گنگ کا لقب اختیار کیا -

اس نے گنی گال میں شبخون مار کر چالوکیہ تری بہون مال کی فوج کو بھی شکست دی اور ہوسل راجہ کو خود مختار بنایا - . . . . سنہ ۱۱۱۳ - ۱۱۳۲ ع

ایکل رس - گنگ خاندان کا چاند -

کلاچوریہ بجل کے ماتحت تہا - . . . . سنہ ۱۱۵۸ ع

تیلاہادیو رس - اسکے بیٹے کا بھی لقب تہا -

کلاچوریہ راجہ سم کم دیو اور اہواہل کے ماتحت تہا - . . . . . . سنہ ۱۱۵۸ - ۱۱۸۱ ع

اوتم چولاگنگ - کادیری بلب - گنگ بردمال - بیر گنگ کولالا کے شہر کا حاکم - نندگری کا حاکم میسور کے مشرق میں حکومت کی اس کے بیٹے دگرم گنگ اور ماریا تھے - ۱۲۱۷ - ۱۲۲۵ء

اس اثنار میں چولاگنگ نے کلنگا میں گنگ راجاؤں کے نسل کی ۱۰۷۸ء یا ۱۱۳۲ء میں بنیاد ڈالی - اور ۱۴۳۴ء تک حکومت کرتے رہے - کلنگا کا چولاگنگ ۱۱۹۶ء میں لنکا میں حکومت کرتا تھا -

گنگ راجہ نے شوسمدرم کی سلطنت کی بنیاد ۱۰۵۰ء میں ڈالی اس کے بعد نندی راجہ تخت پر بیٹھا اور نندی راجہ کے بعد گنگ راجہ تخت نشین ہوا -

راسٹر کُٹ یارت خاندان کے جین راجاؤں کی فہرست

کرشن اکال ورش ۹۴۵ء

اس کے پہلے سنتری نے گنگ ریاست میں گنگ راجہ اونت کی منظوری سے ۹۶۶ء میں نذرانہ دیا -

اندر - کرشن کا بیٹا .... ۹۴۵ لغایت ۹۶۰ء

اس کو چالوکیہ راجہ جے سنگہ نے شکست دی -

گوبند - اپاتنگ گوبند ۹۶۱ء

شمال کی طرف سے آیا - اور چالوکیہ پر حملہ کیا لیکن پولی کیسی نے اس کو واپس ہٹا دیا -

(۱) ونت ورما -

(۲) - اندر -

(۳) - گوبند -

(۴) کرکا - کنکا -

(۵)- اندر

" چالوکیہ راج کنیا سے شادی کی۔

(۶)- دنت درگا - دنت درما - کھڈگا ولوک - پرتھوی بلب - ویراسیگھہ - سنہ ۷۵۳ء اس کے فاتح ہاتھیوں نے ریوایا نربدا کے کناروں کو روندا۔ بلب کے فتح کرنے سے بڑا ہو گیا - کرناٹک (چالوکیہ راجہ کیرتی ورما) کی فوج کو شکست دی - جس نے کانچی کے راجہ - چولا - پانڈیہ - سری ہرش کے اور وجرات کو تتر بتر کر دیا۔

(۷)- کرشن - اکال ورش - بلب - سبہا تنگ - سنہ ۷۵۳ - ۷۸ء کنارا نے چالوکیہ کو نکال دیا۔ راہپا کو فتح کیا - اور راجہ ادہراج پرمیشور کے لقب حاصل کئے - ایلا پور میں نہایت خوبصورت مندر بنایا۔

(۸)- گوبند - پربہوت ورش - بلب -

اس کے چھوٹے بھائی نے اس کو تخت سے اوتار دیا۔

(۹)- دہرو دہورا دہارا ورش - سرونم - کالی بلب اڈہ تیج -

گنگ کو شکست دی اور قید کر لیا - پہلے کسی نے گنگ کو فتح نہیں کیا تھا۔

(۱۰)- گوبند - پربہوت ورش - جگت انگ - بلب نرہیندر - سری بلب - پرتھوی بلب اتیا دہاول - کیرتی نارائن - سنہ ۸۰۳ - ۸۱ء کرالہ - مالو - سوتا - گرجہ اور بندھ کھنڈ کے راجاؤں کو فتح کیا - اپنے دشمن چالوکیہ سے گنگا اور جمنا کے ... فتح کئے اور گنگ کو قید سے چھوڑا یا لیکن اپنی دشمنی کے سبب اس کو پھر گرفتار کیا - ونتگ حاکم کانچی سے خراج لیا - ونگا - انگا - مگدھ - مالوا - اور وینگی کے حاکم اسکی سیوا کرتے تھے وینگی کا حاکم غالباً وجیہ دتیہ نرہیندر راجہ کو اپنے شہر اور قلعہ کی فصیل بنانے کو مجبور کیا - صوبہ لٹا اپنے چھوٹے بھائی اندر کو دیدیا - پلّو راجہ نندی ورما کے ساتھ مل کر گنگ راجہ شوما کو تخت پر بٹھایا - مور کھنڈ میں رہتا تھا - جو ناسک میں ہے -

(۱۱)- سروا - (لکرکا) اموگھہ ورش - نرپ تنگ - سنہ ۸۱۴ - ۸۶۷ء چالوکیہ کو شکست دی جس نے وگو ویلی میں صلح کر لی - اس کا دارالخلافہ مانیہ کھیت تھا - (ریاست نظام میں واقع ہے)

سلہارا بنس کے کپاردی کو کونکن دیدیا - اپنی خوشی سے تخت چھوڑ دیا - کوئی راج مارگ النکار وغیرہ کتابیں بنائیں -

(۱۲) - کرشن - اکال ورش - کنارا - ۸۷۵ - ۹۱۱ع کندر بلب - کرشن بلب -
کوکلا راجہ چیدی سہسترجونیور ر کا کلاچور مبنی تھا - کی بیٹی سے شادی کی -
مشرقی چالوکیہ راجاؤں سے لڑتا رہا -

(۱۳) - گوبند - جلت انگ - پربھوت ورش - ۹۲۹ع
پہلے کوکلا کے بیٹے رانا دگرہ کی بیٹی لچھمی سے شادی کی -
اور پھر شنکرانگ کی لڑکی گوبندامنی سے شادی کی -

(۱۴) - اندر نتیہ ورش ۹۱۶ع
امنا کی بیٹی - ارجن کی پوتی اور کوکلا کی پڑپوتی دوج اپنے سے شادی کی -

(۱۵) - گوبند - سورن برش - بلب نریندر - گوجیگا نربنگا - بیرنارائن - رت کندرپ ۹۳۰ - ۹۳۴ع

(۱۶) کرشن

(۱۷) اموگھہ ورش
تری پورا کے کلاچوری خاندان کے یودراج کی بیٹی کندکا دیوی سے شادی کی -

(۱۸) - کھوٹنگا - کوتگا - نیتہ ورش ۹۷۱ع

(۱۹) - کرشن کنارا - اکال ورش - نردپم - ۹۴۵ - ۹۵۶ع گنگ راجہ مارا سنگھ کے ماتحت گرجرا کے برخلاف فوج کشی کی اور چولا کنور راجدتیہ کو شکست دی -

(۲۰) - ککا - کرکا - اموگھہ ورش - کاکلا - کرکرا - بلب نریندر - ۹۷۳ع نرپ تنگ -
گنگ راجہ رچمل کی لڑکی سے شادی کی - گرجر - ہنا - چولا اور پانڈیہ راجاؤں کو فتح کیا -
مغربی چالوکیہ راجہ تیلا سے شکست کھائی اور قتل ہوا - اس کی بیٹی جکالا دیوی تیلا سے بیاہی گئی - اس کا بیٹا اندر رت کندرپ - راج فرتندا - کیرتی نارائن سراون بیلگولہ میں ۹۸۲ع میں مر گیا -

---

تاریخ کی ترتیب سے کتبوں کی فہرست

تاریخ	مضمون	نمبر کتبہ
قبل از مسیح	بھدر باہو کی وفات	۱
سنہ عیسوی	سلیکھنا کے ذریعہ مختلف گرُو وغیرہ کی وفات	۲ و ۲۱ ۲۳ و ۲۶ و ۳۵
۶۷۰	گنگ راجہ سری بلّب کی بیٹی کا عطیہ	۲۴
۹۷۳	گنگ راجہ مارا سنگھ کی فتوحات	۳۸
۹۷۴	گنتی زوجہ لوک ودیادھر کی وفات	۶۱
۹۷۵	بایگ محافظ و سرپرست گنگ کنور کُش	۶۰
۹۸۰	ایر تیو نمبی نے مورتی بنوائی	۲۵
۹۸۲	رت یارا شیر لت کنور اندر راجہ کی وفات	۵۷
۹۸۲	پلا راجہ چوڑامنی کی وفات	۵۸
۹۸۳	چمنڈا رائے نے گومت کی مورتی بنائی	۷۵ و ۷۶
۹۸۳	جین دھرم کی تعریف	۷۷
۹۸۳	امرت کی استوتی	۷۹
۹۸۳	چمنڈا رائے کی فتوحات	۱۰۹
۹۹۵	چمنڈا رائے کے بیٹے نے چمنڈا رائے بستی بنائی	۶۷
۱۰۶۲	کاشٹ سنگھ کے آدمیوں کا حال	۱۱۹
	گرُو ڈاکیسری راجہ وغیرہ کی تعریف	۳۶ و ۳۷
۱۰۹۰	جن چندر بھدر باہو کے گُفا میں تپشیا کرتا ہے	۷۱
۱۱۱۴	بوچی راجہ کی وفات	۴۶
۱۱۱۵	میگھ چندر تری وید دیو کی وفات	۴۷

تاریخ	مضمون	نمبر کتبہ
۱۱۱۵	بالاچندر منی تک گروؤں کا سلسلہ	۵۵
۱۱۱۶	گنگ راجہ گومٹ کے گرو حجرہ بناتا ہے	۷۵و۷۶
۱۱۱۶	ایضاً ساسن بستی بناتا ہے	۶۵
۱۱۱۶	ایضاً کتبلی بستی اپنی ماں کے واسطے بناتا ہے	۶۴
۱۱۱۶	گنگ راجہ کی بیوی ایٹربڈو بستی بناتا ہے	۶۳
۱۱۱۷	گنگ راجہ کا عطیہ	۴۵
۱۱۱۷	ایضاً	۵۹
۱۱۱۹	ماں کبی گتی کی وفات	۱۳۹
۱۱۲۰	بوچی راجہ کی بہن دیمی یک کی وفات	۴۹
۱۱۲۱	گنگ راجہ کی ماں بوچی کبی کی وفات	۴۷
۱۱۲۲	گنگ راجہ کی رانی لچھمی کی وفات	۴۸
۱۱۲۳	گنگ راجہ کے گرو سبھا چندر کی وفات	۴۳
۱۱۲۴	سنتلا دیوی نے گندھیہ ورن بستی بنائی	۵۶
۱۱۲۴	ایضاً ایضاً	۶۲
۱۱۲۸	ملی شین منی کی وفات اور جین گروؤں کا مفصل حال	۵۴
۱۱۲۹	ہوسل سیٹی کی وفات	۶۸
۱۱۳۰	گومٹے دیو کے واسطے سوداگروں کا نذرانہ	۱۲۳
۱۱۳۱	سنتلا دیوی رانی ہوسل راجہ وشنو وردھن کی وفات	۸۳
۱۱۳۵	گنگ راجہ کے پیچھے ایچی راجہ کی وفات	۱۴۴
۱۱۳۵	گنگ راجہ کے بیٹے نے چھندرا اے بستی بنائی	۶۶
۱۱۳۸	بھرمایا نے گومٹ شوامی کے دروازے اور زینہ بنائے	۱۱۵

تاریخ	مضمون	نمبر کتبہ
۱۱۳۹	پہ گڈی سنگی بابا کی وفات	۵۲
۱۱۳۹	بالا دیو ونڈ بایک کی وفات	۵۱
۱۱۴۶	پربھو چند سدا نت دیو کی وفات ۔ سنتلا دیوی کا گرو	۵۰
۱۱۶۰	ہلار راجہ بھنڈار ابتی بناتا ہے	۱۳۸
۱۱۶۰	ہلار راجہ گومٹ دیو کے واسطے ہوسل راجہ نرسنگھ سے عطیہ منظور کراتا ہے	۱۳۷-الف
۱۱۶۰	ایضاً .. ایضاً .. ایضاً	۸۰
۱۱۶۳	دیوکیرتی پنڈت دیو کی وفات	۳۹
۱۱۶۳	ہلار راجہ نے دیوکیرتی کے سمادھ بنائی	۴۰
۱۱۷۱	گومت سیٹھی گومت کے واسطے نذرانہ دیتا ہے	۸۱
۱۱۷۷	ناگ دیو نے بیناکیرتی منی کی سمادھ بنائی	۴۲
۱۱۷۷	گومت میں بہت سے گروؤں کی آمد	۱۱۳
۱۱۸۰	شاعر سوجنوتم سم گرمت کی تعریف کرتا ہے	۸۵
۱۱۸۰	بابا سیٹھی نے یکش دیوتی بنائی	۱۰۴
۱۱۸۰	ہگڑی کتا نے یکش بنایا	۱۱۰
۱۱۸۰	ناگ دیو نے ناگ سمدر تالاب بنایا	۱۲۲
۱۱۸۱	ہلار راجہ نے گومت کے واسطے ہوسل راجہ بیر بلال سے نذرانہ منظور کرایا	۹۰
۱۱۸۱	گومت دیو کے واسطے سوداگروں کا نذرانہ	۹۱ و ۹۲
۱۱۸۲	چندر موعلی کی بیوی کے کہنے سے ہوسل راجہ بیر بلال نے نذرانہ دیا	۱۲۴
۱۱۸۲	ایضاً .. ایضاً	۱۰۷
۱۱۸۵	بالا چندر دیو کی تعریف	۶۹ و ۷۰
۱۱۹۶	ناگ دیو نگر جنالیہ بناتا ہے	۱۳۰

تاریخ	مضمون	نمبر کتبہ
۱۱۹۶	بساوا سیٹی سہ ہزار تہنکر کی پرتشٹا کرتا ہے اور اسکے بیٹے انکے واسطے مندر بناتے ہیں	۷۸
۱۱۹۶	مندرجہ بالا تہنکروں کے واسطے سوداگروں کا نذرانہ	۸۶ و ۸۷
۱۲۱۴	بیر بلال کا بیٹا گومت آتا ہے	۱۲۰
—	ابھے نندی کی آمد	۲۲
۱۲۱۷	ملیال تہنکر کی آمد	۷۳
۱۲۴۶	مری پال پرمادی نایک کی آمد	۷۴
۱۲۵۶	گومت کے واسطے نذرانہ	۸۸
۱۲۵۸	ایضاً	۸۹
۱۲۶۶	ہوسل راجہ سومیشور کے عہد میں معاملہ کا تقرر	۱۲۸
۱۲۷۳	ہوسل راجہ نرسنگہ سوم کے عہد میں گومت کے واسطے سوداگروں کا نذرانہ	۹۴
۱۲۷۴	ایضاً ... ایضاً	۹۳-۹۵-۹۷
۱۲۷۸	پہنڈرا بستی کے واسطے مختلف اشخاص کے نذرانہ	۱۳۷-ب
۱۲۸۰	نگر خبالیہ کے واسطے بیلگولہ کے باشندوں کا نذرانہ	۱۳۱-الف
۱۲۸۳	ایضاً ... ایضاً	۱۲۹
۱۲۸۸	ایضاً ... خبالیہ نور کے ایضاً	۱۳۱-ب
۱۲۹۶	ایضاً ... بہنڈرا بستی کے واسطے	۱۳۷-ج
۱۳۱۳	سبھا چندر منی کی وفات	۴۱
۱۳۶۲	اردگپا گومت کے واسطے نذرانہ منظور کرتا ہے وہ بجی نگر راجہ بکا رائے کی ماتحت تھا	۸۲
۱۳۶۸	بکا رائے جینی اور وشنوؤں کو رضامند کرتا ہے	۱۳۶
۱۳۷۳	وردہ برمن سوامی سمایا مال دیو کی سمادہ بناتا ہے	۱۱۱
۱۳۷۵	ہیم چندر کیرتی دیو کی وفات	۱۱۲

تاریخ	مضمون	نمبر کتبہ
۱۳۷۶	پدم نندی دیوی کی وفات	۱۱۴
۱۳۹۰	مانگی مانگی بستی بناتا ہے	۱۳۲
۱۳۹۰	مانگی بستی کے واسطے گوڑوں کا نذرانہ	۱۳۳
۱۳۹۸	بوروپنڈت کی وفات اور جین گروؤں کا مفصل حال	۱۰۵
۱۴۰۴	بجے نگر راجہ ہری ہر رائے	۱۲۶
۱۴۰۹	گومت کے واسطے گوڑوں کا نذرانہ	۱۰۶
۱۴۳۳	سرت منی کی وفات - کتبہ کو مانگی راجہ نے بنایا	۱۰۸
۱۴۴۶	بجے نگر راجہ دیو رائے کی وفات	۱۲۵ و ۱۲۷
۱۵۱۰	چنگلا دیو کے منتری کا بیٹا گومت کی عمارات کی مرمت کرتا ہے	۱۰۳
۱۵۳۲	گوتنا مانگی اور دیگر بستیوں کی مرمت کرتا ہے	۱۳۴
۱۵۳۷	چاوڈی سیٹی ساکن گراسوپی کے رہن نامہ کے واسطے چندہ	۹۹ و ۱۰۲
۱۵۳۹	گراسوپی سے ستورات کی آمد	۱۳۵
۱۶۳۴	چام راجہ و دیور والے میسور سندسی رینوں کو فک الرہن کرتا ہے	۸۴ و ۱۴۰
۱۶۴۳	چارو کیرتی پنڈت جتی کی وفات	۱۴۲
۱۶۴۸	چاورسا نر تھنکر بستی کی تعمیر	۱۱۸
۱۶۶۹	گومٹ میں آمد	۱۱۷
۱۶۸۰	گومت میں مستورات کی آمد	۱۱۶
۱۷۲۳	دو داکرشن راجہ و دیور والے میسور گومت کے واسطے نذرانہ دیتا ہے	۸۴
۱۷۳۹	رنگا برہم دیو مٹپ بناتا ہے	[illegible]
۱۸۰۹	ادیتہ کیرتی دیوی کی وفات	[illegible]
۱۸۲۰	چتنا نایا کا تالاب بنایا	۱۲۳
۱۸۲۶	کرشن راجہ و دیور کا باڈی گارڈ بختی کا نذرانہ	۹۸
۱۸۳۰	کرشن راجہ و دیور والے میسور پورنیہ کی نذرانہ منظور کرتا ہے	۱۴۱

حصہ سوم

نقل ترجمہ کتبہ ہائے چندر گری واقعہ ریاست میسور

योविश्वं देद वेद्यं जननजलनिधेर्भङ्गिनः पारदृश्वापौर्वापर्या
विरुद्धं वचनमनुपमं निष्कलङ्कं यदीयम् ॥ तं वन्दे साधुव
न्द्यं सकलगुणनिधिध्वस्तदोषद्विषंतं । बुद्धं वा वर्द्धमानम्
शतदल निलयं केशवं वा शिवं वा ॥

نمبر (۱) لغایت ۲۵ کتبہ پارسناتھ بستی کے جنوب میں پہاڑ پر کندہ ہیں۔
کتبہ نمبر ایک سکہ شلوک دو بہا منڈلوں کے بیچ میں لکھے ہوئے ہیں جن پر نہایت خوبصورت
بیل بوٹی بنی ہوئی ہے۔

(۱) طول و عرض۔ ۱۵ء ۳" × ۴ و ۲"

کامیابی سری وردھمان سوامی کے ذریعہ سے ہے جو گیان کا پیدا کرنے والا ہے۔
اور سیدھی کے امرت کا مالک ہے۔ دونوں آسمان و زمین کا سہارا ہے تمام اشیاء
منقولہ اسکی ذات میں ہیں۔ روح اور دل کے دیکھنے کی طاقت سے سب پر غالب ہے
دنیا میں اس نے بڑی عزت اور عظمت حاصل کی ہے۔ اور الایق ترتھنکر ہے اور ارہنت ہے
اس کے کلام میں کوئی شخص چون و چرا نہیں کر سکتا بحث کر کے سب فرقوں کے
مسئلوں کو رد کر دیا۔ سری نشالیہ میں (یعنی اجین میں) بڑا ہے۔ دنیا کا نجات
دینے والا ہے۔

جبکہ بڑا آفتاب مہابیر سوامی چھپ گیا۔ جو شاندار صفتوں کا مسکن ہے۔ جس نے تمام
دنیا کو روشن کر رکھا ہے۔ اور جو ہزارہا چمکدار کرنوں کی بڑی قوس ہے۔ جس نے

تاریکی کو پھاڑ کر سرشیٹ پُرشوں کے کنول کو کھلا دیا۔ (ایسے سرشیٹ پُرش بڑے جین مت کی جھیل میں بکثرت ہیں) تو یہاں پوجنیک (قابل پرستش) رشی - گوتم گندھر۔ اوس کا چیلہ پوتاریا - جمبو - وشنو دیو - اپراجیت - گوردھن - بھدر باہو - وساکھا پرو شٹھل گشتری کاریہ - جیانم - سدھارتھ - دھرت شین - بودھیلا - وغیرہ گرو پیدا ہوئے۔
ان بڑے رشیوں میں سے بھدر باہو سوامی نے تپشیا کر کے کل ودیا حاصل کی تھی - اور وہ ماضی - حال اور مستقبل کا حال دریافت کر سکتے تھے انہوں نے پیشین گوئی کی تھی کہ اجین میں بارہ سال کا قحط پڑے گا - اور لوگ سخت مصیبت اوٹھائینگے - اس لئے سارا سنگ شمال سے جنوب کی طرف روانہ ہوا - اور منیوں کا سنگ ایسے ملک میں پہنچا جہاں سینکڑوں گانوئں تھے اور جہاں - آبادی - روپیہ سونا - اناج - گائے بیل - بھینس اور بکری بکثرت تھیں۔
کٹو پر پہاڑ پر جسکی چوٹیاں بہت اونچی اونچی تہیں - اور جو زمین کے لئے جواہر تھا - اور جس کے اردگرد کی زمین خوشنما پھولوں کے رنگ سے چمک رہی تہی جس کی چٹانیں ایسی تاریک تھیں جیسے پانی سے بھرے ہوئے مینہہ کے بادل ہوتے ہیں - جہاں جنگلی - سور - چیتے - بھیڑ کے ریچھ - چرخ - سانپ اور ہرن بکثرت پھرتے تہے - اور جہاں بیشمار غار - گڑھے بڑے بڑے نالے اور بن تھے - وہاں پر آچاریہ بھدر باہو سوامی معہ پربھو چندر (مہاراج چندر گپت کا نام ہے) کے پہونچے - اچاریہ جی نے معلوم کیا کہ میرا انت سماں آن پہونچا ہے آگے چلنے سے انکار کیا اور تپشیا کرنے کا ارادہ کیا - اور تمام سنگ سے علیحدہ ہو کر صرف ایک چیلا اپنے پاس رکھا - اور اون سرد پتھر دں پر جنپر گھاس جمی ہوئی تھی - تپشیا کرتے ہوئے سرگ کو پراپت ہو گئے - اور ۰۰ ۷ رشیوں میں جا ملے -
جین ساسن کی جے رہے -

کتبہ نمبر (۲)

ناگ ستی گنتی ارجکا جو چتوڑ کے ایتھاد خاندان کے مون دہاری گرو کی چیلی تھی - تین ماہ تک تپشیا کر کے سُرگ باش ہو گئی۔

کتبہ نمبر (۳)

شرارت کا گہرا بادل چاروں طرف پھیل گیا اور اس نے تمام میدان کو جہالت کے پہاڑ کی طرح گھیر لیا۔ وہ بیوقوف جو گرہست کے جنجال میں پھنسا رہتا ہے اور راجہ کے ماتحت رہتا ہے۔ تباہ ہو جاتا ہے۔ بڑا عقلمند چرپٹ سری منی جس کی سُرگ کی مُنی بھی استغفار (تعریف) کرتے تھے۔ تپشیا کر کے سُرگ کو پراپت ہو گیا۔

کتبہ نمبر (۴)

.. .. تپشیا کر کے سرگ باش ہوئے۔

کتبہ نمبر (۵)

خوش قسمت جمبو نائیگی ایک ماہ تک تپشیا کر کے سرگ سدھارا۔

کتبہ نمبر (۶)

خوش قسمت مون دہارن مُنی ہٹارا ساکن ندو بودھری تپشیا کر کے سُرگ کو پراپت ہو گیا

کتبہ نمبر (۷)

بالا چندر گرو چیلہ . . . . ساکن کنارا دہرم سین گرو تپشیا کر کے سُرگ باش ہوا

کتبہ نمبر (۸)

اگر سین گرو جو پدپتی گرو ساکن مالیزو کا چیلہ تھا ایک ماہ تک سنیاس کے طور پر تپشیا کر کے سُرگ کو پراپت ہو گیا۔

کتبہ نمبر (۹)

گُن سین گرو ساکن کٹارا جو گرو داگری کا چیلہ تھا تپشیا کر کے سرگ کو سدھارا۔

کتبہ نمبر (۱۰)

ایجی ارجکا ساکن کٹارا جو پیر دل گرو کی چیلی تھی۔ .... سُرگ سدھاری

کتبہ نمبر (۱۱)

اُت لنگل گرو تپشیا کر کے سرگ کو پراپت ہو گیا۔

کتبہ نمبر (۱۲)

پوترہ تیرتھہ کا گرد

کتبہ نمبر ۱۳

تلالکڈو کا گرو جنکے چھوٹے چھوٹے بال تھے اور جو موروں کے پروں کی پیچی رکھا کرتا تھا اور جو کا لپی گرو کا چیلہ تھا۔ اکیس دن تک سنیاس کی تپسیا کر کے سرگ کو پراپت ہوگیا۔

کتبہ نمبر ۱۴

۳و۸×۱و۹

ناگ سین گرو جو رشبھ سین گرو کا چیلہ تھا۔ سنیاسی کی طرح تپسیا کر کے سرگ کو پراپت ہوگیا۔ ناگ سین عیب سے پاک۔ متقی اور پرہیزگار تھا۔ اور اوس نے تمام دشمنوں کو فتح کیا۔ راجہ اس کی سیوا میں حاضر رہتے تھے۔ نہایت خوش قسمت تہا۔ لوگوں کی مرادپوری کرتا تھا۔ اور انکے غرور کو دور کرنے والا تہا۔ ایسے ناگ سین کو میں بندنا کرتا ہوں۔

کتبہ نمبر ۱۵

اس جگہہ جہاں درخت کثرت سے اگے ہوئے ہیں گل لالہ کہلے ہوئے ہیں۔ اور شہد کی مکھیاں بہن بہنا رہی ہیں۔ اور جو استہان (اندر گھر کنج) نندن سے بھی اچھا ہے جس کے چاروں طرف چانول کے کہیت لہلہا رہے ہیں۔ وہاں بالا دیو منی بہگوت کی استوتی سب کو سکہلاتے تہے۔ اور پہاڑی کی چوٹی پر تپشیا کر رہے تہے۔ انہوں نے نیک گنگ سین کے ہاں جنم لیا تھا بڑے نیک تہے۔ معزز بالا دیو منی تپشیا کرتے ہوئے سدہ لوک کو چلے گئے۔

کتبہ نمبر ۱۶

وہ خوش قسمت منی تپشیا کر کے سرگ کو پراپت ہوگیا۔

کتبہ نمبر ۱۷

۸و۷×۲و۱۰

(نوٹ)۔ کتبہ نمبر ۱۷ و ۱۸ کا ایک جگہہ کتبہ نمبر (۱۷) میں ترجمہ ہوا ہے۔

یہہ کہکر سری بہدربا ہوا اور بڑے سنی چندر گپت کے قدم بہ قدم چلنا ۹۱ ملی دہرم ہے۔

شانتی سین سنی کی بیوی اپکل گوردی اس پہاڑی کی چوٹی پر آئی۔ اور کھانا پینا چھوڑ دیا اور سرگ کو پراپت ہوگئی۔

کتبہ نمبر (۱۹)

پہاڑی گرو کا بیٹا سنگہ نندی تپشیا کرکے سرگ کو پراپت ہوگیا۔

کتبہ نمبر (۲۰)

. . . . میں اس تخت و تاج کو چھوڑ کر . . . . وہ نچی کوی کی بیٹی . . . . سرگ کی دولت کو پراپت ہوگئے۔

کتبہ نمبر (۲۱)

نیک اوصاف رکھتا تھا۔ اونچے زینہ سے وہ سدھ بن گیا۔ نیک گرو کے چیلوں میں سے تھا۔ سدوگن کا بیٹا تھا۔ پہاڑی کی چوٹی پر رہتا تھا۔ نیچے میدان ہیں نہیں اترا۔ . . . .

کتبہ نمبر (۲۲)

کوٹا یہ پا سبہ نندی پنڈت کے چیلے نے (یہاں) اگر . . . . . ہزار

کتبہ نمبر (۲۳)

مبارک ہو . . . انگلورو کے گرو نے . . . . . کلب پہاڑ پہ پران دیدے۔

کتبہ نمبر (۲۴)

تاریخ سنہ ۶۷ء ۱۴ × ۱۴ گ

جب جڑی ریاستوں کے حاکم سری بلب مہاراج کا بیٹا لولوک سری لمبا این زمین پہ راج کرتا تھا۔ اور وہ پانچ بڑی نوبت اپنے آگے رکھ سکتا تھا اور پہ منیڈا اور مہاراج کا ان کو خطاب تھا۔

. . گن اراسی کی درخواست پر اس مہاراج نے اس پہاڑی کے مندر کو
کے نام زمین عطا کی (زمین کی حدود درج ہیں مگر پڑہی نہیں جاتیں)

کتبہ نمبر (۲۵)

. . . کے چیلے اراتی نیمی نے سدا بنوائی -
نمبر ۲۶ لغایت ۳۵ کتبہ ساسن بستی کے مشرق میں پہاڑ پہ کندہ ہیں -

کتبہ نمبر (۲۶)

۱۱ و ۲ × ۲ و ۷

قوس وقزح یا بجلی کے چمکارے یا شبنم دار بادل کے مانند جلدی سے غایب ہو گیا
اور جسکے واسطے خوبصورتی - خوشی دولت اور طاقت کے خزائن محفوظ ہیں -
یہہ کہہ کر اور سنیاس دہارن کرکے بڑا طاقتور نند سین منی دیولوک کو چلا گیا -

کتبہ نمبر (۲۷)

نولور سنگ کا خوش قسمت . . . . کٹوپر کے پہاڑ میں . . . .
کاری پور گانو میں میور کے سنگ کا اور اس دنیا کا حاکم کٹوپر پہاڑ پہ سے سُرگ گیا
اور اس جگہہ اوس کی سمادہ بنی

کتبہ نمبر (۲۸)

نولور سنگ کے . . . . بڑے اننت متی گنتی نے کٹوپہ پہاڑ پہ تپشیا کی - اور
دیولوک کو چلا گیا - میں اسکی بندنا کرتا ہوں -

کتبہ نمبر (۲۹)

میور گرام سنگ کا . . . . سوندریا آریا کٹوپہ پہاڑ پہ سے سُرگ گیا اور
اس جگہہ اس کی سمادہ بنی -

کتبہ نمبر (۳۰)

انگلی بہت سے نیک اوصاف کے لیے مشہور تہا - جبکہ . . . . پہاڑ پہ
تپشیا کر رہا تہا -

کتبہ نمبر (۲۱)

نولورسنگ میں گرو نندی مذہب کا بڑا پابند تھا - اوسکی چیلی رشبھہ نندی منی تھی - اس کی دادی سرگ کو چلی گئی -

کتبہ نمبر (۲۲)

یہہ معلوم کرکے کہ انت سما آگیا ہے اور موکش کا طلبگار ہو کر بہت سے نیک اوصاف حاصل کرکے پو جنیک بڑا منی دیوسین تپشیا کرکے سرگ لوک کو چلے گئے -

کتبہ نمبر (۲۳)

تپشیا کے واسطے ایک اچھا مقام تلاش کیا - کیلا تر سنگ کا ادری دین نگیندو ۲۰۰ ندی گری پر حکومت کر رہا تھا - اور اسکے حقوق غیر محدود تھے -

کتبہ نمبر ۲۴

جے ہو - عیب سے پاک - ایسا سفید جیسا کہ دودھ ۔ ۔ فرمانبردار تپشیا کی وجہ سے اس کی بہت عزت ہوتی تھی مشہور کلکوپہ میں رشی گری پر چڑھکر وہ عیب سے پاک منی رشی سرگ لوک کو چلا گیا -

کتبہ نمبر ۲۵

بہت نیک - عمدہ اوصاف رکھنے والا بڑا گیان وان - تعریف کے لایق - سہسر متی گنتی کلپرا میں آئے اور اس پہاڑ میں تپشیا کرکے سرگ لوک میں چلے گئے -

(نمبر ۲۶ و ۲۷ کتبہ کچپا دون کے راستہ پر پہاڑ پر کندہ ہیں)

کتبہ نمبر ۲۶

نیک ایری گوکوٹا میں ۔ ۔ ۔

کتبہ نمبر ۲۷

پرمیشور کرے کہ نیک گرو ڈاکیسری راجہ کا راج قایم رہے -

نمبر ۲۸ کا کتبہ کیول برہم دیو کہہ یہ کھدا ہوا ہے -

کتبہ نمبر ۴۸

تاریخ ۱۰۱۲ء ۳۴x۱ و ۱۰۱

جنوبی جانب

. . . . ہاصل کرکے . . . . زمین کو . . . . تلوار کے
زور سے تمام دولت حاصل کرکے . . . . . . گنگ خاندان کا راجہ . . .
وہ جو کنول کے پھول یعنی گنگ کل کے کھلانے میں چاند کی روشنی کا کام دیتا ہے۔
وہ جو تمام دنیا میں مشہور تھا۔ سیتہ والکیہ کونگنی ورما دھرم مہاراجہ ادہیراج
جو کرشن راجہ کی شمالی فتوحات کے باعث گرجا ادہیراج مشہور ہوا۔ دلّی کے غرور
کے دور کرنے میں اپنی بہادری کے سبب مشہور طاقت میں بڑے جنگل ہاتھی کے
مانند بہادروں کا آفتاب۔ بزور بازو اس کے تخت کو سنبھال رہا تھا۔ کرات کے
گروہ کا مارنیوالا۔ وندھیا بن کے دامن میں رہتا تھا۔ اپنی طاقت سے مانیہ کہیت کے
مہاراجہ کی فوج کو ہٹا دیا۔ اندر راجہ کی گدی نشینی پہ خوشیاں مناتا تھا . . . . ان
اشخاص کو خوش کرنیوالا جو لڑائی کے لیے تیار تھے۔ . . . . مارے خوف کے
بن ورسی ولیش کے راجہ اوس کی سیوا کرتے تھے۔ . . . . کی راگوں میں
مشہور۔ اس کے جواہرات۔ مست ہاتھی اور اس کے تمام ذخیرہ پر قابض ہوا۔
نولمباؤں کے راجہ کی طاقت کو ضایع کیا۔ نولمباؤں کے راجہ نے ماتور بنس کے . . .
کے بیٹے سے اطاعت قبول کرائی تھی۔ ہاتھیوں کے غول کے مانند غرور سے بھرا ہوا
آیا۔ چھوٹے چھوٹے راجاؤں کو جڑ سے اکھاڑ ڈالا۔ اچانگی درگا کو خاک سیاہ کر دیا۔
سبار امنتری نرگ نامی کو مار ڈالا اس کی طاقت کے باعث چیرا۔ چولا۔ پانڈیہ
اور پلّو اس کی عزت کرتے تھے۔ جین شاسن کو ترقی دی۔ . . . . کا جھنڈا اڑ رہا تھا
زبردست راجاؤں کے لوٹنے سے بڑی دولت کمائی تھی۔ اپنی نیکی سے تمام دنیا کو
سہارے ہوئے تہا۔ وہ راجہ نولمب کل کے واسطے یم کے مانند تھا۔ اسکی طاقت

اور اس کی لیاقت کی شہرت تمام دنیا میں پھیلی ہوئی تھی - یہ مشہور کرے وہ ہمیشہ قایم رہیں

مغربی حصّہ

ذیل کے نام اور پر کے حصے میں ہیں جو مٹ گیا ہے -

گنگ چوڑامنی - راجہ گنتیا گنگ . . . . . نولمبا کایم . . . پلو . . .

سری مارسنگھ . . . . بہادروں کے ساتھہ لڑائی کرنے میں ایسا مشہور

جیسا کہ راجہ - راجہ تیہ کے واسطے جنگل کی آگ - چالوکیہ کا جواہر - یہہ گنگ کا سب سے

اچھا جواہر تھا - چونکہ دیتندر - مادہو - کنیپ وغیرہ کو مور نے غارت کر دیا

اب اور کون سے تکلیف دینے والے ہیں جنکو میں مغلوب کرونگا - وہ نراگ سور

پر غالب آیا - اور دنیا کو اس کی سختیوں سے نجات دی - اور عوام الناس اس سے

خوش ہوئے -

شمالی حصّہ

بالکل مٹ گیا ہے - صرف گنگ چوڑامنی کا نام موجود ہے -

مشرقی حصّہ

کیا میں اس طاقت کو کام میں لاؤں گا - جس سے اوس نے زبردست دلا کو زیر

کیا جو کہا کرتا تھا کہ خوف دور کرو - اس کو مغلوب کیا - کیا میں تمام دنیا میں مشہور

. . . . کرونگا - کیا میں وہ بہادری دکھاؤنگا جس سے اوس نے پلو راجہ

کے . . . . . کو قتل کیا - چلاد اترانگ کے اپنے کام میں کیونکر کروا

پلو کی تمام ٹھیکریوں کو اور لوٹ کو پھینک دینے کے بجائے جمع کیا - کپالک کی صورت

بنائی - گویا کہ وہ غیر سرداروں کو جتلانا چاہتا تھا کہ اگر تم اپنے سر بچانے چاہتے ہو

اور میری آگ میں پڑنا نہیں چاہتے - تو دوستی کرلو اور اکھٹے ہوکر بچ نکلو - اسطرح

سنہ الیکہ تری تیتر نے خراج جاری کیا -

راجہ گنتیا گنگ کی بہادری بہت عرصہ تک قایم رہی - اچانگی کے قلعہ کا پہلے محاصرہ

کیا تھا - لیکن اس کے فتح کرنے کے ناقابل ہوکر محاصرہ اوٹھا لیا تھا - اب اس کو

فتح کیا۔ دنیا کو ڈرایا اور ان باتوں سے تینوں لوک اسکی استوتی کرنے لگے۔
نرلگ کی شہرت ایسی ہوگئی تھی کہ وہ یم یارادن یا سپال گنا جاتا تھا۔ وہ اس کا چاکر
بن گیا اور . . . . بغیر کوشش کے گنگ چوڑامنی کے لبس میں آگیا۔
گنگ چوڑامنی بحث کرنے میں نہیں شکست کھاویگا۔
اس طرح لڑائی کرکے اور وندھیابن کے گرد و نواح کو فتح کرکے مائیر جیت۔
گونور۔ اچانگی۔ بن واسی۔ قلعہ پارسی اور دیگر مقامات کو فتح کیا۔
دلیش دلیشانتر میں بہت مشہور ہوگیا۔ بہت سی بخششیں کیں۔ مشہور گنگ وویادیر
گنگ خاندان کا بہادر۔ گنگ خاندان کا شیر۔ گنگوں کا جواہر۔ گنگوں کا ہیرا۔ چلا راتر
گنتیا گنگ۔ نیکیوں کا اوتار۔ دنیا کا بہادر۔ اپنی بات کا سچا۔ اپنے دشمنوں کے جانے
کے واسطے آفتاب۔ غارت گری کی تلوار۔ منڈالیک کے واسطے فری ٹیتر۔ لوامبال
کایم۔ اس نے بہت سے مقامات میں بستیاں اور ماں ستمبھ بنوائے۔
صاف ظاہر ہے کہ ذیل کا بیان مابعد لکھا گیا ہے۔
ہمارے درمیان گیان کے کام پھیلاکر ایک سال راج کیا۔ اور پھر اجیت سین بھٹارک
کے چرنوں میں با اعتقاد چیلہ کے طور پر . . . . سماپت ہوگیا۔
اشلوک۔ اے چولا راجہ۔ تمہارا لگ تم کو یا تمہارے خزانہ کو فتح کئے بغیر چلا گیا
ہے۔ اے پانڈیہ چپ ہوجاؤ۔ خوف کے مارے اپنے راج سے مت
بھاگو . . . . گنگ راجہ دیولوک ہوگیا ہے۔
کتبہ نمبر ۳۹ و ۴۰ و ۴۱ مہر نوی منتپ میں کھدی ہوئی ہیں۔

کتبہ نمبر ۳۹

تاریخ ۱۱۶۳ عیسوی ۵ × ۱ و ۸

خلاصہ۔ مہا منڈلاچاریہ دیوکیرتی پنڈت دیو۔
ساکھا ست ۱۰۸۵ سال سبھانو اساڑھ سدی نومی بدھ وار کو دن نکلنے ہی نہایت

ہی پیارا دیو کیرتی سرگ لوگ کو چلا گیا۔
سرسوتی اور لچھمی افسوس کرتی ہیں۔

کتبہ نمبر ۱۴

تاریخ ۱۱۶۳ء

جنوبی حصہ

خلاصہ - آدناتہہ اور دیگر ترتہنکروں کے آخر میں مہابیر کا لفظ آتا ہے انکی استوتی گوتم کی استوتی جس کے بنس میں سرت کیولی بہدر باہو پیدا ہوا۔ جس کا چیلہ چندر گپت تھا - اس کی شان وشوکت ایسی تھی کہ اس کے منیوں کے گن کی بن کے دیوتا پوجا کرتے تھے - اس کے خاندان میں پدم نندی ہوا - جو پیچھے کونڈا کنڈ نام سے مشہور ہوا اور جو پہلا سنیشور تھا - پھر سوامی ہوا جس کا نام گردہر پچھا اچاریہ تہا - اسکے چیلوں میں پدارتہہ کے دیکھنے میں کوئی دوسرا شخص اس کا ثانی نہیں ہوا - اس کا چیلہ بالک پچھا ہوا - جسکے سلسلہ میں سمنت بہدر ہوئے - جو بڑے مباحثہ کرنے والے تھے -

اوس کے بعد دیونند ہوئے - جو بعد ازاں اپنے (ودّیا) علم کے سبب جینندر ہی کہلاتا تھا اور چونکہ دیوتا اس کے چرنوں کی پوجا کرتے تھے اسواسطے پوجیہ پاد بھی کہلاتا تھا اس نے جینیندر گرامر - سروارتھہ سدھی اور سمادھی شتک بنائے - سدہانت میں بہت ہوشیار تھا - بڑا شاعر تھا - اس جین مت کا سرتاج پنڈت کہنا بجا ہے یہ سب کام پوجیہ پادمنی کی شہرت پکار پکار کر بیان کرتے ہیں - منی گن اس کی پوجا کرتے تھے -

مغربی حصہ

اس کے بعد اکلنک دیو ہوئے - اور اس منی جن کے سلسلہ میں سری مول سنگ اور دیسی گن کے نندی گن میں مشہور منی گولاچاریہ ہوا - جو گولا ولیش کا راجہ تھا جس نے

کسی وجہ سے پہلے دکشنالی - اوس کا چیلہ ترکال جوگی تہا - اور اوس کا چیلہ اودہاکر پدم نندی سدہانتی کا ہوا - جو کمار دیو کے نام سے مشہور ہوا - اس کے چیلے کا نام کُل بھوشن تھا - جس کا سدہرم پربہو چندر منی راج پنڈت ہوا جس نے نیاسے کا گرفتہ بنایا - کُل بہوشن منی کا چیلہ کُل چند دیو منی ہوا - اوس کا چیلہ ماگہہ نندی منی ہوا جس نے کولاپور میں تیرتہہ بنایا - اور کونڈا کنڈا نویہ کو بہت مشہور کیا -

اوس کے چیلوں میں سے سامنت ممبا دیو اور کام دیو تہے -

شمالی حصہ

گنڈاوی مکت دیو سے بڑا اور کون تھا - جسکے گرو سدہانتی کا ماگہہ نندی تہے جمہ نیل بہت اس کا طالب علم - فاضل اجل بہالو کیرتی اور دیو کیرتی اس کے چیلے تہے اس کا سدہرم سرت کیولی تری ویدورتی ہوا - اس نے بڑی ہوشیاری سے راگہو پنڈ ویم کو تصنیف کیا - گذشتہ و آئندہ کا حال لکھتا تہا - اس کے بڑے بہائی کنک نندی جوگی اور دیو چندر منی تہے - انکے سدہرم ماگہہ نندی تری وید دیو - دیو کیرتی پنڈت دیو کا چیلہ سبہاچندر تری وید دیو - اور گنڈوی مکٹ - وادی - چتر مکہہ رامچندر تری وید دیو تہے - اور نیز اکالنکا تری وید دیو جسکے چیلے سری آنی بہنڈاری بہراتی مایا منتری بلچتی ملا اور کوریا تہے -

اس کا باپ داجی ہنس کا یکش راجہ - اس کی ماں لوکمبکی - اس کا دیو ارہنت اس کا سرتاج یادو بنسی راجہ نرسنگہ - بلا پاکیا خوش قسمت تھا -

بڑا منتری - سردادہی کاری - بڑا بہنڈاری - نہا گنگ ڈنڈنایک - سری ہلا راجہ نے کلنگری کے قصبہ کو بسایا جو اس کے گرد سری روپ نارائن کولاپور کی بستی سے متعلق تھا - جو کونڈا کنڈ انویہ - سری محل سنگ - دیسی گن اور پستکا گچا میں سے تھا - جن ناتہہ پور میں دان سالہ بنائی - اور مہا منڈلاچاریہ دیو کیرتی پنڈت دیو کی یادگار میں ایک سمادہ بنائی - جسکے چیلے لکہہ نندی - مادہو - اور تری بہون دیو تہے - اس سود

(خوشیوں) اور نہوں اور دہوم دہام سے اس کی پرتشٹا کی۔

گنبہ نمبر (۸۱)

تاریخ سنہ ۱۲۱۳ع ۲و گے ۱×او ہ

خلاصہ۔ سری مول سنگ۔ دیسی گن۔ بنتگا گچھا اور گونڈا کند انویہ کے گروؤں کا مختصر سا حال کیونکر لکہا جا سکتا ہے۔

میگہہ چندر تری ویدی کی استوتی ہے جس کا چیلہ بیر نندی تھا۔ اوس کا چیلہ بڑا دہاری رام چندر جتی ہوا۔ جسکو گرو بنچک سرتی کا بہت شوق تھا۔

اس کے چیلے کے چیلے بڑے جتی سبہا چندر کی کئی اشلوک میں استوتی ہے۔ وساکھ سمت ۱۲۳۵ سال پہ مادہی ساون بدی چودش منگل وار کو سرگ باش ہوا۔

موکہہ نگری کے دیکہنے۔ اور دیوتاؤں کے مسکن اور جین مندروں کے دیکہنے کے خواہش سے اس نے جان دیدی اور اس دنیا کے جنجال سے چہوٹ گیا۔ اوس کا چیلہ پدم نندی پنڈت دیو تھا۔

گرو رام چندر جتی کے چیلے رائے راجگرو گومت حاکم بوکری نے سبہند ومنی کی سمادہ بنائی۔ بوگر اراجہ۔ سری پارس ناتہہ بہگوان کے چرنوں کی پوجا کرتا تھا۔ بوگر اراجہ کو بعد ازاں سبہا چندر کہنے لگے۔

کل سبہو نشیں کا چیلہ میگہہ نندی برتی تھا۔ جس کا چیلہ سبہا چندر تھا۔ اس کا چیلہ چار وکیرتی پنڈت تھا۔ جس کا چیلہ میگہہ نندی برتی تھا۔ میگہہ نندی برتی کا چیلہ ابہے ساسی تھا جس کا چیلہ بالیند و پنڈت ہوا جسکے چرنوں کی رام چندر تعریف کرتے تھے۔

سبہا چندر دیو کے گرہستی چیلے پدم نندی پنڈت دیو کی کئی اشلوک میں تعریف کی گئی ہے۔ اس نے اور مادہو چندر دیو نے اس کی یادگار میں ایک سمادہ بنائی۔

کتبہ نمبر (۴۲) ایک ستمبھ پر کہدا ہوا ہے جو مہر نوی منڈپ کے جنوب میں ہے۔

کتبہ نمبر (۴۲)

تاریخ سنہ ۱۱۷۷ء ۴ و گ ۲ x ا و ۹

مشرقی حصہ

خلاصہ۔ آدناتھ کی استوتی اور دیگر ترتہنکروں کی استوتی جنکے آخر میں مہابیر سوامی آتے ہیں۔ گوتم سوامی کی استوتی جنکے چیلوں میں پدم نندی ہوا ہے۔ جو نندی گن میں تہے اور جن کا دوسرا نام کونڈا کنڈا چاریہ تھا۔ پہر اما سواتی مشہور ہوا۔ جس کا نام گردہر پنچہا اچاریہ تھا۔ اس سمپردایہ میں کوئی شخص پدارتھہ کے سمجھنے میں اسکی برابر نہیں ہوا۔ انکا چیلہ بالک پنچہا تھا جسکا چیلہ گن نندی پنڈت جتی ہوا۔ نیائے اور گرمر اور شاعری میں ہوشیار تھا۔

۳۰۰ منی اس کے چیلے تہے جو علم کے سمندر کنارے پہنچے ہوئے تہے۔ اور گیان کی کان تہی انمیں سے ۲ بڑے مشہور تہے۔ جو سدہانت کے معنے سمجہتے تہے۔ اور بڑی عمدگی سے درشٹانٹ دیکر شاستر جانچ سکتے تہے اور شاستروں کی تشریح کرنے میں ہوشیار تہے ان میں سب سے ہوشیار دیویندر سدہانتک تھا۔ اوس کا چیلہ کل دہوت نندی منی تھا۔ جس کا چیلہ سمپورن چندر سدہانتی تھا جو جوتش میں چاند اور سورج کی حرکات سے واقف تھا۔ اس کا چیلہ دم نندی منی تھا۔ اور اس کا سب سے بڑا بیٹا سردہر دیو تھا۔ اوس کے چیلوں میں مل دہاری دیو اور سردہر دیو مشہور ہوئے۔ سردہر دیو کا چیلہ ماگہہ نندی ہوا۔ جس کا چیلہ گن چندر دیو منی ہوا۔ اس کا سدہرم میگہہ چندر تھا۔ جو جین شاستر کا تتی دینے والا تھا۔ اس کا سدہرم چندر کیرتی تھا۔ چندر کیرتی کا سدہرم ادے چندر پنڈت تھا۔

گن چندر برتی کا چیلہ نیا کیرتی منی تھا۔ جو کہ کونڈا کنڈا نویہ۔ دیسی گن اور پستک گچہہ

متعلق تھا - اس کا سدھرم گن چندر دیو کا بیٹا نانک نندی منی تھا -
ساکھا سمت ۱۰۹۹ سال در بکھی بیساکھ سدی چودس سنیچر کو ڈیڑھ گھڑی دن چڑھے
نیاکیرتی دیو منی سرگ باشی ہو گئے -

مغربی حصہ

نیاکیرتی کی استوتی - نیاکیرتی گن چندر کا بیٹا تھا - اور ارنگولا گرو تھا - اس کا چیلہ
میگھ چندر برتی ہوا جس کا سدھرم بل دھاری سوامی ہوئے - انی تی کا رہنے والا
اس کا سدھرم سردھر دیو تھا - جو منتر اور علم طب میں ہوشیار تھا - سردھر دیو کا سدھرم
دم نندی تری ویدہ منی تھا - اس کا سدھرم بھانوکیرتی منی ہوا جو نیاکیرتی کے چرنوں کی
سیوا کرتا تھا - اس کا سدھرم بال چندر منی تھا -

شمالی حصہ

میگھ چندر - میگھ نندی منی اور پربھو چندر منی کی تعریف - پربھو چندر
کا سدھرم پدم نندی منی ہوا - اور پدم نندی منی کا سدھرم نیمی چندر منی ہوا - بڑا پنڈاری
بڑا منتری - سری ہلاّ دنیا میں نیاکیرتی دیو کے چرنوں کا دوست مشہور ہوا - اور نیل بڑا
محاسب - بڑا منتری - اور فاضل اجل تھا اور چاروں برن کو دان دیا کرتا تھا -
ناگ دیو کا دیو چندر بھگوان اس کا گرو نیاکیرتی جوگی - اس کی ماں جوگمبا -
اس کا باپ باما دیو - اس کا بیٹا ملی ناتھ تھا - ناگ دیو کملتا ست پور کا سردار تھا
اس کی بیوی چندمیکا تھی -
اس اچھے منتری ناگ دیو نے مشہور جوگی نیاکیرتی کی یادگار میں ہمیشہ کے لئے ایک سمادہ
بنوائی -
کتبہ نمبر ۴۳ و ۴۴ ایک منڈپ پہ لکھے ہوئے ہیں جو جنڈرائے بستی کے جنوب
میں واقع ہے -

تاریخ سنہ ۱۱۲۳ع ۶ و ۶ × ۶ او ۵

مشرقی حصّہ

نابھ ناتھ اور دیگر تر تہکروں کی تعریف جنکے آخر میں منی سر آتا ہے - گوتم کی استوتی جس کے سلسلہ میں پدم نندی ہوا جو نندی گن میں تہا جس کا دوسرا نام گونڈ اکند اچارج تھا - پہر وہ سوامی منی سر ہوا - جس کا نام گردہ پچھا اچاریہ تھا - اسکے زمانہ میں اوسکی خاندان میں کوئی دوسرا شخص پدارتہہ کے سمجھنے میں اس کے برابر نہیں ہوا - اس کا چیلہ بالک پچھا تھا - جس کا چیلہ گن نندی پنڈت جتی تھا - جو نیائے - گرمیر اور شاعری میں ہوشیار تھا -

۰۰ ۳ منی اس کے چیلے تھے جو علم کے سمندر کے کنارے پر پہونچ گئے تھے - اون میں ۱۲ مشہور ہوئے - جو سدہانت کے معنے سمجھتے تھے - اور تشریح کرنے میں ہوشیار تھے - ان سب میں فاضل دیو نندر سدہانتی کا تھا -

جنوبی حصّہ

اس کا چیلہ کل دہوت نندی تہا - جس کا چیلہ سمپورن چندر سدہانت منی ہوا - جو چاند اور سورج کی حرکات سے بخوبی واقف تھا - اوس کا چیلہ دم نندی منی ہوا جو کا سب سے بڑا اپٹیا سیر دہر تھا - پہلے مل دہاری دیو نے جینیہ شاسن کو ترقی ہوئی تھی اب چندر کیرتی بہٹارک نے اس کو عروج دیا - اس کا چیلہ دواگر نندی تھا - (کئی اشلوک میں دواگر نندی کی تعریف کی گئی ہے) -

مغربی حصّہ

اس کا چیلہ گنڈ ادی مکٹ دیو مل دہاری منیندر تھا - (اسکی تعریفیں) اور اس کا چیلہ سبہا چندر دیو تھا - (اسکی تعریفیں)

شمالی حصّہ

افسوس - صد افسوس کہ مشہور مل دہاری دیو بڑا چیلہ جتی سبہا چندر دیو سرگ باشی ہو گیا -

ساکہا سمت ۱۰۴۵ میں (جو تیر - سمندر - آسمان اور چاند کے مانند شمار کیا جاتا تھا) سال سوبہاکرت دوسرے ساون سُدی اشٹمی جمعہ کو سبہا چندر سرگ باشی ہو گیا -

بڑے منتری اور ڈنڈ نایک گنگ راجہ نے جس نے پوسل مہاراجہ وشنو وردہن کی سلطنت کو عروج دیا اور جو سبہا چندر کا چیلہ تھا - اور جو سری معل سنگہ - دیسی گن - اور پستکا گچہا سے متعلق تھا - اپنے گرو سبہا چندر کی یادگار میں سمادہ بنائی - اور اس کی بڑی دہوم دہام سے پرتشٹا کی -

اس کی سالی سبہا چندر سد ہانت دیو کی چیلی تھی - اس کا نام جکنبی تھا جو رات دن جنندر بہگوان کی پوجا میں مصروف رہتی تھی - اور کوئی دوسرا اس کا ثانی نہ تھا -

یہ مہو چندر سد ہانت دیو کے چیلے ہکیڈ پردی میّا نے اس کو لکہا اور وردہمن آچاری نے اوس کو کندہ کیا -

کتبہ نمبر ۴۴

تاریخ سنہ ۱۱۲۱ء ۶ و ۶ x ۱ و ۷

خلاصہ - ایچم کا باپ مارا تہا - اوس کی ماں ماکا ممبے - ایچم برہمن کونڈ گوتر کا کیسا خوش نصیب تہا -

اس کا دیو جنیندر - اس کا گرو کنک نندی منی تہا - اس کا محافظ راجہ پوس تہا اس کی تعریف کون کر سکتا ہے -؟

اس کی بیوی بوچی کبی تہی - بوچی کبی گنگ راجہ کی ماں تہی -

اس مشہور بوچی کبی نے ببلگولہ اور دیگر شہروں میں بہت سی چیتیالیہ بنوائے

اور بیشمار نذرانے دیئے - گرہست کو چھوڑ دیا - اور نمو بیت اگیہ کا دھیان دھر
کے اور سیلکھنا کرکے دنیا کے جنجال سے چھوٹ گیا اور آرام سے دیولوک کو چلی گئی -
ساکہا سمت ۱۰۴۲ سال سردری اساڑہ سدی نچھی سوسوار کو سنیاس درت دھارن
کرکے اور ایک کروٹ لیٹ کر پانچ نقطوں (نوکار منتر) کو اُچارن کرتے ہوئے دیولوک
کو چلی گئی - گنگ راجہ پانچ بڑی نوبتوں کا مستحق ہے - بڑے بڑے باجگزاروں کا حاکم
تھا - دشمنوں کے خوف کو دور کرنے والا تھا - اپنی گوتر کو پاک کرنے والا عقلمندوں
کا دوست - نیک جین دہرم کے سمندر کے پانی کے اوبھارنے میں چاند - نیک اوصاف
کی کان - بھوجن - پناہ - دوا اور علم کے دان کرنے میں خوش ہونے والا - پاک
آدمیوں کے دلوں کو خوش کرنے والا - پوسل راجہ وشنوورد ہن کے تخت نشین کرانے
میں بڑا ساعی - گیان کے محل کا بنیادی ستون - ان کو سزا دینے والا جو اپنے اقرار
سے پھر جاتے ہیں - دشمن کو ہٹانے والا - باغیوں کو پیسنے کے لیے چکی کی مانند تھا
یہہ القاب مندرجہ بالا گنگ راجہ کے تھے -
نیک اور بڑی منتری گنگ راجہ نے اپنی ماں پوچل دیوی کے سرگ میں چلے جانے کے
بعد اس کی یادگار میں ایک سادہ بنائی اور بڑی دہوم دہام سے اسکی پرتشٹا کی پربھاچندر
سدہانت دیو کے چیلے بادو راجہ نے اس کا مضمون بنایا اور ہوسل اچاری کے بیٹے
وردہمن آچاری نے اس کو کندہ کیا -
کتبہ نمبر ۴۵ ارد کیت بستی کے مشرق میں واقعہ ہے -

کتبہ نمبر ۴۵

تاریخ ۱۱۱۷ء   ۴ × ۴ ، ۴ ، ۴

جن سامن کی استوتی کے بعد یہہ لکھا ہوا ہے -
جبکہ پانچ نوبتوں کا مستحق مہامنڈ لیشور دوارا وتی کے شہر کے حاکم یادوکل کے آسمان
کا سورج - جواہر - ملیاؤں کا حریف - ان اور بہت سے دیگر القاب سے مزین مہامنڈلیشور

تری بھون مال تلا کڈ و کا گرفتار کرنیوالا۔ مضبوط بازو والا۔ بیر گنگ وشنو وردہن ہوسل دیو کی طفر یابی سلطنت کو ترقی دے رہا تہا۔ تاکہ وہ سلطنت ہمیشہ کے واسطے قایم رہے۔

اچھم اندرا اوس کی بیوی پوچی کبی کے ایک بیٹا تہا۔ جیسے کہ اندر کیواسطے گرج۔ جیسے بلرام کے واسطے ہل۔ جیسے وشنو کے واسطے چکر۔ جیسے رُدر کے واسطے ساکتی اور جیسے ارجن کے واسطے گانڈیو دہنش۔ اسیطرح وہ راجہ وشنو کے کاموں میں جاز دیتا تھا۔ اس کی شہرت دریائے گنگ کی لہروں کے مانند بڑہتی جاتی تہی۔ ہم جیسا اس کی تعریف کیونکر کرسکتا ہے۔ جبکہ چالوکیہ راجہ تری بھون مال پر ماڈی دیو کی فوج جس میں بارہ باجگزار سردار تھے۔ کنی گال میں ڈیرہ ڈالی پڑی تھی۔ تو یہہ نیک منتری اور ڈنڈ نایک گنگ راجہ جو باغیوں کے لئے مانند چکی کے تھا۔ یہہ کہہ کر کہ چھوڑ دو اور گھوڑے پر سوار ہو کر رات کے وقت لڑائی کرنے سے خوف نہ کرکے جلدی جلدی چلا۔ اور تلوار ہاتھ میں لیکر خوف زدہ فوج کے اندر گہس گیا۔

گویا یہہ ایک کہیل تھا۔ گنگ راجہ تمام باجگزار راجاؤں کو شکست دیکر ان کے توشہ د سامان و چھکڑے لوٹ لایا اور اپنے سردار کے سامنے پیش کئے۔ جس نے کہا کہ میں تیری زور بازو سے بہت خوش ہوا۔ اور کہا کہ مانگ۔ کیا مانگتا ہے۔ اگرچہ اوس پر بڑی نظر عنایت تھی۔ اس نے راج یا دولت نہیں مانگی۔ بلکہ اوس کا دل سری ارہنت کے چرنوں پر لگا ہوا تھا۔ اسلئے اوس نے پرآم مانگا۔ اور وہ گانو اون جنالیہ کی پوجا کے واسطے دیدیا جو اس کی ماں پوچلا دیوی اور اس کی بیوی لچھمی دیوی نے بنائی تھیں۔

ارہنت سمے میں جو مول سنگ کونڈ کنڈ انویہ میں سے تھا اور دیسی گن اور پستک گچھ میں گوکنت سین ہل دہاری دیو ہوا۔ جس کا سب سے مشہور چیلا سبہا چندر سدہانت دیو تھا۔ اور اس کا چیلا گنگ چمو پتی تھا۔

گنگا وادی کی بستیوں کی اس نے مرمت کی۔ گومٹ دیو کے چاروں طرف مکان

بنائے تلگواؤں کو نکال دیا - اور سیسر گنگ کو سیدھا کھڑا کیا -
یہہ گنگ راجہ پہلے گنگ راجاؤں سے سینکڑوں گنا زیادہ خوش قسمت تھا -
کتبہ نمبر ۴۶ لغایت ۴۹ ایک ستمپ پر کھدے ہوئے ہیں جو اردگیت
بستی کے مغرب میں واقع ہے -

کتبہ نمبر ۴۶

سمہ ۱۱۱۳ء ۵ُ و ۴" × اُ و ۴"

جین سیاسن جی ونت رہو

سری سپھندو برتی گناہ سے پاک ہے اور اس کی شہرت ایسی تھی جیسی کہ دودھ
کا سمندر یا موتیوں کی مالا - نیک اوصاف کے جواہروں کا سمندر ہے اور نیکیوں کا
مددگار ہے وہ عقلمندوں کے واسطے ایسا تھا جیسے شہد کی مکھی کے واسطے پھول - اور
منمتہ کی تکلیفوں کا دور کرنیوالا تھا -
جیسے کہ لچھمی کے پیدا ہونے سے چاند کی روشنی کلپ برکچھ اور سمندر کے کنارے نے
عظمت حاصل کی تھی - ویسی ہی اس بے عیب - ہوشیار - نیک چلن - خوبصورت -
گوند نامی گیتی لکلا دیوی نے بوچی راجہ کے پیدا ہونے سے عظمت حاصل کی - اس
رانی کے بیٹے کا حال یوں لکھا ہے کہ -
بوچیا کا چہرہ ایسا تھا کہ اُسے اس دنیا کے مشہور جگہوں کے لوگوں کو ایسی خوشی ہوتی تھی جیسے
کہ کنول کے پھولوں کو سورج سے ہوتی ہے - اس کا جسم مجسم کام دیو کے مانند تھا -
بھوجن - پناہ - دوا اور علم کے دینے میں بہت خوش ہوا کرتا تھا - تمام دنیا کے
رنج کو دور کرنے والا تھا - تمام نیک اوصاف سے مزین تھا - جینیوں کے چرنار بند اس کی
پناہ لینے کی جگہہ تھے -
اس کی عظمت - اس کی نیکی اور اس کی صفائی و پاکیزگی کی لوگ تعریف کرتے ہیں - وہ

عقلمندوں کے خوش کرنے میں ایسا تھا جیسے کنول کے پھولوں کو کھلانے میں چاند - فیاضی میں دوسرا ودھوچی تھا - بہادر ایسا تھا کہ بہادر سے بہادر کے دل میں خوف پیدا ہو جاتا تھا -

سانجھا سمت ۱۰۳۵ سال وجایا بیساکھ سدی دسمی اتوار کو بڑا بھائی تمام تعلقات کو چھوڑ کر سرگ لوک کو چلا گیا -

لائق آدمیوں کے ساتھ فیاض - اپنے چھوٹے بھائی کو ہمت دینے والا - اور اپنے دوست کو دلیری دینے والا - عقلمندوں کا زیور دانائی ہے - لوچنا میں یہہ تمام صفت تہیں -

لوچنا دلیری میں شیر ببر کے مانند تھا - فیاضی میں کلپ برکچھہ تھا - اور کثرت میں سمندر کے مانند تھا - شان وشوکت میں میرو کے مانند - آخری وقت میں نہایت مطمین دل کے ساتھہ سرگ لوک کو چلا گیا -

لوچنا کے اوصاف کی تشہیر کرنے میں وہ مجسم سمتہ تھا - نہایت مشہور ہوا - نہایت خوش قسمت تھا - آندر کی سی طاقت رکھتا تھا - نہایت عقلمند تھا - جرنیل گنگ کی پیاری بیوی نے جو لچھمی کے سمان تھی - ایک پتھر کا ستون بنایا - زمین کا بوجھہ جاتا رہا بڑے اور نیک آدمی غیر محفوظ ہو گئے - موجودہ دنیا کا سٹیج بدمزہ ہو گیا - پاک آدمیوں کا دل لوچنا کے مرنے سے اس طرح افسوس سے بھر گیا -

سبھا چندر سدہانت دیو کے چیلے لوچنا کی یادگار میں یہہ سمادہ بنائی گئی ہے جو سری مول سنگ - دیسی گن - پستکا گچا سے متعلق تھا -

---

کتبہ نمبر (۷۴)

سنہ ۱۱۱۵ء ۵ و ۴ × ۱ و ۴

جنوبی حصہ

پہلا حصہ - کل دھوپ نندی منی پاتک نمبر (۴۲) کے مطابق ہے - اس

کے بعد یہ لکھا ہوا ہے کہ

خلا حصہ - اوس کا بیٹا مدن شنکر تھا - جس کا چیلہ ہیر نندی تھا جو بڑا شاعر اور لکھوار تھا - اس کی مانند گولاچاریہ منی پا پیدا ہوا -

بہادر راجہ نے اس کو لکھا -

مغربی حصہ

مشہور راجہ گولا دیو جو راجہ نتن چندر کے کل کا جواہر تھا کسی وجہ سے ہیر نندی کے خاندان میں ہو گیا - گولاچاریہ کا چیلہ تری کال جوگی تھا جسکے چیلوں میں سب سے پہلا چیلا ابھے نندی ہوا - جسنے پہری شاہ وزیر کو مغلوب کیا -

اس کے چیلے سری سوم دیو پربھو کا نام سکلیند ومنی پاپا سکل چندر ہوا جس کا چیلہ میگھہ چندر تھا - میگھہ چندر کا چیلہ پربھو چندر ہوا -

شمالی حصہ

میگھہ چندر کی استوتی جو سری مول سنگ اور پستکا گچھ میں سے تھا اور دیسی گن کا سردار تھا - سدہانت میں جن سین کا ثانی تھا - نیائے کے چھہ شاستروں میں اکلنک کے مانند تھا اور گرامر میں پوجیہ پاد کے مانند تھا -

بہادر راجہ نے اس کو لکھا اور سبہا چندر سدہانت دیو کے چیلے گنگ اچاری نے اوس کو کندہ کیا -

مشرقی حصہ

میگھہ چندر کی تعریف کے آخر میں لکھا ہے کہ وہ رشب گن کا چاند تھا -

ساکھا سمت ۱۰۲۳ سال سبھہ نگر سدی چندرس کو چھیہ گھڑی دن چڑھے ہے۔ سری
میگھہ چندر تری وید دیو یہ جانکر کہ میرا انت سما آگیا ہے پلیان کا سن میں دھیان
لگاکر دیولوک کو چلا گیا۔

اس کی تپشیا کا حال یوں لکھا ہے - ابدی صداقت اور تتو پہ دل جماکر اس شریر کو چھوڑ
دیا۔ تری وید منی میگھہ چندر جو علم کی کان تھا سرگ لوک کو چلا گیا۔

اس کے بڑے چیلے پربھا چندر سدہانت دیو کے چیلے نے اپنے گرو کے مرنے کی یادگار
میں کبپ تیرتھ میں - لچھمی متی دنڈنایکتی - میں کتبہ کندہ کرایا۔
وشنو وردھن ہوئسل مہاراجہ کی سلطنت کے قایم کرنے والے - بڑے منتری اور
دنڈنایک گنگ راجہ کی بیوی نے مال دار آدمیوں سے بڑی شان و شوکت کے ساتھ سماد
بنائی اور نیک ساعت میں اوس کی پرتشٹا کی۔
گنگ ڈنڈناتھ کی استوتی - جس نے کھنڈر جین مندروں کی مرمت کرائی اور اس سے
۹۶ ہزار گنگا وادی کوپن بن گیا لچھمی متی کی استوتی کہ وہ بھوجن - پناہ - دوا اور گیان
دیتی تھی - پربھا چندر مہاراج جو بڑی من واچا ریہ تہی نا کی ریاضت و علم کے حالات بطور یادگار

کتبہ نمبر (۴۸)

سنہ ۱۱۲۲ ع ۶ و ۳ ×۱ و ۳

خلاصہ - سبھا چندر برتی سا کی استوتی - جس کا چیلہ لکش میں تھا - گنگ راجہ
کی رانی لکش میم کی کے برابر دوسری کوئی عورت نہ تھی اس کی استوتی۔
ساکہا سمت ۱۰۴۳ سال بلوا - . . کی سدی اکادشی جمعہ کو سبھا چندر سدہانت
دیو کی چیلی دنڈنایکتی لکوی نے جو سری مول سنگ - دیسی گن اور پستک گچھہ میں سے تھی -
سنیاس برت دہارن کیا اور دیولوک کو چلی گئی۔
اس کی یادگار میں ڈنڈنایک گنگ راجہ نے ایک یادگار بنائی اور بڑی دہوم دہام سے اسکی

پرتشٹا کی

کتبہ نمبر (۴۹)

سنہ ۱۱۲۰ع ۵ و ۶ گ × ۱ و ۲ گ

خلاصہ۔ سبھد وبرتی سائی استوتی۔ للکل دیوتی کی استوتی۔ جس نے لوچی راجہ کی پیدائش سے بہت شہرت حاصل کی تہی۔ اس کی بیٹی دی یکا چمنڈا سیٹی کی بیوی تھی جس نے سوداگروں کو کلجگ سے بچایا۔

بھوجن۔ پناہ۔ دوا اور علم کے دان سے ارہنت دیو پر دل لگانے سے وہ دیوی کی سمان بن گئی وہ سوداگر چمنڈا کی سب سے بڑی بیوی تھی۔ اور بہت سے راجہ اس سے محبت کرتے تھے۔ دنیا میں جینیالیہ مندروں کی پوجا پھیلانے کی غرض سے وہ سُرگ سے اوتری تھی۔ اور بھوجن۔ پناہ۔ دوا اور علم کا دان کر کے وہ واپس سُرگ کو چلی گئی۔

گیان کے دشمن کلجگ کے راجہ پر فتح پانیکی یادگار میں لچھمی نے ایک ستون بنایا یعنی ہماچندر سدہانت دیو کا چیلہ دیمی یکا تھا جو سری مول سنگ۔ دیسی گن اور پستکا گچھ میں سے تھا۔ اور جو ساکھا سمت ۱۰۴۲ سال بکاری پہاگن سدی اکادشی کو سنجم پاتا اور تپشا کرتا ہوا سرگ لوک کو چلا گیا۔

کتبہ نمبر ۵۰ جنوبی منڈپ میں کندا ہوا ہے جو پارس ترتہنکروں کے مغرب میں واقع ہے

کتبہ نمبر (۵۰)

سنہ ۱۱۴۶ع ۶ و ۸ گ × ۱ و ۳ گ

(مشرقی جنوبی اور مغربی حصے)

اس حصہ میں میگھہ چندر کی تعریفیں ہیں۔ اور مغربی حصہ کے ساتویں اشلوک تک نمبر ۴۷

سے مطابق ہے سوائے اس کے کہ جنوبی حصہ کے ساتویں اشلوک کے بعد دو اشلوک اور مغربی حصہ کے پہلے اشلوک کے بعد ایک اشلوک زاید ہے - ہر ایک حصہ کے آخر میں مصنف کا نام لکھنے کے بجائے مشرقی حصہ کے آخر میں صرف یہہ لکھا ہے کہ گنگن نے اس کو لکھا تھا - اور جنوبی حصہ کے آخر میں یہہ لکھا ہوا ہے - گنگن نے اس کو لکھا جو لکھنے میں ہوشیار تھا اور پر استری کو بہن سمان جانتا تھا -

خلاصہ - میگھہ چندر برتی کی استوتی - اس کے بعد اس کے سدھرم بالا چندر منی کے بیٹے سبھا کیرتی دیو کی استوتی - گنگن نے لکھا - راجما کے بیٹے واسوجا نے اشلوک کندہ کیا -

شمالی حصہ

میگھہ چندر جوگی کا چیلہ پربھو چندر تھا جس کا سدھرم میگھہ نندی کا بیٹا بیر نندی منی تھا - پربھو چندر سدھانت دیو کی چیلی دشنو وردھن بیر گنگ تی دیو کی پٹ رانی سنتلا دیوی تھی - اس کی ماں ماچی کبی تھی جو تمام قسم کے دان پُن کر کے اور اپنے دل میں جینیتر دیو کی تعریف کرتی ہوئی سرگ سدھاری -

ساکھا سمت ۱۰۶۸ سال کر ددھن اسوج سدی دسمی جمعرات کو چھ گھڑی دن چڑھے میگھہ چندر تری دید دیو کا بڑا چیلا پربھو چندر سدھانت دیو جو سری مول سنگ - کونداکنڈ انویہ - دیسی گن اور پستک گچہ میں سے تھا سرگ لوک کو چلا گیا -

کتبہ نمبر ۵۱ لغایت ۵۳ شمالی منڈپ میں کھدے ہوئے ہیں جو پارس ناتھ بستی کے مغرب میں واقعہ ہے -

کتبہ نمبر (۵۱)

سنہ ۱۱۳۹ء ۵ فٹ ۸ انچ × ۱ فٹ ۱ انچ

خلاصہ - پربہوچندر دیو کی استوتی - اوس کا چیلہ بالا دیو ڈنڈ نایک تھا جس کی بیوی بوچی کبی تہی -
اون کے بیٹے ناگ دیو اور سنگن تہے - ان میں سے ناگ دیو بہت مشہور ہوا اس کی بیوی ناگی یکا تہی - انکا لڑکا بلال تہا - اور اوس کی بہن اچی یکا تہی -
یہہ بالا دیو پانچ لفظوں کو (نوکار منتر) اچارن کرتا ہوا - بغیر تکلیف کے اور مرتے دم تک برت رکہہ کے راجای گرو کے سامنے امرلوک میں چلا گیا - ساکہا سمت ۱۰۶۱ سال سدہارتی منسگر بدی پنچم سوموار کو مورنگری تیرتہہ میں سنیاسی کے طور پر تپسیا کرکے سرگ باش ہو گیا - اس کی ماں ناگی یکا اور اوس کی بہن اچی یکا نے اوس کی یادگار میں مالی کھیل واقع کبپو نادو میں ایک بڑی سال بنائی - اور اپنے گرو پربہوچندر دیو کے چرنوں کو دہوکر ایری کا تالاب سمیت ایک کھنڈر گا کھیت کے جو اس کے مشرق میں ہے سنکلپ کر دیا -

---

کتبہ نمبر ۵۲

سمہ ۱۱۳۹ ۵و۰اُ×اُو۵

خلاصہ - بالا دیو ڈنڈ نایک کی استوتی - جسکی بیوی بوچی کبی تہی - اون کا بیٹا سماگ ملیا تہا - اوس کی بیوی سر ما دیوی تہی -
اپنے مرنے کے وقت جینتر دیو کے چرنوں میں پکا اعتقاد کرکے پانچ لفظوں کو (نوکار منتر) اچارن کرتے ہوئے - بُری خواہشات کو دور کرکے سمادہی لگا کر سنگ ملیا امر لوک کو چلا گیا -
پربہوچندر سدہانت دیو کے چیلے یکا اور سری یوی نے ساکہا سمت ۱۰۶۱ سال سدہارتی کاتک سدی دوادشی کو بروز سوموار بڑی دہوم دہام سے اس کی سمادہ بنای

کتبہ نمبر ۵۳

سمہ ۱۱۳۱ ۸ × ۲

یادو کل کا جواہر - راجاوں کا محافظ - لچھمی کے ہار کا محافظ - راجاوں کا جواہر نیکی کے راستہ کا عکس ڈالنے والا شیشہ - دنیا کا بڑا جواہر - نیک اور خوش قسمت و قنوج بڑا معزز - نیک اوصاف کا جواہر - دنیا دتیہ سائل کے واسطے کندت کا بہشتی درخت یا کلپ برکش - پناہ مانگنے والے کے واسطے فولادی پناہ - اور لوگوں کی بیویوں کی عصمت ہو نان - اور لڑائی کرنے والے کے ساتھ موت تھا -

راجہ دنیا دتیہ نے بہت سے تالاب جین مندر بہت سے جین دہرم شالا بہت سے ناد - شہر اور قصبے خوشی سے بنائے - صرف پوسل ہی بلند رہے زیادہ مشہور ہوا - ایسی بڑے اور زبردست بہادر کی کون تعریف کر سکتا ہے - پوسل راجہ نے جین مکانات اتنے بنائے - کہ

اینٹوں کے واسطے جو گڑھے کھودے گئے وہ تالاب بن گئے - بڑے بڑے پہاڑ زمین کے برابر ہموار ہو گئے - راستہ جن میں جو نرچ کی گاڑیاں چلتی تھیں نالوں میں تبدیل ہو گئے - مالی راجاوں سے زیادہ اس راجہ کی استوتی کون کر سکتا ہے - اس راجہ پوسل کے ہاں جو راج کنواروں کا جواہر تھا - دولت کا مالک اور اس زمین کا مالک تھا جو اس نے خود اپنی بازو کی طاقت سے فتح کی تھی - راجہ ایری انگا پیدا ہوا - راجہ دنیا دتیہ کا بیٹا راجہ ایری انگا - دنیا کے واسطے کلپ برکچھ تھا اور منو کے راستہ میں چلنے والا تھا اُس سے بھی زیادہ بڑا اوس کا بیٹا راجہ وشنو وردہن ہوا جو مخالف راجاوں کے غرور کو دور کرنے والا تھا - اور دنیا میں ایسا مشہور تھا جیسے کہ شیر ببر -

اوس مشہور راجہ ایری انگا کے ہاں وشنو راجہ لڑکا پیدا ہوا - جو اپنے دشمنوں کو غارت کرنے والا تھا - اور تمام دنیا کا مالک تھا - اور محتاجوں کا کرن تھا - راجہ بٹی دیو دشمن اور مخالف راجاوں کے سر پر خنجر چلانے والا - تیغ مارنے والے مخالف سرداروں

کے غرور کو دور کرنے والا - اور اپنی قوم کا جواہر تھا - بڑا خوش قسمت تھا - پانچ
بڑی نوبتوں کا مستحق - مہا نند ہیشور دراوتی کے شہر کا حاکم یادوکُل کے آسمان کا سورج
مکمل جواہر - ملیاؤں کا حریف - آئندہ کی بات بتلانے والا - بہادری دکھلانے والا -
تالاکاڑ کا فتح کرنے والا - بڑا بہادر - چٹی برودا کی سلطنت کو عروج دینے میں مددگار
بے ادب راجاؤں کو سزا دینے والا - چکر کوٹ کے لئے بن کی آگ - مخالف سرداروں
کے لئے آگ - ٹونڈ منڈل کے سردار کے ملک کے لئے بن کی آگ - دشمن کی طاقتور فوجوں
کو غارت کرنیوالا - مغرور راجاؤں کے غرور کو دور کرنے والا - نولمبوادی کا فتح کرنے
والا - مخالف راجاؤں کی زوال ہونے والی دولت پر قبضہ کرنے والا - دہوکہ بازوں
کو دہوکہ دینیوالا - بیگم فتح کا بوسہ لینے والا - بہادری کی شال بننے والا - اس کا بڑا
دایاں بازو بہادروں کی استریوں سے لاہوا تھا - آدمی یم کے دل کا چھیدنے والا
لیٹری بہادری سے بغل گیر ہونیکا مشتاق - دشمن کے لئے مغرور ہاتھی - پناہ مانگنے والوں
کے لئے فولادی پنجرہ - اپنے ہمراہیوں کے لئے شہرت کا جھنڈا - لڑائی میں فتح کا جھنڈا
بیگی رائے کے ارادہ کا فتح کرنے والا - نرسنگھ درما کو جڑ سے اوکھاڑ ڈالنے والا -
جھگڑا کرنے والوں کے واسطے قیامت کی آگ - ہنگلو کا پکڑنے والا - برہما کا ساتھی عقلمند
برہما - لڑائی میں سنمکھ - سرستی کے کان کی بالی - زبردست دشمنوں کا ایک حصہ - اُن
کا نہ مارنے والا جو اس کے دل کے تیروں سے گزرتے ہیں - دان پُن کرنے کا مشتاق
چمپک کے مانند خوشی دینے والا - چت سیہ کا رکھنے والا - بہادروں کا زیور - عقل میں نارائن
پکا بہادر - علم میں دریائے دہر - لڑائی میں تند - پوسل کُل کا سورج - شاعروں
کے لئے کثرت کی گائے - کلجگ کا راجہ - بدوں کو سزا دینے والا - لڑائی میں مانند رام -
بہادری میں مانند بھیم - گھوڑوں کے لئے راجہ ونس - عورتوں کے لئے منمتھ مست
ہاتھیوں کے لئے بہگ دت - نیا چارو دت - نیل گری کا سنبھالنے والا گونگا کیواسطے
ماری - راجاؤں کے سر پہ تلوار چلانے والا - تیری برو کا ڈالنے والا - کوباترو
کا روند دینے والا - ہنجاروں کا ہٹانے والا - لڑائی میں مستقل مزاج - پانڈیہ کا تعاقب کرنیوالا

ع۱ اضلاع چتلدرگ اور بلاری

ع۲ چولا خاندان کا باجگذار اور راجہ تالاکوڑ کا گورنر تھا

ع۳ نرسنگھ درما چولا خاندان کا ایک باجگذار راجہ تھا -

ع۴ ہنگلو ریاست دہاروار میں واقع ہے -

ع۵ ضلع سیلم کے باشندے کونگو کہلاتے تھے

ع۶ کویمبٹور

اچانگی کا فتح کرنے والا - بلا شبہ بہادر - لڑائی کا پتی - پوم گوچا کا فتح کرنے والا - ساادی مال پر پھرنے والا - دشمنوں کے لئے قیامت کی اگنی - دشمنوں کے لئے بن کی اگنی مخالف راجاؤں کو تخت سے اوتارنے والا - رفیق راجاوں کو تاج دینے والا گھاٹ کا ویران کرنے والا - گوبند وادی کے واسطے خوف - مخالف فوجوں کا شنکر - مخالفوں کو پامال کرنے والا - زنا کاروں کو پکڑنے والا - رائے راۓپور کا لوٹنے والا - دشمن کا سر کوٹنے والا - بہادری میں نارائن یکتا بہادر - پاک دیو کیتو کے چرنوں کا پوجنے والا - مخالف سرداروں کا مغلوب کرنیوالا - ان سے اور بہت سے دیگر القاب سے مزین - بغیر تکلیف کے پہاڑی قلعہ - جنگلی قلعہ - سمندری قلعہ اور بہت سے دیگر قلعوں کو فتح کرکے نہایت بہادری کے ساتھ ۹۶ ہزار گنگا وادی کو لگی گوندی تک اپنے زیر قلم کیا -

بد اور مخالف راجاؤں کے ملک میں گھس کر ان کو باہر نکالدیا - اور اپنے زور بازو سے تمام علاقہ کو مطیع کیا اور اس کو گنگ منڈل میں شامل کیا - تاکہ اس کا حکم ہر جگہ پایا جاوے - دشنو پول امن وامان سے راج کرتا تھا اور نہایت خوش تھا -

جہاں کہیں اس نے حملہ کیا - وہاں مخالف راجہ اسکے دیکھتے ہی خوف سے کانپ اٹھے - اور تمام مقبوضات چھوڑ بیٹھے - اور اپنا راج اس سے دوبارہ لیکر اس کی آگیا میں چلتے رہے - اس سے پہلے کسی راجہ کو ایسی شان وشوکت نصیب نہ ہوئی تھی - راجہ دشنو کی استوتی کون کرسکتا ہے - اس طرح جبر تری بھون مال تلاکاڈ کے فتح کرنیوالے - اور مضبوط بازو والے - بیر گنگ دشنو ورد ہن پوسل دیو کی سلطنت ہمیشہ بڑھتی جاتی تھی - تاکہ ہمیشہ تک قایم رہے اس کی پٹ رانی سنتلا دیوی تھی -

جنوبی حصہ

ہزاروں خوشیوں میں خوش ہونیوالی تھی - جو بڑی بھاری خوش قسمتی سے حاصل ہوتی ہیں خوبصورتی میں دوسری لچھمی - تمام نیک اوصاف کا مخزن - نئی رنگنی دیوی - اپنے خاوند کے ساتھ محبت کرنے میں ستیہ بھاما - رائے دینے میں پربستی نیا واچپن تھی - مُنی جنوں پر حلیم دستر لفیہ چاروں برن

عیسوی پوم پوچا کا شموگا ضلع میں ہمچا کا نام ہے ... سال گرد و نواح میں دریا ... ہے ... کی کوئیری ... [illegible]

امن - ارجکا - سرادک - سرادکا -) کے ماننے والی - نیک چلن - دنیا کے لئے تعریف کی چیز - اپنے خاوند کے ساتھ محبت کرنے میں ایسی مشہور جیسے سیتا - ان اشخاص کا باعث فخر جو اس کی عزت کرتے ہیں - سندر استریوں کے لئے بدست ہاتھی - علم کی ترقی دینے والی - راجہ سمنتہا کے لئے فتح کا ہند راگ اور باجے کی بیگم - جین مت کے لئے محفوظ قلعہ - جین کی کہانیوں کی سننے سے خوش ہونیوالی بھوجن - پناہ - دعا اور علم کے دان کرنے میں محبت کرنے والی - پاک آدمیوں کی دوست اوس کا سر جین کے پاک پانی سے پاک صاف ہو گیا - (اس نے جین مت پالن کیا)

سنتلا دیوی - مشہور راجہ وشنو کے دل اور آنکھ کی خواہش - اوس کے حلقہ ایسے کالے تھے - جیسے چمکنے والی شہد کی مکھی - اس کا چہرہ چاند کے مانند تھا - جیسے کام کے واسطے رتی ہوتی ہے - لڑائی میں راجہ وشنو کے لئے فتح کی لچھمی - سرب بیاپک - اوس کا دل محبت سے بھرا ہوا تھا - اس کی شہرت تمام دنیا میں پھیلی ہوئی تھی - دنیا کے لوگ اسکی استوتی کرتے ہیں -

سنتلا دیوی ایسی خوبصورت تھی گو یا کہ کلجگ کے وشنو کے سینہ پر کلجگ کی لچھمی آرام کر رہی ہو - جو شخص اس کی استوتی کر سکتا ہے کرے -

چونکہ نیک - خوبصورت - اور خوش قسمت سنتلا دیوی سرسوتی - پاربتی - اور لچھمی کے برابر ہے کوئی اور عورت اس کی برابری نہیں کر سکتی -

اس کا گرو پر بھوچند رسد ہانت دیو تھا - اس کی ماچی کپی - جو نیک اوصاف کی کان تھی - اس کا باپ مارا سنگہ - اس کا چاچا سنگی مایا - اس کا راجہ وشنو وردہن - اس کا پیارا جن ناتھ - اس کا دیو وشنو - ساکا سمت ۱۰۵۰ سال وردہی کرت چیت سدی پنچمی سوموار کو شوگنگ کے پاک سنہان میں اس نے جان دیدی اور سرگ لوک کو چلی گئی -

دنیا اس طرح مارا سنگہ کی استوتی کرتی ہے - کہ

کلجگ میں سنی جنوں کے واسطے مانند بہشتی تھا - اور شاعروں کے لئے پناہ کی جگہہ تھا - کثرت کی گا تھا - بڑا معزز - بڑا حاکم - عالموں کا دوست نیک اوصاف کا مخزن - دنیا میں اکیلا داتار - بے فکر منتری - تمام لوگ جو اس کو دیکھتے ہیں اس کی تعریف کرتے ہیں -

انسانی خواہشوں میں - فیاضی میں - دہرم کے کاموں میں - ہر (شو) کی پوجا میں - سچائی میں

نیکی میں مارا سنگہ سے بڑھ کر اور کوئی نہ تھا۔ تپشیا کرتا ہوا یہہ راجہ سرگ لوک کو چلا گیا اور تمام دنیا نے اس کی تعریف کی۔ خوشی خوشی سنتلا دیوی۔ اوسکا باپ مارا سنگہ۔ اس کی ماں باچی کبی اکھٹا مرکر سرگ لوک کو چلے گئے۔

بوگی راپا نے اس کو لکھا۔

مغربی حصّہ

رانی دیولوک کو چلی گئی اور میری تقدیر میں زندہ رہنا لکھا ہے یہہ کھکر باچی کبی بیلگولہ میں آگئی اور تپشیا کرکے موکش کو پراپت ہوگئی۔

نصف آنکھیں بند کئے ہوئے پانچ لفظوں کو اچارن کرتے ہوئے (نوکار منتر۔ چتی ہوئی) جنیدر کا خیال کرتے ہوئے رشتہ داروں سے علیحدہ ہونے میں خوش سنیاس برت دھارن کرکے ایک ماہ تک برت رکھکر باچی کبی تمام نیک آدمیوں کے سامنے تپشیا کرتی ہوئی دیولوک کو چلی گئی۔ اس مارا سنگہ کی استری جنشبر دیو کے چرنوں میں لولین۔ تمام نیک اوصاف کا مخزن پتی بھرتا استری۔ اس طرح تمام دنیا نے اس کی تعریف کی۔

جنشبر دیو کے چرنوں میں لولین۔ اس کے تمام دوست اس کی تعریف کرتے تھے۔ کام کی استری کے سمان۔ نیک اوصاف والی۔ دان پن کرنیوالی۔ منی جنوں کے چرنوں میں قربان مارا سنگہ کی استری ایسی تھی۔ دنیا اسکی اسطرح تعریف کرتی ہے۔

جنشبر دیو اسکا پیارا تھا۔ بالا دیو اس کا باپ۔ استریوں کی سردار باچی کبی اس کی ماں۔ سنگا اس کا چھوٹا بھائی تھا۔ بڑی سمندر باچی کبی دیولوک کو چلی گئی جبکہ تمام دنیا اس کی تعریف کرتی تھی۔ اس کی اصلی تعریف کون کرسکتا ہے۔

ان عورتوں میں سے جنھوں نے بطور سنیاسی کے تپشیا کی۔ کسی نے زیادہ تکلیف نہیں اٹھائی۔ اور سب یہ کہتے تھے کہ اوس نے خوشی سے اس سخت تپشیا کو منظور کیا۔ اس کا دل گیان سے بھرا ہوا تھا جنشبر دیو کے کنول جیسے چرنوں کی استوتی کرتی تھی۔ اور باچی کبی دیولوک کو چلی گئی اور

تمام لوگ اس کی تعریف کرتے رہے۔
اس سے زیادہ مالدار کون ہے جس نے بیشمار دان کئے اور جنشر دیو کی استوتی اپنی دلہیں بلکی سدہ دیو لوک کو چلی گئی۔ اور میں باچی کبی کی اس بڑی اور عجیب عظمت کی بابت اور کچھ نہیں کہہ سکتا۔
اس طرح اپنے گرو یہ بھوچند رسد بانت دیو۔ ور دہمان دیو۔ ردی چندر دیو اور تمام پاک آدمیوں کے سامنے اس نے سنیاس کی تپسیا کی اور اون کے احکام کی تعمیل کرتی ہوئی وہ دیو لوک کو چلی گئی۔
مسلسل اور سخت تپسیا کرنے سے کسی پنڈت نے ایسی شان و شوکت حاصل نہیں کی جیسی کہ باچی کبی نے۔

اس خاندان کا شجرہ نسب یہہ ہے۔
جین دہرم کا معتقد۔ نیکوں کا سہائی۔ نیک اوصاف کا مخزن۔ سفوجیبی فضیلت والا منی جنوں کے کنول جیسے چرنوں کی شہد کی مکھی۔ ناگ ور ماڈنڈا دھیش تھا۔
خلاصہ۔ اس کی بیوی جہنڈی کبی تہی۔ اور انکا بالا دیو بیٹا تھا۔
ترجمہ۔ چاروکیرتی دیو کے معتقد بولی مایا نے اوس کو لکھا۔ گنگا چاری لکچر ارکے جہوٹے بہائی کمواچاری نے اوسکو کندہ کیا۔

شمالی حصہ

خلاصہ۔ بل دیو ڈنڈ نایک کی استوتی۔ اس کی بیوی باچی کبی تھی۔ اونکا بیٹا سنگی مایا۔ اور سنگی مایا کی بیوی سریا دیوی تھی۔ لکھو کھا خوشیوں میں حصہ لینے والی جو بڑے بھاری بھاگ سے ملتے ہیں۔ دوسری لچھمی کے سمان۔ تمام نیک اوصاف کی مخزن۔ عقل کی بہ ہستی۔ سنی جنوں کے ساتھ شرافت سے پیش آنے والی۔ اپنے پتی کے ساتھ محبت کرنے میں سیتا۔ مغرور سوکہنوں کے لئے مست ہاتھی۔ بھوجن۔ پناہ۔ دوا اور علم کے دینے کی مشتاق۔ نیک وشنو وردھن پوسل دیو کی پٹرانی سنتلا دیوی نے بیلاولہ کے پاک تیرتھ میں سولی گندھ وارن جنالیہ بنایا۔

اس جنا لیہ کے واسطے - دیوتاؤں کی پوجا کے واسطے - رشیوں کی سنگھ کو بھوجن کھلانے کی غرض سے اور مرمت کے واسطے تھانویلی کا گانوں (واقعہ کللتی ناد) اور گنگا سمندر کے وسطی میدان میں ۵۰ کلو گا کا ایک باغ دیا اور چالیس گندہ سونا رکھ کر اسنے اس خیرات کے بانٹنے کیلئے واسطے ایک مکان بنایا - اور وشنو وردہن پوسل کی اجازت لیکر ساکھا سمت ۱۰۴۵ سال سوبھا کرت بجیت سدی پڑوا جمعرات کو اپنے گرو پربھوچندر سدہانت دیو کے چرن دہو کر یہہ دان دیدئے - پربھوچندر سدہانت دیو - میگھہ چندر تری وید دیو کا چیلہ تھا جو سری مول سنگ دیسی گن اور پسنکا گچھا میں سے تھا -
وہ شخص جو محبت سے اس کو قایم رکھے عمر دراز پائے اور نہایت خوش قسمت ہو - اور وہ شخص جو کچھہ پروا نہ کر کے اس کو ضایع کرے اس کو کڑور وید پاٹھی منی اور گائے کی مارنے کا پاپ ہوگا - یہہ امر سچ ہے ۔۔ یہہ لفظ پتھر پر کندہ ہیں - جو شخص کہ اپنا کیا ہوا یا دوسرے کا کیا ہوا دان اولٹا لیتا ہے وہ ساٹھہ ہزار برس تک کیڑے بنتا رہتا ہے -
کتبہ نمبر ۵۴ پارس ناتھ بستی میں کھدا ہوا ہے -

کتبہ نمبر ۵۴

سنہ ۱۱۲۸ع ۸ x او ۹

پوتر ناتھ کے خاندان کا چاند - اندر کی سبھا میں معزز - اور نہایت روشن اپنے مسئلہ کے امرت سے دنیا کی تاریکی کو دور کرتا ہے - گیان کی سمندر کی شان و شوکت ہے - نیکوں کا مالک ہے - پاک وردہمن جن پربھو رکرے کہ وہ پاک آدمیوں کی حفاظت کرتا رہے -
ارہنت کرے کہ گوتم سوامی جی دنت رہیں جو اچاریہ گن میں ارتھہ پوت اربھوت کے نام سے مشہور ہے - رسات مہر دھیش کے ذریعہ سے تینوں لوک کو اپنے چرنوں میں بلا لیا (سینت ہنگی بانی سے تین لوک میں اپدیش کیا) جس کے مسلہ کے گنگا ندی سہا بیر نامی ہمالیہ پہاڑ سے اوتر کر اور اس کی تعلیم کے سمندر میں داخل ہو کر لایق فایق آدمیوں نے جذب کر لی - اور دنیا ان کی

اتبک صاف و پاک ہوتی ہے۔ تعلیم دیتے تھے۔ یعنی سرت کیولی اندر جنکی دیوتا اور خاص پوجا کرتے تھے اور جو اپنے پیچ دوا کھیاں سے بڑے مذہبوں کے پہاڑ کو پچھاڑ ڈالتے تھے۔

بھدر باہو کی عظمت بیان کرنے کے قابل ہے۔ جہالت کے غرور کے دور کرنے میں مضبوط بارد والا تھا۔ اور جسکا شاگرد ہونے کے سبب سے چندر گپت کی بن کے دیوتاؤں نے مدت تک پوجا کی۔

اس جہان میں کوند کوند اچاریہ کی عزت کون نہیں کرتا۔ تمام جہان جنکی کی خوشبو کے مانند اس کی شہرت سے بھرا ہوا ہے کنول کے پھول یعنی خوبصورت فرشتوں کے ہاتھوں کے واسطے شہد کی مکھی۔ اس نے بھارت میں جین مسئلہ پھیلایا۔

سمنت بھدر اچاریہ تعظیم کے قابل ہے۔ خواہشات بد کے مغلوب کرنے میں ہوشیار۔ اس رتبہ والا جو دیوی پدماوتی نے اس کو دیا تھا۔ جسنے اپنے لفظوں کے جادو سے چندر پربھو کو بلایا۔ وہ خوش قسمت سمنتا بھدر جس کی وجہ سے اس کلجگ میں جین کا مارگ سمنتا بھدر یعنی خوش قسمت بن گیا۔ یعنی تمام اطراف میں لوگ اوس کو اچھا ماننے لگے۔

ذیل کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ بحث کرنے کا بہت شوقین تھا۔ اول پٹنہ میں میں نے ڈھول بجایا۔ پھر مالوا میں۔ سندھ میں اور ٹکا میں۔ کانچی میں اور کرہاٹک میں پہونچا۔ بڑا جنگجو۔ اور بڑا عالم۔ اے راجہ میں شیر کے مانند ادھر ادھر شکار کی تلاش میں پھرتا ہوں۔ دہورجٹی یعنی شیو کی صاف اور تیز زبان بھی بند ہوجاتی ہے جبکہ سمنتا بھدر تیری سبھا میں موجود ہوتا ہے۔ اے راجہ یہ کیسی سبھا ہے۔ بھگوت ارہت کی تعریف سے اس نے پاپ کو دور کردیا۔ اگر وہ سنبا نندی گرو سے یہ باتیں نہ سیکھتا۔ تو یہ پاپ کیونکر دور کرسکتا تھا۔

ہزار زبان والا اہندر (ادی شیش) دکر گریومنی کی تعریف کرتے ہیں۔ کیونکہ اوس نے اپنی فصاحت زبان سے مخالف بولنے والوں کے گروہ کو تتر بتر کردیا۔ اس پر سرسوتی دیوتا کی نظر عنایت تھی۔ مخالف بولنے والوں نے شرم سے گردن جھکائی۔ دکر گریومنی نے چھ ماہ کے اندر اندر نو شبد واکیہ تصنیف کی۔

اے شاعرو - ہرطرح سے وجہ نندی منی کی اطاعت کرو جبکی روز بروز لوگ نئی نئی تعریفیں کرتے ہیں - اور جس نے نوستوتر بنایا - نوستوتر میں جس کی تعلیم بھری پڑی ہے پانڈیہ کیسری گرو بہت بڑا تھا جس نے تہی گلشن کے بنانے میں بدہادتی سے مدد لی - اس سوستی دیو کی تعریف کرو - جس نے سوستی سپت کام بنایا - اس کتاب میں ان لوگوں کے واسطے جو مکتی کے خواہشمند ہیں لکھو کھا نصیحتیں بھری پڑی ہیں -

جنوب کی طرف اگر کمار سین منی دیلوک ہوگیا مگر وہ دنیا میں ابتک مشہور ہے اس کی شان و شوکت ایسی تھی - اس عالی نژاد چنتامنی جینوں کے سردار نے چنتامنی بنائی تھی - جو گھر گھر میں موجود ہے - اور جس میں گیان دولت محبت اور مکتی کی بابت خوب تشریح دی ہوئی ہے ایسی منی کی لوگ کیوں نہ تعریف کریں جس کی وجہ سے وہ خوشی حاصل کرتے ہیں -

نیز شاعروں کا چوڑمنی - بڑے نظم چوڑامنی کا مصنف سری وردہہ دیو تھا - جس نے اپنے علم سے شہرت حاصل کی -

ڈنڈی نے اسطرح کس کی تعریف کی تھی -

گنگا کی لڑکی - اوس کے سر پر ہمیشہ رہتا ہے - اے سری وردہہ دیو تمہاری زبان پر سرستی ہے -

سنتہہ کو فتح کرنیوالا - گن کا مددگار - پہاڑ یعنی راجاؤں کے سر کا کچلنے والا - اگرچہ ان باتوں سے ممتاز تہا - مہیشور (شو) اس کے ساتھ مقابلہ نہیں کر سکتا تہا - جو بہت عالم تھا - اور جس کی شہرت تمام دنیا میں پھیلی ہوئی تہی - اس مہیشور منی کی ہر شخص تعریف کریگا -

وہ مہیشور منی تعظیم کے لائق ہے - وہ ستر مباحثوں میں کامیاب ہوا - اور برہما کی سبہا میں اوس کی عزت ہوتی تہی -

دیو کلنک پنڈت نے تارا دیوی کو جو مٹی کی ہانڈی میں پیدا ہوئی تہی - معبودوں کے شکست دی - اور جو جھوٹے مذہب والوں کو تکلیف دیتا تہا - اور صرف دیوتاؤں کی پوجا کرتا تہا - اسنے سنگت کو اپنے چرنوں کے پانی سے گناہوں کے پرائشچت کرنے کے واسطے مجبور کیا -

معبود گروں کا نام تہا

وہ خود اپنے علم کا حال یوں بیان کرتا ہے کہ۔
اے راجہ ساہس ٹنگ۔ سفید چھتر رکھنے والے راجہ بہت ہیں۔ لیکن تمہارے مانند لڑائی میں فاتح اور فیاض پانا مشکل ہے۔ عقلمند آدمی بہت ہیں۔ لیکن میرے مانند شاعر لائق فائق۔ فاضل اور فصاح۔ اور تجربہ کار نہیں ہیں۔

مشرقی حصہ

اے راجہ۔ جیسے کہ تم اپنے تمام دشمنوں کی شیخی کے دور کرنے میں مشہور ہو۔ ویسی ہی میں تمام پنڈتوں کے غرور کے دور کرنے میں مشہور ہوں۔ اگر اوس میں کچھ شک ہے۔ تو میں ہوں اور تمہاری سبھا کے بڑے بڑے آدمی ہیں۔ تمہاری سبھا میں جو شخص میرے ساتھ بحث کر سکتا ہے وہ تمام علوم سے پہلے واقف ہو کر میرے ساتھ بحث کرے۔
کچھ اپنے غرور کو تسلی دینے کی خواہش سے نہیں۔ دشمنی سے نہیں بلکہ ان لوگوں پہ رحم کی نگاہ سے جنکا یہہ خیال ہے کہ کوئی آتما نہیں ہے۔ اے راجہ میں ہم ستیں کے سبھا میں فاضل غرور بودہ مت والوں پہ غالب آیا اور سگت کو زیر کیا۔
اے اکلنک دیو پشپ سین منی آپکا سدہرم تھا اور بڑا خوش قسمت تھا وہ کنول کے پھول کے لے سورج تہا۔
ول چندر گرو نے معلوم کیا کہ اس کے چرنوں کی برکت سے بحث کرنے والے دشمنوں کا غرور جاتا رہا۔ تو کیا پنڈتوں کو اوس کی ہدایات پہ عمل نکرنا چاہئے۔
یعنی وہ اشلوک جو "پتر" سے شروع ہوتا ہے۔ مخالف بولنے والوں کے واسطے رنج کا باعث ہے۔ کیونکہ اوس سے اونکی شکست ہوتی ہے۔ دگمبر ول چندر نے یہہ کہہ کر اپنے گھر کے دروازے پر لگا دیا جہاں سے بہت سے راجہ۔ ہاتھی اور گھوڑے گذرا کرتے تھے۔ اور اوس میں شوو۔ پشوپات نت گت کے بیٹے (بودہ) کپالیک اور کپلاؤں کا ذکر کیا۔
اے پاک آدمیو۔ تم سب جنکو گناہیں پڑنے کا اندیشہ ہے۔ پاک منی اندر نندی کی سیوا کرو جس کی بڑے بڑے راجہ پوجا کرتے تھے۔

اگر یہہ خیال کریں کہ بیشمار سبھاؤں میں مباحثہ کرنیوالوں کا کسطرح مقابلہ کر سکتے ہیں۔ تو کہہ سکتے ہیں کہ پرادادی مال دیو بحث مباحثہ میں بڑا فاضل تھا۔

پرادادی مال نے کرشن راجہ کی حضور میں اپنے نام کی تشریح اس طرح کی ہے۔ پرا کے معنی ہیں مسئلہ کے برخلاف ہونا۔ اور پرادادی کے معنے ہیں وہ شخص جو اس کی بحث کریں پرادادی مال کے معنے ہیں ایسے مسئلوں کار د کرنیوالا۔ اور پرادادی مال میرا نام ہے جیساکہ فاضل کہتے ہیں جنتی آریا دیو۔ بڑا لائق۔ سدہانت کا بانی جس نے سرگ لوک میں جانیکی خواہش میں تپشیا کی اور سرگ لوک کو سدہار گیا۔

جب لوگوں نے گھاس کے تنکے سے اس کی کان کو چھید انا کہ اس کی تپشیا کا امتحان کریں تو وہ گہری نیند سے اوٹھا اور آہستہ سے موچھیں سے کان کو پنکھا کیا۔ اور دوسری طرف کروٹ لی تاکہ وہ فرضی کیڑا نچ کر نکل جاوے اور پھر سو گیا۔

جین مذہب کے مسلوں کو گندہر دیوتاؤں نے بیان کیا ہے اور وہ مسئلا ایسے ہیں کہ کبھی رد نہیں ہو سکتے۔ چندر کیرتی نے براہ مہربانی و نوازش ان چیلوں کو جنہیں اس نیچ کال میں بہت تہوڑا علم تھا اس مذہب کی تھوڑی سی باتیں بتلائیں۔ بڑا اُپکار چندر کیرتی گُن کار کا شان و شوکت میں چاند کے مانند تھا۔ اے فاضلو تم اس کی تعریف کرو۔

کرم پرکیرتی بہٹارک جس کی تابعداری سے آدمی کرم سے چھوٹ جاتا ہے اور جو بڑا لائق اور عالم تھا اس کی ہم سب عزت کریں۔

سری پال دیو تمام علوم سے واقف تہا۔ اس کو تری وید کہتے تھے۔ اور وہ تتوکی تشریح اور مطلب بیان کرنے میں بہت ہوشیار تھا۔

سری متس گرا نے تمام جہان کو پاک تیرتھ بنایا۔ اپنی شان و شوکت سے جہالت کی تاریکی کو دور کر دیا۔ بڑا لائق شخص تہا۔ دولت کا بڑھانے والا تہا۔ اس کی عنایت ہی دنیا کے راجاؤ کے سر کا زیور تھی۔

مہاستی ہیم سین۔ چاند جیسا خوبصورت۔ خوش قسمت۔ بڑا عالم۔ فاتح اور صاف دل تھا۔

جس کے مفصلہ ذیل اشلوک سے جو راجہ کی سبھا میں اس نے پیش کیا۔

مخالف بولنے والوں نے اونچے پہاڑ میں پناہ لی۔ چونکہ ان کو زمین پر گر پڑنے کا اندیشہ تہا۔ اسے راجہ۔ سمجھ ہیم سین کا مت ایسا ہے کہ جو شخص بیناے اور گرمیر میں خوب واقفیت حاصل کرکے اور تجربہ کار ہو کر ہیرے اس سوال کا جواب دیتا ہے۔ اس فاضل شخص کی بحث کو میں رد کرتا ہوں۔

وہ دیا پال منی جس نے موزوں الفاظ میں اپنے دوستوں کو سدہی کا یقین دلایا۔ اور جو اپنی عظمت کے باعث نیک آدمیوں کے پاس موجود رہتا تہا۔ اس کی ہم تعریف کریں۔

وہ دیا پال برتی جسکا گرو سری متس گر تہا۔ جس کی شہرت چاند کی مانند پھیلی ہوئی تھی۔ اور جسکا ہم جماعت (ست برہمچاری) وادی راجہ گن کا سردار تہا۔ وہ دیا پال بڑا خوش قسمت تہا۔ وہ چاہتا تہا کہ اوروں کو اپنے مانند تربیت دیوے۔

اس کا مسئلہ دنیا کے واسطے چراغ ہدایت تہا۔ اس مسئلہ کو صرف جینندر دیو نے ظاہر کیا تہا۔ وادی راجہ اس طرح مشہور ہوا۔

فاضل وادی راجہ ایسا تہا کہ اس کی شہرت آسمان تک پہنچی ہوئی تھی اور چاند کی کرنوں سے بھی تھی۔ اس کا پیچ دار کہیان، کان کو ایسا بہلا معلوم ہوتا ہے جیسے کہ چنور کا ہلنا۔ سب اگرانے کا مستحق تہا۔ مخالف بولنے والوں پر فتح پاتا تہا۔ اس کے اوصاف کے بارہ میں شاعروں نے یوں کہا ہے۔

چالوکیہ مہاراج ادہراج کی راجدہانی میں (یعنی دیوی گویائی کی جنم بھومی میں) وادی راجہ کا نشند ڈھول بجتا ہے۔ اور اس کی آواز بھلی معلوم ہوتی ہے۔ اے مغرور بولنے والو۔ مت بولو۔ اے فاضلو اپنا غرور دور کرو۔ اے مباحثہ کرنے کے واسطے مشتاقو۔ مباحثہ بند کرو۔ اے شیریں کلام شاعرو چپ ہو جاؤ۔ پاتال میں دیال راجہ (آدی شیش) ہے جو ہزار زبان والا مشہور ہے۔ اور سرگ کے باہر آنے کے ناقابل دہشین (برہسپتی) ہے جس کا چیلہ وجیہ بھرت (اندر) ہے۔ وہ امر ہیں۔ دیگر بیچاروں نے اپنا غرور چھوڑ دیا ہے اور ظفرمند وادی راجہ کی سبھا میں اطاعت قبول کر لی ہے۔ پرانے منی کہتے ہیں کہ گویائی دیوی

محبت سے وادی راجہ کو میری طرف لاتی ہے۔ اوہو۔ اوہو۔ دیکھو۔ دیکھو۔ کیا یہ بات جتی کے واسطے درست نہیں ہے پر میشر کرے وہ تمہاری حفاظت کریں۔

اس کے چرن کے ناخنوں کے چاند ایسے روشن ہیں جیسے کہ گنگ راجہ کے تاج کے جواہرات سے تمام کا رنگ شرماتا ہے۔ اس کا نام سری وجیہ ہے۔ بڑا لایق۔ دیوتاؤں کی خصلت والا اور جہالت کا دور کرنیوالا ہے۔

وادی راجہ دیو نے اس کی تعریف یوں ہی کی ہے۔ کہ بڑی مشق سے اور تجربہ سے جو علم اور تپشیا سمیتن نے حاصل کی تھی وہ اب جوں کی توں سری وجیہ میں متبدل ہو گئے۔ جو اس کی جگہ تخت پر بیٹھا۔

وہ بڑا عالم تھا۔ مگر غرور نہ تھا۔ وہ بڑا تپشوی تھا۔ مگر بے رحم نہ تھا۔ وہ دولت مند تھا مگر گستاخ نہ تھا۔ جس کی بدولت کمل بھدر اس لوک میں ان صفات کے باعث مشہور ہوا جن سے پاپ دور ہو جاتا ہے۔

جکا صرف دھیان دھرنے سے میرا دل نیکوں کا تیرتھ بن جاتا ہے۔ ایسے کمل بھدر کی اپنے دل کی صفائی کی غرض سے سیوا کرتا ہوں۔

نہایت ہی خوش قسمت دپا پال جس سے بھارتی (سرسوتی) بغلگیر ہوا تھا۔ جو اپنے نیک اوصاف کے لئے مشہور تھا۔ جوگیوں کا سردار تھا۔ اس بڑے سوامی دپا پال کو پنڈت کا لقب ملا ہوا تھا۔ اے زبردست فاضل نیک آدمیوں اس کی تعریف کرو۔ سننے کے غرور کا فتح کرنیوالا۔ پاک دپا پال۔ تمام علوم میں ہوشیار۔ تمام مباحثہ کرنیوالوں کو جیتنے والا اس کی شہرت تمام دنیا میں پھیلی ہوئی تھی اور اس کی چرن راجاؤں کے تاج کے جواہروں سے سرخ ہو رہے تھے۔

جسکے کنول جیسے چرنوں کی سیوا کرنے سے پوسل راجہ دنیا دیتہ اقبالمند ہو گیا۔ اور اس کا حکم دور دور تک پھیل گیا۔ وہ شانتی دیو لیاقت کے لحاظ سے کمیاب شخصوں میں سے ہے جو ہر ایک بات کی تشریح کر سکتا ہے۔ جس نے پانڈیہ ملک کے راجہ سے جو بڑا عالم مشہور تھا۔ سوامی کا خطاب حاصل کیا تھا۔ بہت خوش قسمت تھا۔ اور اہرمال کی دربار میں

شبد چنتر کہہ کے نام سے مشہور ہوا۔

ملورا کے بڑے شہر کے گرد و نواح کا جواہر۔ بے نظیر اوصاف رکھنے والا۔ جسکی راجہ عزت کرتے تھے۔ وہ گن سین پنڈت پوجنیک ہے۔ جس کی تعلیم سے لوگ الٰہی کو پراپت ہو جاتے ہیں۔

جو اشخاص کہ شاد یا د بانی سے بخوبی واقف ہیں۔ وہ اس کی تعظیم کرتے ہیں۔ وہ اس جہان کے واسطے دوسرا سورج ہے۔ اپنی شان و شوکت سے جہالت کی تاریکی کو دور کرتا ہے۔ اوس کی میں روزمرہ محبت سے پوجا کرتا ہوں۔ وہ جو اعتقاد سے اوس کی سیوا کرتے ہیں اور اس کی عزت کرتے ہیں اون کے دلوں کا پژمردہ کنول کا پھول اوس ملاقات سے کھل جاتا ہے۔

جھوٹ بولنا چھوڑ دو۔ شاد باد بانی کا بار بار سمرن کرو۔ عاجزی سے مخالف بولنے والے ہاتھیوں کے شیر کی عزت کرو۔ ورنہ تم اس کی صفات کو سنکر خوف زدہ ہو جاؤ گے اور مخالف بولنے والے ہاتھیوں کے مانند کسی پرانے کھنڈر کنوئیں میں گر پڑو گے۔

اجیت سین۔ اس کے اوصاف خوبصورت لہرانے والے پھول کے مشابہ ہیں۔ اس کی محبت سے بھری ہوئی پیچ (دیا کھیان) کی شہرت ایسی ہے۔ جیسے کہ امرت کے سمندر کے واسطے کشتی۔ اس کے چرنوں کے ناخن ایسے چمکدار ہیں جیسے کہ چاند۔ راجاؤں کی خوشی کا باعث اس کی جو کچھ تعریف کی جاوے بجا ہے۔

اوس کے کنول جیسے چرنوں میں راجاؤں کے تاج جواہر نگار ہیں۔ اور بڑے بڑے مست ہاتھیوں (یعنی مخالف بولنے والوں) کے غرور کا مٹانے والا ہے۔ اجیت سین مخالف بولنے والوں کے لئے ایسا مشہور ہے جیسے ہاتھی کے واسطے شیر ببر ہوتا ہے۔

اجیت سین گرہست آشرم کے چھوڑنے کے بارہ میں یوں لکھتا ہے۔ کہ

پاک جنیندر بھگوان کا مسئلہ جسکو تین لوک کے انسان حاصل نہیں کر سکتے تم کو حاصل ہے وہ اس مددگار ہاتھ کے مانند ہے جو اون آدمیوں کے لئے پھیلایا گیا ہے۔ جو گرہست کے سمندر میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ اس مسئلہ کی باریکی تم جانتے ہو۔ جسکی اور لوگ خواہش بھی نہیں

کرتے - پس تم کو کچہہ تکلیف نہیں - کچہہ خوف نہیں - اور کچہہ خواہش نہیں ہے -
ابدی تعلیم کی اس عجیب طرز کی بابت تم کچہہ نہیں جانتے - اس تعلیم کے حاصل کرنے کا ارادہ کرو
اندر اور وشنو کی خوشیوں کی خواہش چھوڑ دو - ایسے امور کی بابت جنکی انتہا نا معلوم ہے
جو آنکھوں سے نہیں دیکھے اور جنکی بابت صرف ذرا ذرا ذکار سنا ہے اتنا ہی کہنا کافی ہے -
بلکہ بہت کافی ہے - ممکن ہے کہ ایک جاہل آدمی حسد اور عناد سے اپنے دل کو خراب کرکے
شاید جینندر کی بھگتی میں خطا کر جاوے - جس سے ہمیشہ کا امن حاصل ہوتا ہے لیکن عقلمند
آدمی ایک لمحہ بہر کے واسطے بھی کسی دوسری چیز کے لئے کوشش نہیں کرے گا -

مغربی حصہ

اس کے دو چیلوں کے علم اور اوصاف کی بابت یوں لکھا ہے - اون کے نام شانتی ناتہہ اور
پدم نابہہ تہے - جنکو کونتیا کانت اور وادی کولاہل بھی کہتے ہیں -
اے بڑے منی - ہوشیار - عالم اور لائق آدمیوں نے تیرے ماتحت ہو کر تمام ودیا حاصل کرلی
اے شانتی - تیری شہرت دنیا میں چاروں طرف پہیلی ہوئی ہے - بڑی سرسوتی بھی اسکو
ظاہر نہیں کرسکتی - پہر ہماری طاقت کہاں ہے کہ اس کو بیان کریں -
ناتھی (مخالف بولنے والے) نے اپنا غرور چہوڑ دیا - اور اپنے حسد و بغض سے ہاتہہ دہو بیٹھے اور
خوف زدہ ہیں - جب وہ پدم نابہہ کی آمد کا حال سنتے ہیں تو بہاگنے لگتے ہیں -
ایسا کمار سین جس نے جین تپسیا کی اور جس سے جینیوں نے وکشا اور سکھشا لی - پرمیشور
کرے وہ ہماری حفاظت کرے اور اس کی پاک خصلت مدامی خوشی کے حاصل کرنے کے
لئے ایک نمونہ ہے -
مست ہاتہی سمر جو دنیا کی طاقت کے ہڑپ کر جانے کا مشتاق ہے اس کو پہاڑ کر
دو ٹکڑے کر ڈالنے میں شیر ببر کی مانند ہے - اور اس کے چرنوں کی راجہ سیوا کرتے تہے
بارہ اوصاف رکھتا تہا - تپسیا کرنے میں اُگنے والے آفتاب کے مانند تہا - گروملی تیین ملدہاری

منی ہمارے اوپر نظر عنایت رکھے - اوس ہل دہاری منی پا کی میں عزت کرتا ہوں - جو جہالت کو دور کرتا ہے - اور جو بڑا تپشیوری ہے - اور جس کے جسم کی کیچڑ معتقدوں کے دلوں کی بُرائی کی خاک کو صاف کر دیتا ہے -

ملی شین سنی رت - تاریکی کے دور کرنے میں جنگل کی آگ کے سمان ہے - بڑا تپشیوری - جس کے چرنوں میں پاک آدمی تواس کرتے ہیں - کاش کہ وہ میرے ہردے (دل) میں نواس کرے -

جس نے دنیا کو پاک کرنے کے واسطے اپنے جسم کو کیچڑ سے بھرا - تینوں لوک کے مالدار بنانے کے واسطے خود غریب اور مفلس بن گیا - گرہست کے تفکرات کے دور کرنے کے واسطے .... ملی شین گرو پوجنے کے لایق ہے اس نے اپنی چال چلن کی مثال سے دنیا کو پاک کر دیا -

بڑا صابر - بڑا مہربان - بے لاگ - جس کو کسی چیز کی خواہش (اچھا) نہیں - مکتی کا متلاشی - اگرچہ اپنی دانست میں حقیر ہے مگر جوگیوں کا سردار ہے آچاری - سری ملی شین گرو کی ہم تعظیم کریں -

جو دنیا میں پوجا کرتا ہے - اور جس کی نیک آدمی محبت سے تعریف کرتے ہیں - جس نے منمتہ کی کمان کو توڑ ڈالا - جکی تمام منی عزت کرتے ہیں - جس نے آگم قایم کیا - جس کی مہربانی سے زندگی بسر ہوتی ہے - جس میں ہل دہاری برتی پتی ...... اسکی تم تعظیم کرو -

بیل گول تیرتھ میں یہہ بڑا سنیاسی خوشی سے مگن تپشیا کرتا تہا اور منمتہا کی پیدایش کو روکتا تہا - منمتہا کے جسم نہیں ہے - مول سنگ اوس کی پوجا کرتا تہا - وہ اجیت سین پنڈت دیو کے کنول جیسے چرنوں کی مکھی تہا - اور سلیکہن کرکے سرگ کو پراپت ہو گیا اور تمام سنگ اس کی تپشیا کو دیکھکر خوش ہوا - ذیل کا اشلوک اس کے استقلال طبع کو ظاہر کرتا ہے اون تینوں جواہرات کی پوجا کرکے جنکا آگم میں بیان آیا ہے اور اس طرح زندگی بسر کرکے کہ تمام زندہ مخلوق کو ایذا نہ پہونچی - اور صابر بن کر ہم اپنا شریر جنیندر بھگوان کے چرنوں میں

چھوڑتے ہیں اور سرگ میں داخل ہوتے ہیں۔

ساکہا سمت ۱۰۵۰ سال کلکا پھاگن بدی پنچ اتوار کو سوتی چندر ما میں وہ بڑا جتی سری ملی شین منی دوپہر کے وقت تین دن تک برت رکھکر دیولوک کو چلا گیا۔

کتبہ نمبر ۵۵ بدماوتی بستی میں ہے۔

کتبہ نمبر ۵۵

تاریخ ۱۱۱۵ء **۶ و ۳ × ۱ و ۲ طول و عرض**

خلاصہ ۔ جین دہرم کی تعریف مہابیر سوامی کے اصولوں کو کونڑاکنڈامعل سنگہہ نایک نے پھیلایا۔ اس کے چیلہ دیسی گن سنگہ میں دیویندر سدہانت دیو پیدا ہوا۔ جس کی دیویندر بہی تعظیم کرتا تہا۔

اس کا چیلہ چترمکہہ دیو تہا۔ ہر ایک سمت (دشا) میں آٹہہ آٹہہ دن تک برت رکھکر اور بزور تپسیا سے اپنے جسم کو گھٹاکر وہ ممتاز ہوگیا۔ اور مہینگدز نے کے بعد اوسنے چترمکہہ کا نام رکھا اور تمام لوگ اس کی تعریف کے راگ گانے لگے۔ اوس کے چوراسی چیلے تہے جن میں گوپانندی وگرچھ میں مشہور ہوا اور دیسی گن سنگہ کا سنگہ نایک تہا۔ اس نے وہ بات حاصل کی جسکا حاصل کرنا کسی غیر کے واسطے ناممکن تہا۔ کیونکہ اس نے جین دہرم کو جو مدت سی ترقی پذیر نہ تہا۔ گنگ راجہ کے بدولت ترقی دی۔ وہ سانکہہ۔ بھوٹیکا۔ بودہ۔ ویشنو اور چارواک دہرم والوں کے واسطے غضبناک ہاتہی کے مانند تہا۔

جنوبی حصہ

جبکہ جیمنی نے اپنے آپ کو بند کرلیا۔ ویشنک بہاگ نکلا۔ سگت نے بہاگ جانے کے بجائے اپنی چہاتی پیٹی۔ اکش پادپیار سے نزدیک آیا۔ لوکایت نے بہاگنے کا ارادہ کیا۔ سانکہہ

کود گیا - گوپا نندی نیاے کے چھہ مدرسوں میں ایسا پھرتا تہا جیسے کہ مست ہاتہی آزاد پھرتا ہے -

اس کا سدہرم پربہوچندر تہا جو چیتر مکہہ دیو کا چیلہ تہا اور جیسے چرنوں کی دہارا کا راجہ بہوج پوجا کرتا تہا - اس کا سدہرم دم نندی تہا - جو وشنو بہٹ پر غالب آیا - اس کا سدہرم ل دہاری منی تہا - جس کو گن چندر بہی کہتے تہے - بالی پور میں سانت ناتہہ کے چرنوں کی پوجا کرتا تہا - اس کا سدہرم میگہہ نندی سدہانت دیو تہا جو وگرہ گچھ کا سردار تہا - اوس کا سدہرم جن چندر تہا جو جنیندر ہی مانند پوجیہ پاد - نیاے میں بہٹ اکلنک اور شاعری میں بہاروی کے مانند تہا -

مغربی حِصّہ

اس کا سدہرم دیویندر تہا جو نبک پور منیدر تھا - اس کا سدہرم وسو چندر منیندر تہا - جو چالوکیہ راجدہانی میں بالا سرسوتی کے نام سے مشہور تہا - اس کا بہائی اور سدہرم لیش کیرتی تہا - جسکے چرنوں کی لنکا کے راجہ سیوا کرتے تہے -

اس کا سدہرم تری شٹی مینندر ہوا - جو گوپا نندی جتی کا چیلہ تہا اور جو صرف نین مٹھی کہانا کہایا کرتا تہا - اس کا سدہرم ل دہاری - ہیم چندر - گنڈوی مکت اور گولا ناس تہے - جو گوپا نندی جتی کا چیلہ تہا - اس کا سدہرم سبہا کیرتی تہا - جو مول سنگ - دلیبی گن اور وکرہ گچھ سے متعلق تہا - اس کا سدہرم میگہہ نندی تہا - جس کا بیٹا میگہہ چندر تہا - میگہہ چندر کے ایک بیٹی تہی جو دنیا میں ابہے چندری کا کے نام سے مشہور ہوئی -

اس کا سدہرم کلیان کیرتی تہا جو ساکنی وغیرہ کے جادو کے دور کرنے میں ہوشیار تہا -

اس کا سدہرم بالاچندر منی تہا - جو وکرہ گچھ کا سردار تہا - نثر بیت

[مندرجہ بالا بیان نظم میں ہے - اس کے آگے لکھا ہوا ہے -]

شمالی حصہ

سری مول سنگ - دلیسی گن - دکمرگچہ اور کونڈا کنڈا نویہ کے
خاندان میں وڈا دیو کے چیلے دیونندر سدہانت دیو تہا - اس کا چیلہ چترمکہہ دیو ہوا جسکو
شبہہ نندی آچاریہ بہی کہتے تہے - اس کا چیلہ گوپا نندی پنڈت دیو ہوا - اسکے سدہرم مہیندر
چند پنڈت دیو - دیونندر سدہانت دیو - سبہاکیرتی پنڈت دیو میگہہ نندی سدہانت دیو -
جن چندر پنڈت دیو - اور گن چندر بل دہاری میلو ہوئے -
اون میں میگہہ نندی سدہانت دیو کا چیلہ رتن نندی بہٹارک - جسکے سدہرم کلیان کیرتی بہٹارک دیو
میگہہ چندر پنڈت دیو - بالا چندر سدہانت دیو ہوئے -
گوپا نندی پنڈت دیو کے چیلے سبہاکیرتی پنڈت دیو - واسو چندر پنڈت دیو - چند نندی
پنڈت دیو - گولا دیو جس کو ہیم چندر بل دہاری گنڈوی مکت بہی کہتے تہے - اور تری مشتی دیو
تہے -

کتبہ نمبر ۵٦ گندہ ورن بستی کے مشرق میں واقع ہے -

کتبہ نمبر ۵٦

سنہ ۱۱۲۳ع   ٦ وگہ ۳ x ۵۳ وگہ

تپ روپی - امرت کے سمندر یعنی میگہہ چندیہ تری ودیہ سے پیدا ہو (اس کا چیلہ تہا)
متواتر ریاضت کرنے سے اس کا جسم پوتر ہوگیا - اور وہ فاضلوں کی خوشی کا باعث
تہا - اوس کی شہرت تینوں لوک میں پہیل گئی - وہ تمام عیب سے مبرا ہے سدہانت
کے سمندر کو ترقی دینے والا ہے - اس کا نام پربہو چندر ہے -
وشنو کی کنول جیسی نابہی کے بیٹے برہما سے اتری ہوا - اتری سے چاند پیدا ہوا - چاند کا

بیٹا بدھ تہا۔ بدھ کا بیٹا پوردرو۔ پوردرو کا بیٹا آیو۔ آیو کا بیٹا نہوشا۔ نہوشا کا بیٹا
بیاتی۔ اس کا بیٹا یادو اور یادو کل میں بہت سے ہوئے۔

یادو کل میں ایک راجہ مشہور ہوا۔ اور اس کی نسبت یہہ لکھا ہے کہ ایک دفعہ کسی منی نے جو
جنگل میں تپسیا کر رہا تہا۔ ایک تند شیر کی طرف اشارہ کرکے اس سے کہا کہ پوسل یعنی اس شیر
کو مارو۔ اسوقت سے اس راجہ کا نام پوسل ہو گیا۔

اسی وجہ سے دوارادتی کے حاکم پوسل کہلاتے ہیں۔ اور شیر کی پوستین پہنتے تہے۔ انہیں
سے راجہ دنیادیتہ ساس پور میں پیدا ہوا وہ خوش قسمت راجہ دنیا کے لوگوں کا بہت
عزیز بن گیا۔ اس نے ہزار پنکہے والے کنول کے پہول یعنی اپنے سفید چہتر کبہی کا گہونا یا
اور بہادری کی لچہمی کو اپنے بازو میں جگہہ دی تاکہ راجاؤں کے مغلوب کرنے میں اس کی مدد
کرے۔ اس نے اپنی شہرت تمام اطراف میں پہیلائی۔ راجاؤں کو شکست دی اور بڑا نام پایا
یادوبنس کا چمکدار جواہر۔ راجاؤں کے واسطے طلسماتی جواہر۔ لچہمی کی گردن کا جواہر
شاہوں کے سر کے تاج کا چمکدار جواہر۔ نیکی کے راستہ کا آئینہ۔ دنیا کا سب سے اچہا جوہر
ایسے اوصاف کا جواہر۔ کہ اس کے ساتہی بطور وشنو کے اصلی پوجا کرتے تہے۔ تاج کا جواہر۔ دنیادیتہ سالی
کیواسطے کثرت کا درخت (یعنی سالال کو اوسیوقت دیدیتا تہا) پناہ مانگنے والے کے واسطے فولادی پنجرہ
عزیز اسریوں کے واسطے مانند ہنومان۔ دشمن کے واسطے موت ہے۔

دنیادیتہ ان ملپاؤں (یعنی پہاڑی سردار) کے سر پر جو مغرور ہوکر اس کا مقابلہ
کرنے میں تلوار مارتا ہے۔ اور ان ملپاؤں کے سر پر جو خوف زدہ ہیں عجز و نہیں کرتے
اور اس کا مقابلہ نہیں کرتے وہ اپنا ہاتہہ رکہتا ہے۔

اس پوسل راجہ کے ہاں دولت کا پتی۔ راج کنوروں کا جواہر۔ بہادر راجہ ایری انگا
پیدا ہوا جس نے اپنی قوت بازو سے کئی راجاؤں کو مطیع کیا۔

ایری انگا دیو کی برابری کون کرسکتا ہے جو شہرت میں لاثانی تہا۔ تیسرا ماروتی۔ چوتہا شعلہ
پانچواں سمندر۔ چہٹا پہولوں کا تیر۔ ساتواں مہاراجہ۔ آٹہواں سلسلہ کوہ۔ نواں ہاتہی
دسواں خزانہ کی کان۔ اس مشہور راجہ ایری انگا کا بیٹا وشنو وردہن تہا۔ جنے زبردست

دشمنوں کو مغلوب کیا - اور تمام زمین کا مالک تھا - اور سائل کے واسطے کرن تھا -
تعجب انگیز راجہ وشنو وردھن کے پیدا ہوتے ہی تمام راجاؤں کی طاقت زیادہ ہوگئی
اور مغرور اور مخالف راجاؤں کی طاقت کو زوال ہوا - فتحیاب وشنو راجہ نے کئی راجاؤں
کو جڑ سے اوکھاڑ ڈالا - اور کئی راجاؤں کے سر اس نے لڑائی میں قلم کر ڈالے کئی راجاؤں
کے سر پر چلا - اور اونکو روندا - جنہوں نے اس کا مقابلہ کیا اور مغرور ہوگئے - اونکو
اوس نے مطیع کیا اور اونکی جان بخشی کی - اپنے زور بازو سے اس نے سلطنت کو تمام
تکلیفوں سے آزاد کر دیا -

راجہ وشنو مخالف راجاؤں کے واسطے مانند چکر تھا - اس کی آواز سنتے ہی وہ پیٹھ
موڑتے ہیں - اور بھاگ جاتے ہیں - خوف سے ادہر ادہر بھاگتے پھرتے ہیں اور کہتے
ہیں کہ ایلو وہ آیا - یہہ آیا - تمام دنیا کے لوگ راجاؤں کے سامنے اسکا حال اسی طرح بیان
کرتے ہیں - تمام دنیا ایسی تھی گویا اوس پر وشنو چھایا ہوا ہے پانچ بڑے ڈھول کا مستحق -
مہا منڈلیشور - دوار وتی کے شہر کا مالک یادو کل کے آسمان کا سورج - چوڑامنی -
ملیاؤں کا عرلیف وغیرہ وغیرہ اسکے لقب تھے - علاوہ بریں اس نے بغیر تکلیف کے
چکر گوتی - تلاکڈو - نیل گیری - کونگو - ناٹگلی - کولالا - ترتی میرو - کویاترو کونگلی
اچانگی - نیلی برد - پوہبہر چا - ونت سرچوک - بلیاپٹن - وغیرہ قلعوں کو فتح کرکے اور
بڑی شان و شوکت سے ۹۶ ہزار گنگا وادی کو اپنے زیر حکم کرکے وہ امن و امان سے
حکومت کرتا تھا - اور خوش قسمت مہا منڈلیشور تری بہون مال تلاکڈو کا فتح کرنیوالا
زبردست بازو والے بیر گنگ وشنو وردہن پوسل دیو کی سلطنت کو ترقی دے رہا تھا
تاکہ وہ اتنے عرصہ تک قایم رہے جب تک کہ سورج - چاند اور ستارے قایم ہیں -

سنتلا دیوی مشہور راجہ وشنو کے دل اور آنکھہ کی روشنی - اس کی سیاہ زلف ایسی
چمکتی تھیں - جیسے کہ شہد کی مکھی - اس کا چہرہ ایسا تھا جیسا کہ چاند - سنتلا دیوی راجہ
وشنو کے واسطے ایسی تھی جیسے کہ کام کے واسطے رتی -

وہ بینظیر مار اسنگھ کی پیاری استری ماچی کبی کے مشابہ تھی - اس لئے بڑی شہرت حاصل کی

مارانسگه اور ماچی کبی کی سب سے بڑی لڑکی تہی - اور وشنو وردہن کی پیاری رانی تھی - لچھمی کی مانند کوئی اس کا ہمسر نہ تہا - سنتلا دیوی بڑی خوش نصیب تہی - اسکی تعریف کون کرسکتا ہے -

لڑائی میں راجہ وشنو کے لئے فتح کی لچھمی کے مانند تہی - خوشی سے نگن اور راجہ وشنو پر قربان ہمیشہ اوس کے پاس موجود رہتی تہی - اور اس کی شان و شوکت کو بڑہانے والی تہی - شہرت کی لچھمی کے مانند تمام دنیا میں مشہور تہی - اس دنیا میں جو شخص سنتلا دیوی کی تعریف کرسکتا ہے - وہ اس کی تعریف کرے - سنتلا دیوی کے اوصاف - سنتلا دیوی کی فیاضی - سنتلا دیوی کی نیکیوں نے اس کو دنیا کا خواہشمند جواہر بنا دیا -

ہزاروں وشیشنیں حصہ لینے والی جو متواتر خوش قسمتی سے حاصل ہوتی ہیں - دوسری لچھمی کے مانند - تمام علوم میں ہوشیار - نئی رکمنی دیوی - اپنے خاوند کے ساتھ محبت کرنے میں سیتہ بہاما - عقل میں برہسپتی - لایق واچس پتی - مینوں کے ساتھ شریف - اپنے خاندان پر جان دینے میں سیتا - اپنے تمام دشمنوں کے واسطے جواہر - چوڑ منی سوکہنوں کیواسطے مست ہاتہی - چاروں برن کے واسطے اقبالمندی کا باعث - عشق کے دیوتا کے واسطے فتح کا جہنڈا - اپنے خاندان کا چراغ - گانے بجانے اور ناچنے میں ہوشیار - جین دہرم کی مددگار - بہوجن - پناہ - دوا اور علم کے دان کرنے میں خوش ہونیوالی - وشنو وردہن پوسل دیو کی پٹ رانی سنتلا دیوی نے ساکہا سمت ۱۰۴۵ سال سوبہا کرن چیت سدی یکم کو جمرات کے دن سری بیلگولہ تیرتہہ میں سوتی گندہ ورن جین مندر بنایا - اور پہر جا کر رشیوں منیوں کی جماعت کو بہوجن دینے کے واسطے منانوبل کا گانوں جو کللنی ناؤ میں واقع ہے اپنے گرو پربہوچندر سدہانت دیو کی چرن دھوکر دیدیا - پربہوچندر سدہانت دیو میگہ چندر تری وید دیو کا چیلہ تہا جو سری مول سنگ دیشی گن اور پستک گچہہ سے متعلق تہا - وہ شخص جو اس نذرانہ کو قایم رکہے گا - عمر دراز پاوے گا اور خوش قسمت اور دولتمند ہوگا - اوس پاپی کو جو اس نذرانہ کو قایم نہ رکہے گا - کرکشتر اور بنارس میں سات کروڑ وید پاٹہی منی اور گائے کے مارنے کا پاپ ہوگا -

پس یہہ نذرانہ پتھر پر کندہ کرایا جاتا ہے۔
وہ جو اپنا کیا ہوا اور دوسرے کا دیا ہوا۔ دان اوشا لیتا ہے وہ ساٹھہ ہزار سال تک کیچڑ کا کیڑا بنتا رہیگا۔
یہہ اسن کٹی تالاب بناکر رانی نے سوتی گندہہ ورن بستی کو دیدیا۔ پٹ رانی سنتلا دیوی نے وشنو ور دہن پوسل دیو کی اجازت لیکر اور پربھو چندر سدہانت دیو کے چرن دہوکر سوتی گندہہ ورن بستی کے لئے گنگا سمندر کے نیچے کے میدان میں ۵۰ کولاگا (نام پیمانہ) وہاں کا کہیت سنکلپ کر دیا۔ جو شخص کہ اس نذرانہ کو قایم نہ رکھے اوسکو دریاے گنگا کے کنارے پر اٹہارہ کڑوڑ گائے مارنیکا پاپ ہوگا۔
بڑے کتبہ کرم کا اوسے تہا کہ ایسا نیک کام کیا۔ سہسر کیرتی دیو چیلیہ پربھو چندر سدہانت دیو کے نے ۳۱۳ پیتل کے برتن بنوائے۔ اور سنتلا دیوی کی بسادی کے نذر کردئے۔
منگل ہو :: خوشی ہو
کتبہ منبر ۷ ۵ ایک ستون پر ہے جو گندہ ورن بستی کے شمال میں ہے۔

کتبہ منبر ۵۷

سنہ ۱۸۲ ـ ۱۰۹۸×۲

شمالی حصہ

ان آدمیوں کو جو گرہست کے جنجال میں پہنسے ہوئے ہیں یم کہانی چہانٹ چہانٹ کر کاٹ ڈالتا ہے۔
سری رت کندرپ دیو۔ مشہور کرشن راجیندر کا پوتا تہا۔ نہایت نیک اور پاک دامن تہا گنگ گنگے کا نواسہ تہا۔ فتح کی لچہمی کا مسکن تہا۔ راجہ چوڑامنی کا داماد تہا۔ بڑا شان شوکت والا تہا۔ بہت مشہور تہا۔ تمام دنیا نے اس کی اس طرح تعریف کی ہے۔ سری راجہ منڈا سے مخالف راجا خوف کرتے تہے۔ وہ راجہ جو اس کے مقابلہ پر آئے تہے۔ اون کو مارتا تہا

ان راجاؤں کے ہمراہیوں کو جو اس کے دشمن تھے غارت کرتا تھا - لڑائی میں ظفر مند تھا - دشمن راجاؤں کے جلانے میں آگ کے مانند تھا -

ایسے بہت سے شخص ہیں جو دشمن کو شکست دے سکتے ہیں مگر فیاض نہیں ہیں - اور ایسے بھی بہت ہیں - جو فیاض تو ہیں مگر دشمن کو شکست نہیں دے سکتے مگر اس میں طاقت اور فیاضی دونو چیزیں تھیں - وہ بغیر خوف کے دشمن پر حملہ کر سکتا تھا - اور بڑی فیاضی ظاہر کر سکتا تھا - سری راجہ مرتنڈ اکی بہادری اور عالی ہمتی کی تعریف کون کر سکتا ہے - چلاڈانک کارن نے بے عیب شان و شوکت حاصل کرنی چاہی خزانہ کو بخشش کرنیکا ارادہ کیا - جھوٹ نہ بولنے کا ارادہ کیا - بیگانی عورتوں کی خواہش نہ کرنیکا ارادہ کیا اور پناہ مانگنے والوں کو پناہ دینے کا ارادہ کیا اور دشمن کی فوج پر حملہ کر کے اور اسکو مغلوب کر کے اس کے غرور کے ٹھانے کا ارادہ کیا -

چلاڈانک کارن دان دینے میں کالپ برکچھہ سے زیادہ فیاض تھا - اس کا کلام میرو پہاڑ سے زیادہ مضبوط تھا - اس کی طاقت سورج کی کرنوں سے زیادہ تیز تھی - وہ دراصل خود بڑا بہادر تھا - اس کی تعریف اسطرح کی گئی ہے -

مشرقی حصہ

سائل کے واسطے کالپ برکچھہ - مخالف راجاؤں کے مندروں کے توڑ ڈالنے میں شیر ببر خوبصورت عورتوں کے سینہ کا ہار - بڑے شاعروں کے دلوں کی جھیل کا ہنس - اسطرح تمام دنیا اندر راجہ کی تعریف کرتی ہے -

آجکل کے راجہ ایسے ہیں کہ جھوٹ بولتے ہیں - قرض لیتے ہیں - اور واپس دینے میں تامل کرتے ہیں - غیر استریوں کی خواہش کرتے ہیں صرف اپنا ہی فکر و پرواہ کرتے ہیں - دوستی کا بہانہ کرتے ہیں اور دہوکا دیتے ہیں - بھلا ان راجاؤں کو اندر راجہ سے کیا نسبت -

تمام راجاؤں نے اوس کے سامنے سر نوایا - اور اس کے چرنوں کے چمکدار ناخنوں کی

جبین کے عکس سے اون کے چہرے کنول کے پھول - اونکی آنکھیں گلِ لالہ - ان کی خمدار زلفیں شہد کی مکھی کے مانند ہوگئیں -
چِلّاد الّیل نے کبھی جھوٹ نہیں بولا - خواہ اسکو کتنی ہی تکلیف ہوئی ہو - وہ بڑا دلیر عالی ہمت اور بھروسہ کا آدمی تھا -
کیرتی نارائن ایسا چمکدار تھا جیسے کہ خزاں کا چاند - اس شہرت تمام اطراف میں پھیلی ہوئی تھی - وہ خود الیشور کی مورتی تھا - دنیا کے لوگ اس کی تعریف کرتے تھے -
اس کلجگ کے بہادر ایسے ہیں کہ اپنی دلیری کی شیخی مارتے پھرتے ہیں - غرور سے بھرے ہوئے ہیں - ادہر ادہر پھرتے ہیں اگر ان سے کوئی شخص کچھہ مانگے تو دانت پیستے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم پوجنے کے قابل ہیں - جب جی چاہے دوسروں کی عورتوں کی خواہش کرتے ہیں - جھوٹ بولتے ہیں - ان بہادروں کا اس بہادر شخص کا کب مقابلہ کیا جاسکتا ہے -

جنوبی حصہ

یہہ بہادر آدمی خوش قسمت تھا - فتح مند تھا - عالم تھا - فیاض تھا - بہادر تھا - شان وشوکت والا تھا - مشہور کتابوں میں اس کی اس طرح تعریف کی ہے -
(ان اشلوکوں کے دو معنی ہیں ایک لڑائی کے دوسرے پتنیا کے) اندر راجہ نے بعض کی مدد کے اپنے دشمنوں کے گروہ کو شکست دی جو گول دائرہ میں یا گاڑی کے پہیے کی شکل میں اسکے سامنے کھڑے ہوئے تھے - یا یہہ کہو کہ وہ تن تنہا اپنی اندریوں پر غالب آیا - دنیا میں کوئی دوسرا شخص اسکے برابر نہ تھا - یعنی وہ لاثانی تھا -
لڑائی کے دو طریقہ ہیں بچاؤ - (جس میں ۹ وار کئے جاتے ہیں - اور اگر ۹ وار دائیں طرف اور ۹ وار بائیں طرف کئے جاویں تو ۱۸ ہوتے ہیں -)
اور حملہ - دائرہ پر چاروں طرف سے اور اوپر سے حملہ ہو سکتا ہے - یہہ ۵ حملہ اگر ۲۲

۳۲ ہتھیاروں سے کیے جاویں تو ۱۶۰ ہوتے ہیں - اور اگر یہہ دائیں اور بائیں طرف کیے
جاویں تو ۳۲۰ ہوتے ہیں - یہہ ۳۳۸ قسم کے حملہ کرنے دس طرح سے کئے - (یا یہہ کہو کہ خواہشات
دل سے اور ۵ اندریوں سے پیدا ہوتی ہیں پس جس طرح کہ وہ پیدا ہوتی ہیں اور آہستہ اور
سستی سے پیدا ہوتی ہیں وہ ۳۳۸ قسم کی ہیں - جن پر وہ غالب آیا -)
اس طرح چکر دھاری کی مانند اس کے چاروں طرف گھوم کر - اسپر کود کر - ادہر ادہر پہر کر اُن
نے چکر پر حملہ کیا اور اس کے زخم نہ لگا - اور پہاڑی پر ہر ایک خطرہ پر غالب آکر اور یہہ خوف
کرکے کہ میرا انت سما آن پہونچا ہے - پہاڑی سے نیچے اوترا جہاں کرینگی ہی اپنا انت سمجھکر ادہر
آئی تہی - (یا یہہ کہو کہ اس نے سیکہا تہا گیا) - یہہ رت کیو پڑ -
دنیا کے لوگ اس کیرتی نارائن کی طاقت کو نہیں جانتے تہے - کیونکہ جب کرینگی اس پر عاشق
ہو گئی " اور وہ کرینگی پر عاشق ہو گیا - تو کیرتی نارائن نے یہہ معلوم کرکے کہ وہ کلارا
کی بیوی ہے - اس کو قبول نہ کیا - اور مفسدوں کو شکست دی جنہوں نے اسی وجہ سے
اس پر حملہ کیا - یا یہہ کہو کہ اس نے ظاہر کر دیا کہ میں عورتوں کے قریب میں نہیں آسکتا
آج کرینگی نے ملکر کیا فائدہ ہوا چار دوستوں کا نقصان اور چار دوستوں سے نہ ملنا
کچھہ بری بات نہیں ہے - مگر غیر لوگوں کی استریوں کے پیچھے پیچھے پہرنا سات خوفناک
مہا پاپوں میں سے ایک بڑا پاپ ہے (سات ویشن یا پاپ یہہ ہیں - جوا - گوشت کہانا -
شراب پینا - رنڈی بازی کرنا - شکار کرنا - چوری کرنا - پرائی عورت سے زنا کرنا -) اوس
سے مین چکر داہم سے لڑنے کے ناقابل ہو جاتا - پہاڑی کے ڈہلان پر بہ نسبت پہاڑی کی
چوٹی کے زیادہ خوفناک دشمن ہیں - اور پہاڑی سے نیچے اور بہی زیادہ خوفناک دشمن موجود
ہیں - اور پہاڑی سے نیچے اور بہی زیادہ خوفناک دشمن موجود ہیں - یہہ خیال کرکے اس نے
اٹھارہ ملکوں کو فتح کیا - اندر اجہ -
جبکہ ہمت کرکے اور خوب بناؤ سنگار کرکے وہ ایسی بہیں میں اوس کے پاس گئی کہ تمام دنیا
اس کی خوبصورتی کو دیکھکر حیران ہو گئی - اس نے ایک نگاہ سے اوسپر قابو کرنا چاہا -
اور گہاٹ سے اوپر اور نیچے اس زمین پر جو کرینگی کے ماتحت تہی اور اوس زمین پر جو خود

اوس کے ماتحت نہی حکومت کرتا تہا - وہ بغیر کوشش کے چاپڑواہم کے جال سے بچ گیا اور تمام دنیا میں اپنی صفائی دل کے واسطے بڑا نام کمایا - چونکہ اس نے غیر شخص کی استری کو بغیر پاپ کمانے کے اپنے قابو میں کر لیا - یہہ فیاضی اور دریا دلی کی برکت ہے

مغربی حصّہ

آراگا اوسکی خوبصورتی اور جوانی کو دیکہکر اور یہہ دیکہکر کہ اگرچہ گرہ یگی نے اندر راجہ کے ساتہہ محبت کرنے میں کوشش کی مگر ناکامیاب رہی وہ اس کا مشتاق ہوا -

لیکن اگرچہ وہ اس کے (گرہ یگی) چرنوں پر گر پڑا اور وہ اس سے مہربانی سے بولی اندر راجہ نے اس کے دل کا حال معلوم کر کے اس کی خواہشات کو رد کر دیا - ساکہا سمت ۹۱۴ سال چیتر بہا نوچیت بدی اشٹمی کو خوشی خوشی تپشیا کرتے ہوئے اندر راجہ دیولوک کو چلا گیا اور تمام آدمی اس تعریف کرتے رہے -

کتبہ نمبر ۵۸ ایک ستون پر کندہ ہے جو ترینابستی کے مغرب میں واقع ہے -

کتبہ نمبر (۵۸)

۹۸۲ ۶

مشرقی اور جنوبی حصّہ

مادن گندہستی کی بہادری اور صفائی کے اشلوک - اگرچہ عورتیں خود راجہ چٹرامنی کے پاس آئیں مگر وہ اون کے جال میں نہ پہنسا -

مغربی حصّہ

پہلا - کلجگ کا سوبیر - طاقتور مادن گندہستی بہت مشہور تہا - شاعر اس کی تعریف کرتے

نخصے لڑائی میں بہادر - لڑائی میں ہوشیار - سال چنتر بانہو جاری تہا - دوسرے اساڑہ
بدی دشمی کو اپنے گرو کے چرنوں میں ٹپکر پاتال لوک کو چلا گیا -
کتبہ نمبر ۵۹ ساسن بستی کے سامنے ہے

کتبہ نمبر ۵۹

سنہ ۱۱۱۷ع　　　۶ و ۱۰ × ۲ و ۲ ہ

کتبہ نمبر ۵۴ کی ہو بہو نقل ہے - اس کے بعد یہہ لکہا ہوا ہے -
خلاصہ - گنگ راجہ نے چاروں طرف میں شہر بسائے - اور جہاں کہیں نظر کام کرتی
تہی اس کے بنائے ہوئے جین مندر نظر آتے تہے -
اس نے کہا کہ مشہور جین سنیاسی مبارسی کی دنیا کیوں تعریف کرتی ہے صرف اس واسطے کہ
دریائے گوداوری اس کے واسطے ٹہیر گیا - اب دریائے کاویری نے اوس کو گہیر لیا
اور اس کے چرنوں کو چہوا گویا اس نے گنگ ڈنڈناتہہ کو ڈنڈوت کی - جو شخص اس کی
تعریف کر سکتا ہے اوسکی تعریف کرے -
اس گنگ راجہ ساکہا سمت ۱۰۳۹ سال بہو لنبی پہاگن سدی پنجمی سوموار کو اپنے گرو سبہا چند
سدہانت دیو کے چرن دہوکر پرام کا گانوں دیدیا اور ڈنڈنایک ایچی راجہ نے اپنی اقبالمندی
کے واسطے اسکو منظور کیا -
پرام کی حدود اربعہ - دعائیہ اشلوک -
بڑے لکچرار وردہہ من آچاری نے اوس کو کندہ کیا -
کتبہ نمبر (۶۰) دیرا گل میں واقعہ ہے جو باہوبلی بستی کے مشرق میں ہے -

کتبہ نمبر (۶۰)

۶۷۵ ع　　　۸ × ۳۲ طول وعرض

بہا جھنیدر بہگوان کی طرف منہ کئے ہوئے پوجا میں بیٹھا ہے۔
تین سوار برچھیوں سے مسلح آگے بڑھے ہیں۔
ہاتھی بہاگتا ہے۔

جنیدر بہگوان کی بنی ہوئی مورتی ہے
ایک سوار تلوار ہاتھ میں لیکر ایک نعش پر کودتا ہے
پانچ پیادہ ڈہال تلوار لئے ہوئے کوچ کر رہے ہیں۔

گنگ وجہ پر جو دولت اور شان و شوکت کی مشہور جگہہ ہے۔ بہت سے نظم بنائے گئے۔ وہ کیا اچہا اور خوش قسمت تہا۔ اپنے دشمنوں پر سخت۔ اپنے بڑے بہائی کا جنگجو گنگ کی لڑائی میں راکش منی کے سرپرست کو اپنی موت کا یقین ہوگیا۔ اس نے راکش منی کو لڑائی سے بہیجدیا۔ اور اپنی فوج اور دشمن کی فوج کے لڑانے کا کام اپنے اوپر لیا دشمن کے سواروں نے جو لڑائی کے مشتاق تہے اوس کو گہیر لیا۔ جبکہ وہ دشمن کی فوج پر اکیلا جا پڑا۔ اور ہتیار چلایا اوس کی فوج بہی پیچھے سے آگئی اور وہ بچ گیا۔ پہر دیواجی پر حملہ کرکے اس کی فوج کو تتر بتر کیا۔ اپنی کمان لی اور اپنی مرضی کے موافق اس کے سامنے تیر چلائے۔ اور گنگ راجہ کو جسے کنڈواؤں نے بہی مدد دی تہی۔ کامیاب کرایا۔ تیر چلاکر پرے کو پہاڑ ڈالا اور ایسی دلیری سے لڑا کہ دشمن نے بہی اس کی مردانگی کی تعریف کی۔ اپنی جان کو بچانے کے بغیر وہ گر پڑا۔ اس وقت دشمن نے تالیاں بجائیں اور نعرہ مارے لیکن وہ مر گیا۔ نیک بانگ تیروں سے ڈہکا ہوا۔ کتی بنس کا۔ . . . . اپنی ہی کوشش سے شان و شوکت کا کام کرکے اور اس کام کو پورا کرکے اچانک گر پڑا۔ تہک گیا اور اس جگہہ جہاں وہ پڑا تہا۔ وہاں پانچ دن تک وہ برابر لڑتا رہا تہا اور دشمن کی عزت خاک میں ملا دی تہی نیک بانگ سرگ میں پہنچ گیا۔

کتبہ نمبر (۶۱) ویراکل میں واقعہ ہے جو باہو بلی بستی کے شمال میں ہے۔

کتبہ نمبر (۶۱)

۴ × ۸ ۱۳

سنہ ۹۷۳

(بہادر عورت ہاتھ باندھے پوجا میں بیٹھی ہے) ۲ (جیندر بھگوان کی بیٹی، جوگ مورتی ہے۔)
(بہادر عورت سمادہی لگائے تپسیا میں بیٹھی ہے)

(بہادر عورت گھوڑے پر سوار تلوار لیکر آگے بڑہتی)۔ (ہاتہی پر سوار اس کی طرف نشانہ باندہتا ہے ہے۔ اور اس کی کمر میں ایک ہتیار ہے۔

دو مسلح پیدل آدمی آگے بڑہتے ہیں۔ دو مسلح پیادہ آگے بڑہتے ہیں۔

اوس کی فتح (لیڈی) دولت کی لیڈی کی سوکہن بن گئی۔ جو راجہ لڑائی کے لئے مستعد تہے۔ اونکے ارادہ کو فتح کیا۔ اور بایک دنیا میں مشہور ہوگیا خوش قسمتی اور دولت کے مالک بایک اور دنیا میں مشہور جا ہیہ کے والدین پولالا کے مادو ور اور دے لاما تہے۔ اور ان کے ہاں گنتی پیدا ہوئی۔ جو عقل ہندی کا اوتار تہی۔ اور مذہب میں اسکو بہت واقفیت تہی۔ یہہ راج کنیا دنیا میں سیتا سے ہی زیادہ مشہور ہوئی۔ کیا ایسی عورتیں اب یہاں ہیں۔

مشہور لوگ ودیادہر ایک بہادر شخص کا بیٹا تہا۔ اور فیاضی میں دیوتا کے مانند تہا۔ وہ اس گنتی کا خاوند تہا۔ شان وشوکت میں گنتی کی ہمسری کون کرسکتا ہے۔ سرادک دہرم میں کوئی دوسرا اسکا ثانی نہ تہا۔ . . . . وہ ایسے ہی اچھے خاندان کی تہی جیسے کہ سیتا۔ وہ ایسی ہی خوبصورت تہی جیسی کہ دیوکی۔ ایسی مشہور تہی جیسے کہ ارہندتی۔ جنیندر مذہب کی ایسی پابند تہی جیسی کہ سوئی یتی۔ جیندر کے واسطے شاسن دیوتی تہی۔

اور دے ودیادہر کی ماں سوئی یتی سری گنتی۔ . . . .

کتبہ نمبر (۶۲) گندہ ورن بستی میں سانت ناتہہ سامی کی پرتما کے نیچے کہدا ہوا ہے۔

کتبہ نمبر (۶۲)

۱۱۲۳ء

سفتلا۔ پربہا چندرمنی کے کنول جیسے چرنوں کے لئے شہد کی مکہی تہی اس نے شانتی جنیند کی یہہ مورتی بنوائی۔

تم نے لفظوں میں دو دو معنے بھرے ہیں - آنکھوں میں اختلاف - آنکھ کی بھوؤں میں تیر اندازی - سینوں میں سختی - اور رانوں میں گھبراہٹ بھری ہوئی ہے - تمام برائیوں کو بھلائی میں بدل دیا ہے اور اپنی خوبصورتی کو اسطرح ظاہر کیا ہے - دوسرا کون اسکی تعریف کر سکتا ہے -

راجہ وشنو وردہن کے شاندار ہنس شہور سنتلا دیوی نے جینیدر کے اس مندر کو بنایا - کتبہ نمبر ۶۳ اردگیت بستی میں آدناتھ سوامی کی پرتما کے نیچے کندہ ہے -

کتبہ نمبر (۶۳)

۶۱۱۱۶

سبھا چندر پنڈر کے چیلے سدہ نندی کے کنول جیسے چرنوں میں لچھمی مانند لچھمی کے چمکتی ہے -

سیتا جیسی پتی ورتا - زمین کی مانند صابر - سرسوتی کے مانند گویا تھی - اور جینیدر کی پوجا کرنے میں وہ چیلینی کے مانند تھی - لڑائی میں فتح کی مانند تھی - اور اسمیں تمام اچھی صفتیں تھی - گنگ سنیا پتی کی بیوی لچھمی نے یہہ نیا جین مندر بنوایا - سری مول سنگ، - دیسی گن - اور پستکا نو یہ -

کتبہ نمبر ۶۴ کتل بستی کے اوپر کی منزل میں آدناتھ سوامی کے پرتما کے نیچے کھدا ہوا ہے -

کتبہ نمبر (۶۴)

۶۱۱۱۶

جے ونتی رہو - سری مول سنگ اور دیسی گن کے سبھا چندر سدہانت دیو کے چیلے ڈنڈنایک گنگ نے اپنی ماں پوچوی کے واسطے یہہ بساوی بنائی -

جے ونتی رہو -

کتبہ نمبر ۶۵ ساسن بستی میں آدناتھ سوامی کی پرتما کے سنگھاسن پر کھدا ہوا ہے -

کتبہ نمبر ۶۵

سنہ ۱۱۱۶ع

گنگ سنیاپتی کا گرو سبہاچندر دیوجی تہا - جو فلسفہ کی کان تھا - اس کا باپ بودہ متر تہا - اس کی ماں پوچمبکی تھی - اور وہ خود جین مذہب کے لئے پاکیزگی کا سورج تہا - ایسی گنگ سنیاپتی نے یہہ جینندر مندر لچھمی کا مسکن بنایا -

کتبہ نمبر ۶۶ چمنڈرائے بستی میں نیم ناتہہ سوامی کی پرتما کے سنگہاسن پر کہدا ہوا ہے -

کتبہ نمبر (۶۶)

سنہ ۱۱۳۵ع

گنگ سنیاپتی کا بیٹا ایچپانہا جو بڑا نہا - اس نے یہہ جین مندر بنوائے جس سے تینوں لوک خوش ہوئے - عقلمندوں کے دوست - نیکوں کے دوست - برہما کے مانند ایچپانی جس کا دوسرا نام بوپنا تہا - یہہ چینیالیہ بنوائی -

کتبہ نمبر ۶۷ پارسناتہہ سوامی کے پرتما کے نیچے جو دوسری منزل پر ہے کہدا ہوا ہے -

کتبہ نمبر (۶۷)

سنہ ۹۹۵ع

تاکہ تمام آدمی بیلگولہ کے جین مندر کی تعریف کریں - اسواسطے سنتری چوڑامنی کے بیٹے نے یہہ جین مندر بنوایا - وہ اجیت سین منی کا چیلہ تہا -

کتبہ نمبر ۶۸ ایک ستون پہ کہدا ہوا ہے جو کنچن دون میں واقعہ ہے -

کتبہ نمبر (۶۸)

سنہ ۱۱۲۹ع

پہلا حصہ

پتہ مانما کرے کہ معزز - کامل سیاد - واد - تینوں لوگوں کے دیو جیندر بہگوان کا مسئلہ جین بانی قایم رہے -

نیک صفتوں سے موصوف سری مت تری بہون مال چلاڈنک رائے ہوسل سیٹی نے شہر ایا ول کی چونگی گھر کے دتی سیٹی کے بیٹے مالی سیٹی کا نام چلاڈنک راد ہوسل سیٹی رکھا - اور یہ معلوم کرکے کہ میراانت سما گیا ہے ساکہا سمت ۱۰۵۹ سال سومیا ماگہہ سدی میں شنکرام کے وقت اپنے رشتہ داروں سے رخصت ہوا اور دلجمی کے ساتھ تپشیا کرکے سرگ لوک کو چلا گیا -

دوسرا حصہ

اس کی بیوی کا حال یوں لکہا ہے کہ چادی کبی اسکی بیوی تھی اور ما ور سگوی کی بیٹی تھی - اس کا اشنک جینیشر دیو کے گند ھودک سے پوتر کیا گیا - اور بھوجن سپاہ - دوا اور علم کادان کرنیکی بہت مشتاق تہی - چاڈی کبی نے اپنے خاوند چلاڈنکا راد ہوسل سیٹی اور اپنے بیٹے بوچنا کی یادگار میں یہہ سمادہ بنائی -

کتبہ نمبر ۶۹ ایک شکستہ پتھر پر کندہ ہے جو کنچن دون کے دروازہ کے پاس پڑا ہے

کتبہ نمبر (۶۹)

سنہ ۱۱۸۵ع

کتبہ کا ایک ٹکڑا ہے اور اس میں بالاچندر دیو کی استوتی ہے -

کتبہ نمبر (۷۰) ایک شکستہ پتھر کے ٹکڑے پر کندہ ہے جو برہم دیو مندر کے پاس پڑا ہے

کتبہ نمبر ۷۰

سنہ ۱۱۸۵ع

یہہ بہی ایک ٹکڑا ہے اور اس میں مندرجہ ذیل مضمون لکہا ہوا ہے - کہ گن چندر سد ہانت دیو کا بڑا چیلہ نیا کیرتی سد ہانت چکرورتی تہا - اور اس کے چیلے دیو نندی تری وید دیو - بہانو کیرتی

سدہانت دیو اور ادہیاتی بالا چندر دیو تہے۔

کتبہ نمبر ۷۱ ناگری حروف میں ایک چٹان پر بہدر باہو کی گُفا کے اندر مشرق میں کندہ ہے۔

کتبہ نمبر ۷۱ سنہ ۱۰۹۰ء

سری بہدر باہو سوامی کے چرنوں میں جن چندر سیین نوانا ہے۔

کتبہ نمبر (۲) ۷۱ بہدر باہو کے گُفا کے باہر مشرق میں کندہ ہے۔

کتبہ نمبر ۷۲ سنہ ۱۸۰۹ء

سال البابن سمت ۱۷۳۱ اسال شکلا بہادوں بدی چہتہ بودہ وار کو آدتیہ کیرتی دیو ایک مہینہ تک برت کر کے اس گُفا میں سے سرگ کو چلا گیا۔ آدتیہ کیرتی دیو۔ شانت کیرتی دیو کا چیلہ تہا اور شانت کیرتی دیو اجیت کیرتی دیو کا چیلہ تہا۔ اور اجیت کیرتی دیو۔ کونڈ کندا نوبہ اور دیسی گن کے چارو کیرتی پنڈت دیو کا چیلہ تہا۔

کتبہ نمبر ۷۳ ایک چٹان پر کندہ ہے جو بہدر باہو سوامی گُفا کو جاتے ہوئے راستہ میں آتا ہے

کتبہ نمبر ۷۳ سنہ ۱۲۱۷ء

سال الشیور ملیال کے کدیہ شنکہ یہاں آئے اور وہ بہت محظوظ ہوئے اور وہاں کی کہیت کے مغرب کی طرف املی کے درخت ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۳ دئی ۔ ۔ دیا۔

کتبہ نمبر ۷۴ ایک چٹان پر کندہ ہے جو جنوبی احاطہ کی دیوار کے باہر ناآلا کے شمال میں واقع ہے

کتبہ نمبر ۷۴ سنہ ۱۲۴۶ء

سال پر ابہو سنگہ بدی اشٹمی جمعہ کو مری یال کا پدماوی نایک بڑی پہاڑی سے چہوٹی پہاڑی پر آیا اور ۔ ۔ ۔ ۔

ختم شد حصہ سوم

چوتھا حصّہ

॥ ॐ ॥

त्रै लोकं कुमापत्क राम्वुस्तुठन्तु कावदान्मो कते जन्तुनां विजयानि
यापति लपयः सक्रमा भावेते। स श्रीमान् भगवान्चित्र विचित्र विभिर्दै
वासुरे रञ्जितो श्रीतत्रास विलास हासरथसः पाया जिनानां पतिः

وندھیاگری کے کتبے

کتبہ نمبر ۷۵ بائیں طرف گومت سوامی کے پرتما کے سر کے پاس واقع ہے۔

کتبہ نمبر ۷۵

سنہ ۹۸۳ع

ناگری حروف میں {
سری چاونڈا راجہ نے اس کو بنایا۔
سنہ ۱۱۱۶ع
سری گنگ راجہ نے اسکے گرد حجرہ بنایا

کتبہ نمبر ۷۶ دائیں طرف گومت سوامی کے پرتما کے سر کے پاس واقع ہے۔

کتبہ نمبر ۷۶

سنہ ۹۸۳ع

پروا دا اسیل کنا ڈا حرف میں — سری چمنڈا راجہ نے اوس کو بنایا

گرنتھہ اور تامل حروف میں — سری چمنڈا راجہ نے اوس کو بنایا

سنہ ۱۱۱۶ء

ہیں کنانڑا حروف میں ٭ ٭ ٭ سری گنگ راجہ نے اسکے گرد حجرہ بنائے۔
کتبہ نمبر (۷۷) کنول جیسے سنگھاسن کے کنارہ پر کندہ ہے۔

کتبہ نمبر (۷۷)

سنہ ۹۸۳ء

جے ونت رہو۔ دیوتا۔ دیتہ۔ کنر۔ اور پنگوں کی تعظیم کے لئے جھکے ہوئے سروں کے تاجوں کے جواہرات کی کرنوں سے روشن اور تاریکی سے آزاد۔ جین دہرم شاسن اوسوقت تک قایم رہے جب تک کہ زمین اور سمندر۔ سورج اور چاند قایم ہیں۔
کتبہ نمبر ۷۸ دائیں طرف چٹان پر کندہ ہے۔

کتبہ نمبر (۷۸)

سنہ ۱۱۹۶ء

سری نیاکیرتی سدہانت چکرورتی کے چیلے سری بساوی سیٹی نے حجرہ اور ۲۴ تیرتہنکروں کے گرد دیوار بنائی اور سری بساوی سیٹی کے بیٹے نمبادیو سیٹی۔ بوکی سیٹی۔ جنی سیٹی اور باہو بلی سیٹی ان تیرتہنکروں کے واسطے جہرو کے دار کھڑیاں بنائیں۔
کتبہ نمبر ۷۹ اس نالی کے منہ پر کندہ ہے جسمیں سے پرتما کے نہون کا گندہ جل باہر نکلتا ہے۔

کتبہ نمبر (۷۹)

پاک خوبصورت جل۔
کتبہ نمبر (۸۰) دائیں طرف چٹان پر کندہ ہے۔

کتبہ نمبر (۸۰)

سنہ ۱۱۶۰ء

بڑے منتری بڑے بھنڈاری - ہلا مایا نے مہا منڈلیشور زبردست ہوسل نرسنگہ دیو کو سونیر کا گانوں دیا تاکہ اوس سے گومسٹ دیو سری پارس دیو اور ۲۴ تیرتھنکروں کی آٹھ قسم کی پوجا اور رشیوں کو بھوجن دینے کے واسطے سامان مہیا کریں۔

کتبہ نمبر ۸۱ سینٹالینہ تیرتھ میں کندہ ہے۔

کتبہ نمبر (۸۱)

سنہ ۱۱۷۱ء

پرمشہور کرے کہ معزز - کامل سیادواد - تینوں لوک کے مالک کا شبلہ جین ساسن جاری رہے - تمام دنیا کی جائے پناہ - ملک اور دولت کا پیارا - مہاراجہ بڑا حاکم - شہر دوارادتی کا سردار یادو کل کے آسمان کا سورج - عقلمندوں کا جواہر - مگرا کی سلطنت کو جڑ سے اوکھاڑ ڈالنے والا پھولاؤں کے راج کا بانی - زبردست ہوسل سری بیر نرسنگہ دیو حکومت کرتا تھا -
اوسکے کنول جیسے چرنوں میں رہنے والا - نیا کیرتی سدہانت دیو کے چیلے بالا چندر دیو کا چیلہ تھا - پدم سیٹھی بڑا نیک تھا - اس کا مستک گندھودک سے پوتر کیا گیا تھا - دہرم کے کام کرنے اور چاروں قسم کے دان کرنے کا بہت مشتاق تھا - اس کے بیٹے گومت سیٹھی نے سال کھارا یوہ سدی ہجم جمعرات کو سورج کے شمال کیطرف جانیکے وقت گوتم دیو اور ۲۴ تیرتھنکروں کی آٹھوں قسم کی پوجا کے واسطے بارہ گڑیاں دان کے دیدی -

کتبہ نمبر (۸۲) برہم دیو منڈپ میں کندہ ہے۔

کتبہ نمبر (۸۲)

سنہ ۱۳۶۲ء ۳ وہم × ۱ و ۳

خلاصہ - سری بکا رائے کے ایک منتری تھا جس کا نام چیچا ڈنڈنیشور تھا - اس کے تین بیٹے ہیں - اردگپا - بکانا - اور مانگیا جن میں سے مانگیا بہت مشہور ہوا - اس کی بیوی جانکی تھی - اس کے دو بیٹے تھے - چیچا پا اور اردگپا - اردگپا نے بہت ملک فتح کیا - اور بڑا نام پایا -

سری نیڈ تاریہ جتی کی سب عزت کرتے تھے - شرت منی جتی فاضل اجل مشہور ہوا - اس کے حضور میں
اس ارد گیا چند ناتھ نے بیلگولہ تیرتھ کے سری گومتیشور کے خوش کرنے کے واسطے بیلگولہ کا گانوں
منی جینوں کو دان کر دیا - سال سوبہاکرت کاتک سدی اکادشی وشنوتیتی کو منتریوں کے بیٹے نے
خوشی خوشی - عمدہ تیرتھ - خوبصورت کنج اور نیا تالاب جو خود اسنے بنایا تھا دان کر کے دیدیا -
کتبہ نمبر ۸۳ و ۸۴ برہم دیو منڈپ کے مغرب میں کندہ ہے -

کتبہ نمبر (۸۳)

۱۷۲۳ع ۲و۶ × ۱و۲

معنز - کامن سیاد داد - تینوں لوک کے مالک کا مسئلہ جین ساسن جاری رہے -
سماکہا سمت ۱۶۴۵ سال سوبہاکرت کارتک بدی ترو دشی جمعرات کو بڑا مہاراجہ دیو داکرشن راجہ
و دیلو سلطنت کرناٹک کے تخت پر بیٹھا - بڑا خوش نصیب اور دولتمند تھا - فلسفہ کے چیدہ مدرسوں
کے قایم رکھنے میں ہوشیار تھا - فاضلوں سے گھرا رہتا تھا - شریروں کے غرور کو دور کرتا تھا
ملک میسور کا حاکم تھا - اوس کی تعریف میں کئی اشلوک درج ہیں - دوداکرشن راجہ ودیور دیوگو
کے پاک چہرہ کو دیکھکر جو بیلگولہ کے پہاڑ پر چاند اور سورج سے زیادہ چمکتا تھا - بہت خوش ہوا
اور تھا کہ بیلگولہ کے جینیشر سان دیو کے واسطے مندرجہ ذیل گانوں اور زمین دیدیں - ارنہا ہلی
ہوسا ہلی - جنانا تھ پور - بستی گرام - رچنا ہلی - اوتنا ہلی - جنا نا ہلی - سہ اون کے دیہات
کے اور شہر بیلگولہ کے - یہ گانوں ہمیشہ کے لئے ساتوں لوک کے مالک گومت سوامی کی پوجا کیواسطے
اور دھرم دیا پھیلانے کے واسطے دان کئے گئے ہیں اور ان پر محصول معاف کیا گیا ہے - چاند اور سورج
اس امر کے گواہ ہیں - علاوہ ازیں بڑے راجہ کرشن راجہ نے چکا دیو راجہ تالاب پر چترس کے کھانا
کھلانے کے واسطے کبالی کا گانوں دیدیا -
میرے خاندان کے راجہ ہمیشہ اس دھرم کے کام کو قایم رکھیں - اور اس کے ہمیشہ ساعی و مددگار
رہیں

راجہ کرشن راجہ کا یہ حکم پتھر پر کندہ کیا گیا - ۶ جے ونتے رہیو ۲

کتبہ نمبر (۸۴)

سنہ ۱۶۳۴ء ۳و ۶" x اور ۶"

مشہور مہاراجہ چام راجہ وڈیور والے میسور فلسفہ کے چھہ مدرسوں کا بانی تہا - اور بیلگولہ کے مندر کی زمینیں رہن ہو رہی تھیں - اس چام راجہ نے ساکہا سمت ۱۵۵۶ سال بہاؤ اساڑہ سدی ترودشی ۱۳ کو برہم لوگ ہیں رہنان زمین سٹی ہوساولالو کمپاپا کے بیٹے چینا اور بیلگولہ پای سیٹی کے بیٹے چلکنا اور جگ پای سیٹی وغیرہ وغیرہ کو بلا کر کہا کہ میں تمہارے رہن کا روپیہ ادا کردوں گا۔

پھر چلکنا - چینا اور جگ پای سیٹی - پانچ بان کوی - اور ہمناکوی وغیرہ نے اس غرض سے کہ ہمارے ماں باپ کی سری گومٹ سوامی اور گروچار وکیرتی بنڈت دیو کے سامنے عزت ہو سنگلپ کرکے تمام رہن نامہ راہناں کو واپس دیدیئے اور یہ پتھر کا کتبہ کندہ کرایا۔

کتبہ نمبر ۸۵ دوار پالیک دروازہ کے بائیں طرف ہے۔

کتبہ نمبر (۸۵)

سنہ ۱۱۸۰ء ۵و ۸" x ۲و ۶"

پاک گومٹ جنشر سمان دیو کی میں تعریف کرتا ہوں - جس کی آدمی - ناگ - دیوتا دینیہ پوجا کرتے ہیں - جسنے اپنی تپشیا سے سمر کو غارت کردیا - اور جوگی جسکی تعریف کرتے ہیں۔

پورو کے لایق بیٹے باہو بلی نے یہہ خیال کرکے کہ یہ میرا جسم یکایک سوکھہ نہ جاوے رفتہ رفتہ جہلنا بند کردیا - لیکن اس کی سلطنت بے رونق ہوگئی اور وہ بہت شرمندہ ہوا - اس نے سلطنت بڑے بہائی کو دیدی اور چلدیا اور تپشیا کرکے (دشمن) کرم کو جیتا - کیا کوئی شخص عزت و توقیر میں اس کا ثانی تھا - ؟

پورو دیو کے بیٹے بھرت نے خوش ہو کر باہو بلی کیولی کی مورتی ۵۲۵ کمان اونچی پوڈنا پور کے پاس بنوائی - اوس وقت تمام راجہ جوانہوں نے فتح کئے تھے اسکے گرد کھڑے ہوئے تھے۔

تھوڑے دنوں کے بعد بیشمار گوکت سرپ اس پرتما کے اردگرد کی زمین میں نکل آئے - اور اس مورتی کا نام گوکتیشور ہوگیا - بعد ازاں وہ عام لوگوں کو دکھائی نہ دی اور صرف وہ لوگ اس کو دیکھ سکتے تھے جو منتر تنتر میں ہوشیار تھے -

دیوتاؤں کے باجوں کی آواز سنی گئی - دیوتا اس کی پوجا کے لئے اکٹھے ہوتے ہوئے نظر آئے جو لوگ توجہ و غور سے اس کے شان و شوکت والے چرنوں کے ناخنوں کے آئینہ میں دیکھتے ہیں وہ اپنے پچھلے جنم کو دیکھ لیتے ہیں - تمام دنیا میں اس دیوتا کی شان و شوکت کا حال اسیطرح سنا گیا ہے -

لوگوں کی زبانی اس پرتما کی شان و شوکت کا حال سنکر اس کے دل میں وہاں جانے اور اس کے درشن کی خواہش پیدا ہوئی - لیکن جب اس کو یہ معلوم ہوا کہ وہ جگہہ بہت دور ہے اور راستہ دشوار گذار ہے - تو اس نے کہا کہ میں خود اس دیوتا کی مورتی بناؤں گا - اور اس نے گوسندیو کی یہ مورتی بنوائی -

راجہ رچپل نہایت عقلمند - مذہب کا پابند - نیک چلن اور بہادر اور لنگ کل کا چاند تھا وہ دنیا میں مشہور ہوا - اس راجہ سے دوسری درجہ پر مشہور اس کا منتری چمنڈا رائے تھا جو منو کا ثانی تھا - اوسی نے گومت دیولی یہ مورتی کوشش کرکے بنوائی -

ممکن ہے کہ کوئی مورتی بڑی ہو لیکن خوبصورت نہو اور ممکن ہے کہ ایک مورتی بڑی بھی ہو خوبصورت بھی ہو مگر اس کی عزت نہو - مگر یہ مورتی بڑی تھی اور خوبصورت بھی تھی اور لوگ اس کی عزت کرتے تھے - گوتیشور کی مورتی دنیا بھر میں پوجنے کے لائق ہے -

اگر خود مایا اوس کی شبیہ کھینچنے کا عزم کرے ناگ لوک کا سردار اندر اس کو دیکھے اور ناگوں کا سردار آدی شیش اس کی تعریف کرے تو ناممکن ہے پھر کون جنوبی گوتیش کی جو نہایت خوبصورت ہی شبیہ کھینچ سکتا ہے یا اس کی طرف دیکھ سکتا ہے یا اس کی تعریف کرسکتا ہے -

پرندوں کے غول اس کے پہلوؤں سے نکلکر اوس پر موت ہوگئے اور اڑنے کے ناقابل بنگئے اور کاشمیر کے سنہری مائل سُرخ رنگ سے چمکتے تھے - تینوں لوک کے آدمیوں نے اس تعجب کو دیکھا - گوتیشور بھگوان کی پاک صورت کی کون تعریف کرسکتا ہے - اس کی جڑ ناگ لوک -

اوس کی بنیاد زمین - اطراف اس کی دیواریں - آسمان اوس کی چھت - اس کے کنگوروں پر دیوتاؤں کی گاڑیاں چلتی ہیں - پاک گومتیشور کا مسکن ان تینوں لوک کے مانند ہے - جو جینید بھگوان سے منسوب کیئے گئے ہیں -

باہوبلی - نہایت خوبصورت - منمتھہ سے بڑا - راجاؤں کا فتح کرنیوالا - بڑا فیاض - بڑا مہربان اور تپشوری تہا - اوس نے تمام دنیا کو فتح کیا اور پھر اوس کو دیدیا - اس کے دونوں چرن زمین پر لگے ہوئے تہے - بڑا عقلمند تھا - اور کرم سے رہت تہا -

وہ دن ہو کہ باہوبلی ہمارے دل میں ایسی محبت پیدا کرے جو کبھی تبدیل نہ ہو بڑی شان و شوکت والا ہے - اور خوش قسمت ہے - منمتھہ کی طاقت اور مہاراجاؤں کے غرور کا دور کرنیوالا ہے -

پاک گومت بھگوان خواہش سے آزاد ہے - بڑا تپشوری - بڑا خوبصورت ہے اور اس کو ابدی خوشی حاصل ہے -

اس کی بے عیب شان و شوکت اور صفائی خلوب دنیا کے چاروں اطراف میں پھیلی ہوئی ہے - اور دیوتا گومتیشور کے سر پر نمیسرد کے پھول برساتے ہیں - تمام دنیا نے اس بات کو دیکھا ہے - ایسی دیوتا کی ایسی عزت ہونا کیا کوئی تعجب ہے

میں نے دیکھا - میں نہ دیکھہ سکا - کیا تو نے دیکھا - اس طرح باتیں کرتے ہوئے مرد عورت اور بچے اور گوالیوں نے اس کو دیکھا اور محبت کے مارے ہر روز وہ آتے اور گومت بھگوان کے سر پر دیوتاؤں کو پھولوں کی بکہاد (بارش) کرتے ہوئے دیکھتے - اور نہایت خوش ہوتے -

گویا کہ چمکنے والے ستارے اعتقاد سے گومت دیو کے چرنوں کی پوجا کرتے ہیں - اسیطرح پھولوں کی ندیاں زمین پر بھی اور بیلگولہ کے گومت ناتھہ کے چرنوں میں آکر ٹھہر گئی اور سب لوگ اس سے بہت خوش ہوئے -

جبکہ مہاراجہ بھرت سے مشت یدھ کر کے ان کو زیر کیا تہا - اور پاپ کی زبردست بندہن کو توڑ کر وہ کیولی ہو گئے - اور دیوتاؤں نے انپر پھول برسائے تہے اسیطرح اب باہوبلی پر خوبصورت پھولوں کی بارش ہوئی -

ملک کے بیشمار مردہ سرداروں کے ساتھہ یہہ محبت کیوں ہے - بیوقوف کہتے ہیں کہ یہہ ہمارے دیوتا ہیں

اے گرہستی لوگو۔ یہ خیال کرو کہ گومت دیو خود ایشور ہے اور اس جنم اور بڑہاپے کے رنج سے
چھوٹ جاؤ۔

گومت دیو کہتے ہیں کہ قتل ۔ جھوٹ ۔ چوری ۔ زنا کاری ۔ اور لالچ آدمی کو اس لوک میں
اور پرلوک میں تباہ کر دیتی ہیں۔

اے گومت دیو۔ تم نے ہمارے واسطے موسم بہار۔ چاند۔ اور منتھہ کی طاقت کو زایل کیا۔ اور
تپسیا کرنے میں مشغول ہوئے۔ اس سے زیادہ درجہ اور رتبہ اور کیا آپ مہاراج حاصل کرینگے؟

اے گومت دیو ہم تیرا کلام نہ سننے سے مدہوش ہو گئے ہیں۔ آپ ہم پر کرپا کریں وہ تم نے ہم کو کیوں
بھلا دیا۔ یہہ لفظ کہتے ہوئے زمین اور عورتیں روتی ہوئی آئیں اور اوس سے بغل گیر ہوئیں۔
اور دیمک اس کے جسم سے چمٹ گئی اور بیل اس پر چڑہ گئیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔
کہ اس نے اپنے بدن کو خوب سدھا لیا تھا۔ آدی شیش ۔ اندر اور بڑے بڑے منی جن گومت دیو
کی پوجا کرتے ہیں۔ بھرت مہاراج نے کہا کہ اے میرے چھوٹے بھائی۔ تمام میرے بھائیوں نے
دکشا لی ہے ۔ اگر تم ہی تپسیا کرو گے میرا کیا حال ہوگا مجھے اس دولت کی پروا نہیں ہے ۔ تم
مت جاؤ ۔ گومت سوامی تم نے اسطرح سمجھانے والے اپنے بڑے بھائی کے کہنے کی پروا نہ کرکے دکشا لی ۔ اے گومت
تپسیا میں تمہارا ثانی کوئی نہیں ہے ۔ یہہ مت کہو کہ تیرے چرن میری سرزمین میں ہیں بلکہ زمین
تیری اور میری دونوں کی ہے ۔ وہ تقسیم نہیں ہو سکتی ۔ ایشور کا یہہ حکم ہے کہ بڑا دہرم دویا دان ہے

اے گومت دیو ۔ اپنے بھائی کے اس کلام سے تو نے شان وشوکت کی خواہش چھوڑ دی۔

اے چھوٹے بھائی ۔ وہ سنیاسی اور جوگی جو تپسیا کرتے ہیں اور گرہستی عورتوں کے ساتھہ میل جول
رکھتے ہیں ۔ وہ اپنے اور نیز دوسروں کے دشمن ہیں ۔ مگر اے گومت دیو تیری تپسیا خود تیرے
واسطے اور اوروں کے واسطے لازوال خوشی کا باعث ہے ۔ کیونکہ اس سے اور لوگوں کو عبرت
ہوتی ہے۔

اے گومت دیو۔ تو نے اپنا دل پرماتما کی بھگتی میں لگا کر محبت اور اندریوں کی خواہشیں دور
کر دیں۔ کیول بچی گیان کی خوشی بڑہتی جاتی ہے اور پاپ کو جیت کر آخرت کی خوشی حاصل
کی ہے۔

اے گومت دیو۔ وہ بڑے خوش قسمت ہیں۔ جو خوشبودار پھولوں سے تیرے کنول جیسے چرنوں کی پوجا کرتے ہیں۔ تیری پرکرما کرتے ہیں اور تیری تعریف کرتے ہیں اور ان سے بھی زیادہ خوش نصیب وہ ہیں جو تجھکو اندر کے مانند جانکر تیری پوجا کرتے ہیں۔

اے باہوبلی۔ اگرچہ تمتہہ نے خواہشوں کو جیت لیا تھا۔ مگر وہ دنیاوی سلطنت سے متعلق رہا جبکہ بھرت نے چکر ہتھیار (جو سورج کے مشابہ تھا) اس کے دینے بازو پر چلایا۔ وہ سب کچھ بھول گیا اور مکتی حاصل کرنے کی خواہش سے اس نے دکشالی۔ عقلمند آدمی سب کچھ چھوڑ بیٹھتے ہیں۔ جب انکو گیان ہوتا ہے کہ یہہ ہمارے ساتھہ نہیں چلیں گے یہ خیال کرنے کہ میسہ تمام پاپ جاتے رہیں گے جو ہیں تے خیال کرنے سے اور زبان اور جسم سے کئے ہیں سوجنوتم سم نے گومت دیو کی تعریف کی سوجن کے معنی ہیں اچھے آدمی اور اوتمس کے معنی ہیں عقلمندی۔ پس بوپنا سوجنوتم سم کے نام سے مشہور ہے۔

جیندر بھگوان کی استوتی کا یہہ کتبہ۔ یہہ جن ساسن مشہور سوجنوتم سم نے بنایا جنے اپنی عقل سے اپنے پاپ کو جیت لیا۔ اور اچھے شاعر جس کی تعریف کرتے ہیں۔ مشہور سدھانتی مہاراجہ ناکیرتی کا چیلا بالاچند جیندر تھا۔ جو آتما اور پرماتما کے گیان سے خوب واقف تھا۔

بوپنا پنڈت نے گومت جیندر کے اوصاف کی تعریف کا ساسن بنانیکی تجویز کو منظور کیا اور ادس کو بنایا۔ اور کوڈاماپا دیو کے حکم سے باگاڈی رودر نے محنت سے اس کو کندہ کرایا۔

"کتبہ نمبر ۸۶ دوارپالک دروازہ کے مغربی رخ پر واقع ہے"

کتبہ نمبر ۸۶

سنہ ۱۱۹۶ع

۱۰×۱۰-۹۵

خلاصہ۔ بیلگولہ تیرتھ کے جبرہ میں مٹس کے دوابی بہاری بساوی سیٹی نے بہت تحفہ دیوں کا مندر بنوایا۔ اور ادن کی آٹھوں قسم کی پوجا کے واسطے مٹس کے باشندوں نے ہرسال منابہ ویل رقم دینے کا اقرار کیا۔

کتبہ نمبر ۸۷ و ۸۸ و ۸۹ دوارپالک دروازہ کے مشرقی رخ پر واقع ہے۔

کتبہ نمبر ۸۷

سنہ ۱۱۹۶ء ۲و۱۰و۱۰

خلاصہ سری بساوی سیٹی کے ترتھنکروں کی آٹھ قسم کی پوجا کے واسطے محل کے باشندوں نے مندرجہ ذیل رقم ہر سال دینے کا اقرار کیا۔

کتبہ نمبر ۸۸

سنہ ۱۲۵۶ء ۱و۴×۱۰

سال نلا میں سورج کے شمال کی طرف جانیکے وقت بڑے اور فیاض وجیانا کے داماد ... نے گنگا سمدر میں زمین خرید کر کے سری گومت دیوی کی پوجا کے واسطے پھولوں کے ۲۰ تاج سمیت مہامنڈلاچاریہ چندر پربھو دیو کو دیدی۔

کتبہ نمبر ۸۹

سنہ ۱۲۵۸ء ۱و۶×۱۰

سال کال یکتی کا تمک سدی پڑوا کو بنگالی کبی سیٹی کے بیٹے سوسیا نے گومت دیوی کی پوجا کے واسطے گنگا سمدر میں چند قطعہ زمین بڑے نیاکیرتی کے چیلے مہامنڈلاچاریہ چندر پربھو دیو کو دیں۔

کتبہ نمبر ۹۰ لغایت ۹۷ دوارپال دروازہ کے دائیں طرف واقع ہے۔

کتبہ نمبر ۹۰

سنہ ۱۱۸۱ء ۵و۳۳×۳۳

پرماتما کرے کہ منزکال - سیاد واد - جین ساسن - تینوں لوک کے چی کا مسئلہ جاری رہے۔

جین مسئلہ کی اقبالمندی - مقابلہ کرنے میں زبردست - مخالف بولنے والوں کے سر کا توڑنے والا

دولت کا بخشش کرنے والا۔

تینوں لوک کے ناتھ کی ہم اطاعت کرتے ہیں۔ جو اپنے کلام کی کرن سے انسان کو جنم کرم سے چھڑاتا ہے اور جہالت کی تاریکی کو دور کر کے سچ پھیلاتا ہے ایسے جنیشر دیو کی ہم اطاعت کرتے ہیں۔

مہامنڈلیشور۔ پانچ بڑی نوبت کا مستحق۔ دوارا وتی کے اچھے شہر کا حاکم۔ یادو کل کے آسمان کا سورج۔ نیکی کا چوڑامنی۔ ملپاؤں کا حریف۔ خوش قسمت۔ نیک نہاد مہامنڈلیشور تری بھون مل تلاکڈو کا فتح کرنے والا۔ زبردست بیرگنگ وشنو وردھن ہوسل دیو کی ظفرمند سلطنت کو ترقی دے رہا تھا۔ تاکہ وہ اتنی مدت تک قایم رہے۔ جبتک کہ سورج۔ چاند۔ اور ستارے قایم ہیں اس کے کنول جیسے چرنوں میں۔ رہنے والا۔

ایچم لوگوں کا محافظ تھا۔ فیاض تھا۔ غیر لوگوں کی استریوں سے دور رہتا تھا۔ سرسوتی کے سینہ کا ہار تھا۔ اور لڑائی میں بہادر تھا۔ اس کا باپ مارا تھا۔ اور اس کی ماں ماچی کبی جو دھرم کے کام کرنے کی بڑی مشتاق تھی۔ اور جن کی عقلمند تعریف کرتے تھے اور جو بڑی نیک چلن تھی۔ ایچم بہت خوش قسمت تھا۔

ایچم بدوں کا دشمن تھا۔ فاضلوں کا دوست تھا۔ برہمن کے کل کو پوتر کرنے والا تھا۔ دنیا میں اس کی بہت عزت تھی۔ اپنے دشمنوں کو جڑ سے اکھاڑا۔ نیک چلن تھا۔ اور اس کا گوت کونڈنیا تھا۔

اس کا چال چلن منو کے چال چلن کے مانند تھا۔ ایچی گا کے گھر میں منی جن اور فاضلوں کا انبوہ لگا رہتا تھا۔ اور جنیشر دیو کی پوجا اور جن بانی کا اپدیش ہوتا رہتا تھا۔

پوچی کبی ایسی گیان والی عورت تھی کہ اس کی نسبت یہہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ تمام نیک اوصاف کا مسکن تھی۔ اور تمام دنیا کی نسبت یہی خیال ہے۔ ایسے مشہور ایچی راجہ اور پوچی کبی کا بیٹا بڑا عقلمند تھا۔ اور تمام تیرتھنکروں اور منیوں کی کتھائیں بڑی خوشی سے سنا کرتا تھا۔

اس کی تلوار مخالف راجاؤں کے غرور کو دور کرنے کی مشتاق تھی۔ اور وہ خود لڑائی کرنے کا بہت مشتاق تھا۔ بھوجن۔ پناہ۔ دوا اور علم کا دان دیا کرتا تھا۔ اور تمام دنیا کے رنج کو دور کرتا تھا۔

راجہ وشنو کے کام کرنے میں وہ ایسا تھا۔ جیسے کہ اندر کے واسطے اگنی گا۔ بجر بلرام کے واسطے ہل۔ وشنو کے واسطے چکر کمار سوامی کے واسطے ساکتی۔ ارجن کے واسطے گانڈیو دہنش جسم جیوں سے کمرنگا راجہ کی کیونکہ تعریف ہوسکتی ہے جو دریائے گنگا کی شاندار لہروں کے مانند شاندار تھا۔

جبکہ چولا کا باجگزار راجہ آدی یم تلاکڈو کے خیمہ میں فوج لئے پڑا تھا۔ (جو گھاٹ سے اوپر گنگا وری ناد کے سرحد پر واقع ہے۔) اور اس نے چولاوں کے ملک کو واپس دینے سے انکار کیا اور ٹھاکہ لاؤ اور لیلو۔ تو معززہ بڑے ستری ڈنڈنایک گنگ راجہ نے جو بدمعاشوں کو پیسنے کے لئے چکی تھا۔ فتح کا خواہشمند ہوکر دونوں فوجوں کو ایک دوسرے کے مقابل کیا۔

اے گنگ راجہ ملک کے حصہ میں تمہاری بہادری کی تعریف غیروں سے کیوں منسوب کیجاوے جبکہ فتح کی مشتاق ہوکر تمہاری تیز تلوار کی نوک اس کی کمر کی پیٹی کو اوٹھا رہی تھی۔ وہ بھاگ گیا اور کانچی کی طرف دوڑا گویا اس کو یہ امید تھی کہ میں کانچی پہنچ جاؤں گا۔

اے گنگ راجہ۔ اس کا جسم لڑائی میں تمہاری تلوار کو روکنے میں ناقابل ہوکر چھپ گیا اور عورتوں کے سینہ جنکو اس پر بھروسہ تھا خوف سے کانپ اوٹھے وہ ایک دن اور ایک رات جنگل میں چھپا رہا۔ تگولا دامن خوف زدہ ہرن سے زیادہ خوف زدہ تھا۔

لڑائی کے بہت سے بہادروں کو بھگادیا۔ اور ایسی بہادری ظاہر کی کہ سب نے باواز بلند یہہ کہا کہ تلاکڈ و میں اب بھی باجگزار داموور ہے۔ جو گنگ راجہ کے تلوار کے وار سے ڈرتا ہے لڑائی کرنے سے انکار کرتا ہے۔ اور شو جوگی کے بہین بھرے ہوئے ایک ٹوکرے میں ایسی خوراک لے جاتا ہے کہ جس کو کتا بھی نہیں کھاوے گا۔

تن تنہا اس کے پاس جاکر۔ اس کو پچھاڑا کر اور اس کی بزدلی ظاہر کرکے اوس بھگا دیا علاوہ ازیں نرسنگہ ورما اور تمام دیگر باجگزاران چولا کو جو گھاٹ سے اوپر تھے بھگا کر اور سب کو ایک چھتر کے نیچے کرکے راجہ وشنو بہت خوش ہوا اور اوس سے کہا کہ مانگ کیا مانگتا ہے۔

ذاتی فائدہ کا خیال نہ کرکے اور معمولی آدمیوں کے مانند یہہ خیال نہ کرکے کہ راجہ سے جو کچھہ میں مانگونگا دیدیگا۔ بغیر کسی دوسری چیز کے مانگنے کے جنیشور دیو کے پرم بھگت نے گوبند وادی کا

کا گانو مانگا - اور تمام جہان سے اس کی تعریف کی گویا کہ منی جنوں نے اس کے کان میں چُپکے سے کہا تھا - وہ گومت ۱۱ خوش دل ہو کر اس بہادر اور فیاض راجہ گنگ نے گومت دیو کی پوجا کے واسطے گوبند وادی کا گانو دیدیا -

ارت سمیہ میں سب سے پہلے مول سنگھ کو نڈا گنڈا نویہ ہوا جسکی شہرت اور نسل بڑھتی گئی پھر کوکت سین بن ہاری ہوا جو دیبی گن اور پستکا گچھ سے متعلق تھا اور جو اپنی تعلیم کیوا سطے مشہور تھا - اس کا چیلہ سبھا چندر سدھانت دیو جو بہت عرصہ تک مشہور رہا اور اس کا ساتھی گنگ چمبرپتی تھا -

گنگا وادی کی بیشمار بستیوں کی مرمت کی - گنگا وادی کے گومت دیو کے چاروں طرف مجرے بنائے - گنگا وادی کے تگلاؤں کو بھگا دیا اس نے بیر گنگ کو سیدھا کھڑا کیا یہہ گنگ راجہ گنگ کل کے پہلے راجاؤں سے ہزار گنا زیادہ خوش قسمت تھا -

دہرم سے دنیا سنبھلی کھڑی ہے - دہرم سے دشمن مغلوب ہوتے ہیں - دہرم سے تمام اچھی باتیں حاصل ہوتی ہیں -

جین دہرم کی لہر کے اٹھانے میں چاند - شاعری اور علم کا پوشیدہ خزانہ - ہاتھی (چمکدار متھہ) کے سر کے لئے شیر ببر - گن چندر کا بیٹا - نیلی کی جنم بھومی نیا کیرتی دیو منی زندہ رہے - جبکہ فتح پاکر آ رہا تھا راجہ نر سنگھ نے اس کو دیکھا اور خوش ہو کر گومت اور پارس ناتھ اور ۲۴ تر تھنکروں کے واسطے سونیر بکا اور لگیری کے گانوں ہمیشہ کے لئے دے دئے -

نر سنگھ نے نیا کیرتی منی کے چرنوں میں ندی بہا دی جیسے بہادری نے کیلاس کی چوٹی سے دریائے گنگا بہائی تھی -

جیسے کہ وشنو اور اوس خوبصورت بیوی سری کے متعلق پیدا ہوا تھا - جو عورتوں کی ساتھ خوشی اڑایا کرتا تھا - ایسے ہی راجہ نر سنگھ اور اس کی بیوی اکچلا دیوی کے ہاں بلال بھو پالک ہوا - بڑا زبردست باز و تھا - اور لوگوں کو گیان دیتا تھا اور زبردست دشمنوں کو مارتا تھا -

بلال بھو پالک نے اچانگی کے قلعہ کا محاصرہ کیا - جس کو مدت تک ناقابل تسخیر خیال کیا تھا

علا چام راج کے تعلقہ میں ملیار گانو کے جنوب میں یہ گانو واقع ہے

ہسن کے راجہ کام دیو کو پکڑ لیا - اور راجہ سند ود ے - اسکے خزانہ اور اس کے محل سرائے اور گھوڑوں پر قابض ہو گیا -

نیاکیرتی سدہانت دیو چکرورتی کے معتقد - بڑے منتری اور بڑے بھنڈاری ہلایا فی زبردست مہاراجہ نیر بلال دیو سے سونیرے - بکا اور لگیری کے گانو مانیگا اور گومت دیو - پارس دیو اور ۲۴ ترتھنکروں کی آٹھ قسم کی پوجا کے واسطے اور رشیوں کو بھوجن کھلانے کے واسطے نذر کر دیئے بوم اگم - (جین مت) کے سمندر کے چاند - سدہانت مہاراجہ نیاکیرتی کا چیلہ ادھیاتمی بالاچندر میندر اپنی صفائی قلب کے واسطے مشہور ہوا -

نیاکیرتی دیو سدہانتی کی یادگار میں اس نے ایک ساسن بنایا جو کلیتو کی نسل کے غارت کرنے میں وہ یم کال کے مانند ہے - اور بہت سی سماوہ تالاب اور جھیل بنائیں -

کتبہ نمبر ۹۱
سنہ ۱۱۸۱ع

پاک بیلگولہ تیرتھ کے جوہریوں نے گومت دیو - پارس دیو پر پھول چڑھانے کے لئے ہر سال عمدہ مونگے کے واسطے ایک تانی تولہ اور زمرد کے واسطے ایک دس فی تولہ - جبتک کہ سورج - چاند اور ستارے چمکتے ہیں دینا منظور کیا - سدا جی ہو

کتبہ نمبر ۹۲
سنہ ۱۱۸۱ع

خلاصہ سری بیلگولہ تیرتھ کے چند باشندوں نے انگا سمدر میں زمینیں خریدیں اور وہ گومت پر پھولوں کا چڑھاوا چڑھانے کے واسطے دیدیں -

کتبہ نمبر ۹۳

سنہ ۱۲۷۱ع

خلاصہ - سال بہادوں میں جنی سیٹی کے بیٹے چندر کیرتی بھٹارک دیو کے چیلوں کولایا
نے سری گومت دیو اور ۲ ترتھنکروں پر پھول چڑھانے کے واسطے زمین عطا کی ہے۔

کتبہ نمبر ۹۴

سنہ ۱۲۷۴ع

خلاصہ - سال بہادوں میں سری پربھوچندر بھٹارک دیو کے چیلے چارکیرتی نے امیدو
سیٹی کی یادگار میں سری گومت دیو پر دودھ چڑھانے اور ہون کرنے کے واسطے ساٹ بہنیں رکھنے
کے واسطے کچھ رقم عطا کی۔

کتبہ نمبر ۹۵

سنہ ۱۲۷۴ع

خلاصہ ہل سورے سوی سیٹی کے بیٹے کیتی سیٹی نے گومت دیو پہلی پرماتما
کا روزمرہ دودھ سے ہون کرنے کی غرض سے چندہ دیا۔

کتبہ نمبر ۹۶

سنہ ۱۲۷۳ع

خلاصہ - زبردست مہاراجہ ہوسل سری نرسنگھ دیو سی دوارسمدر کی راجدھانی میں گومت

کرر ناتھا۔ سا لکھا سمت ۱۱۹۱ اسال سری مکھ پیں ہونا چاگری کے مادیا کے بیٹے سبھا دیو نے
اور تین دیگر اشخاص نے مہامنڈلاچاریہ نیاکیرتی دیو کے چیلے چندر پربھو دیو کو چند قطعہ
زمین دے۔ تاکہ سری گومت دیو اور ہاتہ ٹھنکروں پر دودھ چڑھا دیں۔

کتبہ نمبر ۹۷

سنہ ۱۲۷۴ء

خلاصہ - سال بھاو میں کرامسوپلی کے گوبند سیٹھی کے پوتے ادیان نے سری گومت دیو
پر دودھ چڑھانے اور سات بتیاں رکھنے کے واسطے چندہ دیا۔ ادیان - سری پربھو چند بھٹارک
کا چیلہ تھا۔

کتبہ نمبر ۹۸ اشٹادک پالک منڈپ میں ایک ستون کے مشرقی رُخ پر کندہ ہے

کتبہ نمبر ۹۸

سنہ ۱۸۲۶ء ۲و۵ × ۱و۹

خلاصہ ساکھا سمت ۱۷۴۸ اسال دیا یا میں دیوراج ارا سا سری گومت سوامی
کے دودھ چڑھانے کے دن سرگ لوک کو چلا گیا۔ وہ سری کرشن راجہ ودیپور والی میسور کے کنڈاچار
اور سوائے لچھری کے محکوں کے باڑی گارڈ کا بخشی تھا۔ اور ستبہ منگل کے جالوی ارا سا کا بیٹا تھا
اور طوطا دیوراج۔ ارا سا کا پوتا تھا۔ اور بلیکری اننت راج۔ ارا سا کا پوتا تھا۔ یہ
سری چاوندا راجہ کی اولاد میں سے تھا۔ اس کے بیٹے پٹا دیوراج ارا سا نے
سری گومتی شور سوامی کی سالانہ پوجا کے واسطے چندہ دیا۔

کتبہ نمبر ۹۹۔ اشٹادک پالک منڈپ میں ایک دوسرے ستون کو مغربی
رُخ پر کندہ ہے

کتبہ نمبر (۹۹)

سنہ ۱۵۳۷ء ۲' و ۱" × ۱' و ۸"

خلاصہ - سالکھا سمت ۱۴۵۹ اسال ولبی ہیں گراسوپی کے چاونڈا سیٹی نے اگنی بومیا کے بیٹے کبھیہ لی زمین کو فک الرہن کیا اور ایک جماعت کو ہمیشہ بھوجن دینے کے واسطے اور بنیا گڈ برہما کچیت اور پشپ کا چڑھاوا چڑھانے کے واسطے چندہ دیا۔
کتبہ نمبر (۱۰۰) اننتاڈک پالک منٹپ میں ایک ستون کے جنوبی رُخ پر کندہ ہے۔

کتبہ نمبر (۱۰۰)

سنہ ۱۵۳۷ء ۲' و ۳" × ۱' و ۹"

خلاصہ - اوسی سال گراسوپی کے چاونڈی سیٹی نے دوداد یوپا کے بیٹے چلنا کے تمسک کا روپیہ ادا کیا - اس پر چلنا نے ایک جماعت کو بھوجن دینے کے واسطے چندہ دیا۔
کتبہ نمبر ۱۰۱ و ۱۰۲ - اننتاڈک پالک منٹپ میں ایک ستون کے مشرقی رُخ پر کندہ ہے

کتبہ نمبر (۱۰۱)

سنہ ۱۳۵۷ء ۲' و ۳" × ۱' و ۹"

خلاصہ - اسی سال گراسوپی کے چاونڈی سیٹی نے کو یگا کے بیٹے بومنا کے تمسک کا روپیہ ادا کیا - اس پر چہلہ ماہ کے واسطے ہر سال . . . .

کتبہ نمبر ۱۰۲

سنہ ۱۵۳۷ء

خلاصہ - اسی سال گراسوپی کے چاونڈا سیٹی نے چناما لی کی زمین کو رہن سے چھوڑایا۔
کتبہ نمبر (۱۰۳) اشٹادک پالک شٹپ میں تیسرے ستون کے مشرقی رخ پر واقع ہے۔

کتبہ نمبر (۱۰۳)

۱۵۱۰ع ۲ و ۴ گ × ۱ و ۹

خلاصہ - ساکھا سمت ۱۳۳۲ سال شکلا میں چنا بومرس نے جو بوسیا کا بھائی تھا - اور کیشونا تھ کا بیٹا تھا اور چانگل مہادیو کا منتری تھا - سری گومٹ سوامی کی ۰۰۰۰ مرمت کی جہاں نجر اپٹن کے سراوگی ٹہیرا کرتے تھے۔
کتبہ نمبر (۱۰۴) کمندتی دیوی کے سنگھاسن پر کندہ ہے۔

کتبہ نمبر (۱۰۴)

۱۱۸۰ع

کیتی سیٹی کے بیٹے باما سیٹی نے یکشی دیوتی بنائی - نیا کیرتی سدہانت چکرورتی کے چیلہ بالا چندر کا چیلہ کیتی سیٹی تہا۔
کتبہ نمبر ۱۰۵ و ۱۰۶ و ۱۰۷ اسدار البتی میں شمال کی طرف واقعہ ہے۔

کتبہ نمبر (۱۰۵)

۱۳۹۸ع ۳ و ۱۰ گ × ۱ و ۸

پرماتما کرے کہ معزز - کامل سیادواد تینوں لوک کے مالک کا مسئلہ جین ساسن جاری رہے۔

آدناتھہ جی - اجیت ناتھہ - سمبھوناتھہ جی - ابھی نندن ناتھہ جی - سمت ناتھہ جی - پدم پربھو جی - سپارس ناتھہ جی - چندا پربھو جی - پشپ دنت جی - شیتل ناتھہ جی - شریانس ناتھہ جی باس پوجہ جی - بمل ناتھہ جی - انت ناتھہ جی - دہرم ناتھہ جی - سانت ناتھہ جی - کونتھہ ناتھہ جی - ار ناتھہ جی - مل ناتھہ جی - من سرت ناتھہ - نیمی ناتھہ جی - نیم ناتھہ جی - سری پارس ناتھہ جی مہابیر سوامی جی - ان چوبیس ترتھنکروں سے دنیامیں ہم کو اقبالمندی اور خوش قسمتی حاصل ہے - مہابیر سوامی جو سب سے آخری ترتھنکر ہے - اس کی تینوں لوک یوں استوتی کرتے ہیں کہ وہ اپنے بھگت کو ہر ایک چیز دیتا ہے - کرم کا ناش کرتا ہے اور سب جگہہ حاضر و ناظر ہے - وہ ہمارے حفاظت کرتا ہے -

اس بیر جنیشر دیو کے ساتھہ گیارہ گنندہر ہیں جو تین جھوٹے خیالات کو چھوڑ کر سچے مذہب کی تعلیم دیتے ہیں -

ان کے نام یہ تھے - اندر بھوتی - اگنی بھوتی - رائیو بھوتی - اکمپن - موریا - سدہرم اور پشتر - ماتر یہ - اور مانڈیہ - ان دہول اور پربہاس اپنے پہلے جنم سے واقف تھے - کامل گیان حاصل کئے ہوئے تھے - تمام قسم کے علم جانتے تھے - میں ایسی جتی ادپادیا دان کی سبہوا کیوں نکروں - اگرچہ انہوں نے کمال حاصل کر لیا ہے - اسطرح اگ - (۳) سمندر (۴) اور رتن اور - چاند (۱) ایک سو - اور رودر (۱۱) کم تلو - اور پہاڑ (۷) ان سمیت سات گن تھے - جب بیر جنیشر کو سدہی حاصل ہوگئی - توصرف تین باقی رہے - جنکو کیولی کہتے تھے یعنی گوتم - سدہرم اور جمبو - انکی وجہ سے کیولی کا نام دنیا میں مشہور ہوا -

وشنو - اپراجیت - نندی متر - گوردہن گرو - بہدر بہاہو یہہ پانچ تمام چیزوں کے علم میں کیولی کے مانند تہا - اور اسی وجہ سے اون کو سرت کیولی کہتے ہیں -

وہ جو ودیا کا دان کرتے ہیں - اور نیک چلن ہیں - جنہوں نے دس پورب حاصل کیا ہے اون دس پورب دہاری کی میں تعظیم کرتا ہوں -

اون کے نام کشتری - پروشتہل - رنگ دیو - جے - سدہرم - دجے - وساکہ - بدہیلا دہرسین - ناگ اور سدہارتھ تھے -

نکشتر - اور پانڈیہ - جے پال اور کنوساچاریہ - پاک دہرت سین اسواسطے مشہور ہوئے کہ انکے گیارہ انگ تہے - یہہ پانچ ایکادس انگادہر میرے ہردے میں بسے رہیں لوہا - سبہدرا - جے بہدرا اور یشو باہو آچارنگ کہلاتے تہے - وہ جینیدر آگم محل کے بنیادی ستون تہے -

معزز کبہ - اونت - ہل دہر - واسودیو - (باسدیو) اچلا - میرو دہر - سروگیہ - سروگپت ہی دہر - دہن پال - مہابیر اور بیر - انہوں نے اور دیگر سوری نے تپشیا کرکے اچہار نبہ پایا اور جتی کو نڈالکنڈ پیدا ہوا -

اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اندر سے باہر سے اوسپر راجہ حملہ نہیں کر سکتے تہے (راجہ سے مراد غصہ یا خاک ہے ہے) اور خیال کرتے ہیں کہ وہ جتی زمین سے چار انچ اوپر چلا کرتا تہا -

معززاوماسواتی جتی نے پرکرتی چکر یا تتوارتہہ سوتر بنایا جو لائق آدمیوں کو مکتی کا راستہ بتلاتا ہے اوس کے بعد اس کا چیلہ گردہر پنچپا ہوا - اس سے دوم درجہ پر بالک پنچپا تہا - جس کی گفتگو لپیدہی مکتی کی زیور تہی -

سمنت بہدر مدت تک اقبال مند رہے - اس کے اوپدیش مخالف بولنے والوں کے لئے ایسا کام دیتا تہا جیسے ہاتہی کے واسطے انکس - اور اس کا اپدیش ایسا تہا کہ اس سے بدزبانی کا نام ونشان تک دنیا میں نہ رہا -

۲۱
سمنت بہدر کے اوپدیش کا روشن چراغ ان تینوں لوک کے محل کو روشن کرتا ہے - اسکے چیلے شو کوٹی سوری نے جو بڑا تپشوی تہا تتوارتہہ سوتر کی ٹیکا بنائی - جو کہ ہست کے جنجال کے سمندر کے لئے ایک کشتی ہے -

۲۲
دیو نندی بڑا بہروسہ مند تہا - اور دانائی میں جنیندر کے برابر تہا - اس کو پاک پوجیہ پاد کہتے تہے بہٹ اکلنک نے زمین کو جو سگت وغیرہ بڑے اپدیشوں کی کیچڑ سے ناپاک ہو رہی تہی - ایسا پاک صاف بنا دیا جیسا اوس کا نام تہا - پس اس کا نام اکلنک ہو گیا - پہ طاتما کرے کہ جنا سین سوری دنیا میں اقبالمند رہے - جنکی خوش کلامی کے آئینہ سے تمام جہان روشن ہے - اور وفادار آدمی قدیم اور پرانی باتیں معلوم کرتے ہیں -

گنیندر کا بڑا بیٹا گن بہدر مذہب پر جان دینے والا - پاک آدمیوں کا دوست - نیک چلن تہا

نمبر ۲۰ چونکہ من کے دیوتا بھی ان کے دونوں چرنوں کی پوجا کرتے تہے - حنہ

نمبر ۲۱ جو سیاد واد سے بہرے ہوئے ہیں اور دنیا کو برے مباحثے سے پاک کرتا ہے - حنہ

دنیا کا خوش قسمتی دینے والا تہا - اس کو کسی چیز کی خواہش نہ تہی اور اوس کو نیند نہ آتی تہی - عقل کا سمندر تہا - ایسے گن بہدر کی تم سیوا کرو - جو دنیوی ٹہگوں کے علم کی وجہ سے - ماضی حال - مستقبل - خوشی - غم - کامیابی اور ناکامیابی کو دیکہہ سکتا تہا -

وہ اپنے دو چیلے پشپ دنت اور بہوت بلی کے سبب سے مشہور ہوا گویا کہ یہ کلپ برکچہہ کی دو شاخیں تہی جنکا میوہ دنیا چکہے گی - اربہد بلی نے کونڈا کنڈا نوے کے سول کے چار سنگ بنائے تاکہ آپس میں دشمنی اور برائی کا موقع کم ہو جاوے -

سنگہیا مبر سمبا مبر وغیرہ صورت - پوشاک وغیرہ میں مختلف ہیں لیکن سین - نندی - دیو اور سنگ سنگوں میں سے کوئی شخص ایسا خیال کرے وہ پاپی ہے - نندی سنگ سے ویسی گن اور پستکا گچہہ گن میں انگلیشور ہوا - پرما تہا کرے کہ وہ مدت تک پہلے پہولے -

اوس میں ناگ دیو - ادے ردی - جنا - میگہہ پربہو - بالا چندر مشہور - بہانو چندر - سرت - سنیا - گندہرم وغیرہ مشہور دیو ہے - اور مشہور چندر دہر میندر - پدم اور ماتک نندی ہیدا -

پاپ کو ناس کرنے والے - مخالف بولنے والے ہاتہیوں کے دانت کا توڑنے والے - چمکدار اور گونا گوں . . . . تمام علم کے کنول کے پہولوں کی ہتی - ایسے جسم والے کہ منتہہ کی خواہشات پر غالب آئے - انکے چرن . . . . . گرہست کے تفکرات کے چہوڑنے میں مشہور -

پرماتما کرے وہ پہلے پہولے - نیمی چندر . . . . . . اپنے مذہب کی تکلیفوں کے دور کرنے میں ہوشیار - اس کی شان و شوکت کو ترقی دینے کے قابل - جو اپنے کلام کی کرنوں سے چاند کے مانند آرام دیتا ہے - دہرم کے کاموں میں دہوکہ بازوں کو سزا دینے والا - اور خود اپنی خواہشوں کے پیچے کی وجہ ہے -

فاضل میگہہ نندی نے دنیا میں اپنے نام کی صداقت قایم کی - میگہہ نندی کے معنے ہیں پاپ میں ناخوش ہونے والا - دنیا میں پہیلے ہوئے پاپ کے بس میں نہ آیا اور نہ وہ جہوٹہ سے خوش ہوتا تہا - میگہہ نندی کے مانند مشہور مخالف بولنے والونکا شیر -

گروؤں کے سلسلہ میں - اعلیٰ خاندان اور اعلیٰ گوتر میں ابہے چندر دیو ہوا - دنیا اسکے
چرنوں کی سیوا کرنے سے خوش ہوتی تھی -
پرماتما کرے کہ وہ جے ونت رہے - پاپ کو جیتنے والا - بڑا عالم - لچھمی کا مسکن اور فاتح
نیک آدمیوں کی مجلس کا چراغ - ابہے چندر سے اس کے دوست بہت محبت کرتے تھے
اوس کا بیٹا سرت منی تھا جو گن کا سردار تھا - تپشور تھا - جنیشر دیو کی تعریف کرتا تھا - جینیند
کی تعلیم سے اس نے اندریوں کو جیت لیا تھا - اور تمام دنیا میں مشہور ہو گیا تھا -
سرت منی گرہست بن کے واسطے آگ - پاک آدمیوں کے کنول کا سورج - دولت کے دینے
میں کام دہینو - اور ان شخصوں کے بیج کو دور کرنے والا تھا جو پاپ اور جہالت میں
پھنسے ہوئے ہیں - نہایت خلیق تھا اور عورت کو چھو تک نہ تھا لیتا تری ڈنڈ جو بڑی خوشی
کا باعث ہے پاپ کا بیج - یعنی اچھی سلطنت - جواہرات - مگر - تینوں قسم کے کرم - . .
. . . جو غرور کو دور کرتا ہے - جسم کے امن کو دور کرنے والا - . . . . . .
. . . تین کانٹے - اپنے کلام سے آنکھوں کا کھولنے والا - سرت منی ہی ایسا شخص تھا
جس نے یہ تینوں عیب چھوڑ دئے تھے اس کے چیلوں کے چیلوں کے سمپردائے
میں ابہنو اسرت منی ہوا جو گن کا سردار تھا - اور پورنماشی کے چاند کی طرح ترقی
پر تھا اور ابہا سے جین ساسن کا سمندر تھا مخالف بولنے والوں کی گفتگو کے رد کرنے
میں - شیریں کلامی میں - اپنے نئے تصنیف کئے ہوئے نظم کے پڑھنے میں - منتر - تنتر -
اور ینتر میں - تمام علوم میں اور گرہمر میں سرت منی سے زیادہ ہوشیار اور کوئی شخص نہ تھا -
گرہمر میں پوجیہ پاد نیائے میں دیو - سدہانت میں گوتم - فلسفہ میں وردہمن - سمنتبہ
کے سطیح کرنے میں اور غم کی آگ کے بجھانے میں بارش کا بادل سرت منی کے مانند ایسا
مشہور تینوں لوک میں اور کوئی نہ تھا -
جین دہرم جنیشر دیو میں صفائی دل کے ساتھ اس کا پورا پورا اعتقاد تھا - سدہی اور
عقل میں بہت بڑھا ہوا تھا - عقلمندوں کو اپنی دانائی سے تعجب دلاتا تھا - نئے کھلے ہوئے
کنول کے پھول (یعنی پاک آدمی) کا سورج - گرہست کو چھوڑ دیا پاپ سے رہت تھا -

ایسی شرتت منی کی تم پوجا کرو۔ پہر ایک اور اپنے چندر سوری ہوا۔ جس کا چہوٹا بہائی شرت کیرتی
تہا۔ جو جیندر کے تمام احکام کی تعمیل کرتا تہا۔

اس نے تمام وید کو پڑہا۔ تمام مخالف بولنے والوں کو مطیع کیا۔ نہایت خوش تہا۔ بڑا عقلمند
تہا۔ جنیشر دیو کے چرنوں کی استوتی کرتا تہا۔

اس کا بیٹا چارو کیرتی تہا۔ جو بعد ازاں گن کا سردار بن گیا اور سنیاسی ہوگیا۔ تینوں لوک
اس کی تعریف سے گونج اوٹہے۔ یہانتک کہ چاند آج کے دن تک گہٹتا رہتا ہے اسنے اپنے
کلام کی تشریح سے مخالف بولنے والوں کو شکست دی۔ خوبصورت سری چارو کیرتی اسکے
چرنوں کی سیوا کرتے تہے۔ اس نے اس بڑے لکہوار کو بند کر دیا جو راجہ کی سبہا میں ڈینگ
مارا کرتا تہا۔ وہ بڑا افصاح تہا۔ اور بڑا عالم تہا۔

جب راجہ بلال جو بلی سے زیادہ طاقتور تہا۔ اور بڑا فاتح تہا سخت بیمار ہوگیا یہانتک
کہ وہ قریب المرگ ہوگیا۔ سنبار یہ نے اسکو شفا دی۔ اور نیز اس نے ایسے سوری کو تندرست
کیا۔ ایسے سوری علم کا سمندر ناپیدا کنار تہا۔ اس کا چیلہ پنڈت تہا جسکو اس نے وہ سوتر
سکہا دئے تہے۔ جن سے پاپ دور ہوتے جائیں اس کا کلام امرت کے مانند تہا۔ ایسا
سوری جو تابعداروں کے کنول کے کہلانے میں آفتاب کے مانند تہا۔ اسکی شان و شوکت
تمام اطراف میں پہیلی ہوئی تہی۔ بڑا معزز تہا اور اپنی ہی خواہش سے بیلگولہ کے شہر میں اس
نے دہرم کے کام کئے۔ جہاں چمپنڈ رائے نے سچائی اور اعتقاد سے سرنگری کی پہاڑی میں
باہو بلی سے گومٹ سوامی کی مورتی بنوائی۔ کرم میں پہنسے ہوئے آدمیوں کی سمجہہ میں یہہ
بات نہیں آتی۔ جہاں اس نے مکتی حاصل کی۔ اسیطرح ایک اور شخص نے اس کیلاس
پر معزز جنیشر دیو کی مورتیاں بنائیں۔
اس جگہہ کو جہاں پنڈت رہتا تہا۔ زیادہ مشہور بنانے کی غرض سے اس نے دیوار اور
زینہ بنائے۔ اور اس نے تینوں لوک میں نہایت ہی شہرت حاصل کی۔
دودہ چڑہانے سے یا اسکی بے عیب شہرت سے شنکر جیسے پہاڑ سفید چمکنے لگے زمین چاند کے
مانند بن گئی۔ دنیا کے سردن کے ہاتہی اندر کے ہاتہیوں کے مانند ہوگئے۔ دودہ کے

سمندر کے مانند سات سمندر - خزاں کے بادل کے مانند بادل ناگ لوک جسپر آدمی بشیش پھیلا ہوا ہے - سرگ گویا کہ امرت کے برتن -

جیسے کہ دیوتاؤں نے میرو میں جمنا ہی ٹھیک کیا تھا - ویسے ہی اس سوری نے اس پہاڑ پر کیا - اور جین مذہب جو مدت سے زوال پذیر ہو گیا تھا - اوس کو ترقی دی -

اے کناوکی ایسے گوشہ میں چلے جاؤ جو شیروں کے آرام کرنے کے لئے موزوں ہے - اور وہاں ٹھیرے رہو - اے میمانسا - اپنی خواہشوں کو دور کرو اور چلے جاؤ - اے بیوقوف بودھ تم جاہل ہو چلے جاؤ - اے سانکھ اس کے ساتھ بحث نکرو - کیونکہ وہ ابھے سوری اجنا بولنے والوں کی تقریروں کو بند کر دیتا ہے -

چارو کیرتی اور ایشور (شو) کا کوئی مالک نہ تھا - دونوں دولت مند تھے - اور دونوں نے دوامی خوشی حاصل کی تھی - اور کہتے تھے کہ وہ سب جگہ حاضر ناظر ہیں - اگرچہ انمیں سے ایک جین مذہب کا معتقد تھا - اور دوسرا پوستین پہنے ہوئے جین مذہب کا مخالف تھا . .

. . . . ایک نے ہیم پہاڑ کو اپنا نہیں بنایا - دوسرا مستقل طور پر ہیم پہاڑ پر رہتا تھا - اے منمتھ جب دھورجٹی (شو) نے تجھ کو اپنی آنکھ کے شعلہ میں لپیٹ لیا - تو پاربتی نے تیری جان بچا دی - مگر اس پنڈت منی چارو کیرتی کی تپشیا کی آگ میں جلکر اسکی بنکی کی تیز ہوا سے اوڑ گیا -

پتاما سے سنجوگ کرنے کے پاپ کو دور کرنے کے لئے سرسوتی نے چارو کیرتی کی فصاحت کی گنگا میں غوطہ لگایا -

چارو کیرتی کا منہ بانی کا مسکن تھا - اس کا دل رحم سے بھرا ہوا تھا - نیک چلن تھا نیک تھا - صابر تھا - تمام آدمی اس کی لیاقت کی تعریف کرتے تھے - اور اس کے اوصاف کی عقلمند تعریف کرتے تھے -

جاہل اور عالم - غریب اور مالدار - ادنیٰ اور اعلیٰ - بُرے اور بھلے - غمناک اور خوش - مغرور اور نیک آدمیوں کو اس نے خوش قسمت بنا دیا - پرماتما کرے کہ سری چارو کیرتی دنیا میں پھلے پھولے اوس کی شہرت دنیا میں پھیلی ہوئی تھی -

اے چارواک اپنے غرور کو دور کر - اے سانکھیہ اپنے خطاب کو دور کر - اے بھٹا تمہاری شہرت جاتی رہی - اے کناد جلدی سے اپنے غم کے اسباب کو دور کر - کیونکہ سمہانا ریہ ان لوگوں کو شکست دیتا ہے جو اس سے بحث کرتے ہیں -

اس ملک کے راجہ اس پنڈت کی چرنوں کی پوجا کرتے تھے - کیونکہ وہ عقلمند - نیک چلن اور فیاض تھا - اس ملک کے دو راجہ تھے - ایک کا نام ہریانہ تھا جو چاند کی مانند خوبصورت تھا اور دوسرے کا نام مانک دیو تھا جو ارجن کا ثانی تھا -

وہ اپنے گیان سے پاپ کو دور کرتا تھا - اعلیٰ درجہ کی خوشی کا دینے والا تھا جو بڑی مشکل سے حاصل ہوتی ہے - اور جس کی سب خواہش کرتے ہیں - اور یہ دونوں باتیں اسنے سنیاسی بنکر تپشیا کرنے سے حاصل کی تھیں - اب اس غرض سے کہ اوس کا گیان تمام لوگوں کو حاصل ہو جاوے اس نے اپنی فصاحت سے ایسی تقریر کی کہ تمام اشخاص اپنے جسم کو بھول کر اور جینیہ کی تعریف کر کے دیولوک کو چلے گئے - اور ساکھا سمت ۱۳۲۰ میں سال ایشور میں ماگھ بدی ۱۴ اجمیر کو **پورو پنڈت** دیولوک کو چلا گیا اور موکش کو پراپت ہو گیا -

اسکے بعد اھینوا پنڈت دیو سوری ہوا - اس کی شہرت تمام دنیا میں پھیل گئی اوس کو پنڈتاریہ اس کے گرو نے اپنا گیان دیا تھا - اور اپنی سی تپشیا اس سے کرانے کی کوشش کی تھی -

اے شہر کے لوگو تم تہتہ گت مت کو جھوٹا ثابت کرنے کی بے فائدہ کیوں کوشش کرتے ہو - کیونکہ مثل مشہور ہے کہ زندہ لوگ بھلائی کو دیکھ لیں گے - تم بحث کرنے کا خیال دور کرو کیونکہ **پنڈتاریہ** مخالف بولنے والوں کی تقریر کو بند کر دیتا ہے - اون لوگوں کے لیے جو گرہست آشرم میں نہایت علیحدہ رہنا چاہتے ہیں ابھینوا پنڈتاریہ ایک کشتی کے مانند ہے جس پر بیٹھ کر وہ امن و امان سے سمندر کو عبور کر جاویں - اسکے بہت سے چیلے تھے اور وہ اون کی حفاظت کرنے والا تھا -

اس نے ڈھول بجا کر کہ جس کی آواز سے زمین و آسمان گونج اوٹھے نیک ساعت اور نیک دن میں دیگہ گن کے آدمیوں اور گرہستی آدمیوں کی مدد سے اپنے گرو کی سمادھ بنائی اسطرح اپنی لیاقت سے **اربد داس** نے سادھن بنایا - اس میں بہت سے عالم اور نیک کرم شامل ہیں پرماتما کرے کہ وہ دنیا میں اوتنے عرصہ تک قایم کرے جب تک چاند اور تارے - سورج اور

میں موقایم ہیں۔

کتبہ نمبر (۱۰۶)

سنہ ۱۱۴۹ء

ملک کرناٹ میں ایک بڑا شہر ہے جس کو گنگ وتی کہتے ہیں۔ وہاں مانک دیو ہوا جو بڑی تپسیا کیا کرتا تھا اور بہت دان دیا کرتا تھا اس کی بیوی بابائی تھی جو بہت نیک تھی۔ ان دونوں سے ایک بیٹا ہوا جس کا نام پاینا تھا۔ اس میں بہت سے نیک اوصاف تھے۔ اور وہ چارو کیرتی کا چیلہ تھا۔

پاک آدمی۔ سچا چوڑامنی۔ خوش قسمتی۔

ساکھا سمت ۱۰۷۱ سال ورودھی میں چیت بدی پنچمی جمعرات کو اسنے بیلگولہ کے گنگا سمدر تالاب کے نزدیک ایک کھنڈ وگا وہاں کا کھیت باقاعدہ طور پر خرید کر کے سری گوست دیو کے آٹھ قسم کے چڑھاوے کی خاطر دان کیا اور اس وقت بیلگولہ کے بڑے بڑے بنئیں ہریا گنڈا کا بیٹا گوست دیو اور مانک دیو کا بیٹا پومنا وغیرہ گوڑ حاضر تھے۔ اس نے دیوتاؤں کے چرنوں کی پوجا کی اور نہایت مشہور ہو گیا۔

کتبہ نمبر ۱۰۷

سنہ ۱۱۸۲ء

موہلی کے نام کی خاطر اس کی پٹ رانی مرگ نینی آہو چشم اچلا دیوی نے بیلگول کے گوست ناتھنہ کی پاک چرنوں کی پوجا کی خاطر بکا کا ملک مانگا اور فیاض راجہ بیر بلال نے بکا کا ملک ہمیشہ کے واسطے بخش دیا۔

کتبہ نمبر (۱۰۸) سدارا بستی کے جنوب میں واقع ہے۔

کتبہ نمبر ۱۰۸

سمہ ۱۴۳۳ ع ۲ x ۱ فٹ ۷ انچ x ۱ او ۵

خوش نصیبی جین ساسن فتح یاب ہے۔ اس کی عظمت بہت بڑھی ہے۔ دیگر مسلوں کو فتح کیا۔ صرف یہی مت مکتی کا دینے والا ہے۔ نہایت خوش۔ بڑا عالم۔ لوگوں کے خوف کا دور کرنے والا۔ نہایت شان و شوکت والا۔ پرم قوت پرماتما ہے کاش وہ میرے ہردے میں بسا رہے۔

جین مت روپی ایک جہاز ہے جس میں و دیا روپی جواہرات چمکتے ہیں۔ جہالت کے گندے پانی سے بسرا ہے۔ اس دھرم روپی جہاز کی اخلاقی مشلہ کوٹھڑیاں ہیں۔ اس جہاز کے اوپر شیاد باد پانی کی پوتر سفیدی ہو رہی ہے اور دیا روپی حوض بنے ہوئے ہیں۔ ایسی جہاز میں گرہست میں پھنسے ہوئے جیووں کو بٹھلا کر ترتھنکر بھگوان سنسار ساگر سے پار نجات نگری میں پہونچاتے ہیں۔ ایسے ترتھنکر بھگوان ہمیشہ میرے ہردے میں بسیں۔ ان ترتھنکروں میں تینوں لوک کے مالک سری مہابیر سوامی تھے جو سب سے آخری ترتھنکر تھے۔ اونہوں نے اپنے گیان سے تمام لوگوں کو انکا اگلا ادر پچھلا جنم کا حال ظاہر کر دیا۔

سری مہابیر سوامی کے گن دھر سری گوتم سوامی ہوئے۔ جو نہایت پوتر اور اتم اور اچھے تھے۔ اور اس کی بڑے بڑے منیوں نے تعریف کی ہے۔ اونکی سدا جے ہو۔ اونکے چیلوں میں بھدر باہو جتی ہوا۔ جو دودھ کے سمندر کا چاند تھا۔ بھدر باہو بڑا عالم تھا اور اس نے اپنے شیریں کلام سے جین کے مسٔلہ کو مشتہر کیا۔ نیک چلن تھا۔ اور گرہستی لوگوں کے دکھوں کا دور کرنے والا تھا۔ بڑا تپشوی تھا اور بہت مشہور تھا۔

بھدر باہو اگرچہ سب سے پچھلا سرت کیولی تھا۔ لیکن سرتی کے معنوں کی تشریح کرنے سے وہ اوّل درجہ کا فاضل بن گیا۔

اس کا چیلہ چندر گپت تھا۔ اس میں تمام قسم کی نیکیاں تھیں۔ اور وہ اپنی تپشیا کی وجہ سے بہت مشہور ہو گیا۔

اسکے سمپردائے میں بہت سے جتی ہوئے -(جو بے عیب جواہروں کا ہار بن گئے -) اون میں سے
کونڈاکنڈ منی نہایت مشہور ہوئے -
پھر اس کے بعد **اماسوامی** ہوئے جو اسی سمپردائے سے متلق تھا - اور بڑا ہوشیار تھا اور انہی
جین بانی کو دس سوتر میں بیان کیا وہ جانداروں کی حفاظت کرتا تھا اور گدھ کے پر پاس رکھتا
تھا - اسوجہ سے اسوقت سے لوگ اس کو گردہر پنچا آچاریہ کے نام سے موسوم کرتے ہیں -
اوس کے بعد **بالک پنچھا** ہوا - جو جوگیوں کے واسطے روشنی تھا اور بڑا تپشوی تھا - جس کے
جسم سے اون کی ہوا چھو جاتی تھی تو وہ زہر کو امرت میں بدل دیتی تھی
اس کے بعد **سمنت بھدر** ہوا - جو مکتی کا داتا تھا - اور جین ساسن کا مصنف تھا -
اس نے اپنی فصاحت سے مخالف بولنے والوں کی بحث کو رد کر دیا -
پھر **سری پوجیہ پاد** ہوا - جو گیان کا پھیلانے والا تھا - اس کے چرنوں کی بڑے بڑے
دیوتا پوجا کرتے تھے - اس کے علم کی خوبی اوس کے بنائے ہوئے شاستروں سے ظاہر ہے -
تمام علم پڑھ کر اس نے بہت سے منیوں کے ساتھ تمام رسوم ادا کیں اور جنیشر دیو کے مانند اننگ
کی کمان کو توڑ ڈالا - اور جینیندر بدہی مشہور ہوا -
سری پوجیہ پاد منی دوا تقسیم کرنے میں لاثانی تھا - وہ جنیشر دیو کا معتقد تھا اور اسکے
چرنوں کے پانی سے لوہے کا سونا بن جاتا تھا -
اوس کے بعد **اکلنک سوامی** ہوا - جو بڑا عالم تھا - اور جس نے اپنی گویائی کی کرنوں سے
جھوٹ کی تاریکی کو دور کر دیا جو تمام دنیا میں پھیلی ہوئی تھی -
جب وہ بڑا رشی سدہوں کی پوجا کرنے کے واسطے سرگ لوک میں گیا (یعنی مرگیا)، تو اس کے
سمپردائے کے منیوں کے مختلف سنگ ہو گئے منیوں کی اس بڑی جماعت کے چار سنگ ہو گئے -
اور سب کے سب قاعدوں کے پابند تھے - اور ایسے مشہور تھے گویا کہ یہ پاک جینیندر کے چار
چہرے تھے - اور چاروں ایک دوسرے کے دوست تھے -
دیو، نندی، سنگھ اور **سین سنگوں** میں بیشمار منی مختلف ملکوں میں ہوئے
جو بڑے عالم تھے - جو فرداً فرداً یا مجموعی طور پر تمام احکام کے پابند تھے -

اور ان میں نندی سنگ مشہور ہوا۔
نندی گن - دیسی گن اور پستک کا گچھ کے انگلیشور سوامی نے زمین کو خوش قسمت بنا دیا۔ اسی گن میں سرت کیرتی بھٹارک جتی ہوا۔ جو تمام جیوں کی رکشا کرتا تھا۔ اور جس نے اندریوں کو جیت لیا تھا۔ جین مت کی ترقی دینے سے بہت مشہور ہو گیا تھا۔ اور اس نے اپنی فصاحت سے تمام جہالت کو دور کر دیا تھا۔ کئی نیک آدمیوں کو چیلہ بنا کر انکو اپنی ودیا سکھا دی اور صبر کے ساتھ تپشیا کرتا ہوا سرگ لوک کو چلا گیا۔ اور اپنا جسم خاکی زمین پر چھوڑ گیا۔ وہ ڈگمبر آسمان میں چلا گیا۔ اور زمین پر اس کے نیک چلنی اور اوصاف ہی باقی نہ رہے بلکہ اس کی تپشیا کی شہرت بھی باقی رہی جس سے بے رحم اور مغرور منتھہ کی کمان ٹوٹ گئی۔
چارو کیرتی منی بہت مشہور ہوا۔ بڑا تپشوی تھا۔ صابر تھا اور دبلا پتلا تھا۔ اس نے اپنی تپشیا سے پاپ کا ناش کر دیا۔ اور اس نے نیائے کا علم دنیا میں پھیلایا۔ اور وہ بڑا عالم تھا۔ بڑا **جوگی وشنو** اس کے چرنوں میں لچھمی کو دیکھکر حسد کے مارے سیاہ ہو گیا۔ اگر یہہ نہیں تو اس کا جسم کیونکر کالا ہو گیا۔ ؟
اس ہوا کے چھونے سے جو اس کے جسم سے لگ کر آئی تھی بیماریاں جاتی رہی۔ پھر کیا بڑی بات ہوئی اگر اس نے راجہ بلال کی بیماری کا علاج کر دیا۔
وہ اچھا منی جس نے اپنی دانائی سے مختلف قسم کی تپشیا کی تھی۔ سرگ لوک کو چلا گیا۔ اور موکش کو پراپت ہو گیا۔
اس کے بعد **پنڈت جتی** ہوا۔ جس نے چاند کی مانند اپنی کرنوں سے جھوٹ کی تاریکی کو جو دنیا میں پھیلی ہوئی تھی۔ دور کر دیا۔ اور اس کی نیک آدمی تعریف کرتے تھے۔ . .
. . . فاضلوں کا مددگار۔ بدمعاشوں کو تباہ کرنے والا۔
اندریوں کا بس میں کرنے والا۔ اے عقلمند لوگو۔ تم اس کی خدمت کرو۔ . .
. . . . اس نے بڑی تپشیا سے بیل گولہ کے نگر جنالیہ کو لاثانی بنا دیا۔ اسکو دونوں چرنوں کو راجاؤں نے اپنا سرتاج بنایا تھا۔ فاضل اس کی فصاحت کے پانی کو پیکر ہمیشگی زندگی بسر کرتے ہیں۔ اس کی شہرت سے سمندر سے گھری ہوئی زمین پاک ہو گئی

اور اس کے علم کی بدولت تمام علوم کو ترقی ہوئی۔ وہ بڑا اور لاثانی جوگی بڑی اور سخت تپشیا کر کے سرگ لوک کو چلا گیا اور موکش کو پراپت ہو گیا۔

اس کے بعد سدبانت مُنی ہوا۔ اس نے اپنی فصاحت سے سدبہ شاستر کو برنن کیا۔ جیسے آفتاب اپنی کرنوں سے کنول کے پھول کو کھلا دیتا ہے۔

اس فاضل اجل نے اپنی فصاحت سے مخالف بولنے والوں کی بحث کو اسطرح رد کر دیا۔ جیسے اندر نے اپنی بجلی سے پہاڑوں کو چیر ڈالا۔

اگرچہ اس کے کنول جیسے چرن اون راجاؤں کے تاج کی کرنوں سے رنگین ہو رہے تھے جو اس کے چرنوں میں سر جھکائے پڑے تھے۔ لیکن کوئی چیز۔ کوئی عورت۔ کوئی کپڑا۔ جوانی کا غرور۔ طاقت اور دولت اس کو قالبو میں نہیں لا سکتا تھا۔

اس عقلمند آدمی نے علم کے سمندر میں غوطہ مار کر تمام علوم حاصل کئے۔ بس اس کے بعد کسی شخص کو سارے علوم حاصل نہیں ہوئے۔ ہاں کسی ایک علم میں ماہر ہو گئے ہوں گے۔ اوس فاضل اور عقلمند منی کے بہت سے چیلے تھے۔ جنکو اس نے دنیا کے پاک کرنے اور علم پھیلانے کی غرض سے بڑہایا۔

اس نے اپنے گرو پر بھروسہ کر کے اوس سے تمام علم اس طرح سیکھہ لئے۔ جیسے کہ بچھڑا گائے کا دودھ چوستا ہے۔ اور علم پڑھ کر بہت مشہور ہو گئے۔

اوس کے چیلوں میں سُرت منی بڑا عالم مشہور ہوا اس میں نیک اوصاف بہت سے تھے۔

اور وہ ایسا مشہور ہوا جیسے کہ مندرا پہاڑ تمام پہاڑوں سے زیادہ مشہور ہوا۔

وہ عالی نژاد۔ نیک چلن۔ عقلمند۔ عالم اور خوبصورت تھا اور لائق سمجھکر اور اس کا امتحان لے کر اس نے اوس کو سوریہ کا لقب دیدیا۔

اور ایک موقعہ پر یہ خیال کر کے کہ میری تھوڑی سی زندگی باقی رہی ہے سُرت منی کو لائق خیال کر کے اس کو اپنے گن کا سردار مقرر کیا۔ اور کہا کہ میں اب تپشیا کروں گا۔

اس پوجنیک منی نے اپنے دل میں کچھہ خیال کر کے اور سُرت منی کو اپنے پاس بلا کر کہا کہ

یہہ گن جو میرے   وائے میں ہوتا چلا آیا ہے۔ تم اس کو ایسا ہی سرسبز رکھنا جیسے کہ میں نے رکھا ہے اور یہہ کہہ کر اس نے اپنا گن اوس کو دیدیا۔

یہہ خیال کرکے کہ میں اپنے گرو سے علیحدہ ہو جاؤں گا۔ اس رنج سے وہ دُبلا ہو گیا۔ لیکن گروجی نے بہت سے اپدیش سے اس کی تسلی کی۔ اوس سفید کنول کے پہول پر کیونکر خاک رہ سکتی ہے جبکہ عورتیں اس کو پہوک مار مار کر اوڑاتی ہیں۔ اور وہ فاضلوں کا دوست۔ اچھے راستہ میں چلنے والا۔ تمام بڑے فرقوں کو مغلوب کرکے۔ منتہہ کی طاقت کو جیت کر سچا علم پڑہ کر دہرم کے کام کرکے   سرگ لوک کو چلا گیا۔

اس کے چلے جانے کے بعد اس بڑے **منی سرت منی** نے سوری کا درجہ پاکر اپنی لیاقتوں سے۔ علم سے۔ اور چال چلن سے اپنے سنگ کو خوب ترقی دی اور اپنے گرو کے کنول جیسے چرنوں کی تعریف کرتا رہا۔ کرنے کے لایق کام کرکے اس نے اپنے سنگ کی حفاظت کی۔ اور جو کام کرنے کے لایق نہ تہا اوسکو نہ کیا۔ وہ بہت لایق فایق منی تہا اور سچے دہرم کو ترقی دیتا تہا۔ اوس منی نے اپنے کلام سے خراب اور غرور سے بہرے ہوے بُرے فرقوں کی بحث کا اسطرح خاتمہ کیا جیسے کہ مندرا پہاڑ سمندر کی لہروں کو ہٹا دیتا ہے۔

سوال	جواب
اے عورت تو کون ہے۔	میں سرت منی کی شہرت ہوں۔
تو یہاں کس واسطے آئی ہے۔	اے برہمن میں ہر ایک جگہ ایک معشوق کیطرح ایک اچھے منی کی تلاش میں پہرتی ہوں۔
کیا اندر نہیں ہے۔	اوس نے گوتر (پہاڑ) کو برباد کیا۔
کیا دہنپتی نہیں ہے۔	دہنپتی ایک کنیر ہے (حقیر دیوتا ہے)
شیش ناگ کہاں گیا۔	وہ ایک دو زبان والا سانپ ہے۔
رودر کہاں ہے۔	وہ ایک گوالیا ہے۔

اس کے کلام دیوی گویائی کے دل کے زیور ہیں۔ اور وہ شاعروں کے کان کو ایسا بہلا لگتا ہے

جیسے کہ بہشتی درخت کے پھولوں کے امرت سے تمام لوگ خوش ہوتے ہیں۔
اگرچہ **سمنت** کے معنے ہیں ہر جگہہ۔ اور بھدر کے معنے ہیں خوش قسمت مگر وہ **سمنت بھدر** نہیں ہے۔ اگرچہ پوجیہ کے معنے پوجا گیا۔ اور پاد کے معنے ہیں پاٹو مگر وہ پوجیہ پاد نہیں ہے۔ اگرچہ میو رکے معنے ہیں سور اور پنچھا کے معنے ہیں پر۔ مگر وہ میور پنچھا نہیں ہے۔ اور یہ پیچھے اگرچہ درودھ کے معنے ہیں ٹھہرایا گیا۔ لیکن اسکے کوئی برخلاف (درودھ) نہیں ہے۔ جب کہ سنیوں کے کل کا یہہ اوجالا جین دہرم کو پھیلا رہا تھا۔ کلجگ نے اچانک اوس کے مارنیکے واسطے ایک بیماری بھیجی۔ جیسے کہ کوئی بدمعاش کسی بھلے آدمی کے چمٹ جاتا ہے۔ اور آخر میں اوس کو ہڑپ کر جاتا ہے۔ ایسی ہی یہ بیماری آہستہ آہستہ اس کے جسم میں گھس گئی اور اوس کو بہت تکلیف دی۔
تپشیا کے ذریعہ ایسی برائیوں پر غالب آنا سیکھو۔ **سمرت منی** کی سمادھہ مدت تک قایم رہے جسکی جاترا کرنے سے انسان سرگ کو چلا جاتا ہے۔
سالکھا سمت **۱۳۵۵** سال پر (ہوئی) - دوسرے اساڑہ سدی نوئمی سوموار کو دساکھا نکشتر میں وہ سمادہ بنائی گئی۔
تمام کرم اس سے منسوب کئے گئے ہیں۔ اس کا مقابلہ نہیں ہو سکتا۔ بہت اونچے مقام پر ہے۔ جہالت سے پاک ہے۔ اس کا کوئی ثانی نہیں ہے۔ اس کو کسی قسم کی خواہش نہیں ہے۔ اس کی شان بیان نہیں ہو سکتی بلکہ خیال میں ہی نہیں آسکتی۔ اسنے دنیا کو مغلوب کیا اور سب سے اونچا ہی کاش کہ اوس کی شان و شوکت میرے دل میں بسی رہے۔
مانگا راجہ کے کلام اگر بیان کئے جاویں تو بھی اچھے لگتے ہیں۔ اور اگر باجے میں بجائے جاویں تو بھی اچھے معلوم ہوتے ہیں۔ اور تمام آدمی اوس کو سننا پسند کرتے ہیں مانگا راجہ کے کلام سرسوتی کی بانسری کی آواز کے مانند ہیں۔
کتبہ نمبر (۱۰۹) نیا گدا برہم دیو کھمبہ کے شمالی رخ پر کندہ ہے۔

کتبہ نمبر (۱۰۹)

سنہ ۹۸۳ع ۱۰۹۲×۱۰۹۶

چمنڈا راجہ مشرقی پہاڑ کی چوٹی (برہمن اور کشتری) کا سورج تہا - اس کی شہرت سمندر کے پانی (برہمن اور کشتری) کے اوٹھانے میں چاند کی مانند تہی - تار کا جواہر - اس پہاڑ سے جو بیں اُگتی ہے - اوس نے برہمن اور کشتری کی قوموں کو نہال کر دیا - اور شعلہ (برہمن اور کشتری قوم) کے بہڑکانے کے واسطے ہوا کے مانند تہا - ایسا زبردست جیسا کہ آخری طوفان کا پانی - جبکہ پاتال مل کے چہوٹے بہائی ججول دیو کے فتح کرنے کے واسطے اوس نے اندر کشتیندر کے حکم سے راجہ جگد کبیر کے سامنے ہتیار اوٹہائے - تو اس کے دیکہتے ہی تمام راجہ بہاگ گئے - فوج تتر بتر ہوگئیں - اور ہرن کے مانند ہرن ہوگئیں - وہ ایسا ہاتہی جسکے دانتوں سے دشمن کے ہاتہیوں کی سروں کے ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے وہ بہادروں کے ساتہہ ہراؤل میں چلتا تہا - بدجانور یعنی مخالف راجاؤں کے واسطے انکس کے مانند تہا - اسکے راجہ نے **لولمبا** راجہ کی لڑائی میں اسکی اسطرح تعریف کی تہی - ایسے کون سے راجہ ہیں جو تیرے تیر کے آگے ٹہیرے رہیں گے -

اس کی بابت راجہ **رانا سنگا** کی لڑائی میں اس نے یہ کہا کہ -

اے راجہ جگ دیگ ویر اگرچہ دودہ کا سمندر خندق ہو - ترکوٹ پہاڑ فصیل ہو - لنکا شہر ہو - اور مخالف راجہ راون ہو - تو بہی میں تیری طاقت سے اونکے فتح کرنے میں ایک ستّٹ خوف نکروں گا -

سُرگ لوک کی اپسراؤں نے اوس کو مبارکباد دی اور یہ کہا کہ اس بہادر راجہ کے گلے لگنے کے واسطے ہم پیاس سے بہت سی لڑائیوں میں مارے گئے ہیں - اب ہم نے تیری تلوار کی دہار کے پانی سے خوشی کا امرت پی لیا ہے - اے رانا رنگ سنگ کے فاتح پرماتما کرے کہ تو ہمیشہ تک زندہ رہے - اوس نے چلا ڑنگ گنگ کے ارادہ کو فتح کیا جو گنگ سلطنت پر بزور شمشیر قابض ہونا چاہتا تہا - جسنے بہادر آدمیوں کی کہوپڑیوں کے پیالے بنائے - جو بہادروں کے خون سے لبالب بہرے ہوئے تہے - اور اس کے

پینے کا وہ بہت مشتاق تہا - اور اسطرح اوس نے راکشش کے گروہ کی تسلی کی۔
کتبہ نمبر (۱۱۰) تیاگدا برہم دیو لہمبہ کے جنوبی رخ پر کندہ ہے۔

کتبہ نمبر (۱۱۰)

سنہ ۱۱۸۰ء   اُ و ۹ × ۸

سری گومت جن کے سامنے ہیگڈ کتا نے یکتس بنایا - اس میں ڈگمبری کل
صفات تہیں - اور ایسا خوش وبشاش   تہا - جیسے کہ اندر -
کتبہ نمبر ۱۱۱ و ۱۱۲ و ۱۱۳ - اکہند بگیلو کے مشرق میں ایک چٹان پہ کندہ ہے -

کتبہ نمبر (۱۱۱)

سنہ ۱۳۷۴ء

پرماتما کرے کہ گمبہیر سنز - کامل سیادواد - تینوں لوک کے مالک کا مسئلہ جین ساسن
جاری رہے -
سری مول سنگ کا چاند اور دیسی گن کا سورج . . . . کیرتی دیو
نیواسی تہا - اس کا چیلہ چناپتی دیوندر بشال کیرتی دیو تہا - اس کا چیلہ
بہٹارک سبہا کیرتی دیو تہا سبہا کیرتی کا چیلہ دہرم بہوشن دیو تہا - اور دہرم بہوشن
دیو کا چیلہ امل کیرتی آچاری تہا - اس کا چیلہ سیلا مال دیو تہا - جو جہالت کا دور کرنے والا تہا
انکے واسطے . . . . . تتو رتہہ کی تشریح کرنے کے واسطے ورہمان
سوامی ہوا اسا لکہا سمت ۱۲۹۵ سال پہ دہوی بیباکہہ سدی . . . .
بدہ وار -

کتبہ نمبر ۱۱۲

سمہ ۱۲۷۵ع

سا . . . کیرتی دیو کے چیلے ہیم چندر کیرتی دیو کی سمادہہ۔

کتبہ نمبر ۱۱۳

سمہ ۱۱۷۷ع

پرماتما کرے کہ معزز کلل یادواد۔ تینوں لوک کے مالک کا مسئلہ جین سامن جاری رہے۔ پانچ بڑی نوبت کا مستحق۔ مہامنڈلاچاریہ کا لقب رکہنے والا۔ اور اپنی ودیا کے لئے مشہور تہا۔ اِس کے تین آنکہیں تہیں (دو آنکہہ اور ایک دل کی آنکہہ) اننت گیان اور درشن میں خوب واقف تہا۔ صرف اتما میں دہیان رکہا کرتا تہا۔ اور ایکتو بہاونا بہاتا تہا۔ دونوں نیوں سے واقف تہا۔ تینوں قسم کے غرور سے بری تہے۔ تینوں قسم کے پاپ چہوڑ دیے تہے۔ چاروں قسم کے تکلیف کسی کو نہ دیتے تہے۔ چاروں قسم۔ موجودتی۔ پانچوں قسم کے دور کرنے والا تہا۔ پانچوں برکار کے من دہرم میں ہوشیار تہے۔ فلسفہ کے چہہ مدرسوں کے فرق معلوم کر سکتے تہے۔ چہہ مذہبی رسوم کرتے تہے۔ سات نئے پالتے تہے۔ ۸۔ انگ میں ہوشیار تہے۔ آٹہہ قسم کے جنا چاریہ سیکہہ رکہے تہے۔ ۹ قسم کے برہم چاریہ پالتے تہے۔ دس دہرم پالتے تہے۔ گیارہ سراوک چاریہ پر عمل کرتے تہے۔ بارہ قسم کی تپسیا کرتے تہے۔ شرت کے بارہ انگ کو روشنی دینے میں چاند تہے۔ ۱۳۔ آچاریہ کی صفتوں کے لئے مشہور تہے۔ ۱۸ الہہ جوجینوں کا سُراغ لگاتے تہے۔ تمام جیوں پر دیا کرتے تہے۔

کونڈا کنڈانویہ کے آسمان کے سورج تہے۔ دیسی گن پستک گچہہ اور کنڈا کنڈانویہ گے . . . . تین لوک کے راجاؤں کا پوجنیک راج دہرم کا گرو بہانو چندر سدہانت چکرورتی۔ سوم چندر سدہانت چکرورتی۔ چتور مکہہ بہٹارک دیو۔ سمہا نندی بہٹاچاریہ

(حاشیہ پر:) (۱۸۱ ...) ۔ ...

بھٹارک دیو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کیرتی ڈورکنک چندر ملدہاری دیو۔ نیمی چندر۔ ملدہاری دیو۔ چاروں پترگنوں کے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کلجگ کے گن دہر پچاپنچ (۵۵) بیندر اور اون کے چیلے۔ ستی گورا سری۔ ستی سوماسری ستی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ سری ستی دیو شری۔ ستی کنک شری نے معہ دیگر اٹھائیس چیلیوں کے گروہ کے۔ سال بہانندی میں پھاگن سدی اشٹمی کو سری گومت دیو کے تیرتھ میں ایک بڑا امیلہ کیا۔

کتبہ نمبر (۱۱۴) اکنڈ بگیلو کے چٹان کے سامنے ایک پتھر پر کندہ ہے۔

کتبہ نمبر ۱۱۴

۱۳۷۶ء

تری وید دیو کا چیلہ پدم نندی دیو جو سری مول سنگ سے دیسی گن اور پستکا گچھہ اور کوندکنداکنوے سے متعلق تھا۔ سال نلا میں چیت سدی یکم سے موار کو سرگ لوک کو چلا گیا۔

کتبہ نمبر ۱۱۵۔ ایک چٹان پر کندہ ہے جو اکندہ بگیلو میں واقع ہے۔

کتبہ نمبر ۱۱۵

۱۱۳۸ء

نیک نہاد بڑے منتری۔ اور بڑے بہادر۔ ماری یانی ڈنڈناتھہ کا چھوٹا بھائی بھرت مایا ڈنڈنایک دان پن کرنے کے واسطے بہت مشہور ہوا۔ اوس نے بھرت اور باہوبلی کیولی کی مورتیاں۔ بسادی۔ اور اس تیرتھ کے دروازہ بنوائے۔ اور ایک بڑا کمرہ بنوایا۔ اور چوڑی چوڑی پیڑیاں بھی بنوائی۔ سری گومت دیو کے گرد ایک بڑا کمرہ بنوایا

اور علاوہ بریں گنگا ودی ناد میں اسّی نئی بستیاں بنوائیں اور ۲۰۰ کہنڈر بستیوں کی مرمت کرائی۔ اور بڑی شہرت حاصل کی۔

کتبہ نمبر (۱۱۶) وادی گل بستی کے مغرب میں ایک چٹان پر کندہ ہے۔

کتبہ نمبر (۱۱۶)

سنہ ۱۶۸۰ء

سا کھا سمت ۱۶۰۲ سال سدہارتی میں ناگ پایا کی بیوی - ہند آم بک - سدہہ پایا دینکا پایا کا بیٹا - ہوتپ پایا کا چھوٹا بھائی اور سرت ساگر درتی سیر کرنے کی غرض سے یہاں آئے -

ساتھ ہی اس کے بہشتپ - ناگو کا چچیرا بیٹا - داپنا سیٹی کی بیوی - اور مادی گر کے جدگپ ناگو کا بیٹا سیر کرنے کے لئے آئے -

کتبہ نمبر (۱۱۷) ایک چٹان پر کندہ ہے جو کانجی گی بگیلو کے جنوب میں واقع ہے

کتبہ نمبر (۱۱۷)

سنہ ۱۶۶۹ء

سال سوبیا میں اسیج بدی ۷ کو سومناتھ پور کو نگانادیں یادگار کا گانوں خیال کیا گیا -

کتبہ نمبر (۱۱۸) چوبیس تہ ہنکر بستی میں واقع ہے -

کتبہ نمبر (۱۱۸)

سنہ ۱۶۴۸ء

۲ و ۱۰ × ۱ و ۴۳

ناگری حروف میں۔ (مرہٹی یا گجراتی زبان میں) چند آدمیوں کے نام جنہوں نے
چوبیسا تر تہنکر بستی کے واسطے چندہ دیا۔
کتبہ نمبر (۱۱۹) الندہ بگیلو کو جو سیڑھیاں جاتی ہیں اسکی مشرق میں چٹان پر کندہ ہے

کتبہ نمبر (۱۱۹)

سنہ ۱۰۶۲ء

"ناگری حروف میں"

سمت ۱۱۹ سال . . . . بیساکھہ سدی . . . کاشٹھا سنگ میں
تعریف کی۔
کتبہ نمبر (۱۲۰) ایک چٹان پر واقع ہے جو پہاڑی پر چڑہنے کی سیڑہیوں کے مشرق
میں واقع ہے۔

کتبہ نمبر (۱۲۰)

سنہ ۱۲۱۴ء

اراکیری کا بیر بیر ہٹو رائے کا بیٹا سنگھہ نایک۔
کتبہ نمبر (۱۲۱) برہم دیو منڈپ کے پیچھے چٹان پر واقعہ ہے۔

کتبہ نمبر (۱۲۱)

سنہ ۱۷۳۹ء

سال سدہارتی کانک سدی ۵ وتیج کو ہری سری کے گری گوڑ کے بیٹے منگانے برہم دیو منڈپ دیدیا۔

کتبہ نمبر (۱۲۲) پہاڑی کے جنوبی ہٹی میں واقع ہے۔

کتبہ نمبر (۱۲۲)

سنہ ۱۱۸۰ع ۴'۱و۹''×۴'

خلاصہ - **پاما دیو ہیگیڈی کے بیٹے** اور بنیاکیرتی سدہانت چکرورتی کے چیلے ناگ دیو ہیگیڈی نے ناگ سمُدر نامی ایک تالاب بنایا اور ایک باغ لگایا۔ زمین رکھنے والوں کے چیلوں نے وہ باغ اور زمین ناگ دیو ہیگیڈی کو دیدیا۔ اور اوس نے سری گومت دیو کی آٹھہ دَرب کی پوجا کی واسطے پُن کر دیا۔

کتبہ نمبر ۱۲۳ - ایک چٹان پر واقع ہے جو چینتالی کی چوٹی پر ہے۔

کتبہ نمبر ۱۲۳

سنہ ۱۸۲۰ع ۷'و۸''×۵'و۱''

پوتّسامی سیٹھی کی بیوی **دیوی** رما کے بیٹے **چنّنا** نے منڈپ اور آدی ناتھہ تیرتھہ بنوائے۔

شہر کے کتبے

کتبہ نمبر ۱۲۴ الہٰ آباد بستی میں ہے

کتبہ نمبر ۱۲۴

سمہ ۱۱۸۲ع

۷ و ۳۳ × ۳۳ و ۱۰

پرماتما کرے کہ ممزز - کامل بیاد و اد - تینوں لوک کے مالک کا مسئلہ جین سان جاری رہے -

جین سان پہلے پہولے - جس سے پاپ دور ہوتے ہیں - اور جو چھوٹے اچیدلینک کے اوپدیش کو اسطرح رد کرتا ہے جس طرح کہ سورج بادلوں کو تتر بتر کرتا ہے - ہوسل خاندان خوش قسمتی کی جنم بھومی تہا - اس کی شان و شوکت بہت بڑی تہی - وہ ایک زمین کے مانند تہا جسکے چاروں طرف سمندر ہیں - یا وہ سمت کہ جہاں خالص شہرت کا چاند نکلتا ہے - یا وہ جگہہ کہ جہاں پر بہت سی قیمتی چیزیں پیدا ہوتی ہیں - ہوسل خاندان کی لوگ ہمیشہ تعریف کرتے تہے - راجہ ونیا دیتہ بڑا طاقتور تہا - بڑا عالم تہا - اور دان کرنے میں پاراجیت کے مانند مشہور تہا - اکثر دشمن اس سے بہت خوف کرتے تہے - اس کی انکساری سے عقلمند خوش ہوتے تہے - اوس کی بڑی طاقت نے دشمن کی فوج کو ڈرا دیا -

اس راجہ ونیا دیتہ کی رانی کیلی براسی تہی - نہایت خوبصورت تہی - نیک مزاج اور عالم تہی -

جیسے کہ ساچی اور اندر کے جینت پیدا ہوا تہا - ویسے ہی اب راجہ ونیا دیتہ اور اس کی رانی کیلی براسی سے ایرے انگا پیدا ہوا - جو ہمیشہ خوش رہتا تہا - اور رنج و غم اس کے پاس

تک نہ پھٹکنا تھا۔

وہ چالوکیہ راجہ کا دایاں ہاتھہ تھا۔ مغرور راجاؤں کے غرور دور کرنے میں مانند چکر۔ اپنے مداح پر بخشش کرنے والا۔ زمین جو اس کی شان و شوکت سے چمکتی تھی سفید کنول کے پھول۔ سرگ کے ہاتھی۔ خزاں کے بادل۔ یا چمیلی کی کلیوں کے مشابہ تھی۔ راجہ ایری انگالی بیوی ایچلا دیوی تھی۔ جو نہایت خوبصورت تھی۔ نیک تھی اور پتی بہرتا استری تھی۔

ان دونوں کے تین بیٹے ہوئے۔ ۱ بلال۔ ۲ راجہ وشنو اور ۳ اودے دیتہ

راجہ وشنو نے اپنی زور بازو سے مشرقی اور مغربی سمندروں تک حکومت پھیلائی اور اس طرح وہ ایک بڑا مشہور راجہ بن گیا۔ اور لوگ اوس کو یادو کل کا سورج کہتے تھے۔

گویا تر۔ تلون پور اور بائجرائے پور کے مضبوط قلعوں کو راجہ وشنو نے فتح کیا۔ اس نے اتنے قلعہ فتح کئے اور اتنے راجاؤں کو زیر کیا اور اتنے راجاؤں کو جنہوں نے اس کی اطاعت قبول کر لی تھی اعلیٰ عہدوں پر سرفراز کیا کہ اونکے گننے سے برہما بھی عاجز ہو گیا۔

جیسے شاندار وشنو بہگوان کی استری لکشمی تھی۔ اسیطرح یہہ لکشما دیوی۔ راجہ وشنو کی پٹ رانی تھی۔ جو ایسی خوبصورت تھی جیسے چاند۔ راجہ وشنو اور لکشما دیوی کی راجہ نرسنگہ پیدا ہوا۔ اگرچہ خوبصورت ہونے کی وجہ سے اسکو اتنو کہتے تھے۔ لیکن اوس نے اتنو کی مانند عورتوں پر تیر نہیں چلائے۔ بلکہ لڑائی میں اوسنے بہادروں پر تیر چلائے۔ اور اون کو مغلوب کیا۔ لڑائی میں جو شخص اس کے پاس آیا۔ اور اس کی اطاعت قبول کی اوسکے لیئے وہ امرت کا سمندر تھا۔ لیکن جو شخص غرور سے بڑے بول بولتے تھے۔ اون کے واسطے وہ یم راج کے مانند تھا۔ یا قیامت کی آگ کے مانند یا شیر ببر۔

یہہ خوبصورت عورت۔ ایچلا دیوی۔ اردہہ انگی۔

ایچلا دیوی کے دانت بہت خوبصورت تھے۔ راجہ نرسنگہ کو اعلیٰ درجہ کی خوشی دینے والی تھی سا اور پٹ رانی بننے کے لئے بخوبی موزوں تھی۔ راجہ نرسنگہ اور اس کی رانی ایچلا دیوی

کے راجہ بلال پیدا ہوا - وہ بہت نیک چلن بڑا لائق - اور بڑا فاتح تھا - اور زبردست دشمنوں کو ہلاک کرتا تھا - بیر بلال دیو مخالف راجاؤں کے واسطے ایسا تھا جیسے ہاتی کے واسطے شیر ببر - کنول کے پھولوں کے لئے چاند - پہاڑوں کے لئے بجر - تاریکی کے دور کرنے میں سورج - دشمنوں کو جلانے کے لئے قیامت کی آگ -

جب بیر بلال دیو نے قیامت کی مانند لڑائی میں آگے ہوکر نقارہ جنگ بجایا تو راجہ لالہ کی خوشی جاتی رہی - راجہ گرجرا کو لڑائی کے خوف سے بخار چڑھ آیا - راج گولا کا یہہ حال ہوا - کہ گویا اس کی برچھی لگی ہے - راج چولا کے کپڑے گر پڑے اور راجہ بلو کے خوف سے رونگٹے کھڑے ہوگئے -

جبکہ جلدی سے اودے رس اپنی زور بازو کے گھمنڈ سے لڑنے کو تیار ہوگیا - راجہ بلال نے کوچ کیا اور قلعہ اچانگی میں اوس کو گھیر لیا - (راجہ بلال کے ہاتھیوں نے قلعہ اچانگی کو سطح زمین کے برابر ہموار کر دیا -) - اور راجہ پانڈیہ اس کی رانی - اس کے خزانہ - اس کے باپ اور اسکے گھوڑوں کو گرفتار کرلیا - راجہ بلال نے قلعہ اچانگی کا محاصرہ کیا جس کو مدت سے راجاؤں نے ناقابل تسخیر خیال کر رکھا تھا - اوس کو لوٹا اور اوس کے راجہ کام دیو کو پکڑ لیا (جو اودے رس کے نام سے مشہور تھا -) اور اس کے خزانہ - اس کی رانی - اسکے گھوڑوں پر قابض ہوگیا -

پانچ بڑی نوبت کا مستحق - مہا منڈلیشور - دوارادتی کے شہر کا حاکم سرداروں کے لئے جنگل کی آگ - پانڈیہ خاندان کے کنول کے پھول کے لئے ہاتی - سرداروں کا شکار کرنے والا - چولا کی راجدہانی کا لوٹنے والا - لڑائی میں تند - کلجگ کا کام - شاعروں کو بھوجن دینے والا - دان دینے سے خوش ہونے والا - دیوی باسنتی کا کی نعمت کا حاصل کرنے والا -

یادو کل کے آسمان کا سورج - راجاؤں کا چوڑامنی - لڑائی کرنے کا مشتاق - ملپاؤں کا حریف سنی وار سدہی - گری درگا مل کا حریف - نیک نہاد تری بہون مال - تلاکڈو - کونگو نانگلی - نولمبوادی - بنواسی اور ہنو لنگل کا فتح کرنے والا - زبردست بیر گنگ - بہادر ہوسل بیر بلال دیو جنوبی سلطنت پر عقلمندی و دانائی سے اور امن و امان سے سلطنت کر رہا تھا

بدوں کو سزا دیتا تھا اور نیکوں کی حفاظت کرتا تھا -
اس کے کنول جیسے چرنوں میں رہنے والا -
خلاصہ - چندر مولی کا دیو - جینندر بھگوان - اس کا راجہ بیر بلال دیو - اس کا باپ شمبھو دیو - اس کی ماں اکوی تھی - وہ ایک فاضل اجل برہمن تھا - اور بیر بلال کا منتری ہو گیا تھا -
اسکی بیوی **اچی ییکا** تھی جو سچی گنگا دیوی تھی - اور اوس کے کل کا حال یوں لکھا ہے - کہ ماسوادی ناد میں ایک سراوک (جین) شونا ناک تھا - اس کی بیوی **چنڈوی** تھی انکا بیٹا **بیچے با ما دیو** تھا - اس کا بھائی واتے نایک تھا - اوس کی بہن کالوی تھی - اس کی بہن ایچلا دیوی مساوادی کے راجہ ہماد ی کی بیوی تھی - اس کا بھائی سون نایک تھا - سون نایک کی بیوی باچوی تھی - انکا بیٹا دیسی ڈنڈ نایک بامیا نایک تھا جس کی بیوی - **ڈدیوی** تھی جو **مالی سیٹی** اور **ماہو سیٹی کوٹی** کی لڑکی تھی -
بامیا نایک کا چھوٹا بھائی مارا تھا - اور اس کی چھوٹی بہن ایچلا دیوی تھی - ایچلا دیوی کی چھوٹی بہن چنڈدی تھی - اور ان کا سب سے چھوٹا بھائی کام تھا جیسے سری اور وشنو کا بیٹا کو سوماستر تھا - اور شمبھو اور پاربتی کا بیٹا - شدوون - (شنکھہ) ویسے ہی چندر مولی اور اچی لیکا کا بیٹا سوم ہوا - اس کا دیو جنیشر بھگوان تھا - اس کا گرو دنیا کیرتی اس کا خاوند چندر مولی تھا - وہ ایچلا دیوی سے زیادہ مشہور ہوئی -
ایچلا دیوی بالا چندر منی کے چرنوں کی بھگت تھی اور مشہور بنیا کیرتی منی کی چیلی تھی -
اس نے بیلگولہ تیرتھ میں سری پارس دیو کے واسطے ایک خوبصورت مندر بنوایا -
وہ گرو دسری **مول سنگ - دیسی گن - پستکا گچھہ** اور **کونڈ اکند انوے** سے متعلق تھا - وہ چندر سدہانت دیو کا بیٹا تھا - اس کے چیلے بہانو کیرتی منی پا - پربھو چندر دیو میگھہ نندی منی - پدم نندی برتی - اور نیمی چندر منی تھے - بالا چندر منی پا کی تعریف -
جیسے کہ گوری نے تپشیا کر کے چندر مولی (شو) کو جیت لیا تھا - ویسے ہی اب اس نے اپنے پتی چندر مولی کو جیت لیا -

سالکھا سمت ۴۶ ۱۱ سال پلاوا میں پوہ بدی تیج جبہ کو سورج کے شمال کی طرف جانیکے وقت سردار چندر سولی نے ادیں پارس ناتہہ سوامی کے مندر کے واسطے جو بیل گول نیبر تہہ میں اسکی بیوی اچلا دیوی نے بنایا تہا۔

بامیاں ہلی کا گانوں خیاض راجہ بیر بلال سے مانگا اور راجہ بیر بلال نے وہ گانوں ہمیشہ کے لئے پارس دیو سوامی کے مندر کے واسطے وقف کر دیا۔ اور اچلی نے بالا چندر منی کے چرنوں کو دہوکر جناپتی کے واسطے وہ نذرانے دے دئے جو راجہ نے اسکو دئے تہے۔

اس گانوں کی حدود اربعہ لکہی ہوئی ہیں۔ جو اسطرح سنکلپ کیا گیا تہا۔ اور اچلی نے بگا ویلگری میں بام گاٹ کا گانوں باچ سے خریدا جو کیتی تیا کا چہوٹا بہائی تہا اور اس کو وقف کر دیا۔ اس کی حدود اربعہ لکہی ہوئی ہیں۔ اور تمام دیسی گن۔ نندی گن اور نگرتا اس نے گومت دیوتا کی آٹہہ پرکار کی پوجا کے واسطے رقوم دینے کا اقرار کیا۔

کتبہ نمبر (۱۲۵) اکنا بستی کے بڑے دروازہ کے جنوبی دیوار پر واقعہ ہے۔

کتبہ نمبر (۱۲۵)

سمت ۱۴۴۶ ادو ۵×۵

سال لکشاپا میں دوسرے بیساکہہ بدی چودش کو منگل کے دن وہ بینظیر بہادر دیورات موکش کو پراپت ہو گیا۔

کتبہ نمبر (۱۲۶) و ۱۲۷ مشرقی زاویہ پر واقع ہے۔

کتبہ نمبر ۱۲۶

سمت ۱۴۴ اوگ×۴

سال تارن میں بہادون بدی دسمی سوموار کو ہری ہر رائے سرگ لوک کو چلے گئے۔

کتبہ نمبر ۱۲۷

۱۴۴۶ء

نمبر ۱۲۵ کے مانند ہے۔

کتبہ نمبر (۱۲۸) نگر جنالیہ کے باہر واقع ہے۔

کتبہ نمبر ۱۲۹

سنہ ۱۲۶۶ء   ۲فٹ۷انچ × ۱فٹ ۱۱انچ

خلاصہ - نیاکیرتی برتی راجہ کی استوتی - اسکے چیلے بہانوکیرتی سدہانت دیو بالا چندر دیو - پربہو چندر دیو - میگہہ نندی بہٹارک دیو - پدم نندی دیو - نیمی چندر پنڈت دیو اور نیاکیرتی دیو تہے -

بیل گول تیرتہہ کے سوداگروں کی استوتی

ترجمہ - وہ ساسن نیاکیرتی دیو نے گومت پور کے نگرتاس کے لئے بڑی بہنڈاری رام دیو نایک کے سامنے لکہا - یہہ رام دیو نایک سوہیشور دیو کا منتری تہا جو زبردست راجہ ہیر بلال دیو کا بیٹا تہا - سال الکشا یا سے گومت پور کا ہر ایک ساہوکار اپنے جمع روپیہ پہنی کس ۸ پہن - جبتک سورج - چاند - اور ستارے ہیں دیا کریگا - اور اسکو شانتی رہیگی راجہ کے ظلم یا انصاف سے تیلیوں کے کولہو میں جو کچھہ نقصان یا خرچ ہوگا اس جگہہ کا آچاری اسکو ادا کرے گا -

اگر اس ساسن کے قواعد کی پابندی نہ کرکے اس تیرتہہ کے ایک یا دو باشندے آچاری کو صلاح پر دلویں اور شرارت سے آچاری کو کم شرح لینے پر آمادہ کریں تو وہ اس مجمع اور راجہ کا باغی شمار ہوگا سوداگر قرعہ اندازی نہ کریں گے - اور قدیمی چنگی کو جاری رکہیں گے اگر نگرتاس اس بات کا لحاظ نکریں تو ان پر اس خیرات کے برباد کرنے کا الزام ہوگا - نہ کہ آچاری اور شریر آدمیوں پر -

اگر ایک یا دوسر گروہ اشخاص نگرتا س کی مرضی بغیر آچاری کے گھر یا محل میں گھس جاویں تو وہ اس مجمع کے باغی ہیں۔

جو شخص کہ اس قاعدہ کی پابندی نکریں۔ اونکو دریائے گنگا کے کنارہ پہ گائے اور برہمن کے مارنے کا پاپ لگے گا۔

وہ جو اپنا کیا ہوا یا دوسرے کا کیا ہوا دان اُٹھا لیتا ہے وہ ساٹھہ ہزار برس تک کیچڑ کا کیڑا بنا رہتا ہے۔

کتبہ نمبر ۱۲۹ نگر جنبالیہ کے اندر جنوب کیطرف واقع ہے۔

کتبہ نمبر ۱۲۹

سنہ ۱۲۸۳ع او ۱۱ × ۱ او ۲

جین ساسن کی استوتی ۔ میگھہ تندی کی استوتی ۔ ہوسل خاندان کی استوتی ۔ ساکہا سمت ۱۲۰۵ سال چترہبانو شراون سدی دسمی جمرات کو نیمی چند پنڈت دیو کے چیلے بال چندر دیو نے ۔ راج گرو اور انگلیشور دیسی گن کے سردار نے جو سری مول سنگ سے متعلق تہا ۔ اور تمام سوداگروں نے ۔ بلاٹکر گن کے سردار نے اور میگھہ تندی سدہانت چکرورتی (ہوسل راجاؤں کا راج گرو) نے نگر جنبالیہ کے آدناتہہ سوامی پر چڑہاوا چڑہانے کے واسطے رچناہلی میں کچھہ زمین دی۔

کتبہ نمبر ۱۳۰ نگر جنبالیہ میں شمال کی طرف ہے۔

کتبہ نمبر ۱۳۰

سنہ ۱۱۹۶ع ۳و۹ × ۱ او ۷

پرپاتم کرے کو سمزز ۔ کامل بیادواد ۔ تینوں لوک کے مالک کا مسئلہ جین ساسن جاری

رہے۔

ہوسل خاندان خوش قسمتی کی جنم بھومی تہا۔ اس کی شان وشوکت بہت بڑی تہی۔ وہ ایک ایسی زمین کے مانند تہا جس کے چاروں طرف سمندر ہیں۔ یا وہ سمت کہ جہاں خالص شہرت کا چاند اگتا ہے۔ یا وہ جگہہ کہ جہاں بہت سی قیمتی چیزیں موجود ہیں۔ لوگ ہوسل خاندان کی تعریف کرتے ہیں

راجہ وینیا دیتیہ بڑا طاقت ور تہا۔ بڑا عالم تہا۔ بڑا دانی تہا۔ پاراجیت کی مانند مشہور تہا اور اس کے دشمن اس سے بہت خوف کرتے تہے۔ وینیا دیتیہ کا بیٹا ایری انگا تہا۔ اور وینیا دیتیہ کا پوتا وشنو تہا۔ اور وشنو کا بیٹا نرسنگہ تہا۔

لالہ کی خوشی جاتی رہی۔ مارے ڈر کے گرجرا کو سخت بخار چڑہ آیا۔ گولا برچھی سے چہدا ہوا تہا۔ چولا نے اپنے کپڑے ڈالدے۔ جبکہ وہ لڑائی کے وقت اپنا ڈہول بجاتا تہا تو بیر بلال دیو مخالف راجاؤں کے لئے قیامت کی آگ تہا۔

اچانگی کے قلعہ کا محاصرہ کرکے جبکہ مدت تک راجاؤں نے ناقابل تسخیر خیال کر رکہا تہا راجہ بلال نے اوس کو لوٹا اور اوس کے راجہ کام دیو۔ (مشہور اودے رس) کو پکڑ لیا اور اسکے رانیوں اوس کے خزانہ اور گہوڑوں پر قابض ہو گیا۔

پانچ بڑی نوبت کا مستحق۔ مہا منڈلیشور۔ دوارا دتی کے شہر کا حاکم سرداروں کے لیے جنگل کی آگ۔ پانڈیہ خاندان کے کنول کے پہول کے لئے ہاتہی۔ سرداروں کا شکار کرنے والا۔ چولا کی راجدہانی کو لوٹنے والا۔ کلجگ کا کام۔ شاعروں کو بہوجن دینے والا۔ دان دینے سے خوش ہونے والا۔ دیوی باسنتی کالی نعمت کا حاصل کرنے والا۔ یادو کل کے آسمان کا سورج۔ راجاؤں کا چوڑامنی۔ لڑنے کا مشتاق۔ ملپاؤں سنی وارسدہی۔ گری درگامل کا حریف۔ نیک تہا دتری بہون مال۔ تلا کڈو۔ کونگو۔ نانگلی۔ نولمبواڈی۔ بنواسی اور ہنونگل کا فتح کرنے والا۔ زبردست بیر گنگ۔ یہا در ہوسل بیر بلال دیو جنوبی سلطنت پر عقلمندی اور دانائی سے امن وامان کے ساتھ سلطنت کرتا تہا۔ بدوں کو سزا دیتا تہا۔ اور نیکیوں کی حفاظت

کرتا تہا۔

اپنے ہاتہہ کے ڈنڈے سے تمام دشمنوں کو بہگا دیا - اور اس زمین کے بیچ میں جسکے چاروں طرف سمندر رہتے - ٹہرا رہا - بیل گول کے تیرتہہ میں گومسٹ سوامی اور پارس ناتہہ وغیرہ کے عالیشان مندر تہے - اوس کا مہامنڈلاچاریہ نیاکیرتی برتی راجہ تہا۔

نیاکیرتی برتی راجہ کے چیلے یہ تہے - دم نندی تری وید دیو - بہانوکیرتی - سدہانت دیو بالاچندر دیو - پربہوچندر دیو - میگہہ نندی بہٹارک دیو - منتری وادی بہٹارک دیو اور بہی چندر پنڈت دیو ۔

مہامنڈلاچاریہ نیاکیرتی چکرورتی کا ایک معتقد تہا - جو سری سول سنگ دیسی گن پستک گچہہ اور کونڈاکنڈانویہ کا ریورتہا۔

خلاصہ - منتری مادیو کا بیٹا ناگ دیو - اس کی بیوی چنڈ دی تہی جو پٹن سوامی گن مل سیٹی اور مادوی کی بیٹی تہی - ناگ دیو اور چنڈ دی کا بیٹا پٹن سوامی مالی دیو تہا۔

پاما دیو اور جوگوی کے پٹن سوامی مالی دیو پیدا ہوا - پٹن سوامی مالی دیو اور ملا دیوی کا بیٹا ناگ دیو حاکم چنڈالی تہا۔

بیر بلال پٹن سوامی ناگ نے نرت کا کمرہ اور پارس ناتہہ سوامی کا چبوترہ اور بیدی بنائی نیاکیرتی چکرورتی کے وفات کی یادگار میں اس نے ایک مکان اور ایک سمادہہ بنائی اور کتہہ پارس دیو کے بسادی کے سامنے پتہر کا ستون اور نرت کا کمرہ بنایا - اس کے بعد اس نے نگر جنالیہ بنایا - بیلگولہ تیرتہہ کی سوداگروں کی استوتی - جنہوں نے اگر جنالیہ کے واسطے چندہ دئے۔

سا کہا سمت ۱۱۱۸ سال راکشش بہادون بدی پڑوا جمعرات کو یہہ نذرانہ دئے گئے - نگر جنالیہ کی بائیں طرف سودالیری باغ - چہہ سلاگی دہان کا کہیت - ادوکا کے نگر کے سامنے تالاب کے نیچے ۱۰ کلوگا بارانی زمین کیتی سیٹی کے بازار کے جنوب کی طرف جو نگر جنالیہ کے شمال کی طرف ہے دو مکان - اور دو کانوں کی قطاریں - ۲ کولہو اور ایک

گھر کے لئے پانچ ہیں۔ اور شہر میں ذخیرہ رکھنے کے لئے ۲ ہیں۔

کتبہ نمبر ۱۳۱ نگر جنالیہ کے اندرونی دروازہ کے شمال میں واقع ہے

الف

کتبہ نمبر ۱۳۱

سنہ ۱۲۸ ع ۲×۱

ساکھا سمت ۱۲۰۳ سال پر ماوی منگھر سدی دسمی جمرات کو نگر جنالیہ کے پجاریوں نے بیلگولہ تیرتھ کے باشندوں کے ساتھ مندرجہ ذیل عہدنامہ کیا۔
نگر جنالیہ کے آدی دیوکی بارانی اور چاہی زمینوں کو ہم کاشت کرائیں گے۔ اور اس کی آمدنی اس دیوتا کی آٹھ درب کی پوجا پر صرف کریں گے اور ہر روز وہ چڑھاوا چڑھاویں گے جو باشندوں نے مقرر کیا ہے۔ ہمارے خاندان میں سے اگر کوئی شخص اس زمین کو رہن کریگا یا بیچ دے گا۔ یا اس کو ٹھیکہ پر اٹھاوے گا تو وہ راجہ اور اس مجمع کا باغی ہے۔ اس طرح ہم اقرار کرتے ہیں اور لکھے دیتے ہیں۔ اس اقرارنامہ پر سری گومت ناتھ کے دستخط ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے اس اقرارنامہ کو منظور کیا۔
اور ٹی گری کے سوننا نے بیلگولہ تیرتھ کے نگر جنالیہ کے آدی دیو پر دودھ چڑھانے کے واسطے ہمیشہ کے واسطے پانچ گڈیانہ دینے منظور کئے۔ (گڈیانہ ایک پیمانہ ہوتا ہے جسمیں سوا پال دودھ آتا ہے)۔

(ب)

کتبہ نمبر ۱۳۱

سنہ ۱۲۸۸ ع ۸×۱

سال سرو دہاری میں دوسرے بہادوں سدی پنچمی ۵ جمعرات کو بیلگولہ تیرتھ کے جناناتھ پور کے باشندوں نے آپس میں یہ اقرار نامہ کیا۔
نگر جنالیہ کے آدی دیو کے مندر کی مرمت اور دیگر اغراض کے واسطے ان دونوں شہر کے باشندوں نے آدی دیو کے واسطے سنکلپ کرکے فی صدی ایک گڈیانہ نفع پر دینا منظور کیا۔
جو اس کے خلاف کرے گا وہ لاولد مرجاوے گا۔ اور وہ دیوتا۔ راجہ اور اس جماعت کا باغی ہوگا۔
اس پر سری گوست دیو کے دستخط ہیں جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ تمام باشندوں نے اس اقرار نامہ کو منظور کیا۔

کتبہ نمبر ۱۳۲ مانگی بستی کے دروازہ کے جنوب میں واقع ہے۔

کتبہ نمبر ۱۳۲

سنہ ۱۳۹۰ع اونچ ۵ × ۱ او ۲

بہون چڑامنی کے چنیالیہ کو ابہنو اچار وکیرتی پنڈتاچاری نے بنایا تھا جو سری مول سنگ دیسی گن۔ پستکا گچہہ اور کونڈا کنہ انویہ سے متعلق تہا۔ اسکو بیلگولہ کے مانگی نے خوب طرح سے آراستہ کیا۔

کتبہ نمبر ۱۳۳ مانگی بستی کے دروازہ کے شمال میں واقعہ ہے۔

کتبہ نمبر ۱۳۳

سنہ ۱۳۹۰ع او ۶ × او ۹

پنڈت دیو کے چیلے۔ ناگ گونڈا۔ بیلگولہ کے ناگ چنا گونڈا کا بیٹا۔ اور منو گا

سون پی کے کال گونڈا وغیرہ نے مانگیٔ کی بنائی ہوئی بستی کے واسطے ڈوڈن کیتی کے
پارائی اور چاہی کہیت دیدئے۔
جو شخص اس کو مٹاوے وہ بنارس میں ہزار گائے مارنیکا پاپی ہوگا۔ جے ونتی رہو۔

کتبہ نمبر ۱۳۴ و ۱۳۵ مانگی بستی کے جنوبی دیوار پر واقعہ ہے۔

کتبہ نمبر ۱۳۴

۱۵۳۲ء

" جین ساسن اور گومت سوامی کی استوتی "

سال نندن میں پوہ سدی تیج انوار کو گراسوپی کے سری آیا کے چیلے گومتنا نے گومت ناتھ کے سامنے اس کو لکھا اور نیچے کی پہاڑی پر ایک چھوٹی سی بستی بنائی - شمالی دروازہ پر تیز بستیوں کی اور مانگی بستی کی مرمت کی - ہگایہ بستی کی مرمت کی -

کتبہ نمبر ۱۳۵

۱۵۳۹ء

سال بکاری سراون سدی پڑوا کو گراسوپی کے سری بتی اویگال نے اپنے گرو کے بہت سے آدمیوں کے ساتھ۔ . . . .

کتبہ نمبر ۱۳۶ و ۱۳۷ بہنڈاری بستی کے مشرق میں ہے۔

کتبہ نمبر ۱۳۶

۱۳۶۸ء ۳ و ۴ × ۲ و ۲"

راجہ رامانوجاچتی بڑا معزز شخص تہا - سری رنگ راجہ کے کنول جیسے چرنوں کا داس تہا - اور پاک وشنو کے مندر کا راستہ بتلانے والا تہا - ساکہا سمت ۱۲۹۰ سال کلکا بہادوں سدی ۲ ودھ واجبرات کو جبکہ بنک مہامنڈلیشور - مخالف راجاؤں کا فتح کرنے والا - اور اقرار سے پہرنے والے راجاؤں کا سزا دینے والا - بیر بکارائے حکومت کرتا تہا جینی اور وشنو کے درمیان جہگڑا ہوا - اور انگونڈی - ہوساپٹن - پنیا گونڈی - اور کلیدپٹن کے ضلعوں کے جینیوں نے بکارائے سے درخواست کہ وشنو ہم کو ستاتے ہیں - مہارائے نے اٹہارہ ضلع کے سری وشنو خاصکر کوئل - تروملی - پرومال کویل - ترونارائن پور کے ویشنو - تمام آچاری - تمام سمایا - معزز آدمی - سادہو - پوجاری - اپدیشک - ترکول چہیاکول - کو بلاکر یہ کہا کہ ویشنو مت جین درشن میں کوئی فرق نہیں ہے - اور جینیوں کے ہاتہہ وشنو کے ہاتہہ میں دیئے - اور یہ فیصلہ کیا کہ اس جین درشن میں بموجب رواج قدیم کے پانچ بڑی نوبت اور کلس کا استعمال کیا جاوے گا - اگر جین دہرم والوں کو وشنوؤں کی طرف سے تکلیف ہوئی تو اونکی اسیطرح حفاظت کی جاوے جیسے کہ وشنوؤں کی -

سری وشنو سلطنت کی تمام بستیوں میں اس فیصلہ کو مشتہر کریں گے اور جبتک سورج اور چاند قایم ہیں - وشنو سماج جین درشن کی حفاظت کرتی رہیگی وشنو اور جینیوں میں مطلق کچہہ فرق نہیں ہے -

سلطنت کے جینیوں نے فی گہر ایک فنم فی سال بیلگولہ کے تیرتہہ کے دیوتا کی حفاظت کیواسطے دینا منظور کیا - اور ترومالی کے وشنوؤں نے جینوں کی مرضی سے دیوتا کی حفاظت کی لئے ماہ بماہ ۲۰ - نوکر رکہنے کا ارادہ کیا - اور باقی رقم سے کہنڈر جنالیہ کی مرمت کرنیکا ارادہ کیا - اور کہ یہ رواج سال بسال ہوتا رہے گا -

جو شخص اس قاعدہ کو توڑے گا - وہ راجہ - اور سنگ کا باغی ہوگا - خواہ آچاری ہو خواہ گانوں کا سرگروہ شخص ہو - جو کوئی اس دہرم کے کام کو توڑے گا - اوس کو دریائے گنگا کے کنارہ پر برہمن یا گائے کے مارنیکا پاپ ہوگا - جو شخص کہ اپنے دان

کی ہوئی اور دوسرے کی دان کی ہوئی زمین واپس لیگا۔ وہ ساٹھہ ہزار برس تک کیچڑ کا کیڑا بنتا رہیگا۔

کلے ہاکے . . . . . بیٹی اور بسادی بیٹی نے بکا رائے کے پاس درخواست دی ۔ترومالی کے وشنوئیوں نے . . . . . مرمت کی ۔اور دونوں جینیوں اور وشنوؤں نے باتفاق رائے بسادی سیٹی کو سنگ نایک کا خطاب عطا کیا۔

الف
کتبہ نمبر ۱۳۷

(تاریخ کتبہ سنہ ۱۱۶ عیسوی ۱۰۳۲×۱۰۴۳ و ۱۰)

اس کتبہ کا پہلا حصہ شو یعنی ترسنگہ کی چہلدار آنکھہ تک سوائے دوسرے اشلوک کے کتبہ نمبر ۱۲۴ الف سے مطابق ہے ۔اس کے بعد یہ لکھا ہوا ہے کہ بن کی آگ کے شعلہ (مخالف راجاؤں کا غرور) کے واسطے آخری طوفان کا بادل ۔لیمپ (مخالف راجہ کے واسطے ریت کا طوفان ۔سانپ (مخالف راجاؤں) کے واسطے چیل ۔کنول کے پہول (مخالف راجاؤں) کے گروہ کے واسطے ہاتہی ۔پہاڑ (مخالف راجاؤں) کے واسطے چکر۔ ہاتہی (مخالف راجاؤں) کے واسطے شیر ببر ۔ایسا نرسنگہ راجہ تہا۔

پانچ بڑی نوبت کا مستحق ۔مہا منڈلیشور ۔دوارا وتی کے شہر کا حاکم ۔ہمسر وارثوں کے لئے جنگل کی آگ ۔پانڈیہ خاندان کے کنول کے پہول کا ہاتہی ۔سرداروں کا شکار کرنے والا ۔چولا کی راجدہانی کا لوٹنے والا ۔لڑائی میں تند ۔کلجگ کا کام ۔شاعروں کو بہوجن دینے والا ۔دان کرنے سے خوش ہونیوالا ۔دیوی باسنتی کا کی نعمت کا حاصل کرنیوالا ۔یادو کل کے آسمان کا سورج ۔راجاؤں کا چوڑامنی ۔لڑنے کا مشتاق ۔ملپاؤں

سنی وارستہ ہی اور گری درگا مل کا حریف - نیک نہاد تری بہون مال - تلا گڈو - کونگو
نانگلی - نولمبوادی - بنواسی اور ہنو نگل کا فتح کرنے والا - زبردست بیر لنگ بہادر ہوسل
نرسنگ دیو جنوبی سلطنت پر عقلمندی اور دانائی سے امن و امان میں سلطنت کرتا تھا -
بدوں کو سزا دیتا تھا - اور نیکوں کی حفاظت کرتا تھا - اپنے باپ راجہ وشنو کے کنول جیسے
چرنوں میں رہنے والا -

خلاصہ - ہلا جمیا راجہ نرسنگہ کا منتری تھا - اس کا باپ واچی بنس کا یکش
راجہ تھا - اس کی ماں . . . اس کا دیوار ہن - اس کا حاکم
ہالدو راجہ کا جواہر نرسنگہ - (بہنڈاری ہلاپایا ہلنا کی استوتی)
اگر کوئی شخص یہ سوال کرے کہ اول سے جین دہرم کا ترقی دینے والا کون تھا - تو جواب
یہہ ہو گا کہ - راجہ رچمل کا منتری رائے - اسکے بعد راجہ وشنو کا منتری گنگ اور اسکے بعد
راجہ نرسنگہ دیو کا منتری ہلا - اوس کا گرو کوکت سین ل دہاری دیو تھا -
بانکی پور میں اوپے نانت کا بنایا ہوا جین مندر جو کھنڈر پڑا تھا - اس کو از سر نو بنایا - اور
کلی دت کے جین مندر کو بھی جو اب کھنڈر ہو گیا تھا - از سر نو بنایا - اور بہت اونچا بنایا -
کلی دت اس کو اس واسطے کہتے تھے کہ وہ پہلے قزاق تھا - اور زنا کار تھا -
اور کوپنا کے بڑے تیرتھ میں ۲۴ جن جینوں کے سنگ کے واسطے زمین اور روپیہ دیدیا
اور اس مشہور تیرتھ کلنیگری میں جسکو پہلے لنگ راجاؤں نے بنایا تھا اور جس کا صرف
نام ہی نام باقی رہ گیا تھا - اس نے جین مندر بنایا جو نہایت اونچا تھا - اور کلنیگری
میں پانچ بڑی بستی اور پانچ خوبصورت تالاب بنائے -
ہلا چمپا کے نیک اوصاف کا بیان کرنا سخت مشکل ہے - کیونکہ کوئی شخص نہیں بتلا سکتا
کہ سمندر میں کتنا پانی ہے -
نیز اس نے بیلگولہ کے تیرتھ میں ۲۴ تیرتھنکروں کے واسطے ایک مندر بنایا - اس نے
ایک بڑا جین مندر بنایا جو گومت دیو کے مانند گومت پور کے لئے زیور تھا - اور تجبرہ -
نرت کا کمرہ - پتھر کا جین مندر - محل اور ۲۴ تیرتھنکروں کے واسطے ایک مندر بھی بنایا -

گن چندر سدہانت دیو کے چیلے نیا کیرتی سدہانت دیو کی استوتی - جو سری مول سنگ پستکا گچھ اور کونڈا کنڈ انویہ کے لئے ایک زیور تہا -

اور تمام اطراف میں ملک فتح کر کے واپس آنے پر راجہ نرسنگہ نے بڑی خوشی سے گومت سوامی اور پارس ناتہہ جی اور ۲۴ تیرتہنکروں کے واسطے سونیر کا گانوں دیدیا - اور مہا منڈلا چاریہ نیا کیرتی سدہانت چکرورتی کو آچاری مقرر کیا - ہلا ڈنڈادہی پا نے جو جین مندر بنایا تہا - اس کو دیکہکر راجہ نرسنگہ بہت خوش ہوا - اور اسکے کہنے سے راجہ نرسنگہ نے سونیر کا گانوں ہمیشہ کے واسطے دیدیا - (گانوں کی حدود) سونیر کے دیہہ کی آمدنی آچاری کے مکانات اور دیگر مکانات اور بسادی کی مرمت میں - دیوتاؤں کی پوجا اور آرائش میں - بسادی کے جاتری اور رشیوں کو بہوجن دینے میں استعمال کی جاوے -

پرماتما کرے کہ ٹپارس دیو - ہلا راجہ اور اس کی رانی پدماوتی کو تندرستی عمر دراز شان و شوکت اور اقبالمندی دیوے - پدما دیوی اور بہانو کیرتی برتی کی تعریف - سنیاپتی ہلا پانے نیا کیرتی نیتور کے بیٹے بہانو کیرتی جی کو سونیر کا گانوں سنکلپ کر دیا -

کتبہ نمبر ۱۳۷ ب

۴ × ۱۰″

سنہ ۱۲۷۸ ع

ساکہا سمت ۱۲۰۰ سال باہو دہان چیت سدی پڑواجیہ کو بہنڈاری آیا کی بسادی کے دیوتا پر روزمرہ دودہ چڑہانے کے لئے - ہمیشہ کے لئے مہا منڈلاچاریہ مادوے چندر دیو کے چیلے منی چندر دیو نے - ½ گنڈیانہ - اور ½۲ فتم دو پیمانہ دودہ کے واسطے دے چندر پربہو دیو کے چیلے پدم نندی نے سات پا اور ایک دادے - ساتن کے بیٹے اور مہا منڈلاچاریہ نیمی چندر دیو کے چہوٹے بہائی پدوسا نے ۲ گادو ۲ پا دے - بوی سیٹی کی

چھوٹے بھائی پارس دیو نے ایک گا ۱/۲ ۲ پا دے - مادہیا نے ایک گا ۱/۲ ۲ پا دے - اسکے چھوٹے بھائی پارس دیو نے ایک گا - ۱/۲ ۲ پا دے - پدومنا کے بیٹے چکنا نے ۱/۲ اگا - ایک پا دے - اور بھراتی یکا کی بیٹی بینی ویکا نے ۸ پا دے -

کتبہ نمبر ۱۳۷ ج

سنہ ۱۲۹۶ع ۲ و ۲ × ۱۰ گ

سری مول سنگ کے گروہ نے جو مہا منڈلا چاریہ اور راج گرو تھے - سال ورلکی اساڑہ سُدی پنجمی کو یہہ کہا کہ جو کچھہ تم کو وہاں کے کہیت - بارانی زمین - بنجر - درخت وغیرہ اور بسادی کے کہنڈر سے حاصل ہوا ہے - اور جو گومت دیو - پارس دیو بنڈارہ بسادی کے سری بلب دیو اور دیگر بڑی بسادیوں سے متعلق ہے - اپنے پاس رکھو اور بیلگولہ تیرتہہ کے تمام رئیس - کبا ہونا تہہ کے کسان اور رعیت کا یہ حکم ہے کہ پانچ گنڈیاں جو شمبہو دیو نے ناجائز طور پر سری بلب کے نادوراہلی پر صرف کئے تہے اون دیوتاؤں اور بلب دیو کے تیوہار (میلہ) پر خرچ کئے جاویں - اور مندرجہ صدر آمدنی کے وسایل اور اس گانوں کی خفیف آمدنی بہی اون دیوتاؤں اور بلب دیو کے تیوہار پر صرف کئے جاویں -

کتبہ نمبر ۱۳۸ بہنڈاری بستی کے مغرب میں واقعہ ہے

کتبہ نمبر ۱۳۸

سنہ ۱۱۶۰ع ۵ و ۱۰ گ × ۲ و ۹ گ

خلاصہ جین سا سن کی استوتی -

یادو کل کے ہوسل بنس میں دینیے دت ہوا - دینیے دت کی بیوی کیلیا دیوی تہی - جو

نہایت خوبصورت تہی - انکا بیٹا ایری انگا تہا - اس کی تعریفیں - راجہ ایری انگا کی بہادری
کے کرتب کون بیان کر سکتا ہے - اوس نے ایک لمحہ میں شہر دہارا کو جلا کر خاک سیاہ کر دیا
یہہ شہر دہارا حاکم مالوا کے زیر حکم تہا - اور چولا راجہ کی راجدہانی میں خوف برپا کر دیا -
جو لڑنے کے لئے بے صبر ہو رہا تہا - اس نے چکر گوت کو ویران کر دیا - اور راجہ کلنگا کو
جان سے مار ڈالا - اس کی بیوی ایچلا تہی - اوس سے راجہ وشنو پیدا ہوا (اسکی تعریفیں)
راجہ وشنو نے کو یاتر کے ٹکرے ٹکرے کر ڈالے - کونگا راے راپہر کو جلا دیا اور گہاٹ کا دروازہ بند کر دیا
اور کانچی کے شہر میں کہل بلی ڈالدی - اپنی زبردست فوج سے راجہ وراٹ کے قلعہ کو خاک
میں ملایا اور شہر بنواسی کا بن بنا دیا - اور دلور میں کہل بلی ڈالدی -
راجہ وشنو نے اپنی پیادہ فوج کی گرد سے دریائے مل پرہارنی کو ڈہانپ دیا - اور
راجاؤں کے خون سے اپنی تلوار کو لنڈ کر دیا -
راجہ وشنو - نرسنگہ ورما کے حق میں ایسا تہا جیسے درخت کے واسطے کلہاڑی یا ہہبر ہوجا کے
واسطے پرسرام - مگر یہ راجہ وشنو پرسرام سے کئی درجہ بڑہا ہوا تہا -
راجہ وشنو بڑے بہادر آدمی ہم کے واسطے ایسا تہا - جیسا سورج کے گرہن کرنے کیواسطے
راہو - اور جیسے پہاڑ و نیگری کے چیر ڈالنے کے لئے چکر - راجہ وشنو نے اپنے دشمن پر فتح پائی
اور تلاحن پور کی دولت پر قابض ہو گیا - اوس بے حد فوج کو جو مہا راجہ نے جگدیو -
راجہ مالوا - اور دیگر سرداروں کے ماتحت اس سے لڑنے کے واسطے بہیجی تہیں - اپنی طاقت
سے اگست من کے مانند پی گیا - اور پہر اپنی تلوار کے زور سے تمام روے زمین کو مشرق سے
مغرب تک کرشن ویتی تک فتح کیا - اور اپنے زور بازو سے وندہیاچل پہاڑ کو خاک میں
ملا دیا -
راجہ وشنو - راجہ ارنگولہ کے واسطے شیر ببر اور کدمب راجاؤں کو مغلوب کرنے کے لئے ایسا زبردست
جیسے درختوں کے کاٹنے کے لئے کلہاڑی - راجہ وشنو نے اپنی بہادری اور کارہائے نمایاں
سے ایسی شہرت پائی کہ اس کے اوصاف معرض تحریر میں نہیں آ سکتے -
اوس کی بیوی لچہمی دیوی تہی - اور اس سے نرسنگہ پیدا ہوا -

کو میسور جو نیلگری کے جنوب میں واقع ہے
دریائے مل پرہا دریائے کرشنا کا معاون ہے در ضلع کلادگی میں بہتا ہے -

مہاراجہ نرسنگہ کے دربار میں گرج سے بہی زیادہ زور کی آواز کے ساتہہ ایلچی پکار پکار کر
یہہ کہتے تہے۔ کہ اے بربرا۔ اپنے غرور کو دور کر۔ اے چولا۔ روپیہ جمع کرو۔ اے چیرا۔
امن تلاش کر۔ اے گوڑ اپنا معاملہ دور سے پیش کرو۔
نرسنگہ کی تعریفیں لکہی ہوئی ہیں۔ نرسنگہ کا دوسرا نام بہوجابل بہیر گنگ بہا در ہوسل
بہی تہا۔ اور چاروں سنگہہ اسن کی اس طرح حفاظت کرتا تہا جیسے سمندر اپنی حدود کی۔ اس کی
بیوی ایچلا دیوی تہی۔
جبکہ راجہ وشنو اپنے تمام دشمنوں کو فتح کرکے ظفرمند واپس آرہا تہا۔ جس طرح کہ سورج مشرق
کے پہاڑ پر نہایت ہی چمکدار کرنوں کے ساتہہ نکلتا ہے تو اسنے جنوبی کوکوتیشور جنیدر کے دونو
چرنوں کی پوجا کی اور راجہ نرسنگہ بہنڈاری نے یہہ خزانہ سلطنت کی ترقی کے واسطے مقرر کیا۔
اس کا سرداری کاری کاروبار سلطنت میں یوگندہ راس سے بڑہکر تہا اور فوجی لیاقت
میں بر ہسپتی سے بڑہکر تہا۔ جکی رائے کا بیٹا لوکمبی کا دنیا کی پرورش کے لئے کلپ
برکش تہا۔
مل دہاری سوامی کے چرنوں کا پوجاری۔ واچی بنس کے آسمان کا سورج
گنگ دیش کے جین مندروں کے لئے دان کرنے کا سمندر۔ وغیرہ وغیرہ۔
ہلاپا جو منتریوں کا سرتاج تہا۔ اس نے سہ ہاترہ تہنکروں کے واسطے ایک مکان بنایا
اسواسطے کہ ملایا پہاڑ کے مانند اوس میں بڑے عمدہ صندل کے درخت ہوں۔ اس کا
دوسرا نام بہاوچوڑامنی تہا۔
بہاوچوڑامنی جنابتی کے پاک منی جنوں کے خوش کرنے کے واسطے اور پارس دیو۔ اور
کوکوتیش سوامی کی آٹہہ قسم کی پوجا کے واسطے عسا کہا سمبت ۱۰۸۱ سال پرمادی
پوہ سدی چودس جمعہ کو سورج کے شمال کی طرف جانے کے وقت راجہ نے سونیر کا گانوں
دیا۔ اور سیری مول سنگ دیسی گن اور میتکا گچہہ کے سپرد کر دیا۔
راجہ نرسنگہ نے بہادری کے مانند کیلاس کے ویلے گنگا بہائی جو ہاتہی کے ہاتہہ پر سے بہہ
کر ۲ ترتہنکروں کے چرنوں کی جہیل میں گر پڑی۔ سونیر کے گانوں کی حدود۔

ہلاَپا کی تعریف۔

کتبہ نمبر ۱۳۹ مٹھ کے شمال میں واقع ہے

کتبہ نمبر ۱۳۹

سمت ۱۱۳۹ع

ہ" و ۲" × ۱' و ۳"

خلاصہ۔ جین ساسن کی تعریف۔

وردہمن کے بعد گوندڑا کند اہوا۔ جوزمین سے ۴۔ انچ اوپر چلا کرتا تہا۔ ادس کے کل میں اور مشہور دیسی گن میں دیوبندر سدہانت دیو پیدا ہوا۔ جسکی دیوبندر پوجا کرتے تہے۔ اُن کے کل میں اور پستکا گچہہ اور دیسی گن میں دوہاکرنندی ہوا۔ اسکا چیلہ مل دہاری دیو ہوا۔ جس کا چیلہ سبہا چندر دیو تہا۔

انکے گرو دہاکرنندی نے سری متی گنتی کو دِکشا دی۔ اس کی استولی۔ ساکہا سمت ۱۱۴۱ سال وِلمبی میں پہاگن سدی پنچمیؔ بدھ وار کو سری متی گنتی سنیاسی کی طرح تپشیا کرتی ہوئی سرگ لوک کو چلی گئی۔

اور واتلبی گنتی نے اپنے گرو کی سمادہہ بنائی۔ دہاکرنندی کی تعریف۔

کیتہ نمبر ۱۴۰ آتا بنی کے پتہر پر ہے جو مندر والوں کے قبضہ میں ہے۔

کتبہ نمبر ۱۴۰

سمت ۱۱۶۳ع

ساکہا سمت ۱۵۵۶ سال بہاوُ اساڑہ سدی تر ۳ دسی نیچر وار کو برہم یوگ میں نیک نژاد مہاراجہ۔ راجاؤں کے بڑے حاکم۔ مخالف راجاؤں کے سر کی برچھی۔ پناہ مانگنے والوں کو خولادی پنجرہ۔ پر استریوں کو بہن سمجھنے والے۔ زمین کے مالک۔ سنہری کلس کے بنانے والے

دہرم کے چہہ درشنوں کے مالک - شہر میسور کے بہادر راجہ چام راجہ و دیور نے پوجاریوں نے چند ضروریات کی وجہ سے گرہستی سوداگروں کے ہاتہہ وہ نذرانہ جو بیلگولہ کے گومت ناتہہ سوامی کی پوجا کے واسطے لوگوں نے دئے تہے - رہن کردئے اور مدت تک اون کے پاس رہن رہے -

چام دیو راجہ و دیور نے اس معاملہ کی تحقیقات کی اور اون سوداگروں کو بلا جنہوں نے رہن رکھا تہا - اور جن کے قبضہ میں وہ مال تہا - اور کہا کہ جو قرضہ تم نے پوجاریوں کو دیا ہے - وہ ہم ادا کرینگے -

اس پر سوداگروں نے یہ کہا کہ جو قرضہ ہم نے پوجاریوں کو دیا تہا اس کو ہم سنکلپ کرتے ہیں اس غرض سے کہ ہمارے ماں باپ کی عزت ہو -

سوداگروں نے گومت ناتہہ سوامی کے حضور میں پوجاریوں سے یہ کہا کہ تم دیوتاؤں کی پوجا کرو - اور ہمیشہ امن سے رہو - دیوتا اور گرو اس بات کے گواہ ہیں یہہ دہرم ساسن قرضہ کی بریت کے واسطے کیا گیا ہے -

آئندہ سے جو پوجاری ان نذرانوں کو گروی رکہیگا - اور جو سوداگر اس نذرانہ کو گروی رکہیگا برادری سے خارج کردیا جاویگا - اور اوس کو اس زمین اور مال پر کچہہ استحقاق نہ رہے گا -

اگر کوئی شخص اس فرمان کی حکم عدولی کریں - تو راجاؤں کو مجاز ہوگا کہ حسب دستور سابق عمل درآمد کریں - کوئی اس کو رہن نہ کرنے پاوے -

جو راجہ اس کا لحاظ نہ کرے - اوس کو بنارس میں ہزار گائے اور برہمن کے مارنے کا پاپ ہوگا - یہہ دہرم ساسن لکہہ دیا گیا - جے ونتی رہو -

کتبہ نمبر ۱۴۱ میں سنسکرت زبان میں اسوقت کے گرو نے اوس سند کا حال تحریر کیا ہے جو کنیڈا زبان میں ملی تہی - اور جو نثر میں ہے -

کتبہ نمبر ۱۴۱

۱۸۳۰ء

خلاصہ - چام راجہ کا بیٹا کرشن راجہ میسور کے تخت پر بیٹھا - شہر میسور کرناٹک کے ملک کی زینت تہی - سری وردہ مہن کے سرگ لوک کو جانے کے ۲۴۹۳ برس بعد بکرماجیت سمت **۱۸۸۸** اور ساکھا سمت **۱۷۵۲** سال وکرتی ساون بدی پنچمی سوموار - کو گومتیش اور دیگر جین مندروں کی پوجا کے واسطے جو بیلگولہ میں ہیں اور ہمادری کے پارشنیع کے مندر کے واسطے اور ۳۲ دیگر مندروں کے واسطے - جیندر پنچ کلیان اور رتھہ جاترا کے واسطے - سری چاروکیرتی جوگی کے مٹھہ کے واسطے بہوجن - پناہ - دوا اور علم دینے کے واسطے

چار گانوں دے -

(۱) بیلگولہ کا گانوں جس میں وندھیا اور چندر کے پہاڑ تہے اور اوس میں ایک تالاب تہا جو دیوی پرتہوی کا آئینہ تہا - اور جنالیہ اور گوپر تہے -

(۲) شمال مشرق کی جانب ہوسا ہلی -

(۳ و ۴) مغرب کی طرف آتنا ہلی اور کبالو -

یہہ چار گانوں سری کرشن بہوپال نے چاروکیرتی پنڈت کو دے - یہی چار گانو پہلے ایک نارائن نے راجہ کی نابالغی کے زمانہ میں دے تہے - چاروکیرتی پنڈت - دتی - ہمادری - سدہا - سنگیت - سویت پور - ہشیم وینو - اور بیلگولہ کی گدیوں کا مالک تہا -

کتبہ نمبر ۱۴۲ ایک چٹان پر کہدا ہوا ہے جو تاوری کیری کے شمال میں واقعہ ہے -

کتبہ نمبر ۱۴۲

۹۴۳ × ۷۹۴

۱۷۷۵ء

ساکہا سمت ۱۷۵۸ سال سوبہانو پوہ سدی چودس کو دوپہر کے وقت

مول ادہ کرن نکشتر میں جمعہ کے دن دھرو یوگ میں چاروکیرتی پنڈت جی تری وید چکریش سرگ باشی ہوگئے۔

کتبہ نمبر ۱۴۳ ایک پتھر پر کندہ ہے جو بنادر بسادیا کے کھیت میں حصہ کے مشرق میں واقع ہے۔

کتبہ نمبر ۱۴۳

سنہ ۱۱۳۰ع ۴ و ۲/۳ × ۳

تلاکڈو کے فاتح زبردست بیر گنگ پوسل دیوا در ہر یا ڈنڈ نایک کی سلطنت ہر طرف پھیلی جاتی تھی۔
سری گومتیشور دیو کے دائیں طرف دیسی بی کو دیکھکر ماچی سیٹی۔ راوبی کے بیٹے بیٹی سیٹی کی بیوی چلا ڈ لکا را وا ہردسے جے گوری سیٹی کے بیٹے نے خوشی سے اور . . . .
. . . . سیٹی کے بیٹے نے . . . .
اس بوجھ کے واسطے جو سر پر لیجایا جاتا تھا۔

کتبہ نمبر ۱۴۴ جن ناتھہ پورہ میں ارکال بستی میں واقع ہے۔

کتبہ نمبر ۱۴۴

سنہ ۱۱۳۵ع ۶ × ۳

جین ساسن کی تعریف۔

تمام دنیا کی جائے پناہ۔ زمین اور دولت کے پیارے۔ مہاراجہ ادہراج۔ پرمیشر پرم بھٹارک ستیا کے لئے تلک سری ست تری بھون مال کی سلطنت پھیلتی جاتی جاتی تھی تاکہ وہ اتنے عرصہ تک قایم رہے جبتک کہ سورج۔ چاند اور ستارے قایم ہیں۔

براجہ دینہ دتیہ پوسل کے آسمان کا سورج تہا۔ اور منو کے راستہ پر چلا کرتا تہا۔ اسکے بیٹے ابیری انگا پوسل نے تمام مخالف راجاؤں کو شکست دی اور امن و امان سے حکومت کی۔

اس راجہ آیری انگا کا بیٹا راجہ بلال تہا۔

اسکے چہوٹے بہائی راجہ وشنو وردہن نے سات کونگا اور سات مالی کو مطیع فرمان کرکے لوگی گنڈی تک تمام ملک پر قبضہ کرلیا۔

پانچ بڑی نوبت کا مستحق۔ مہامنڈلیشور۔ دوارادتی کے نیک شہر کا حاکم یادوکل کا آسمان کا سورج۔ چوڑامنی ملپاؤں کا حریف۔ تلاکڈو۔ نانگلی۔ کویاتر۔ ترمی پر۔ اچاگی۔ تلیرو ہم کیا قلعہ فتح کرکے ۹۶ ہزار گنگا ودی کی حفاظت کرتا تہا اور امن و امان سے سلطنت کر رہا تہا۔ اس کے کنول جیسے چرنوں میں نواس کرنے والا۔ ناگ ورما جین دہرم کو ترقی دے رہا تہا

اوسکا بیٹا کونڈنیا گوتر کا ایچی راجہ تہا۔ اس کی بیوی پوچی کبی تہی۔ اونکے بیٹے باما چموپا اور گنگ ڈنڈادہی پا تہے۔

گنگ راجہ کی فیاضی کی تعریف۔

اس نے تلاکڈ کو فتح کیا اور کونگا پر قبضہ کرلیا۔ . . . . . بہگا دیا۔

اپنے زور بازو سے بنیگری کے ٹکڑے ٹکڑے کرڈالے۔ اسنے یم کا مسکن نرسنگہ کا مکان بنایا (یعنی اسکو مار ڈالا)۔ اور سید ہا کہڑا کرکے گنگ منڈل کو راجہ وشنو کے زیر حکم کیا۔

اوس کے بڑے بہائی باما کی بیوی ہاگ بنی تہی۔ اوس کا گرو بہانو کیرتی دیو تہا۔ اوس کو ایچا چموپ ڈنڈادہی سا پیدا ہوا۔

اسنے کوپنا وغیرہ تیرتہوں میں جین مندر بنوائے۔ اور بیلگولہ میں ایک نہایت خوبصورت مندر بنایا جس کو دیکہکر لوگ بہت خوش ہوتے تہے۔ کچہہ عرصہ تک خوشی سے زندگی بسر کرکے۔ دان پُن کرکے اور جین دہرم کو ترقی دے کر اس نے سنیاسی کیطرح تپشیا کرکے دیولوک کا راستہ لیا۔ مخالف راجاؤں کو بہگا کر کونگاؤں کو نکال کر۔ اور غیر ممالک کو اپنے آقا کے ماتحت کرکے بہادر گنگ راجہ کے بڑے بیٹے بوپا چموپ ڈنڈادہی پا نے بڑی شہرت حاصل کی۔

ایچی راجہ کونڈنایک کی وفات کے بعد اس کے چہوٹے بہائی بوپا دیو نے اوسکی سمادہہ بنائی

اور اوس بسادی کے واسطے جو اس نے بنوائی تہی - اور مکانات کی مرمت اور بہوجن تقسیم کرنے کے واسطے گنگا سمدر میں ۱۰ اکہنڈو گا دہان کا کہیت - ایک باغ - بسادی کے مشرق کی جانب ایک چہوٹا سا تالاب اور بکا تالاب کی بارانی زمینیں سنکلپ کرکے سبہا چندر سدہانت دیو کے بیٹے مادہو چندر دیو کو دیدیں جو سری مول سنگ - دیسی گن اور پستکا گچہہ سے متعلق تہا -

ایکی راجہ کی نی ایچی کبی کی تعریف - وہ سبہا چندر سدہانت دیو کی چیلی تہی اس کی ساس باگ بنی تہی - اس نے ایک ساسن بنایا - اور بڑی پوجا اور بڑے دان پن کرکے . . . . . ہو گئی

حصہ چہارم ختم ہوا

جین اتہاس مولفہ بہو دیال ولد لالہ مکند لعل دگمبر جین دہلوی تحصیلدار

انبالہ ختم ہوا

قطعہ تاریخ کتاب جین اتھاس من تالیف جناب منشی پربھو دیال صاحب دہلوی تحصیلدار حضور تحصیل انبالہ از فکر مولوی احمد حسن رسوا

مورخ محقق ہیں پربھو دیال
ہیں درج اس میں کل واقعات صحیح
مفصل لکھا اس نے اجمال کو
لکھا اس نے سب از الف تا بہ یا

لکھی اس نے تاریخ کیا نور عین
تعصب کا اس میں نہیں شور و شین
نہ رکھا کسی امر کو بین بسین
کیا ثبت حالات کو مین عین

پڑھو بے تعصب اسے ناظرین
مرتب ہوئی ہے تواریخ جین

سمت ۱۹۵۹

دیگر

منشی پربھو دیال خوش اقبال
والد او ست خود دگمبر جین
ساکن دہلی است آن خوشخو
ہست تحصیلدار انبالہ
بسکہ خوش خلق و صاحب علم ست
خاندانی ست صاحب ہمت
نوشتہ کتاب جین اتہاس
جین ست راست مختصر تاریخ
نسخہ ہا یکہزار شایع کرد
بہر اخوان و ہم پئے احباب
الغرض ہمتش بس عالیست
بعد تحقیق خود عقاید جین
مختصر کار ہمت علیاست
سن بک الف و نہصد و پنجاہ

خلف لالہ مکندی لال
پسرش نیز قرۃ العینین
بہمیں جا بیافت نشو و نمو
اندرین روزہا ہمیں لالہ
متواضع صاحب حلم ست
صاحب دولت ست و ہم ثروت
خوبیش شد عیاں بروقیاس
بہ ازاں نیست خوبتر تاریخ
پانصد ہفت داد فرد بفرد
مفت تقسیم کرد بہر ثواب
فیض بخشی دلیل خوش حالیست
شرح فرمود داد زینت و زین
بہر عامی ہم بسے زیباست
نہ بر پنجاہ زایدہ دل خواہ

کہ مرتب شدست ایں نامہ
ز تصانیف مرد علامہ

قطعہ تاریخ از درگا پرشاد نادر دہلوی

یہ ہے اک مذہبی گویا نشانی
ہوئے پربھو دیال اسکے ہیں بانی
بغیر از کب نہو تاریخ اس کی
صداقت اور قدامت جین مت کی

قطعہ تاریخ از دیوان روشن لال صاحب عطا دہلوی

لالہ پربھو دیال جی صاحب نے لاثانی کتاب
اردو میں تصنیف کی ہر جین مت کی لاجواب
سہر قلم کر دوہم کا چھپنے کا سنہ طالب بھو
(عظمت زینت فزا) سنہ بکرمی ہر انجاب

گذارش

اگرچہ سنسکرت پراکرت اور بھاشا میں جین مذہب کے بہت سے پران ہیں مگر اردو میں جو دہلی وغیرہ ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں کی زبان ہے جین مذہب کی ایک بھی تاریخ نہیں ہے۔ اس لئے میں نے یہ جین مذہب کی تاریخ تحریر کی ہے اور بشرط فرصت اس کے اور حصے بھی جو اس سے ضخامت میں چوگنے سے زیادہ ہوں گے تحریر کرکے پبلک کے سامنے پیش کرونگا چونکہ میری یہ پہلی تصنیف ہے اور نہایت جلدی میں تحریر شائع کیگئی ہے۔ اور میری لیاقت اور علمیت بھی معمولی ہے۔ اس لئے ممکن ہے کہ اس میں چند جگہ غلطیاں رہگئی ہوں۔ پنڈتان و عالمان سے گذارش ہے کہ جہاں کہیں غلطیاں ہوں اس سے مجھے مطلع فرماویں تاکہ طبع ثانی میں درستی کیجاوے اس کتاب کی پانسو جلدیں بموجب ارشاد لالہ الیشری پرشاد صاحب خزانچی و آنریری مجسٹریٹ دہلی مفت تقسیم کی جائیں گی اور باقی کی قیمت لی جائے گی۔ اس دعا پر کتاب کو ختم کرتا ہوں ٭

راج فرنگی رہے انند
جدلگ انبر سورج چند

بندہ پربھو دیال تحصیلدار انبالہ

متی منگھر شدی دوادشی بیر نربان سمت ۲۴۲۹ دبکرماجیتی سمت ۱۹۵۹ مطابق ۱۲ دسمبر سنہ ۱۹۰۲ عیسوی۔